

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد سوم ○ حصہ دوم

کتاب الاستیذان
کتاب التقدير

کتاب الادب
کتاب الرقاق
کتاب النکود

کتاب اللباس
کتاب الدعوات
کتاب الايمان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۴۲۴۵
احادیث معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صَحِيحُ الْبُخَارِي

جلد سوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الیاس اعلیٰ علمی مجلس دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت
طباعت: شکیل پرنٹنگ پریس
ناشر:- دارالاشاعت کراچی

ترجمہ کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی
ادارۃ اسلامیات انارکلی لاہور

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۳۱۷	کتاب اللباس				
"	کس نے زینت کو حرام کیا ہے؟	۴۵۴			
"	بغیر بکتر کے	۴۵۵			
۳۱۸	پکڑا سمیٹنا	۴۵۶			
"	جو شخصوں سے نیچے ہو	۴۵۷			
"	بکتر کی دھبے سے پکڑا لکھنا	۴۵۸			
۳۲۰	جھالدار تہبند	۴۵۹			
"	چادر	۴۶۰			
۳۲۱	قمیص پہننا	۴۶۱			
۳۲۲	قمیص کا گہریاں سینے پر	۴۶۲			
۳۲۳	تنگ آستینوں کا جبہ پہننا	۴۶۳			
"	غزہ میں اون کا جبہ	۴۶۴			
"	جا اور ریشمی فروج	۴۶۵			
۳۲۴	پاجامے	۴۶۶			
"	چوخی یا کرتے	۴۶۷			
۳۲۵	عمامے	۴۶۸			
"	سر ڈھکنا	۴۶۹			
۳۲۶	خود	۴۷۰			
"	دھاری دار چادر	۴۷۱			
۳۲۸	کسا اور حمیصہ	۴۷۲			
۳۲۹	اشتمال عمامہ	۴۷۳			
۳۳۰	ایک کپڑے سے کمر اور پنڈلی باندھنا	۴۷۴			
۳۳۱	کالی چادر	۴۷۵			
"	سبز کپڑے	۴۷۶			
۳۳۲	سفید کپڑے	۴۷۷			
۳۳۳	ریشم پہننا	۴۷۸			

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۲۷۹	بغیر پینے لیٹ چھوٹا	۳۳۵	۵۰۵	مرگاتے کے لیے انگوٹھی	۳۲۸	۵۳۳	جس نے خوشبو سے انکار نہیں کیا	۳۶۱
۲۸۰	لیٹیم بچھانا	۳۳۶	۵۰۶	انگوٹھی کا نگینہ تنہائی کی طرف رکھنا	"	۵۳۴	ذریعہ	۳۶۲
۲۸۱	قیمتی کپڑا پہننا	"	۵۰۷	انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں	"	۵۳۵	حسن کے لیے دانتوں کی کشادگی	۳۶۲
۲۸۲	خارش کی وجہ سے لیٹیم کا استعمال	"	۵۰۸	کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر نقش نہ کرے	۳۵۰	۵۳۶	بالوں میں انگوٹھی سے مصنوعی بال لگانا	"
۲۸۳	لیٹیم عورتوں کے لیے	۳۳۷	۵۰۹	عورتوں کے لیے انگوٹھی	"	۵۳۷	چہرے سے بال اکھاڑنے والیاں	۳۶۳
۲۸۴	لباس اور بستروں کے معاملے میں	"	۵۱۰	عورتوں کے لیے ہار	"	۵۳۸	مصنوعی بال جوڑنے والی	"
۲۸۵	نیا کپڑا پہننے والا کیا دعا کرے؟	۳۳۹	۵۱۱	ہار عاریت لینا	"	۵۳۹	گودنے والی	۳۶۵
۲۸۶	مردوں کے لیے زعفران کا استعمال	۳۴۰	۵۱۲	بالیاں	"	۵۴۰	گودوانے والیاں	۳۶۶
۲۸۷	زعفران سے رنگا ہوا کپڑا	"	۵۱۳	بچوں کے لیے ہار	۳۵۱	۵۴۱	تصویری	"
۲۸۸	سرخ کپڑا	"	۵۱۴	عورتوں کی پال ڈھال کے مرد	"	۵۴۲	تصویری بنانے پر مذاب	۳۶۷
۲۸۹	سرخ میشرہ	"	۵۱۵	ایسے مردوں کو گھر سے نکالنا	"	۵۴۳	تصویریوں کو توڑنا	"
۲۹۰	دباغت والے اور غیر دباغت کے چہرے کے پاپوش	۳۴۱	۵۱۶	موجھ کا کم کرانا	۳۵۲	۵۴۴	تصویریوں کو روندنا	۳۶۸
۲۹۱	داسنے پاؤں میں پہنے جوتا پہنے	۳۴۲	۵۱۸	دارھی بردھانا	"	۵۴۶	تصویریوں کے ساتھ ناز بردھانا	۳۶۹
۲۹۲	پہنے بائیں پیر کا جوتا نکالے	"	۵۱۹	برصا پے کے متعلق روایتیں	۳۵۴	۵۴۷	فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے	"
۲۹۳	صرف ایک پاؤں میں جوتا	"	۵۲۰	خضاب	۳۵۵	۵۴۸	ایسے گھر میں نہ جانا جس میں تصویر ہو	۳۷۰
	پہن کر نہ چلے	"	۵۲۱	گھونگر یا لے بال	"	۵۴۹	تصویر بنانے پر لعنت بھیجنا	"
۲۹۴	دو تسمے ایک چل میں	"	۵۲۲	بالوں کو جمانا	۳۵۷	۵۵۰	جوتھویر بنانے کا	"
۲۹۵	چہرے کا سرخ خیمہ	۳۴۳	۵۲۳	بچے سے مانگ نکالنا	۳۵۸	۵۵۱	سواری پر پیچھے بیٹھنا	۳۷۱
۲۹۶	چٹائی پر بیٹھنا	"	۵۲۴	گیسو	۳۵۹	۵۵۲	ایک سواری پر تین افراد	"
۲۹۷	کپڑا جس میں سونے کی گھنٹی لگی ہو	۳۴۴	۵۲۵	قرع	"	۵۵۳	سواری کے مالک کا سواری پر	"
۲۹۸	سونے کی انگوٹھیاں	"	۵۲۶	مورت کا اپنے شوہر کو خوشبو لگانا	۳۶۰	"	آگے بیٹھنا	"
۲۹۹	چاندی کی انگوٹھی	۳۴۵	۵۲۷	سر اور دارھی میں خوشبو	"	۵۵۴	باب ۵۵۴	۳۷۲
۵۰۰	باب ۵۰۰	"	۵۲۸	کنگھا کرنا	"	۵۵۵	سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا	"
۵۰۱	انگوٹھی کا نگینہ	۳۴۶	۵۲۹	حائض عورت کا کنگھا کرنا	"	۵۵۶	چیت لینا	۳۷۳
۵۰۲	لوہے کی انگوٹھی	"	۵۳۰	کنگھا کرنا	۳۶۱		کتاب الادب	
۵۰۳	انگوٹھی پر نقش	۳۴۷	۵۳۱	مشک کے بارے میں روایات	"	۵۵۷	باب ۵۵۷	"
۵۰۴	چھنگلیا میں انگوٹھی	۳۴۸	۵۳۲	کس طرح کی خوشبو پسندیدہ ہے	"	۵۵۸	اچھے معاملے کا مستحق؟	"

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۴۰۳	اپنے بھائی کی تعریف کرنا	۶۱۱	۳۸۸	پڑوسی کے لئے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھو	۵۸۶	۳۷۴	والدین کی اجازت کے بغیر جہاد	۵۵۹
۴۰۴	قرابتداروں کا حکم	۶۱۲				"	کوئی شخص والدین کو برا بھلا نہ کہے	۵۶۰
۴۰۴	حسد اور غیبت کی ممانعت	۶۱۳	۳۸۹	اللہ اور آخرت پر ایمان	۵۸۷	"	جس نے والدین سے نیک معاملہ کیا	۵۶۱
"	بدگمانی سے بچو	۶۱۴	"	پڑوسی کا حق	۵۸۸	۳۷۶	والدین کی نافرمانی	۵۶۲
۴۰۵	کوٹھالیوں کا حکم	۶۱۵	"	ہر بھلائی صدقہ ہے	۵۸۹	۳۷۷	مشترک والد سے صلہ رحمی	۵۶۳
"	اپنے گناہوں پر پردہ ڈالنا	۶۱۶	۳۹۰	شیرینی کلام	۵۹۰	"	عورت کو والدہ کے ساتھ صلہ رحمی	۵۶۴
۴۰۶	تکبر اور غرور	۶۱۷	"	معاملات میں نرمی	۵۹۱	۳۷۸	مشترک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی	۵۶۵
"	ترک ملاقات	۶۱۸	۳۹۱	مومنوں کا باہمی تعاون	۵۹۲	"	صلہ رحمی کی فضیلت	۵۶۶
۴۰۸	ترک ملاقات کس سے جائز ہے	۶۱۹		پچیسویں پارہ		۳۷۹	قطع رحم کرنے والے کا گناہ	۵۶۷
"	اپنے دوست کی ملاقات	۶۲۰				"	جس کے رزق میں کشادگی کی گئی	۵۶۸
۴۰۹	ملاقات کرنا	۶۲۱	۳۹۲	اچھی سفارش اور بری سفارش	۵۹۳	۳۷۹	جس نے صلہ رحمی کی	۵۶۹
"	دُفوی آمد پر زیارت	۶۲۲	"	اپنے فاضل نہ سمجھو	۵۹۴	۳۸۰	صلہ رحمی سے رحم کی سیرابی ہوتی ہے	۵۷۰
۴۱۰	بھائی پارہ	۶۲۳	۳۹۳	حسن خلق اور سخاوت	۵۹۵	"	بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے	۵۷۱
۴۱۱	ہنسی اور مسکراہٹ	۶۲۴	۳۹۵	اپنے گھر والوں میں رہنے کا طریقہ	۵۹۶		جس نے شرک کی حالت میں	۵۷۲
۴۱۲	اللہ سے ڈرو اور بچوں کے ساتھ صلہ رحمی	۶۲۵	"	محبت اللہ کی طرف سے ہے	۵۹۷	۳۸۱	صلہ رحمی کی	
۴۱۵	خوش اطواری	۶۲۶	۳۹۶	محبت اللہ کے لیے ہے	۵۹۸	"	دوسرے بچے کو اپنے ساتھ کھینچنا	۵۷۳
۴۱۶	تکلیف پر صبر	۶۲۷	"	کوئی حاجت دوسری کو متھو نہ کہو	۵۹۹	"	بچے کے ساتھ رحم	۵۷۴
"	لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہونا	۶۲۸	۳۹۷	گالی گلوچ سے پرہیز	۶۰۰	۳۸۳	رحمت کے ساتھ بنائے گئے	۵۷۵
۴۱۷	کسی مسلمان کو کافر کہنا	۶۲۹	۳۹۹	کسی کو لانا یا ٹھکانا کہنا	۶۰۱	۳۸۴	اولاد کو روزی کے عوض قتل کرنا	۵۷۶
"	کافر نہ کہنے والے	۶۳۰	"	غیبت کرنا	۶۰۲	"	بچے کو گود میں لینا	۵۷۷
۴۱۹	احکام میں سختی	۶۳۱	۴۰۰	انصار میں سب سے بہتر گھر	۶۰۳	"	بچے کو ران پر رکھنا	۵۷۸
۴۲۰	غصے سے بچنا	۶۳۲	"	مفسد کی غیبت	۶۰۴	۳۸۵	مراحم اور تعلقات کو نبھانا	۵۷۹
۴۲۱	شرم و حیا	۶۳۳	"	چغلی خوری کبیرہ گناہ ہے	۶۰۵	"	یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت	۵۸۰
۴۲۲	اگر شرم و حیا نہ ہو تو چاہے کہ	۶۳۴	۴۰۱	چغلی خوری کی کراہت	۶۰۶	"	بیواؤں کے لیے کوشش کرنا	۵۸۱
"	دینی مسئلہ میں شرم نہیں	۶۳۵	"	جھوٹ کہنے سے بچو	۶۰۷	۳۹۸	مسکین کے لیے کوشش کرنا	۵۸۲
۴۲۳	آسانی کو سختی نہ کرو	۶۳۶	"	دور و دریا	۶۰۸	"	انسانوں اور جانوروں پر رحم	۵۸۳
۴۲۴	ہنسی خوشی سے پرہیز کرنا	۶۳۷	۴۰۲	ساقیوں کے بارے	۶۰۹	۳۸۷	پڑوسی کے بارے وصیت	۵۸۴
۴۲۵	رواداری	۶۳۸	"	کوئی طرح مکروہ ہے	۶۱۰	۳۸۸	جس کے پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہوں	۵۸۵

باب	موضوع	صفحہ	باب	موضوع	صفحہ	باب	موضوع	صفحہ
۶۳۹	مومن کون ہے	۴۲۶	۶۴۳	حزن نام رکھنا	۴۳۶	۶۸۹	سوار پیدل کو سلام کرے	۴۹۱
۶۴۰	مہمان کا حق	"	۶۴۳	نام بدلنا	"	۶۹۰	چلنے والا بیٹھنے والے کو	"
۶۴۱	مہمان کی عزت و خدمت کرنا	۴۲۷	۶۴۵	انبیاء کے نام پر نام	۴۳۷	۶۹۱	چھوٹا بڑے کو	"
۶۴۲	مہمان کا کھانا تیار کرنا	۴۲۸	۶۴۶	ولید بن ولید کا نام	۴۳۸	۶۹۲	سلام کا عام کرنا	۴۹۲
۶۴۳	مہمان پر غصہ گناہ ہے	"	۶۴۷	نام کم کر کے بچا کرنا	۴۳۸	۶۹۳	جاننے والا نہ جاننے والے کو	"
۶۴۴	مہمان اگر میزبان کو کھانے میں شریک کرے	۴۲۹	۶۴۸	بچہ کی کنیت قبل پیدائش	۴۳۹	۶۹۴	آیت پردہ کا نزول	"
۶۴۵	بڑوں کے حقوق	۴۳۰	۶۴۹	ابو حزاب کنیت رکھنا	"	۶۹۵	اجازت مانگنا	۴۹۳
۶۴۶	شعرو جزد وغیرہ	۴۳۱	۶۵۰	سب سے برا نام	۴۴۰	۶۹۶	اعضاء کا زنا	۴۹۴
۶۴۷	مشرکین کی بھوک کرنا	۴۳۲	۶۵۱	مشرک کی کنیت رکھنا	۴۴۱	۶۹۷	سلام سے اجازت طلب کرنا	"
۶۴۸	مشرک کوئی اگر عظم و قرآن سے روک دے	۴۳۵	۶۵۲	صراحت سے بات نہ کہنا	۴۴۲	۶۹۸	بایا ہوا بھی اجازت لے	۴۹۵
۶۴۹	آپ کے ارشاد کی تشریح	"	۶۵۳	یہ چیز نہیں ہے کہنا؟	۴۴۳	۶۹۹	بچوں کا سلام	"
۶۵۰	زمعوا کے بارے روایت	۴۳۶	۶۵۴	آسمان کی طرف دیکھنا	۴۴۴	۷۰۰	مرد عورتوں کو اور عورتیں	"
۶۵۱	دیکھ کہنا کیسا ہے؟	۴۳۷	۶۵۵	پانی اور مکڑی میں مکڑی مارنا	۴۴۵	۷۰۱	مردوں کو سلام کہیں؟	"
۶۵۲	اشتر کی محبت کی نشانی	۴۳۸	۶۵۶	زمین سے کریدنا	۴۴۶	۷۰۲	جب کوئی کہے کہ کون؟	۴۴۷
۶۵۳	یہ کہنا کہ دور ہو جا	۴۳۹	۶۵۷	تعجب پر تکبیر کہنا	۴۴۷	۷۰۳	جواب میں علیک السلام کہنا	"
۶۵۴	کسی کو مر حیا کہنا	۴۴۰	۶۵۸	نکری پھینکنے کی ممانعت	۴۴۸	۷۰۴	فناں تجھے سلام کہتا ہے	۴۴۸
۶۵۵	لوگ باپوں کے نام سے پکارے جائیں گے	"	۶۵۹	چھینکنے والا الحمد للہ کہے	۴۴۹	۷۰۵	اگر مجلس میں غیر مسلم بھی ہوں	"
۶۵۶	کوئی شخص ایسا نہ کہے	۴۴۳	۶۶۰	چھینک کا جواب	۴۵۰	۷۰۶	مترکب گناہ	۴۴۹
۶۵۷	زمانے کو برا نہ کہو	"	۶۶۱	چھینک کا بہتر ہونا	"	۷۰۷	ذمیوں کو سلام کا جواب؟	۴۵۰
۶۵۸	کرم مومن کا ولی ہے	۴۴۴	۶۶۲	چھینکنے والے کا جواب	"	۷۰۸	خط کو دیکھنا کب جائز ہے	"
۶۵۹	فداک ابی و امی کہنا	"	۶۶۳	کیسے دیا جائے؟	۴۴۵	۷۰۹	اہل کتاب کو خط	۴۵۱
۶۶۰	اللہ مجھ کو تم پر قہر کرے کہنا	"	۶۶۴	چھینکنے والے کو کب جواب نہ دے	۴۴۶	۷۱۰	خط کی ابتداء کن الفاظ سے کی جائے	"
۶۶۱	محبوب ترین نام	۴۴۵	۶۶۵	کتاب الاستیذان	"	۷۱۱	مردار کے لیے کھڑا ہونا	"
۶۶۲	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور	"	۶۶۶	سلام کی ابتداء	"	۷۱۲	معاذ فر کرنا	۴۵۲
	کنیت کو اکٹھا نہ کرو	"	۶۶۷	کسی کے گھر میں داخل ہونا	۴۵۹		دونوں ہاتھ مقام لینا	"
			۶۶۸	سلام اللہ کا نام بھی ہے	۴۶۰		÷ ÷ ÷	
			۶۶۹	کم کا زیادہ کو سلام کرنا	۴۶۱			

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	چھبیسواں پارہ		۴۳۷	عمارت کے بارے میں	۳۸۸	۴۶۱	بنیر قبلہ رو کے دُعا	۵۰۳
۴۱۳	معافہ کرنا	۴۳۸	۴۳۸	اللہ کو پکارو	۳۸۹	۴۶۲	قبلہ رو ہو کر دُعا کرنا	۵۰۴
۴۱۳	لبیک و سجدیک سے	۴۳۹	۴۳۹	سب سے بہتر استغفار	۴۶۳	۴۶۳	پریشانی کے وقت کی دُعا	۵۰۴
	{ جواب دینا	۴۴۰	۴۴۰	دن رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار	۳۹۰	۴۶۵	سخت مصیبت سے پناہ	۵۰۵
۴۱۵	کسی کو بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھانے	۴۴۱	۴۴۱	توبہ	۴۶۶	۴۶۶	نبی کریم کی دُعا	۵۰۵
۴۱۶	مجلس میں کشادگی پیدا کرنا	۴۴۲	۴۴۲	دائیں پہلو بیٹھنا	۳۹۱	۴۶۸	موت اور زندگی کی دُعا	۵۰۶
۴۱۷	جو مجلس میں کھڑا ہو گیا	۴۴۳	۴۴۳	مہارت میں رات گزارنا	۳۹۲	۴۶۹	برکت کی دُعا	۵۰۶
۴۱۸	ہاتھ سے احتیاء کرنا	۴۴۴	۴۴۴	سوئے وقت کیا پڑھا جائے	۳۹۳	۴۷۰	برکت کی دُعا	۵۰۶
۴۱۹	ٹیک لگا کر بیٹھنا	۴۴۵	۴۴۵	دایاں ہاتھ	۳۹۳	۴۷۰	کیا آپ کے سوا بھی دوسرے	۵۰۸
۴۲۰	تیز چلنا	۴۴۶	۴۴۶	دائیں کروٹ پر سونا	۳۹۴	۴۷۱	پر درود بھیجا جاسکتا ہے	۵۰۸
۴۲۱	تخت	۴۴۷	۴۴۷	رات کو جاگنے کے وقت دُعا	۳۹۵	۴۷۲	اگر میرے سے کسی کو کوئی	۵۰۸
۴۲۲	جس کے لیے گناہ بچایا گیا	۴۴۸	۴۴۸	سوئے وقت تکبیر	۳۹۵	۴۷۳	تکلیف پہنچی ہو	۵۰۸
۴۲۳	عمر کے بعد قیلولہ	۴۴۹	۴۴۹	سوئے وقت اعوذ باللہ	۴۷۴	۴۷۴	فتنوں سے پناہ مانگنا	۵۰۹
۴۲۴	مسجد میں قیلولہ	۴۵۰	۴۵۰	پرہیز	۴۷۵	۴۷۵	لوگوں کے غلبہ سے پناہ	۵۰۹
۴۲۵	کسی کے ہاں قیلولہ	۴۵۱	۴۵۱	باب ۵۰	۴۷۶	۴۷۶	غذاب قبر سے پناہ	۵۱۰
۴۲۶	سہولت کے مطابق بیٹھنا	۴۵۲	۴۵۲	آدھی رات کے وقت	۴۷۷	۴۷۷	فتنوں سے پناہ	۵۱۱
۴۲۷	سرگوشی کرنا	۴۵۳	۴۵۳	دُعا کرنا	۴۷۸	۴۷۸	گناہ اور قرص سے پناہ	۵۱۱
۴۲۸	چت لیٹنا	۴۵۴	۴۵۴	بیت الخلاء کے لیے	۴۷۹	۴۷۹	بزدلی سے پناہ	۵۱۲
۴۲۹	ایک کو چھوڑ کر دُعا کا آپس	۴۵۵	۴۵۵	صبح کے وقت کیا کہے؟	۴۸۰	۴۸۰	بخل سے پناہ	۵۱۲
	{ میں سرگوشی کرنا	۴۵۶	۴۵۶	غمازیں دُعا	۴۸۱	۴۸۱	ناکارہ عمر سے پناہ	۵۱۳
۴۳۰	راز داری	۴۵۷	۴۵۷	غماز کے بعد دُعا	۴۸۲	۴۸۲	دُعا و باد کو دور کرتی ہے	۵۱۳
۴۳۱	اگر تین سے زیادہ افراد ہوں	۴۵۸	۴۵۸	ان کے لیے دُعا کیجئے	۴۸۳	۴۸۳	دنیا کی آزمائش سے پناہ	۵۱۳
۴۳۲	دیر تک سرگوشی کرنا	۴۵۹	۴۵۹	صبح کی رعایت	۴۸۴	۴۸۴	مالداری کے فتنہ سے پناہ	۵۱۴
۴۳۳	سوئے وقت کی تدابیر	۴۶۰	۴۶۰	عزم و یقین سے دُعا کرنا	۴۸۵	۴۸۵	محتاجی سے پناہ	۵۱۴
۴۳۴	رات کو دروازہ بند کرنا	۴۶۱	۴۶۱	اگر بندہ جلد بازی نہ کرے	۴۸۶	۴۸۶	مال کی زیادتی کی دُعا	۵۱۵
۴۳۵	بڑے ہو کر غصہ کرنا	۴۶۲	۴۶۲	دعائیں ہاتھ اٹھاتا	۴۸۷	۴۸۷	استخارہ کی دُعا	۵۱۵
۴۳۶	کھیل جو عبادت سے غافل کر دے	۴۶۳	۴۶۳					

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۵۵۳	جس نے صرف ارادہ کیا	۸۳۷	۵۳۰	ساتھ سال کی عمر	۸۱۱	۵۱۶	وضو کے وقت کی دُعا	۸۸۶
"	گناہوں کو ہلکا جانا	۸۳۸	"	اللہ کی خوشنودی	۸۱۲	"	گھائی پر چڑھنے کی دُعا	۸۸۷
"	اعمال کا اعتبار	۸۳۹	۵۳۱	دنیا کی زینت	۸۱۳	"	دادی میں اترتے وقت	۸۸۸
۵۵۵	گوشہ نشینی	۸۴۰	۵۳۲	اللہ کا وعدہ حق ہے	۸۱۴	۵۱۷	کی دُعا	"
۵۵۶	امانت کا اٹھ جانا	۸۴۱	"	نیکوں کے گنہ رجا نہ کے	۸۱۵	"	سفر کے ارادہ کے وقت کی دُعا	۸۸۹
۵۵۷	ریا اور شہرت	۸۴۲	"	بارے میں	"	"	شادی کرتے والے کے	۸۹۰
"	اللہ کی راہ میں لگانا	۸۴۳	۵۳۵	مال اور اولاد آزمائش ہے	۸۱۶	"	لیے دُعا	"
۵۵۸	تواضع	۸۴۴	۵۳۶	مال سرسبز و خوشگوار ہے	۸۱۷	۵۱۸	جب بیوی کے پاس آئے	۸۹۱
۵۵۹	قیامت کا معاملہ	۸۴۵	"	جہنم سے پہلے خرچ	۸۱۸	"	اے ہمارے رب دنیا اور	۸۹۲
"	باب ۸۴۶	۸۴۶	۵۳۷	کر یا گیا	"	"	آخرت میں بھلائی عطا فرما	"
۵۶۰	اللہ کی ملاقات کو محبوب جانتا	۸۴۷	"	کم یا یہ کون ہے؟	۸۱۹	"	دنیا کی آزمائش سے پناہ	۸۹۳
۵۶۱	جان کنی	۸۴۸	۵۳۹	مجھے یہ پسند نہیں الخ	۸۲۰	۵۱۹	بار بار دُعا کرنا	۸۹۴
۵۶۳	سنائیشتواں پارہ	"	۵۴۰	سرمایہ داری کیا ہے؟	۸۲۱	"	مشرکین کے لیے دعا	۸۹۵
"	"	"	"	فقر کی فضیلت	۸۲۲	۵۲۱	مشرکین کے لیے دعا	۸۹۶
۵۶۳	صور بھونکنا	۸۴۹	۵۴۲	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیاں	۸۲۳	"	مغفرت کی دُعا	۸۹۷
"	زمین اللہ کے قبضہ میں	۸۵۰	۵۴۵	عمل پر مدامت	۸۲۴	۵۲۲	جبر کی خاص گھڑی میں دُعا	۸۹۸
۵۶۴	ہوگی	"	۵۴۶	خوف کے ساتھ اُمید	۸۲۵	۵۲۳	یہود کے بارے دعائیں	۸۹۹
۵۶۵	حشر کا بپا ہونا	۸۵۱	۵۴۷	صبر کا اجر	۸۲۶	"	آمین کہنا	۹۰۰
۵۶۷	قیامت کا زلزلہ	۸۵۲	۵۴۸	توکل الی اللہ	۸۲۷	"	لا الہ الا فیضیت	۹۰۱
۵۶۸	وہ لوگ اٹھائے جائیں گے	۸۵۳	"	قیل و قال	۸۲۸	۵۲۵	سبحان اللہ کی فضیلت	۹۰۲
"	قیامت میں قصاص لینا	۸۵۴	۵۴۹	زبان کی فضیلت	۸۲۹	"	ذکر اللہ کی فضیلت	۹۰۳
۵۶۹	حساب میں تقیث	۸۵۵	۵۵۰	اللہ کی خشیت سے روتا	۸۳۰	۵۲۶	لا حول ولا قوۃ کہنا	۹۰۴
"	ستر ہزار بنیر حساب کے	۸۵۶	۵۵۱	اللہ کا خوف	۸۳۱	۵۲۷	اللہ کا خاص نام	۹۰۵
۵۷۱	جنت میں داخل ہوں گے	"	۵۵۲	گناہوں سے باز رہنا	۸۳۲	"	وقف کے ساتھ وعظ	۹۰۶
۵۷۲	جنت اور دوزخ کی حالت	۸۵۷	"	اگر تمہیں معلوم ہو جانا	۸۳۳	"	ولی میں فری کی دُعا	۹۰۷
۵۸۰	حراط جہنم کا پل ہے	۸۵۸	۵۵۳	خواہشات نفسانی	۸۳۴	۵۲۸	آخرت میں دنیا کی مثال	۹۰۸
۵۸۲	حوص کو فخر	۸۵۹	"	جنت کی مثال قرب	۸۳۵	۵۲۹	دنیا میں مسافر کی طرح رہو	۹۰۹
	کتاب القدر	"	"	نیچے درجہ کا خیال رکھو	۸۳۶	"	ورازی اُمید	۹۱۰

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۸۶۰	تقدیر	۵۸۷	۸۸۲	دوسرے مذہب کی قسم کھانا	۶۰۶	۹۰۷	قسموں کی تفصیل	۶۲۲
۸۶۱	قلم اللہ کے علم پر	"	۸۸۳	ایسا نہ کہے	"	۹۰۸	قسموں کے کفارے	۶۲۵
۸۶۲	اللہ جانتا ہے	۵۸۸	۸۸۴	ارشاد الہی	"	۹۰۹	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	"
۸۶۳	اللہ کا حکم معین ہے	۵۸۹	۸۸۵	اللہ کو گواہ بنانا	۶۰۸	۹۱۰	کفارے میں مدد کرنا	۶۲۶
۸۶۴	عمل خاتے پر موقوف ہے	۵۹۰	۸۸۶	اللہ کا عہد	"	۹۱۱	مسکینوں کو دینا	"
۸۶۵	نذر اور بندہ	۵۹۱	۸۸۷	اللہ کی ذات و صفات کی قسم	۶۰۹	۹۱۲	مدینہ کے صاع میں برکت	{
۸۶۶	گناہ سے بچنے کی توفیق	"	۸۸۸	لعمریہ اللہ کہنا	"	"	کی دُعا	
۸۶۷	معصوم کون ہے؟	۵۹۲	۸۸۹	یمین نعو کے بارے	۶۱۰	۹۱۳	غلام کو آزاد کرنا	۶۲۸
۸۶۸	جس جگہ یا شہر کو بم ہلاک	"	۸۹۰	بھول کر قسم کے خلاف کرنا	"	۹۱۴	کفارہ میں آزاد کرنا	"
	کرنا چاہئیں	"	۸۹۱	یمین غموس	۶۱۳	۹۱۵	کفارہ میں غلام آزاد کرے	"
۸۶۹	ہم نے تمہیں خواب دکھایا	۵۹۳	۸۹۲	اللہ کے عہد کو بیچنا	۶۱۴	۹۱۶	قسم میں انشاء اللہ کہنا	۶۲۹
۸۷۰	آدم اور موسیٰ علیہما السلام	"	۸۹۳	ملکیت نہ ہو، پھر قسم کھائے	۶۱۵	۹۱۷	قسم توڑنے سے پہلے کفارہ	۶۳۰
	کی مناجات	"		آج بات نہ کروں گا	۶۱۶			
۸۷۱	جو اللہ دے	۵۹۴	۸۹۴	بیوی کے پاس حبیبہ نہ جانے	{	۶۱۷		
۸۷۲	برائی سے اللہ کی پناہ	"		کی قسم				
۸۷۳	دل میں حائل ہونا	"	۸۹۵	نبید نہ بچنے کی قسم	"			
۸۷۴	جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے	{	۸۹۶	مال نہ کھانے کی قسم	۶۱۸			
	لیے مکہ دیا		۸۹۷	قسموں میں نیت	۶۱۹			
۸۷۵	ہدایت اللہ کی ہے	"	۸۹۸	اپنا مال نذر کے طوع پر دینا	"			
	کتاب الایمان		۸۹۹	کھانے کی چیز کو حرام کرنا	"			
	و		۹۰۰	نذر پوری کرنا	۶۲۰			
	المندور		۹۰۱	جو نذر پوری نہ کرے	۶۲۱			
۸۷۶	اللہ تو قسموں پر مواخذہ نہ کرے گا	۵۹۶	۹۰۲	طاعت میں منت ماننا	"			
۸۷۷	خدا کی قسم	۵۹۸	۹۰۳	جاہلیت میں قسم	"			
۸۷۸	آپ کا قسم کھانا	"	۹۰۴	مرنے والے پر جو نذر	{	۶۲۲		
۸۷۹	آباد کی قسم نہ کھاؤ	۶۰۴		واجب ہو				
۸۸۰	غیر اللہ کی قسم نہ کھاؤ	۶۰۵	۹۰۵	معصیت کی نذر	"			
۸۸۱	بغیر کچھ قسم کھانا	"	۹۰۶	دونوں کے روزے کی نذر	۶۲۳			

باب ۲۵۳۔ اِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ :

۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْنُ سَمَاعٍ عَنْ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَسْلُومٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي يَزِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدٍ خَبْرًا بِهِ شِفَاءٌ وَفِي الْآخِرِ دَأْمٌ :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ اللَّبَاسِ

باب ۲۵۴۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : قُلْ مَنْ حَرَّمَ

زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوا وَاشْرَبُوا وَالسُّبُورُ وَنَقَدُوا فِي غَيْرِ اسْتِرَافٍ وَلَا خَبْلَةٍ - وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ مَا شِئْتَ وَالنِّسْ مَا شِئْتَ مَا اسْتَطَعْتَ ثَلَاثَانِ : سَوْفٌ أَوْ خَيْلَةٌ :

۲۹۔ حَدَّثَنَا إِبْنُ سَمَاعٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَبَنِي أَبِي سَلَمٍ مُحَمَّدٌ وَنُفْعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ خَيْلَةً :

باب ۲۵۵۔ مَنْ جَدَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خَيْلَةٍ :

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ، خَيْلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شَيْئِي إِسَارِعِي يَسْتَرْجِي إِلَا أَنْ أَتَعَاهِدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۲۵۳۔ جب مکھی برتن میں پڑ جائے۔

۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے بنی تیم کے مولا عبد بن مسلم نے، ان سے بنی یزید کے مولا عبد بن حنین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں پڑ جائے تو پوری مکھی کو برتن میں ڈلو دے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے، کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ اللَّبَاسِ

۲۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد : کس نے اللہ تعالیٰ کی زمین کو حرام

کیا ہے جو اس نے نبردوں کے لیے (زمین سے) نکالی ہے ؟ (جیسے روٹی وغیرہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور پہنو اور صدقہ کرو لیکن بغیر فضول خرچی اور بغیر بیکری کے۔ ابو عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا شریعت کے احکام کی حدیں جو چاہو پہنو، بشرطیکہ دو چیزیں نہ ہوں فضول خرچی اور بیکری۔

۲۹۔ اسماعیل، مالک، نافع و عبد اللہ بن دینار و زید بن اسلم و حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غور سے سب سے زمین پر گھسیٹ کر چلے۔

۲۵۵۔ بغیر بیکری کے اپنا تہہ گھسیٹنا چلے۔

۳۰۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بیکری و بکری سے تہہ گھسیٹتا ہوا چلے گا۔ اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نظر بھی نہیں کرے گا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے تہہ کا ایک حصہ ٹٹکتا رہتا ہے، اللہ اگر خاص طور سے اس کا خیال رکھا کر دے۔ (تو وہ بھی رکھ سکتا ہوں) حضور اکرم نے فرمایا، آپ ان لوگوں میں نہیں ہیں، جو ایسا بیکری

ان سے محمد بن زبیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی یا ربہ بیان کیا کہ، ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک عہد میں کہو غزو میں مرمت، سر کے بال لٹکائے ہوئے پہل رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دھنسا دیا۔ اب وہ قیامت تک اسی طرح دھنسا رہے گا۔

۳۶۔ ہم سے سعید بن مسعود نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص غزو میں اپنا تہہ گھسیٹتا چل رہا تھا کہ اسے دھنسا دیا گیا اور وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔ اس کی متابعت یونس نے زہری کے واسطے سے کی، اور شعیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے مرفوعاً نہیں بیان کیا۔

۳۷۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی، ان سے ان کے چچا جریر بن زید نے بیان کیا کہ میں سالم بن عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ان کے گھوکے دروازے پر تھا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح۔

۳۸۔ ہم سے مطرب بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے محارب بن وثار سے ملاقات کی آپ گھوڑے پر سوار تھے اور اس مکان (عدالت) میں آ رہے تھے۔ جس میں آپ شعیب کیا کرتے تھے (آپ قاضی تھے) میں نے ان سے یہ حدیث پوچھی تو انھوں نے مجھ سے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آپ اپنا کپڑا غزو کی وجہ سے گھسیٹتا چلے گا قیامت کے دن اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں کرے گا۔ (شعبہ نے کہا کہ) میں نے محارب سے پوچھا، کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے تہہ کا ذکر کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ تہہ یا قمیص کسی کی انھوں نے تحقیق نہیں کی تھی۔ اس روایت کی متابعت جابر بن سحیم، زید بن اسلم اور زید بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر

بن زید، قال سمعت اباہما یذکرہ یقول: قال النبی اذ قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم بینما رجل یمشی فی حلة یتعبد نفسہ من رجل حمتہ اذ خسف اللہ بہ فہو یتججل فی النار فیامۃ ۶

۳۶۔ حدثنا سعید بن مسعود قال حدثنی النبی قال حدثنی عبد الرحمن بن خالد عن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ عن ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: بینما رجل یمشی فی حلة خسف بہ فہو یتججل فی النار فی یوم القیامۃ: تابعہ یونس عن الزہری و لہ یرفعه شعیب عن ابي ہریرۃ ۶

۳۷۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد بن زید عن جریر بن زید عن چچا جریر بن زید عن سالم بن عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ان کے گھوکے دروازے پر تھا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح۔

۳۸۔ حدثنا مطرب بن فضل عن شہاب عن شعیب عن محارب بن وثار عن آپ گھوڑے پر سوار تھے اور اس مکان (عدالت) میں آ رہے تھے۔ جس میں آپ شعیب کیا کرتے تھے (آپ قاضی تھے) میں نے ان سے یہ حدیث پوچھی تو انھوں نے مجھ سے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آپ اپنا کپڑا غزو کی وجہ سے گھسیٹتا چلے گا قیامت کے دن اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں کرے گا۔ (شعبہ نے کہا کہ) میں نے محارب سے پوچھا، کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے تہہ کا ذکر کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ تہہ یا قمیص کسی کی انھوں نے تحقیق نہیں کی تھی۔ اس روایت کی متابعت جابر بن سحیم، زید بن اسلم اور زید بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر

اور انھوں نے آنحضرتؐ سے اگر اس کی شکایت کی تو آنحضرتؐ نے اپنی جاؤ اور مکتوبات اور اسے اُدھر کر تشریف لے چلنے لگے، میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے تھے۔ آخر آپ اس گھر میں پہنچے جس میں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی اور انھوں نے آپ حضرات کو اجازت دی۔

۴۶۱۔ قمیص پہننا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، یوسف علیہ السلام کے دوبارہ بیان میں، اب تم میری اس قمیص (پیراھن) کو لے جاؤ اور اس کو میرے والد کے گھر سے پر ڈال دو تو ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔

۴۶۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ابوبہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہؐ، مجھ کو کس طرح کا کپڑا پہننے کا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو قمیص، یا جامہ برنس (ٹوپی یا سر پر پہننے کی کوئی چیز) اور موزے نہیں پہننے کا۔ البتہ اگر اسے چپل نہ ملے تو (چمچڑے کے) وہ موزے پہن سکتا ہے جو کھنڈل سے نیچے تک ہوں۔

۴۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، انھیں عمرو نے اور انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی رماضیؓ کے پاس، جب اسے قبر میں داخل کیا جا چکا تھا، تشریف لائے۔ پھر آپ کے حکم سے اس کی دوش نکالی گئی اور حضور اکرمؐ کے گھٹنوں پر اسے رکھا گیا، آنحضرتؐ نے اس پر دم کیا اور اپنی قمیص پہنائی، اور اللہ ہی بہتر حاشا ہے (کہ آنحضرتؐ نے ایسا کیوں کیا تھا)۔

۴۶۳۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، انھیں نافع نے خبر دی، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن ابی کی وفات ہوئی تو اس کے لڑکے (عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے جو مخلص اور اکابر صحابہؓ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہؐ! اپنی قمیص مجھے عطا فرمائیے تاکہ میں اپنے باپ کو اس کا کفن دوں اور آپ ان کی نماز جنازہ پڑھاویں اور ان کے بے دعا ہو

شَرَّ النَّاسِ مَنْ بَعَثَ وَاتَّبَعَهُ أَنَا وَمَنْ مِثْلُ
مَنْ حَارِثَ بْنَ حَافِظٍ حَاكِمَ الْبَيْتِ الْيَمَانِيِّ
فِيهِ حَمْرَةٌ فَاسْتَأْذَنَ
فَأَذِنُوا

لَهُمْ

باب ۲۴ لُبْسُ الْقَمِيصِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ :
اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِ
أَبِي نَأْتِ بِصَبْرٍ

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا ثَيِّبَةُ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الشَّيْءِ قَمِيصًا
وَلَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا
السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْسَ وَلَا الْخَفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ
الْخَفَّيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَفْضَلُ مِنَ الْخَفَّيْنِ

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَيْمُونَةَ
عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَى الشَّيْءِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَعْدَةَ مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ فَأَمْرِيهِ فَأُخْرِجَ
وَدُفِنَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَفُتَّ عَلَيْهِ مِنْ يَمِينِهِ وَ
أَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا
كَوْنِي فِي عَمَاءِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَافِظٍ ابْنِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُعْطِيَ
قَمِيصًا أَكْفَيْتُهُ نِيَةً وَصَلَّ عَلَيْهِ وَاسْتَحْفَضْتُ لَهُ
فَأَخْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ: وَإِذَا دُرِغَتْ فَأَذِنَا فَلَمَّا دُرِغَ

لہ معین روایتوں میں آتا ہے کہ عبداللہ بن ابی نے حضور اکرمؐ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص ایک نو تیار پہنائی تھی، اس لیے اس کے بدلے کے طور پر آنحضرتؐ نے بھی اپنی قمیص اسی طرح پر دی جب اسے آنحضرتؐ کے کسی بھی تبرک کی سب سے زیادہ ضرورت ہو سکتی تھی۔

اَوْ مِنْهُ فَبَاءَ بِصَلَاتِي عَلَيْهِ وَجَدَ بِهِ عُسْرُ
فَقَالَ: اَلَيْسَ قَدْ عَمَّاكَ اللهُ اِنْ تَصَلَّيْ
عَنِ الْمُنَافِقَيْنِ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُ لَهُمْ اَوْ لَا
سْتَغْفِرُ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ
مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ، فَنَدَّ لَكَ
وَلَا تَصَلِّ عَلَى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّا تَ
اَمَّا ۱۰ - فَتَرَكَ الصَّلَاةَ

عَلَيْهِمْ

بَابُ

بَابُ ۴۶۲ جِبِّي النَّمِيسِ مِنْ عِنْدِ الْعَبَّاسِ وَغَيْرِهِ
۴۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عَامِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي هَيْثَمٍ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ
عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَبَلِ وَالْمُنْفِقِ
كَكَيْلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ
اُصْطَرَّتْ اُمْدُ يُمَيَّا اِلَى قَدَيْهِمَا وَتَرَاوَعَتَا
فَجَعَلَ الْمُنْفِقُ فِي مَحَلِّهَا نَضْدَةً يَصْدَقُ
اِنْ سَبَطَتْ عَنْهُ حَتَّى يَقْتُلِي اَنَا مِلَهُ وَتَعَفُّوا
اَشْرَةً - وَجَعَلَ الْجَبَلُ مَلَأَ هَتَمَ يَصْدَقُ
قَلَمَتْ وَاحَدَتْ كُلُّ حَلَقَةٍ بِمَا فِيهَا، قَالَ
ابُو هُرَيْرَةَ فَاَنَّا رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا صَبِغْ هَلَاكَ اَفِي حَبِيْبٍ مَلُوْرًا نَيْتَهُ
يُوسِعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعْ - تَابَعَهُ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ
اَبِيهِ وَابُو الْوَلَدِ نَادَى عَنِ الْاَعْرَجِ فِي الْجَبْتَيْنِ - وَقَالَ
حَنْظَلَةُ سَمِعْتُ طَاوُسًا سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جَبَلًا -
وَقَالَ جَعْفَرٌ عَنِ الْاَعْرَجِ جُبَّتَانِ

بَابُ ۴۶۳ مَنْ لَبَسَ جُبَّةً ضَبِغَةً اَلَيْسَ فِي السَّفَرِ

۴۶۳ - حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ
حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الصَّحْحَى قَالَ

کری چنانچہ آنحضرت نے اپنی قمیص انھیں عطا فرمائی اور فرمایا کہ ہنسا دھلا کر مجھے
اطلاع دینا۔ چنانچہ جب ہنسا دھلا لیا تو آنحضرت کو اطلاع دی۔ آنحضرت تشریف
لائے تاکہ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں لیکن عرضی اللہ عنہ نے آپ کو پکڑ لیا اور
عرض کی یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو نماز جنازہ پڑھنے
سے منع نہیں کیا ہے؟ اور ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے لیے مغفرت کی دعا
کر دیا مغفرت کی دعا نہ کرو۔ اور اگر تم ستر تہم بھی ان کے لیے مغفرت کی
دعا کرو گے تب بھی اللہ انھیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔ پھر یہ آیت نازل
ہوئی کہ اور ان میں سے کسی پر بھی جو مر گیا ہو ہرگز نماز نہ پڑھئے۔ اس کے
بعد آنحضرت نے ان کی نماز جنازہ پڑھنی بھی چھوڑ دی۔

۴۶۲ - قمیص وغیرہ کا گریبان سینے پر

۴۶۲ - ہم سے عبدالمشرک محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان
کی۔ ان سے ابوسعید بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، ان سے طاووس
نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان کی کہ دو افراد جیسی ہے جو جو ہے
کے جیسے ہاتھ مسینہ اور حلق تک پہنچے ہوئے ہیں۔ صدقہ دینے والا جب
بھی صدقہ کرتا ہے تو اس کے جیب میں کشادگی ہو جاتی ہے اور وہ اس کی انگلیوں
تک بڑھ جاتا ہے اور قدیم کے نشانات کو بھی ڈھک دیتا ہے اور بخیل جب
بھی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا جیب سے اور چھٹ جاتا ہے اور ہر حلقہ اپنی
جگہ پر جم جاتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور
اکرم اس طرح اپنی مبارک انگلیوں سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کر کے
بتا رہے تھے کہ تم دیکھو گے کہ وہ اس میں وسعت پیدا کرنا چاہے گا لیکن
وسعت پیدا نہیں ہوگی، اس کی متابعت ابن طاووس نے اپنے والد کے
واسطے سے کی۔ اور ابوالولاد نے اعرج کے واسطے سے کی ”دو جیبوں“
کے ذکر کے ساتھ۔ اور حنظلہ نے بیان کیا کہ میں نے طاووس سے سنا۔
آنحضور نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا ”جبتان“ اور
جعفر نے اعرج کے واسطے سے ”جنتان“ بیان کیا۔

۴۶۳ - جس نے سفر میں تنگ آستینوں کا مجھ پہنا

۴۶۳ - ہم سے قسین بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے
حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو الفحی نے

حَدَّثَنِي مُسْرُوقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُعِيزَةُ بْنُ شُعْبَةَ
ثُمَّ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَهُ
ثَوَّاقِبٌ فَقُلِقِيَتْهُ بِمَا فِي قَوْصَا وَعَلَيْهِ حَبَّةٌ
شَامِيَةٌ فَمَضْمَعٌ وَاسْتَلْشَقَّ وَفَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ
يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَيْهِ فَكَانَا طَبِيعَتَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ
مِنْ تَحْتِ الْحَبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَ
عَلَى خَفِيهِ :

باب ۲۶۴ حَبَّةُ الصُّوفِ فِي الْعَزْدِ :

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَّا عَنْ
عَاصِمٍ عَنْ عَزْدَةَ بْنِ الْمُفِيزَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
لَيْلَةٍ فِي سُفْرٍ فَقَالَ أَمْعَكَ مَاءً قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ
عَنْ سَاجِدَتِهِ فَشَتَّى حَتَّى تَوَاسَى عَنِّي فِي سَوَادِ
النَّبْلِ ثُمَّ خَبَأَ فَأَفْرَعْتُ عَلَيْهِ الذِّادَةَ فَغَسَلَ
وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ حَبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمَّا
يَسْتَطِيعُ أَنْ يُخْرِجَ ذِمَّاعِيهِ مِنْهَا حَتَّى
أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْحَبَّةِ فَغَسَلَ ذِمَّاعِيهِ ثُمَّ
مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِي أَنْزِعَ خَفِيَّ فَقَالَ
وَعَمَّ مَا فِيَّ أَدْخَلَهُمَا هَاهُنَا تَيْنِ مَسَحَ
عَلَيْهِمَا :

باب ۲۶۵ الْقَبَاءُ وَفَرْجُ حَرِيرٍ وَهُوَ

الْقَبَاءُ وَيُقَالُ هُوَ الَّذِي لَهُ شِقٌّ مِنْ خَلْفِهِ :

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ثَوَّاقِبُ بْنُ
أَبِي مُنَيْبَةَ عَنْ الْمُسَوِّدِ بْنِ حَزْرَمَةَ قَالَ فَتَمَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَبَةً وَلَهُ
يُعْطَى حَزْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ حَزْرَمَةُ يَا بَنِيَّ انْطَلِقْ
بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ
مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَإِذَا عُدَّ قَالَ فَإِذَا عَوَّضَهُ
لَهُ فَاخْرِجْ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِمَّنْ قَتَلَ خَبَأَ :

حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مسروق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مغیرہ
بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قصاصتاً حاجت کے
لیے تشریف لے گئے، پھر تشریف لائے تو میں پانی لے کر حاضر تھا، آپ نے
دھو لی۔ آپ نے شامی جبر پہنے ہوئے تھے، آپ نے کھلی کی اونٹوں میں پانی ڈالا،
اور اپنا چہرہ دھویا پھر آپ اپنی استینیں چڑھانے لگے لیکن وہ تنگ تھیں،
اس لیے آپ نے اپنے ہاتھ جبر کے نیچے سے نکالے اور انھیں دھویا اور سر
پر اور موزوں پر مسح کیا۔

۴۶۴۔ غزوہ میں اول کا حَبَّة

۴۶۴۔ ہم سے ابن نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ذکر بیانے حدیث بیان
کی، ان سے عامر نے ان سے عروہ بن مغیرہ نے اور ان سے ان کے والد مغیرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھا۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی
کہ جی ہاں۔ آنحضرت اپنی سواری سے اترے اور چلتے رہے، یہاں تک کہ رات
کی تاریکی میں آپ چھپ گئے، پھر واپس تشریف لائے تو میں نے برتن کا پانی
آپ کو استعمال کرایا۔ آنحضرت نے اپنا چہرہ دھویا، ہاتھ دھوئے، آنحضرت اول کا
جبر پہنے ہوئے تھے جس کی استین چڑھائی آپ کے لیے و شوالہ تھیں۔ چنانچہ
آپ نے اپنے ہاتھ جبر کے نیچے سے نکالے اور بازوؤں کو دھو لیا (تک)
دھویا۔ پھر سر پر مسح کیا۔ پھر میں بڑھا کہ آنحضرت کے (چمڑے کے) موزے اتار
دوں لیکن آنحضرت نے فرمایا کہ رہنے دو، میں نے طہارت کے بعد انھیں پہنا
تھا، چنانچہ آپ نے ان پر مسح کیا۔

۴۶۵۔ قبا اور ریشمی فروج، یہ بھی قبا ہی ہے کہتے ہیں کہ فوج

اس قبا کو کہتے ہیں جس کا گریبان پیچھے ہو۔

۴۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔
ان سے ابن ابی ملیک نے اور ان سے مسور بن محمد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند قبائیں تقسیم کیں اور محمد رضی اللہ عنہ کو کچھ میں
دیا۔ محمد رضی اللہ عنہ نے کہا، بیٹے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
لے جاؤں، چنانچہ میں اپنے والد کو ساتھ لے کر چلا۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ اگر اند
جاؤ اور آنحضرت سے میرا ذکر کرو۔ میں نے آنحضرت سے محمد رضی اللہ عنہ کا ذکر
کیا تو آپ باہر تشریف لائے، آنحضرت انھیں قبائل میں سے ایک قبیلے کے ہوئے

هَذَا لَكَ - قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ
مَخْرَجَهُ

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالُكٌ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي جَبْرٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ
عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَهْدَىٰ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُوجَ حَرِيرٍ
فَلَبَسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَرَّعَهُ نَزَقًا
شَدِيدًا كَمَا لَكَ بِرُوحٍ ثُمَّ قَالَ: لَا يَنْبَغِي هَذَا
لِلْمُسْتَفْتَى - تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ
اللَّيْثِ وَكَانَ عَنْ يَدِهِ خَرُوجَ حَرِيرٍ

۴۳۹۔

بَابُ الْبَرَانِسِ وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا
مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ
بُرْسًا أَصْفَرَ مِنْ خَيْضٍ

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ تَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَبَسَ الْمُحْرِمُ مِنَ الْبُرْسِ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا الْعَامَّ
وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْحَقَافَ إِلَّا أَحَدًا
لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسَنَّ خَفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اسْقَلْ مِنَ
الْكَبْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الْبُرْسِ شَيْئًا مِثْلَهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَدَّ

بَابُ السَّرَاوِيلِ

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو
عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَبَسَ حِجْرًا أَرَاكَ لَيْلِي سَرَاوِيلَ
وَمَنْ لَبَسَ حِجْرًا نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسَنَّ خَفَيْنِ

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ
عَنْ تَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا مَرَمْنَا أَنْ تَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا

تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے ہی لیے رکھ چھوڑی تھی مگر میں نے بیان کیا
کہ محرم رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کی طرف دیکھا تو آنحضرت نے فرمایا کہ محرم خوش ہو گئے!

۴۳۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے یزید بن ابی جلیب نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے
عقوبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کی فروج (قبا)
پہننے میں دی گئی۔ آنحضرت نے اسے پہنا (ریشم کے مردول کے لیے حرمت کے
حکم سے پہلے، اور اسی کو پہننے ہوئے ماز پڑھی۔ پھر آپ نے اسے بڑی تیزی
کے ساتھ اتار ڈالا۔ جیسے آپ اس سے ناگواری محسوس کرتے ہوں۔ پھر فرمایا
کہ یہ تنقید کے لیے مناسب نہیں ہے اس روایت کی متابعت عبد اللہ بن
یوسف نے کی، ان سے لیث نے۔ اور غیر عبد اللہ بن یوسف نے کہا کہ۔
”فروج تحریر۔“

۴۳۹۔ برانس مجھے مسد نے کہا کہ ہم کو معمر نے بتایا کہ میں
نے اپنے باپ سے سنا فرماتے تھے میں نے انس رضی اللہ عنہ پر برانس
زرد رنگ کا دیکھا جو غز کا تھا۔

۴۳۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے نافع نے ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص
نے عرض کی یا رسول اللہ! محرم کس طرح کا کپڑا پہنے گا، آنحضرت نے فرمایا،
(محرم کے لیے) کہ قمیص، دھینو، زعلے نہ پہنا جائے نہ برانس اور نہ مودے
البتہ اگر کسی کو چپلی دھلیں تو وہ (چمڑے کے) عوزول کے ٹخنہ سے نیچے تک
کاٹ کر اٹھائیں پہن سکتا ہے، اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنیں جس میں زعفران
یا دوس رنگا گیا ہو۔

۴۴۰۔ پاجامے

۴۴۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (محرم کے بارے میں) فرمایا، جسے
تہمد ڈلے وہ پاجامہ پہنے اور جسے چپل نہ ملیں وہ مودے پہنیں۔

۴۴۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث
بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک
صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! احرام باندھنے کے بعد ہمیں

کس چیز کے پہننے کا حکم ہے؟ فرمایا کہ قمیص نہ پہنو، نہ پاجامے، نہ عمامے، نہ ربڑس اور نہ موزے پہنو۔ البتہ اگر کسی کے پاس چپل نہ ہوں تو وہ چمڑے کے ایسے موزے پہنے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں، اور کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران اور درس لگا ہوا ہو۔

۴۶۸۔ عمامے

۵۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے خبر دی کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد قمیص نہ پہنے، نہ عمامہ پہنے، نہ پاجامہ نہ ربڑس اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں زعفران اور درس لگا ہوا اور نہ موزے پہنے، البتہ اگر کسی کو چپل نہ ملیں تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے (اور پہنے)

۴۶۹۔ سر ڈھکنا

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور سر مبارک پر سیاہی بٹی بندھی ہوئی تھی۔ اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے اپنے سر پر چادر کا کنارہ باندھا تھا۔

قَالَ لَا تَلْبَسُوا الذِّمِيمَ وَالسَّرَاوِيلَ وَالْعَمَاءَ وَكِرَاحِ الْبُرْجَانِ وَالْخُفَّاءِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ رَهْلًا لِمَنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّائِينَ اسْفَلَ مِنَ الْكَبِيِّنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا دُرٌّ

بَابُ ۲۶۸ الْعَمَاءُ

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْبَسُوا الذِّمِيمَ وَالْعَمَاءَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْجَانِ وَلَا الْخُفَّاءَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ رَهْلًا لِمَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْهَا فَلْيَقْلَعْهَا اسْفَلَ مِنَ الْكَبِيِّ

بَابُ ۲۶۹ التَّقْبِيعُ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِصْبَاحٌ دَسَمَاءٌ وَقَالَ أَنَسُ عَصَبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ حَامِشِيَّةً مُبْدِرَةً

۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ثَلَاثٌ هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّرَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِ اسْرَجُوا أَنْ تَوُذُنَ فِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوْ تَدْرُجُوا يَا بَنِي آدَمَ؟ قَالَ نَعَمْ فَخَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَبَّتِهِمْ وَعَلَفَ رَاجِلَتَيْنِ كَانَا عِنْدَهُ وَزَقَّ السَّمَرِ أَمْبَعَةَ الشَّهْرِ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَا عَن يَوْمًا حُبُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْوِ الظُّهْرِ فَقَالَ قَائِلٌ لِي فِي مَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةِ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا إِلَهُ يَا بَنِي دَاوُدَ وَاللَّهِ

۵۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی انھیں معمر نے انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بہت سے مسلمان حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی تیاریاں کرنے لگے لیکن بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے بھی امید ہے کہ مجھے (ہجرت کی) اجازت دی جائے گی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپ کو بھی امید ہے؟ میرے باپ آپ پر قربان، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ال۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ ان حضورؐ کے ساتھ رہنے کے خیال سے رک گئے، اور اپنی دوا دینیوں کو بول کے پتے کھلا کر چار مہینے تک انھیں تیار کرتے رہے۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ ہم ایک دن دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے تھے تھے کہ ایک شخص نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر ڈھکے ہوئے تشریف لارہے ہیں اس وقت عموماً آنحضرتؐ ہمارے یہاں تشریف نہیں لاتے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے مل باپ آنحضرتؐ

إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِمُرْفَحٍ وَأَوَّ
 الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ
 لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ رَجُلٌ أَخْرَجَ مِنْ
 عِنْدِكَ قَالَ لَا تَسْأَلُهُمْ أَهْلُكَ يَا فِئْتُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ
 فَالْصُّحْبَةُ يَا فِئْتُ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ
 فَخُذْ يَا فِئْتُ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدِي رَأَيْتَ هَاتَيْنِ
 قَالَتِ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَمَنْ تَأَلَّكَ
 فَخُذْ نَاهُمَا أَحَدًا الْجَاهِدَ وَصَحْبًا لَهُمَا سَفَرًا
 فِي جِرَابٍ فَتَقَطَّعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ
 بَطْنٍ فِيمَا مَا ذَكَرَتْ بِهِ الْجِرَابَ وَلِذَلِكَ كَانَ
 تَسْمَى ذَاتَ الْإِطَارِ ثُمَّ لَحِقَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ يَغَارِي فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ كَوْسٌ
 فَتَلَّكَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَيَّنَتْ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ أَبِي بَكْرٍ هُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِيَ ثَقِيفٌ فَبَرَزَ مِنْ
 عِنْدِهَا سَحَرًا فَيَضْمُومُ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا
 يَسْمَعُ أَمْرًا يَكُونُ فِيهِ إِلَّا وَجَّاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا
 بِحَبْرٍ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظُّلُمُ وَيَنْعَى عَلَيْهِمَا
 عَامِرُ بْنُ قُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مَبْنُوحَةً مِنْ عَنَبٍ
 فَيَبْرِجُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذَاهِبُ سَاعَةُ مِنَ الْعِشَاءِ
 فَيَبْسُتَانِ فِي رِسْلَيْهَا حَتَّى يَنْعَى بِمَا عَامِرُ بْنُ
 قُهَيْرَةَ يَنْكَسِبُ يَقْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ
 مِنْ ذَلِكَ اللَّيْلِ
 الشَّلَاثُ

بابُ الْمُغْفِرَةِ

۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا مَا بَكَ هَكَ
 الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمُغْفِرَةُ
 بِأَبِ الْبُرُودِ وَالْجُبْنَةِ وَالشَّمْلَةِ وَقَالَ

پر قربان ہوں۔ آنحضرت ایسے وقت کسی وجہ سے تشریف لاسکتے ہیں۔ آنحضرت
 نے مکان پر پہنچ کر اجازت چاہی اور ابو بکر صدیقؓ نے انھیں اجازت دی۔
 آنحضرت اندر تشریف لائے اور اندر داخل ہوتے ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ سے
 فرمایا کہ سحر لوگ تمہارے پاس اس وقت ہیں انھیں اٹھا دو۔ ابو بکر صدیقؓ نے
 عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یا رسول اللہ! یہ سب آپ کے گھر ہی
 کے افراد ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ ابو بکر صدیقؓ نے
 عرض کی، پھر یا رسول اللہ! مجھے رفاقت کا شرف حاصل رہے گا، آنحضرت
 نے فرمایا کہ اے اللہ! عرض کی، یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر قربان ہوں، ان دو لوگوں
 میں سے ایک آپ لے لیں۔ آنحضرت نے فرمایا لیکن قیمت سے، عائشہ رضی اللہ
 عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہم نے بہت جلدی جلدی سامان سفر تیار کیا اور سفر کا
 ناشہ ایک تھیلے میں رکھا۔ اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے اپنے چلنے کے
 ایک ٹکڑے سے تھیلہ کے منہ کو باندھا۔ اسی وجہ سے انھیں ”ذات الطاق“
 (ٹپکے والی) کہنے لگے۔ پھر آنحضرت اور ابو بکر صدیقؓ کو نوزامی سپاہ کی ایک غار میں
 جا کر چھپ گئے اور تین دن تک اسی میں ٹھہرے رہے۔ عبداللہ بن ابی بکر رضی
 اللہ عنہ رات آپ حضرات کے پاس ہی گزارنے تھے، وہ نوجوان ذہن اور کھوار
 تھے صبح تڑکے میں وہاں سے چل دیتے تھے اور صبح ہوتے مکر قریش میں پہنچ
 جاتے تھے۔ جیسے رات میں بھی یہیں رہے ہوں کہ معظم میں حواریت بھی ان
 حضرات کے خلاف ہوتی اسے محفوظ رکھتے اور جوں ہی رات کا اندھیرا چھا جاتا
 غار فوراً میں ان حضرات کے پاس پہنچ کر تمام تفصیلات کی اطلاع دیتے۔ ابو بکر
 رضی اللہ عنہ کے مولا عامر بن قہیرہ رضی اللہ عنہ دو دودھ دینے والی بکریاں چراتے
 تھے اور جب رات کا ایک حصہ گزر جاتا تو ان بکریوں کو غار ثور کی طرف بانٹ
 لاتے تھے۔ آپ حضرات بکریوں کے دودھ پر رات گزارتے اور صبح کی پوچھتے
 ہی عامر بن قہیرہ وہاں سے روانہ ہو جاتے۔ ان تین راتوں میں انھوں نے
 ہر رات یہی معمول رکھا۔

۴۶ - خود -

۵۴ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان
 کی، ان سے زہری نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 فتح مکہ کے سال (مکہ معظمہ میں) داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود بھی
 ۴۶ - دھاری دار چادر، میمنہ چادر اور اونی چادر زیبائی تھی

خَبَابٌ : شَكُونًا إِلَى السَّبْتِ مَتَى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ
مَبْرُودٌ لَهُ

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ
أَبِي بَرْ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْرُودٌ خَبْرًا فِي غَلِيظِ
الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَغْرَابٌ فَجَبَدَ لَهُ بِرِدَائِهِمْ جَبَدَةً
شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ مَا بَقِيَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ
جَبَدِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرْفُوعٌ مِنْ مَالِ اللَّهِ لَكَ وَعَيْنُكَ
فَالْتَقَتِ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَكَرَهُ بِهَا
۵۵۶۔ هَكَذَا مَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
جَاءَتِ امْرَأَةٌ مَبْرُودَةً قَالَ سَمِعْتُ هَذَا تَدْرِي
مَا الْبُرْدُ ؟ قَالَ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنُوسَةٌ فِي
حَاشِيَتِهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَجِدْ هَذِهِ
يَبْدِي أَكْسَرُكُمْهَا فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاةً لَهَا لِيَعْلَمَ وَخَرَجَ إِلَيْنَا وَانْهَى
لَنَا مَادِرَةً فَبَسَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَكْسَيْنِيهَا قَالَ نَعَمْ فَنَلَسَ مَا شَاءَ اللَّهُ فِي
الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَّاهَا ثُمَّ أَسْأَلَ بِهَا
إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلَهَا
إِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهَا لَا يَبْرُدُ سَائِلُهُ
فَقَالَ الرَّجُلُ ! وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا
لِيَكُونَ كَفَنِي تِيْهَرًا مَرَّتْ -

قَالَ سَهْلٌ : فَكَأَنْتَ

كَفَنَهُ

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مشترکین مکہ کی
اذیتوں کی) شکایت کی، آنحضرت اس وقت اپنی ایک چادر سے
ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

۵۵۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ملنے کے
حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن
مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا
تھا۔ آنحضرت کے جسم مبارک پر (زمین کے) بخولان کی بنی ہوئی دبیز حاشیے کی
ایک چادر تھی۔ اتنے میں ایک اعرابی آگیا اور اس نے آنحضرت کی چادر پر کھڑکی اتار
سے کھینچی کہ میں نے حضور اکرم کے شانے پر دیکھا کہ اس کے زور سے کھینچنے
کی وجہ سے نشان پڑ گیا تھا۔ پھر اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے
اس مال میں سے دینے جانے کا حکم کیجئے جو آپ کے پاس ہے آنحضرت اس
کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے، اور آپ نے اسے دینے جانے کا حکم فرمایا۔

۵۵۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمن
نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ ایک عورت بردہ لے کر آئیں سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں معلوم
ہے کہ بردہ کیا ہے؟ پھر فرمایا کہ یہ وہ اونی چادر (شملہ) ہے جس کے حاشیوں
پر جھار بنا دی جاتی ہے۔ ان خاتون نے حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ!
یہ چادر میں نے غلام آپ کے اوڑھنے کے لیے لی ہے۔ حضور اکرم نے وہ
چادر ان سے اس طرح لی گویا آپ کو اس کی ضرورت ہے۔ پھر آنحضرت اسے
تہہ کے طور پر پہن کر ہمارے پاس تشریف لائے، جماعت صحابیہ سے ایک
صاحب (عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے اس چادر کو چھڑا اور عرض کی،
یا رسول اللہ! یہ مجھے عنایت فرمادیجئے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اچھا جتنی دیر
اللہ نے چاہا آپ مجلس میں بیٹھے رہے۔ پھر تشریف لے گئے اور اس چادر
کو لپیٹ کر ان صاحب کے پاس بھجوا دیا صحابہ نے اس پر ان سے کہا: تم نے
اچھی بات نہیں کی۔ کہ آنحضرت سے وہ چادر مانگی تھی، تمہیں معلوم ہے کہ آنحضرت
کبھی سائل کو محروم نہیں کرتے۔ ان صاحب نے کہا، واللہ! میں نے تو صرف

آنحضرت سے یہ چادر اس لیے مانگی ہے کہ جب مردوں تو یہ میرا کفن ہو سہل رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا، چنانچہ وہ چادر ان صاحب کے کفن ہی میں استعمال ہوئی۔
۵۵۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے

اپنی چادر (ضمیمہ) چہرہ مبارک پر ڈالتے تھے اور جب سانس کھینے لگتا تو چہرہ کھل لینے اور اسی حالت میں فرماتے ”یہود و نصاریٰ اللہ کی رحمت سے دور ہو گئے کہ انھوں نے اپنی انبیاء کی قبروں کو مسجد گاہ بنا لیا“ انھوں نے ان کے عمل سے (مسلمانوں کو) ڈرا رہے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يُعْرِضُ خُمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اكْتَسَمَ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: هَؤُلَاءِ كَذَلِكَ كَفَّتُ اللَّهُ عَلَى النُّبُوِّ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْتَدِرُ مَا صَعُّوا ۖ

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُسْعِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُمِيصَةٍ لَهُ لَهَا أَعْلَامٌ فَتَنَظَرُ إِلَى أَعْلَامِهَا فَتَنْظُرُ قُلُوبَنَا سَلَّمَ قَالَ: أَذْهَبُوا بِخُمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَبْهُمَ فَإِنَّمَا الْهَتَمُ أَيْفَاعٌ عَنْ صَلَاتِي دَاخِلِي بِأَيْفَاعِيَّةٍ أَيْ جَبْهُمُ بْنُ حَدَّيَّةَ بْنِ قَائِمٍ مِّنْ بَنِي عَدِيٍّ بَنِ كَعْبٍ ۖ

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجْتُ إِلَيْنَا عَائِشَةَ كِسَاءً وَإِسْرَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبُورُ رُوحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ بَنٍ ۖ

باب ۳۱۳ اشتمال الصَّامِ ۖ

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَلَأِ مَسْرَةً وَالْمَاءِ بَذَارَةً وَعَنْ صَلَاتِهِ تَكُنْ: بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْغَضْرِ حَتَّى تَغِيَّبَ وَمَنْ يَخْتَلِي بِالشَّوْبِ أَوْ لَا لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَ أَنْ يُشْتَمَلَ الصَّامِ ۖ

۶۶۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن مسعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک چادر (ضمیمہ) جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے، اور ڈھکنا ز پر بھی اور اس کے نقش و نگار پر ایک نظر ڈالی پھر سلام پھیر کر فرمایا کہ میری یہ چادر ابوجہم کو دے دو، اس نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا تھا۔ اہد ابوجہم کی انجانیہ (غیر نقش و نگار کی) موٹی چادر لیتے آؤ، ابوجہم بن حدلیف بن عامر بن عدی بن کعب میں سے تھے۔

۶۶۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن حلال نے اور ان سے ابوبردہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک چادر دکھائی اور مجھے سورت کا تہ نہال کر دکھایا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ان ہی دو کپڑوں میں قبض ہوئی تھی۔

۳۱۴۔ اشتمال صَّامٍ ۖ

۶۶۴۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب نے اور ان سے حفص بن عامر نے اور ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طامسہ اور منابہ سے منع فرمایا اور دو وقت نمازوں سے بھی آپ نے منع فرمایا، نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک، اور اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف ایک کپڑا جسم پر لپیٹ کر اور کھٹنے اوپر اٹھا کر اس طرح بیٹھ جائے کہ اس کی شرمگاہ پر آسمان و زمین کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔ اور اشتمال صَّامٍ سے منع فرمایا۔

۱۔ ”صَّامٍ“ اس طرح چادر اوڑھنے کو کہتے ہیں کہ چادر کو داہنی طرف سے لے کر بائیں شانے پر ڈالا جائے اور پھر وہی کنارہ پیچھے سے لے کر دھننے شانے پر ڈال لیا جائے اور اس طرح چادر میں دونوں شانوں کو لپیٹ لیا جائے۔ اشتمال صَّامٍ کا مفہوم یہ ہے کہ صرف جسم پر ایک چادر ہو اور اس کے سوا کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔ اس صورت میں بیٹھتے وقت ایک کنارہ اٹھایا پٹا تھا اور اس سے شرمگاہ کھل جاتی تھی۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا شَاكِلِيُّ عَنْ
ثَوْبَانَ عَنْ ابْنِ شَعْبَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ
سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَبَسَتَيْنِ وَعَنْ
بَيْعَتَيْنِ نَهَى عَنْ الْمَلَأَةِ مَسَّةٍ وَالْمُنَابَذَةِ فِي
الْبَيْعِ وَالْمَلَأَةِ مَسَّةٍ لِمَنْ الرَّحْلُ ثَوْبٌ الْآخِرُ
يَبْدُو بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يُغْلِبُهُ إِلَّا
بِذَلِكَ. وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّحْلُ إِلَى
الرَّحْلِ ثَوْبِيهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ
ذَلِكَ بَيْنَهُمَا عَنْ عَيْدٍ وَلَا تَدَايِي. وَالْبَيْعَتَيْنِ
إِشْتِمَالُ الصَّمَامِ. وَالصَّمَامُ أَنْ يُجْعَلَ ثَوْبُهُ
عَلَى أَحَدٍ عَاتِقِيهِ فَيَبْدُو الْآخَرُ شَقِيئِهِ
لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَالْبَيْعَةُ الْآخَرَى.....
إِخْتِبَاءُ ثَوْبِيهِ وَهُوَ
جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ
مِنْهُ شَيْءٌ.

بَابُ الْإِخْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ:

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
أَبِي السَّكَانَةِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ كَبَسَتَيْنِ: أَنْ يُجْعَلَ الرَّحْلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَأَنْ يُشْتَمَلَ بِالثَّوْبِ
الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى أَحَدٍ شَقِيئِهِ، وَعَنْ
الْمَلَأَةِ مَسَّةٍ وَالْمُنَابَذَةِ:

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
أَبِي حُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَعْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۴۶۵۔ ہم سے یحییٰ بن مکی نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پینا دے اور دو طرح کی خرید و فروخت سے منع فرمایا۔ خرید و فروخت میں ملا مسہ اور منابذہ سے منع فرمایا، ملا مسہ کی صورت یہ ہوتی تھی کہ ایک شخص (خریدار) دوسرے (بیچنے والے) کے کپڑے کو رات دن میں کسی بھی وقت بس چھو دیتا تھا۔ (اور دیکھ بغیر صرف چھونے سے بیع منع نہ رہ جاتی تھی) صرف چھونا ہی کافی تھا کھول کر دیکھا نہیں جاتا تھا۔ منابذہ کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص اپنی ملکیت کا کپڑا پھینکتا اور دوسرا اپنا کپڑا پھینکتا، اور بغیر دیکھے اور بغیر باہمی رضامندی کے صرف اسی سے بیع منع نہ رہ جاتی ہے اور دو کپڑے (جن سے انھنوں نے منع فرمایا) انھیں سے ایک اشتمالی صام ہے، صام کی صورت یہ تھی کہ اپنا کپڑا (ایک چادر اپنے ایک شانے پر اس طرح ڈالا جاتا تھا کہ ایک کنارہ سے (شرمگاہ) کھل جاتی تھی، اور کوئی دوسرا کپڑا دل نہیں ہرانتا تھا۔ دوسرے پینا دے کا طریقہ یہ تھا کہ بیٹھے کر اپنے کپڑے سے کمر اور پیٹلی باندھ لیتے تھے اور شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہیں ہرانتا تھا (کہ ستر نہ کھلے)

۴۶۴۔ ایک کپڑے سے کمر اور پیٹلی باندھنا

۴۶۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پینا دے سے منع فرمایا۔ یہ کہ کوئی شخص ایک ہی کپڑے سے اپنی کمر اور پیٹلی کو لاکر باندھ لے اور شرمگاہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔ اور یہ کہ کوئی شخص ایک کپڑے کو اس طرح جسم پر لپیٹے کہ ایک طرف کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو، اور آپ نے ملا مسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

۴۶۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زبیر نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور

لے عرب جاہلیت میں عیس میں بیٹھے کا یہ بھی ایک طریقہ تھا۔ بیٹھنے کی اس بیٹھ میں عموماً شرمگاہ کھل جایا کرتی تھی کہ نہ جسم پر کپڑا صرف ایک ہی چادر کی صورت میں ہرانتا تھا اور اسی سے کمر اور پیٹلی میں اور کمر لپیٹ کر دونوں کو ایک ساتھ باندھ لیتے تھے۔ یہ صورت ایسی ہوتی تھی کہ شرمگاہ کی ستر کا اہتمام بالکل باقی نہیں رہتا تھا اور بیٹھے والے دست دیا اپنی اسی بیٹھ پر بیٹھے پر مجبور رہتا تھا۔

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ إِشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَإِنْ تَجَنَّبِي الرَّجُلُ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى قَدْحِهِ مِنْهُ شَيْءٌ ۖ

باب ۲۵ الْخَيْضَةُ السَّوْدَاءُ ۖ

۶۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ فُلَانٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أُمِّ خَالِدِ بْنِتِ خَالِدِ أَبِي الْبَيْتِ مَكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَيْضَةُ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ عَنْ تَرْدٍ ذَنْ تَكْسُو هَذَا فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ امْشُرْنِي يَا أُمُّ خَالِدٍ فَأَتَتْ بِهَا تَحْمِلُ فَأَحَدَ الْخَيْضَةَ بِسِدَاهَا لَبَسَهَا وَقَالَ أَبِي وَاحْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عِلْمٌ أَحْضَرُوا وَأَصْفَرُوا فَقَالَ يَا أُمُّ خَالِدٍ هَذَا أَسْنَاهُ وَسَنَاهُ بِالْحَبِثَةِ حَسَنٌ ۖ

۶۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَزَبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ مُسْلِمٍ قَالَتْ لِي يَا أَسُّ أَنْظِرْ هَذَا الْعِلَاءَ مَرَّةً لِيُصِيبَ سَخِيئًا حَتَّى تَغْدَا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَنِكَ فَعَدَّ وَتَ بِهِ فَاذْأَهُوَ فِي حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَيْضَةُ حُمْرٌ يَنْثِيَةٌ وَهُوَ بِسَمِ الظُّمَرِ الَّذِي قَدَّمَ عَلَيْهِ فِي الْقِسْمَةِ ۖ

باب ۲۶ ثِيَابُ الْخَضِرِ ۖ

۶۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ بَا فَاعَةَ طَلَّقَتْ مَرَاتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عُمَةُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّيْنَرِ الْغُرَطِيُّ قَالَتْ عَامِئَةً وَعَلَيْهَا جِمَارٌ أَحْضَرُ فَسَكَتَ

انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء سے منع فرمایا، اور اس سے بھی کوئی شخص ایک کپڑے سے پتلی اور لکڑی کو ملائے اور نہ رنگہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔

۶۴۵ - کالی حیاور۔

۶۴۸ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے سعید بن خالد، یعنی عمرو بن سعید بن عاص اور ان سے ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کپڑے لائے گئے جس میں ایک چھوٹی سیاہ چادر بھی تھی جنھوں کو گرم نے فرمایا، پتھر لایا خیال ہے، یہ چادر کسے دی جائے؟ صحابہ خاموش رہے، پھر آنحضرت نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس بلاؤ۔ انھیں گویا اٹھا کر لایا گیا (کیونکہ بچی تھیں) اور آنحضرت نے وہ چادر اپنے ہاتھ میں لی اور انھیں پہنایا اور دعا دی کہ جیتی رہو اس چادر میں رہے اور زرد نقش و نگار تھے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ام خالد، یہ نقش و نگار، سنناہ ہیں، سنناہ حبشی زبان میں خوب، اچھے کے معنی میں آتا ہے۔

۶۴۹ - مجھ سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیان بچ پیدا ہوا تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ انس، اس بچ کو دیکھتے رہو۔ کوئی چیز اس کے پیٹ میں نہ جائے، اور جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لاؤ تاکہ آنحضرت اپنا جھوٹا اس کے منہ میں ڈالیں۔ چنانچہ میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت اس وقت ایک بارغ میں تھے اور آپ کے جسم پر بنی حریش کی ٹہنی ہوئی چادر حمیرہ پر شیبہ تھی اور آپ اس سواری پر نشان لگا رہے تھے جس پر آپ فتح مکہ کے موقع پر سوار تھے۔

۶۴۶ - سبز کپڑے

۶۵۰ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، انھیں ایوب نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور انھیں رفاعة رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔ پھر ان سے عبد الرحمن بن زبیر قرظی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

إِنَّمَا دَامَتْ نَهَا خَصُولًا بِجِلْدِهَا قَلَمًا حَبَاءَ
رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّسَاءُ
يَنْصُرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، ثَالِثٌ عَابِقَةٌ مَا رَأَيْتُ
مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتِ، لِحَبْلِهَا اسْقَدَ خَصُولَةً
مِنْ ثَوْبِهَا. قَالَ وَسَمِعَ أَشْهُ قَتْلَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاءَ وَمَعَهُ ابْنُ
لَهُ مِنْ غَيْرِهَا، قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي أَلِيهِ
مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنْتَ مَا مَعَهُ لَيْسَ بَأَعْنَى
عَرَفًا مِنْ هَذِهِ، وَأَخَذَتْ هَذِهِ مِنْ
ثَوْبِهَا، فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي لَا فَتَقُصُّمَا نَقَضَ الْإِدِيحِدَ
لَكِنَّمَا نَاسِيَتْ تَرِيدُ رِفَاعَةً فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنْ
كَانَ ذَلِكَ لَكَ تَجَبُّي لَهُ أَوْ لَكَ
تَصْلُحِي لَهُ حَتَّى يَدُوقَ مِنْ
مُسِيكَتِكَ قَالَ وَأَبْصَرَ مَعَ ابْنَيْنِ
فَقَالَ: بَنُوكَ هُوَذَا؟ قَالَ نَعَمْ
قَالَ: هَذَا السَّبْيُ تَزْعُمِينَ مَا
تَزْعُمِينَ. قَوْلَ اللَّهِ لَهُمْ أَشَبَّهُ بِهِ
مِنَ الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ:

بابُ الْغُرَابِ الْبَيْضِ

۴۶۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ قَالَ رَأَيْتُ بَيْتًا
السَّبْيِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفِيَّتُهُ
وَحَبْلَيْنِ عَلَيْهِمَا شَيْبُ بَيْضٍ يُؤْمَرُ أَحَدُ
مَا أَنْتَهُمَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ:

۴۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ جَدِّهِ

کہ وہ خاتون سبز و سیٹھ اور پٹے پہنے تھیں انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے
اپنے شوہر عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور اپنے جسم پر سبز
نشانات (چوٹ کے) دکھائے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے تو حسیا کہ عادت ہے، عکڑنے بیان کیا کہ عورتیں آپس میں ایک
دوسرے کی مدد کرتی ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے (انھوں سے) کہا کہ کبھی من
عورت کا میں نے اس سے زیادہ برا حال نہیں دیکھا، ان کا حجم ان کے کپڑے سے بھی
زیادہ بڑا ہو گیا ہے۔ بیان کیا کہ ان کے شوہر نے بھی سن لیا تھا کہ بوی حضور اکرم
کے پاس گئی میں جتنا بچہ وہ بھی آگئے اور ان کے ساتھ ان کے دو بچے ان سے
پہلی بوی کے تھے، ان کی بوی نے کہا، واللہ، مجھے ان سے کوئی اور شکایت
نہیں۔ البتہ ان کے ساتھ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جس سے میرا کچھ نہیں ہوتا،
انھوں نے اپنے کپڑے کا پتو لپیٹ کر اشارہ کیا (یعنی ان کے شوہر کمزور ہیں)
اس پر ان کے شوہر نے کہا، یا رسول اللہ! واللہ یہ جھوٹا بولتی ہے مجھ میں ہوشیاری
کی پوری قوت ہے لیکن یہ مجھے پسند نہیں کرتی اور رفاعہ کے یہاں دوبارہ
جانا چاہتی ہے حضور اکرم نے اس پر فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو تمھارے
لیے وہ رفاعہ رضی اللہ عنہا اس وقت تک حلال نہیں ہوں گے جب تک یہ
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ دوسرے شوہر کا تھکا امزہ نہ چکھ لیں۔ بیان کیا کہ حضور
اکرم نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو بچے بھی دیکھے تو دریافت فرمایا۔
کیا یہ تمھارے بچے ہیں؟ انھوں نے عرض کی، جی ہاں، انھوں نے فرمایا، اچھا
اس وجہ سے تم یہ باتیں سوچتی ہو، واللہ! یہ بچے ان سے اتنے ہی مشابہ ہیں
جتنا کو اکو سے ہوتا ہے۔

۴۶۱ - سفید کپڑے

۴۶۱ - ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنفلی نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن بشر
نے خبر دی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے،
ان سے ان کے والد نے اور ان سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ جنگ احد کے موقع پر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں
دو آدمیوں کو (جو فرشتے تھے) دیکھا وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے،
میں نے انھیں اس سے پہلے دیکھا اور ان کے لیے کبھی دیکھا۔

۴۶۲ - ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان
کی، ان سے حسین نے، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے، ان سے یحییٰ بن مسعر نے

ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا، اس وقت ہم آذربائیجان میں تھے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رشیم پہننے سے منع فرمایا تھا، سوا اتنے کے، اور اس کی وضاحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں کے اشارے سے کی تھی (زہیر راوی حدیث) اسے بیچ کی اور شہادت کی انگلیاں اٹھا کر بتایا۔

۴۴۵۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے بخاری نے حدیث بیان کی، ان سے بھی نے اور ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ ہم عقبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا میں جو شخص بھی رشیم پہنے گا اسے آخرت میں نہیں پہنایا جائے گا۔ ۴۴۶۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، اور ابو عثمان نے اپنی دو انگلیوں، شہادت اور درمیانی انگلیوں سے اشارہ کیا۔

۴۴۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابن ابی سیلی نے بیان کیا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ وراثت میں تھے۔ آپ نے پانی مانگا۔ ایک دیہاتی چاندی کے برتن میں پانی لایا، آپ نے اسے چھینک دیا۔ اور فرمایا کہ میں نے صرف اسے اس لیے چھینکا ہے کہ میں اس شخص کو منع کر چکا ہوں کہ چاندی کے برتن میں مجھے پانی نہ دیا کرے (لیکن وہ نہیں مانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا، چاندی، رشیم اور دیا ان دکھار کے لیے دنیا میں اور بھارے (مسلمانوں) کے لیے آخرت میں۔ ۴۴۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، شعبہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا، کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے؟ عبد العزیز نے بیان کیا کہ قطعاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے، آپ نے فرمایا کہ جو شخص رشیم دنیا میں پہنے گا۔ وہ آخرت میں اسے ہرگز نہیں پہن سکے گا۔

۴۴۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے دنیا میں رشیم پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

وَعَنْ يَازْمَ بَيَّجَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْخُرَيْدِ إِلَّا هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْجَعِيهِ وَرَفَعَ زُهَيْرًا أَوْ سَطْلَى وَالسَّبَابَةَ ۚ

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الشَّيْبِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عَثْبَةَ فَلَكَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَلْبَسُ الْخُرَيْدُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لَمْ يَلْبَسْ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ ۚ

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ وَآشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِبْجَعِيهِ الْمُسَبَّحَةِ وَالْأُسْطَلَى ۚ

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ حَدِيثُهُ بِالْمَدَائِنِ مَا سَتَسْتَقِي فَأَنَا لَهُ دِهْقَانٌ بِمَا فِي إِيَّاهُ مِنْ خِصَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَأَحَدُ أَرْبَعٍ إِلَّا أَنِّي تَهَيَّئْتُ لَهُ يَدَيْتَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ وَالْفِصَّةُ وَالْخُرَيْدُ وَالْيَبْيَاجُ هِيَ لَهْمٌ فِي الدُّنْيَا وَلَكُوفٌ فِي الْآخِرَةِ ۚ

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ أَعَنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَسِيْدُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فَقَالَ مَنْ لَبَسَ الْخُرَيْدَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ ۚ

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ الْخَطْبُ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْخُرَيْدَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ ۚ

۷۸۰۔ ہم سے علی بن مجبور نے حدیث بیان کی، انھیں شعب بن خبری، انھیں ابو ذبیان خلیفہ بن کعب نے کہا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔ اور ہم سے ابو عمر نے بیان کیا۔ ان سے عبد الباقی نے حدیث بیان کی، ان سے نیزید نے کہا معاذ نے بیان کیا کہ مجھے ام عمر دینت عبد اللہ نے خبر دی، انھوں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۷۸۱۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے عمران بن حطان نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ریشم کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ مجھے ابو جحش یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا میں ریشم تو وہی پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ ہو میں نے اس پر کہا کہ سچ کہا، اور ابو جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی نسبت نہیں کر سکتے، اور عبد اللہ بن رجا نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے اور ان سے عمران نے، اور پوری حدیث بیان کی۔

۷۸۹۔ بغیر سنیہ ریشم صرف چھوٹا۔

اور اس باب میں زہدی سے روایت ہے کہ ان سے زہدی نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۷۹۲۔ ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل بن ابی اسحاق نے اور ان سے براد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا ایک کپڑا میر میں پیش ہوا تو ہم اسے چھونے لگے اور اس کی نرمی و ملائمت پر حیرت زدہ ہو گئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس پر حیرت ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے روال اس سے بھی اچھے ہیں۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُجْبِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي ذَبْيَانَ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْخَبْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ - وَقَالَ لَنَا أَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدٍ قَالَتْ مُعَاذٌ... أَخْبَرَنِي أُمُّ عُمَرَ وَبَنْتُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ۷۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ حِطَّانٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخَبْرِ فَقَالَتْ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ قَالَ: فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو جَحْشٍ كِبْنُ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ الْخَبْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ سَلَا خَلْقًا لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَقُلْتُ مَدَى وَمَا كَذَبَ أَبُو جَحْشٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُمَرَانُ وَفَقَّصَ الْحَدِيثَ ۝

بَابُ ۴۹ مَنِ الْخَبْرَ مِنْ غَيْرِ لَبَسَ

وَيُرْوَى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْبُ خَبْرٍ فَعَلْنَا نَلْبَسُهُ وَنَتَجَبُّ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَعْبُدُونَ مِنْ هَذَا؟ قُلْنَا نَهْمُ قَالَ مَنَا يَزِيدُ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ فِي الْحَدِيثِ خَيْرٌ مِنْ هَذَا ۝

باب ۴۸: اختراش الحریر

وَقَالَ عُمَيْرٌ هُوَ كَلْبُكُمْ

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ حَدَّثَنَا
 أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي جَرِيرٍ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ
 ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 هَمَّانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُشْرِبَ فِي أَمِيَّةِ
 الذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ وَأَنْ تَأْكُلَ نَيْمًا وَعَنْ لُبِّ الْحَرِيرِ
 وَالسَّيْبِ وَأَنْ تَجْلِسَ عَلَيْهِ

باب ۴۹: لبس النسيج

وَقَالَ عَامِرٌ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كُنْتُ
 بَعْلِي مَا انْقَسَبَتْ؟ قَالَ ثِيَابُ انْتَابِ
 الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٍ فِيهَا
 حَرِيرٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْأَمْثَلِ وَالْمَيْثَرَةِ
 كَأَنَّ الشَّامَ تَصْنَعُهُ لِبَعُولَتِهِمْ
 مِثْلَ الْقَطَائِفِ يُصَفِّقُهَا. وَقَالَ
 حَبْرِيٌّ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَبْرٍ نَشَبَ
 انْقَسَبَتْ ثِيَابُ مُضَلَّعَةٍ
 مُجَابِئُهَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الْحَرِيرُ
 وَالْمَيْثَرَةُ حُلُودُ السَّيْبِ
 قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
 عَامِرٌ أَصَحُّ وَأَمَحُّ
 فِي الْمَيْثَرَةِ

وہی ہے

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ
 حَدَّثَنَا معاوية بن سويد بن مقرن عن ابن جابر رضى
 ما يرب قال هَمَّانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنَ الْمَاءِ ثِيَابِ الْحَرِيرِ وَالنَّسِجِ

باب ۵۰: ما يركض للرجال من الحرير

۴۸۰۔ ریشم بچھنا

عبیدہ نے کہا کہ اس کا حکم بھی وہی ہے جو پہننے کا ہے۔

۴۸۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہب بن جریر نے حدیث
 بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن ابی نجیح
 سے سنا، انھوں نے مجھ سے۔ انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اور ان سے حذیفہ
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی
 کے برتن میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا تھا۔ اور ریشم اور دیبا پہننے اور
 اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا تھا۔

۴۸۱۔ قتی کپڑا پہننا

عامر نے بیان کیا کہ اور ان سے ابورودہ نے بیان کیا کہ میں نے
 علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا قتی کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ یہ کپڑا تھا۔
 جو ہمارے یہاں (حجاز میں) شام یا مصر سے آتا تھا، اس پر
 چوڑی دھاریاں پڑی ہوتی تھیں اور اس میں ریشم کی آمیزش
 ہوتی تھی اور اس پر قمیوں جیسے نقش و نگار بنے ہوتے تھے۔
 اور "میشرو" وہ کپڑا کہلاتا تھا جسے عورتیں اپنے شوہروں کے
 لیے بناتی تھیں۔ یہ چھارہ در چارہ کی طرح ہوتی تھی اور وہ اسے
 زرد رنگ سے رنگ دیتی تھیں۔ اور جریر نے بیان کیا کہ،
 ان سے زید نے اپنی حدیث میں، کہ "قتی" وہ چوڑی
 دھاری والے کپڑے ہوتے تھے جو مصر سے منگائے جاتے
 تھے اور اس میں ریشم ملا ہوتا تھا، اور "میشرو" درندوں
 کے چمڑے کو کہتے تھے۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ "میشرو" کی تفسیر
 میں عامر کی روایت کثرت طرق اور صحت کے اعتبار سے بڑھی
 ہوئی ہے۔

۴۸۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر
 دی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اشعث بن ابی شعثا نے، ان سے
 معاویہ بن سويد بن مقرن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عازب رضی
 اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سرخ میشرہ اور قتی
 کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۴۸۲۔ خارش کی وجہ سے مردوں کو ریشم کے استعمال

کی اجازت

۵۸۵۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں وکیع نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما کو، کیونکہ خارش ہو گئی تھی، ریشم پہننے کی اجازت دی تھی۔

۴۸۳۔ ریشم عورتوں کے لیے

۵۸۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ سحر۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الملک بن میسرۃ نے اور ان سے زید بن وہب نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ریشمی دھاریوں والا ایک حلو عنایت فرمایا میں اسے پہن کر نکلا تو اس نے آنحضرتؐ کے چہرہ مبارک پر غفر کے آثار دیکھے چنانچہ میں نے اسے چھپا کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۵۸۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جابر بن عمر رضی اللہ عنہ نے ریشمی دھاریوں والا ایک حلو فروخت ہوتے دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ! بہتر ہے کہ آپ اسے خرید لیں اور وہود سے ملاقات کے وقت اور جمع کے دن اسے زیب تن کیا کریں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے وہ پہنتے ہیں جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ نے خود عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ریشم کی دھاریوں والا ایک حلو بھیجا، بدریہ کے طور پر۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ نے مجھے یہ حلو عنایت فرمایا ہے، حالانکہ میں خود آنحضرتؐ سے اس کے بارے میں وہ بات سن چکا ہوں، جو آنحضرتؐ نے فرمائی تھی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے تمھیں یہ کپڑا اس لیے دیا ہے تاکہ تم اسے بیچ دو یا عورتوں وغیرہ میں سے کسی کو پہنادو۔

۵۸۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیبہ نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ام کلثوم علیہا السلام کے جسم پر ریشمی دھاری والی چادر دیکھی۔

۴۸۴۔ لباس اور ربتوں کے معاملہ میں آنحضرتؐ کس حد تک توسع

لنجکتہ

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزَّبِيرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي لُبْسِ الْخَبَرِ لِحُكَّةٍ بِهِمَا

بالتب

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سَيِّئَةً فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْعَنْبَبَ فِي وَجْهِهِ فَتَشَقَّقْتُمَا بَيْنَ نَيْسَافِي

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةً سَيِّئَةً تَبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ ابْنَتْهَا تَلْبَسُهَا لَوَفَدُ إِذَا أَمْرَكَ وَالْجُمُعَةَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةً سَيِّئَةً خَرِيرٌ كَسَاهَا رِيَاءً فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْنِيهَا وَهَذَا سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ، فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ

يَتَلَبَّسُ بِهَا أَوْ تَكْسُوَهَا

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كَلثُومٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بَيْنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرْدَ خَرِيرٍ سَيِّئَةٍ

بالتب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم

يُخَوِّزُ مِنَ الْبَّاسِ وَالْبُسْطَةِ

سے کام لیتے تھے۔

ہجرت سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید بن عتبہ بن حنین نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ سے ان عورتوں کے بارے میں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں اتفاق کر لیا تھا پوچھنے کا ارادہ کرتا رہا لیکن ان کا رعب سامنے آجاتا تھا۔ ایک دن (مکہ کے (سنہ میں) ایک منزل پر قیام کیا۔ اور پہلو کے درختوں میں (قصا و حاجت کے لیے) تشریف لے گئے۔ جب قصا و حاجت سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو میں نے پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ پھر فرمایا کہ جاہلیت میں ہم عورتوں کو کوئی حیثیت نہیں دیتے تھے۔ جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر کیا اور ان کے حقوق مردوں پر بتائے، تب ہم نے جانا کہ ان کے بھی ہم پر کچھ حقوق ہیں۔ لیکن اب بھی ہم اپنے معاملات میں ان کا دخل بننا پسند نہیں کرتے تھے۔ میرے اور میری بیوی میں کچھ گفتگو ہو گئی اور اس نے تیز و تند جواب مجھے دیا تو میں نے اس سے کہا، اچھا اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔ اس نے کہا، تم مجھے یہ کہتے ہو اور تمہاری بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تکلیف پہنچاتی ہے۔ میں (اپنی بیوی ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور اس سے کہا میں تجھے متنبہ کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے جنہوں نے اکرم کو تکلیف پہنچانے کے اس معاملہ میں میں سب سے پہلے حفصہ کے پاس ہی گیا۔ پھر میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے بھی یہی بات کہی، لیکن انہوں نے کہا کہ حیرت ہے تم پر، عمر، تم ہمارے تمام معاملات میں دخل ہو گئے ہو۔ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج کے معاملات میں دخل دینا باقی تھا (سوا اب وہ بھی شروع کر دیا، انہوں نے میری بات رد کر دی۔ تنبیہ انصار کے ایک صحابی تھے، جب وہ حضور اکرم کی صحبت میں موجود نہ ہوتے اور میں حاضر ہوتا تو تمام خبریں ان سے اگر بیان کرتا تھا۔ اور جب میں آنحضرت کی صحبت سے غیر حاضر رہتا اور وہ موجود ہوتے تو وہ آنحضرت کے منتقل تمام خبریں مجھے اگر سنا تے تھے جنہوں نے اکرم کے چاروں طرف جتنے (بادشاہ وغیرہ) تھے ان سب سے آپ کے گفتگو ٹھیک تھے۔ صرف شام کے ملک عمان کا میں خوف رہتا تھا کہ وہ

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا رَجُلٌ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَطَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَهَابَهُ فَنَزَلَ بَوْمًا مَسْرُورًا فَدَخَلَ الدَّرَاكَ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ قَالَ لَنَا فِي الْحِجَابِ حِيلَةٌ لَا تَعُدُّ النِّسَاءُ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَذَكَرَهُنَّ اللَّهُ سَأَيْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ تُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا، وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ مَا غَلَقْتُ لِي فَقُلْتُ لَهَا وَإِنَّكَ لَمَعْنَاكِ قَالَتْ تَقُولُ هَذَا إِلَيَّ وَإِنْ بَذَلْتُ حَقَّ ذِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: إِنِّي أَمَحَذُ رُكَّ أَنْ تَقْعِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَتَقْدَمُ إِلَيْهِمَا فِي إِذَا أَمَّ قَالَتْ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ أَغْضَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُو فَدَخَلْتُ فِي أُمُورِنَا فَكَلَّمُ نَيْقِي إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا وَاجِبٌ فَوَدِدْتُ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَتْهُ أَيْتُهُ يَمَّا يَكُونُ: وَإِذَا غِيبْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي يَمَّا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنْ حَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اسْتَقَاءَ لَهُ فَكَلَّمُ نَيْقِي إِلَّا مَلِكًا فَسَانَ بِالشَّامِ

کہیں ہم پر حملہ نہ کر دے۔ میں نے جو ہوش و حواس درست کئے تو وہی انصاری صاحبی تھے اور کہہ رہے تھے کہ ایک حادثہ ہو گیا! میں نے کہا کیا بات ہوئی کیا غسانی آگئے؟ انہوں نے کہا کہ اس سے بھی بڑا حادثہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی۔ میں جب (مدینہ) حاضر ہوا تو تمام ازواج کے تجرول سے رونے کی آواز آ رہی تھی حضور اکرمؐ اپنے بالاخانہ پر چلے گئے تھے اور بالاخانہ کے دروازہ پر ایک نوجوان خادم موجود تھا، میں نے اس کے پاس پہنچ کر اس سے کہا کہ میرے لیے حضور اکرمؐ سے اندر حاضر ہونے کی اجازت مانگ لو۔ پھر میں اندر گیا تو حضور اکرمؐ ایک چٹائی پر مشرف رکھتے تھے جس کے نشانات آپ کے پہلو پر پڑے ہوئے تھے۔ اور آپ کے سر کے نیچے ایک چھوٹا سا چٹڑے کا ٹکڑا تھا جس میں کھجور کی پھال مچھری ہوئی تھی، ایک مشکیزہ ٹٹک راتھا اور سلم کے پتے تھے۔ میں نے آنحضرتؐ سے اپنی ان باتوں کا ذکر کیا جو میں نے حضور اکرمؐ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہی تھیں اور وہ بھی حیران ہو کر رہیں اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے میری بات رد کرتے ہوئے کہا تھا۔ حضور اکرمؐ اس پر مسکرا دیئے۔ آپ نے اس بالاخانہ میں انٹریٹل دن تک قیام کیا پھر وصال کا قیام ترک کر دیا اور حسب معمول ازواج مطہرات کے تجرول میں رہنے لگے۔

كُنَّا نَحْذَرُ أَنْ يَأْتِيَنَا فَمَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْفَاءِ
وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ فَدَا حَدَّثَ أُمُّ كَلْتُ لَمَّا
فَمَا هُوَ أَجَاءَ الْعَسَافِي؟ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ
ذَلِكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نِسَاءَهُ فَفُجِئْتُ بِأَدَا الْبُكَاءِ مِنْ حُجْرَةٍ كَلِمًا
وَأَدَا السَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَا
مَعِي فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَعَلَى بَابِ الْمَشْرُبَةِ
دَمِيفٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنِي فَمَا خَلْتُ
فَادَا الرَّبِّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ
فَدَا أَشْرَفِي جُنَيْهِ وَتَحْتَ رَأْسِهِ عَرَفَقَةُ
مِنْ أَدَمَ حَشَوْهَا لَبِيفٌ وَإِذَا الْهُبُ مُعَلَّقَةٌ
وَقَدْ ظَفَدَا كَرْتُ الشَّيْءِ قُلْتُ لِحَفْضَةٍ وَ
أُمُّ سَلَمَةَ وَالشَّيْءُ سَادَتْ عَلَى أُمِّ
سَلَمَةَ فَضَجَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثْتُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً
ثُمَّ مَذَلُ

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي هِنْدُ
بِنْتُ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَالَتْ اسْتَيْقِظَ
الرَّبِّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّبْلِ وَهُوَ
يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَاذَا أُنْزِلَ لَلْمَلَكَةِ مِنَ
الْفَنَيْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يَوْ قِظَ
صَوَاجِبُ الْحُجُرَاتِ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا
عَارِيَةٍ يَوْمَ النِّقْيَا مَةَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَأَنْتَ
هِنْدُ لَمَّا أَسْرَأَسِي فِي كُتَيْبَا بَيْنَ أَصَابِعِي

بِأَسْمَاءَ مَا يَنْبَغِي لِمَنْ لَيْسَ ثَوْبًا حَبِيبًا

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو ذُو لَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَامِ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ حَالِدِ بْنِ هَالِدٍ قَالَتْ

۴۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زہری نے خبر دی، انھیں ہند بنت حارث نے خبر دی اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بیدار ہوئے اور کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کیسے کیسے فتنے اس رات میں نازل ہو رہے ہیں کیسے کیسے خزانے اس رات میں نازل ہو رہے ہیں۔ کوئی بے حیاں چہرہ والیوں کو بیدار کر دے، کہ بہت سی دنیا میں پہننے اور ہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی۔ زہری نے بیان کیا کہ ہند اپنی استینوں میں انگوروں کے درمیان گھنٹیاں لٹکانی تھیں تاکہ صرف انگلیاں ٹھیک اس سے آگے نہ کھلے۔

۴۸۵۔ بیا کپڑا پہننے والا کیا دعا کرے؟

۴۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عامر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ام خالدہ بنت خالد رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے آئے جن میں ایک کالی چادر بھی تھی، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ گھٹا کر کیا خیال ہے، کہ یہ چادر وی جائز ہے صحابہ خاموش رہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ ام خالد کو بلا لاؤ، چنانچہ مجھے آنحضرتؐ کی خدمت میں لایا گیا اور مجھے وہ چادر آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے عنایت فرمائی اور فرمایا، دیر تک جتنی رہو۔ دو مرتبہ آپؐ نے فرمایا، پھر آپؐ اس چادر کے نقش و نگار کو دیکھنے لگے اور اپنے ہاتھ سے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا ام خالد، یہ سننا ہے، سننا، حبشی زبان میں اچھے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اسحاق نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے گھر کی ایک عورت نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے وہ چادر ام خالد رضی اللہ عنہا کے جسم پر دیکھی۔

۴۸۶۔ مردوں کے لیے زعفران کے رنگ کا استعمال

۶۹۲۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے اور ان سے النبی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مرد زعفران کے رنگ کا استعمال کرے۔

۴۸۷۔ زعفران سے رنگا ہوا کپڑا۔

۶۹۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا کہ کوئی محرم درس یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہنے۔

۴۸۸۔ سرخ کپڑا۔

۶۹۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپؐ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان نہ کرتے تھے۔ اور میں نے حضور اکرمؐ کو سرخ حرم میں دیکھا آپؐ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز میں نے نہیں دیکھی۔

۴۸۹۔ سرخ میسرہ۔

۶۹۵۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا، بیار کی عبادت کا، جنازہ کے پیچھے چلنے کا، پھینکنے والے کے جواب دینا (اللہ سے)، دینے کا اور آنحضرتؐ نے ہمیں ریشم، دیبا، قستی، استبرق اور

اَقْرَبُ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبِیْا بِ
فِيْهَا خَيْصَمَةٌ سُوْدَاءُ اَمَّا قَالَ مَنْ تَدْرُوْنَ لَكُمْ سُوْحَا
هٰذِهِ الْخَيْصَمَةُ فَاَسْكَبْتَ الْعَدُوْمُ قَالَ اَسْوُوْنِيْ
بِاَمْرِ خَالِدٍ فَاَقْرَبِيْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَلْبَسَهَا بَيْدَةً وَقَالَ اَنْبِیُّ وَ اَخْلِقِيْ مَرْثَلِيْنَ
فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَى عَلَمِ الْخَيْصَمَةِ وَيَخِيْدُ بَيْدَةً اَقْرَبِيْ وَ
يَقُوْلُ يَا اَمْرًا خَالِدٍ هٰذَا اَسْنَا وَالسَّنَا يَلِسَانِ الْحَبَشِيَّةِ
الْحَسَنُ . قَالَ اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اِمْرَاةٌ مِنْ اَهْلِيْ
اَنَّهُ رَاَتْهُ عَلَى اَمِّ خَالِدٍ :

باب الثَّوْبِ الْمُرْعَفَةِ :

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَسْبَغٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْتَزِعَ عَفْرَ
الرَّحْلِ :

باب الثَّوْبِ الْمُرْعَفَةِ :

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو حَنِیْمٍ حَدَّثَنَا سَفِيَّانٌ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْبِسَ الْمُحْرِمَ ثَوْبًا مَّصْبُوغًا بِرَسٍّ اَوْ

باب الثَّوْبِ الْخَمْرَةِ :

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَقْرَبٍ
اِسْمَاعِيْلَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْجُوفًا وَقَدْ سَأَلَتْهُ فِيْ حُلَّةٍ
حَمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْهُ :

باب المَيْشَرَةِ الْخَمْرَاءِ :

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سَفِيَّانٌ عَنْ اَشْثَثَ
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُقَرِّنٍ عَنْ الْبَرَاءِ وَرَضِيَ
اَللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَسْبَجٍ عِيَادَةِ الْمَرْيُوعِ وَارْتِبَاعِ الْجَنَابِزِ وَتَشْمِيْمِ
الْعَاطِبِ وَنَحْنَا عَنْ لُبِّ الْحَرِيْرِ وَاللَّيْثِيَّاجِ وَ

النَّفْسِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَمَا ثَبَرَ الْحَمِيرُ

بَابُ التَّعَالِ السَّبْتِيَّةِ

وَعَنْهَا

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَمْدَانُ عَنْ سَعِيدِ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبَيْهِ قَالَ نَعَمْ

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَسْبَاحًا أَمْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ تَلْبَسُ مِنَ الثَّيْبِ كَانِ إِلَّا الْيَمَامِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النَّعَالَ السَّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبِغُ بِالضَّفَرِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَ النَّاسَ إِذَا سَادُوا الْهَلَالَ وَلَمْ تَهْدِ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّحْرِيمِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَمَا الْأَسْرُ كَانَ خَائِفًا فِي كُنْهِ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ يَمْسُكُ إِلَّا الْيَمَامِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النَّعَالَ السَّبْتِيَّةَ خَائِفًا رَأَيْتُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النَّعَالَ السَّبْتِيَّةَ لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَنَبَوْضًا وَفِيهَا خَائِفًا أَحَبُّ أَنْ تَلْبَسَهَا - وَأَمَّا الضَّفَرُ خَائِفًا رَأَيْتُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبِغُ بِهَا خَائِفًا أَحَبُّ أَنْ يَصْبِغَ بِهَا - وَأَمَّا الْهَلَالُ خَائِفًا لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْبِلُ حَتَّى تَتَبَيَّنَ يَمَاحِلُهُ

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سِرْخَ رَنَگ کے میشرہ کے پہننے سے منع کیا تھا۔

۴۹۰۔ دباغت دیئے ہوئے اور بغیر دباغت دیئے ہوئے چڑے کے پالوش۔

۴۹۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ابومسلم نے بیان کیا، کیا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پالوش پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ ہاں۔

۴۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے سعید قبری نے، ان سے عبد بن جریج نے کہ آپ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں آپ کو چار ایسی چیزیں کرتے دیکھتا ہوں جو میں نے آپ کے کسی ساتھی کو کرتے نہیں دیکھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن جریج! وہ کیا چیزیں ہیں؟ انھوں نے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ رخا نہ کعبہ کے چار ارکان میں سے صرف دو ارکان یمنی کو چھرتے ہیں، اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ دباغت دیئے ہوئے چڑے کا پالوش پہنتے ہیں، اور میں نے دیکھا کہ آپ کپڑا زرد رنگ سے رنگتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ جب مکہ میں ہوتے ہیں تو سب لوگ تو ذی الحجہ کا چاند دیکھ اہرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ اہرام نہیں باندھتے بلکہ ترویہ کے دن (۸ ذی الحجہ کو) اہرام باندھتے ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خاد کعبہ کے ارکان کے متعلق جو تم نے کہا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ صرف ارکان یمنی ہی کو چھرتے دیکھا۔ دباغت دیئے چڑے کے پالوش کے متعلق جو تم نے پوچھا تو میں نے دیکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پالوش پہنتے تھے جس میں بال نہیں ہوتے تھے۔ اور آپ اسی میں وضو کرتے تھے۔ اس لیے میں بھی پسند کرتا ہوں کہ ایسا ہی پالوش استعمال کروں۔ زرد رنگ کے متعلق تم نے جو کہا ہے تو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے رنگتے دیکھا ہے، اس لیے میں بھی اس سے رنگنا پسند کرتا ہوں۔ اور اہرام باندھنے کا مشہد تو میں نے کبھی آنحضرت کو نہیں دیکھا کہ سواری (سفر جرجیس) کے روانہ ہونے سے پہلے آپ نے اہرام باندھا ہو۔

۴۹۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا درس سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے

منع فرمایا تھا اور انھوں نے فرمایا کہ جسے پاپوش چلی، انہیں وہ چمڑے کے موزے ہی پہن لے، لیکن اسے سٹخنے کے نیچے تک کاٹ دے۔

۷۹۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس تہمد ہو وہ پاجامہ پہن لے اور جس کے پاس چپل نہ ہوں وہ چمڑے کے موزے پہن لے۔ (محرم کے لیے)

۲۹۱۔ واسنہ پاؤں میں پیسے جوتا پہننے

۸۰۰۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے اشعث بن سلیم نے خبر دی کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ مسروق کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طہارت میں، کنگھا کرنے میں اور جوتا پہننے میں داہنی طرف سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔

۲۹۲۔ پہلے بائیں پیر کا جوتا اتارے

۸۰۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص جوتا پہننے، تو دائیں طرف سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے ابتداء کرے تاکہ داہنی جانب پہننے میں اول برادر اتارنے میں آخر۔

۲۹۳۔ صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے

۸۰۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں کوئی شخص صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے، یا دونوں پاؤں ننگا کر کے یا دونوں پاؤں میں جوتا پہننے۔

۲۹۴۔ دو قسمے ایک چپل میں، اور جس نے ایک تسمہ کو کافی سمجھا

۸۰۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چپل میں دو قسمے تھے۔

۸۰۴۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں

أَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا بِعَقْرَانِ وَأَوْزُنٍ وَثَقَالٍ
مَنْ لَعْنَهُمَا فَعَلَيْنِ فَلْيَلْبَسْهُنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اسْتَلْزَمَ الْكَلْبَيْنِ
۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ لَعْنَهُمَا مَنْ لَعْنَهُمَا لَعْنَةُ إِسْرَءِيلَ فَلْيَلْبَسِ الشَّرَاطِيلَ
وَمَنْ لَعْنَهُمَا لَعْنَةُ نَحْلَانٍ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ ۝

باب ۱۲ سَبَأُ يَأْتِيهِ الْيَمْنَى ۝

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِهْثَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْيَمْنَ فِي
طَهْوَرٍ ۝ وَكَرَّحِلِهِ وَتَنَعَّلِهِ ۝

باب ۱۳ مَنَزْعُ نَعْلِ الْيُسْرَى ۝

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
أَتَعَلَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمَنِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ
بِالشَّأَمِ لِيَكُنَ الْيَمْنَى أَوْ لَهَا مَا تَتَعَلَّ وَآخِرُهَا تَنْزَعُ ۝

باب ۱۴ لَا يَسْبِي فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ ۝

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي
الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْبِي أَحَدًا كُفْرًا فِي نَعْلٍ
وَاحِدَةٍ لِيُحْفِيَهُمَا أَوْ لِيُنْعِلَهُمَا جَمِيعًا ۝

باب ۱۵ قِيَالَا فِي نَعْلٍ وَمَنْ زَاوَيْتَ وَلَعْنَا ۝

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِهْثَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ
قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَعْلَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِيَالَا ۝

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا

غَيْبِي بْنُ لَهْمَانَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
يَتَخَلِّقُ لَهْمَانًا لَدُنْ فَقَالَ تَابَتِ الْمُبَانِي هَذِهِ نَعْلُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :-

باب ۴۹۵ النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ مِنَ آدَمَ :-

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْوَكَ قَالَ حَدَّثَنِي
عُمَرُ بْنُ أَبِي نَاصِبَةَ عَنْ عَزْوَكَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَكَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قَبَةِ حَمْرَاءَ مِنْ آدَمَ ذَرَأَتٍ
مَبْلُوكَةٍ أَحَدًا وَصُورُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَتَدَسُّوْنَ أَوُصُورَهُ
فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَ
مَنْ لَحَذَ بِصِيبٍ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَدٍ
مُبَارَكٍ :-

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح وَ قَالَ وَاللَّيْثُ حَدَّثَنِي
يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى الْأَنْفَارِ وَجَمَعَهُمْ فِي قَبَةِ مِنْ آدَمَ :-

باب ۴۹۶ الْحُورُ عَلَى الْحَصِيرِ وَخَوْفُ :-

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْتَبِرُ
حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي وَيَبْسُطُهُ بِالنَّفْسِ
فَيُجْلِسُ عَلَيْهِ فَبَكَ النَّاسُ يَتَوَبُّونَ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصْلُونَ بِعَدَدِهِ
حَتَّى كَثُرُوا فَأَقْبَلَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا
مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تَطْبِقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمْلِكُ
حَتَّى تَمْلُكُوا وَإِنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالُ إِلَى اللَّهِ

عیسیٰ بن لمہان نے خبر دی بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے دو جہیل
کے کہ ہمارے پاس باہر آئے جس میں دو تھے لگے ہوئے تھے ثبات بنانی
نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک ہیں۔

۴۹۵۔ چڑے کا سرخ خیمہ

۸۰۵۔ ہم سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر بن ابی
زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی حنیفہ نے اور ان سے ان
کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوا۔ اچھے الوداع کے موقع پر (اور انھوں نے چڑے کے ایک سرخ خیمہ میں
تشریف رکھتے تھے۔ اور میں نے ہلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے
دمنو کا پانی لیے ہوئے ہیں۔ اور صحابہ انھوں نے دمنو کے پانی کو زمین پر
گرنے سے پہلے) لے لینے میں ایک دوسرے سے سبقت کر رہے ہیں۔
اگر کسی کو کچھ پانی مل جاتا ہے تو وہ اسے اپنے اوپر لگا لیتا ہے، اور جب
کچھ نہیں ملتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری لگانے کی کوشش کرتا ہے۔

۸۰۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں
زہری نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی، ح۔ اور لیث نے
بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان
کیا کہ انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
انصار کو بلوایا اور انھیں چڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا۔

۴۹۶۔ چٹائی یا اس جیسی کسی چیز پر بیٹھنا۔

۸۰۷۔ مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے، ان سے
ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رات میں چٹائی سے گھر بنا لیتے تھے اور اس گھر میں نماز
پڑھتے تھے اور اسی چٹائی کو دن میں بچاتے تھے اور اس پر بیٹھتے تھے۔
پھر لوگ رات کی نماز کے وقت انہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوتے
لگے اور انھوں نے نماز کی اقتدا کرنے لگے، جب جمع زیادہ بڑھ گیا تو
انھوں نے متوجہ ہوئے اور فرمایا، لوگو! عمل اتنے ہی کیا کرو جتنی کی تم میں طاقت
ہو۔ کہو اللہ تعالیٰ (قواب دینے سے) نہیں تھکتا جب تک تم (عمل سے)
نہ تھک جاؤ، اور اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل ہے۔

مَا دَامَ وَإِنْ كَلَدَ

باب ۴۹۷ المَرْسَلَةُ بِالذَّهَبِ

وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو أَبِي مُلَيْكَةَ
عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ هُرْمَةَ أَنَّ أَبَا هُرْمَةَ
قَالَ لَكَ يَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ
أَقْبِيَّةٌ فَهَوَّ يَقْسِمُهَا فَأَذْهَبَ بِهَا إِلَيْهِ
قَدْ هَبَّ فَوَجَدَ نَا النَّبِيَّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي يَا بَنِي
إِسْمَاعِيلَ يَا النَّبِيَّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا عَظُمَتْ ذَلِكُ فَقُلْتُ انْعُوْكَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ لَيْسَ بِجَارٍ قَدْ عَوَّضُ
فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيَارِ جَزِيرٍ
بِالدَّهَبِ فَقَالَ يَا هُرْمَةَ هَذَا
أَخْبَانَا لَكَ مَا عَظُمَ إِذَا

+ بن بن +

باب ۴۹۸ خَوَاتِمُ الدَّهَبِ

۸۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو حَمْدٍ ثَنَا شُعْبَةُ ثَنَا أَشْعَثُ
بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ
مُعَوِّزٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبُرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا يَقُولُ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ سَبْعٍ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الدَّهَبِ أَوْ قَالَ خَلْفَةِ الدَّهَبِ
وَعَنِ الْخَزْبِ وَالْإِسْبَرْقِ وَالْإِسْبَرْقِ
وَالْمَيْشَدَةِ الْخَمْرَاءِ وَالْفَيْسَى وَابْنَةِ الْفَيْسَةِ
وَأَمْرًا يَسْبَحُ بِعِيَادَةِ الْمَرْفُوعِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ
وَتَشْمِيتِ الْغَائِطِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاجَابَةِ
الدَّاعِي وَابْنِ السَّامِ الْمُعْتَمِدِ وَتَقْرِ
الْمُظْلَمَةِ

جسے پابندی سے ہمیشہ کیا جائے خواہ وہ کم ہی ہو۔

۴۹۷۔ کپڑا جس میں سونے کی گھنٹی لگی ہو۔

اور لیث نے بیان کیا۔ ان سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی
ان سے مسوید بن ہرم رضی اللہ عنہ نے کہ ان سے ان کے والد
حرم رضی اللہ عنہ نے کہا، بیٹے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائیں آئی ہیں اور آنحضرتؐ انھیں تقسیم
فرما رہے ہیں، میں بھی آپؐ کو آپ کے پاس لے چلا چنانچہ ہم
گئے اور آنحضرتؐ کو آپ کے گھر میں ہی پایا۔ والد نے مجھ سے کہا
بیٹے میرا نام لے کر آنحضرتؐ کو بلاؤ۔ میں اسے بہت بڑی بات سمجھا
دکھ آنحضرتؐ کو، اور اپنے والد کے لیے بلاؤں میں نے کہا
اپنے والد سے کہ میں آپ کے لیے آنحضرتؐ کو بلاؤں، انھوں نے
فرمایا کہ بیٹے حضورؐ کو کوئی جابر و قاهر نہیں ہیں (کہ آپ اس
طرح بلانا اپنی کسر شان سمجھیں) چنانچہ میں نے بلایا تو آپؐ حضورؐ
باہر تشریف لائے، آپ کے اوپر ویسا کی ایک قباحتی جس میں
سونے کی گھنٹیاں لگی ہوئی تھیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ محمد،
اسے میں نے تمہارے لیے چھپا کے رکھا تھا چنانچہ آنحضرتؐ
نے وہ قباحتیں عنایت فرمائی۔

۴۹۸۔ سونے کی انگوٹھیاں

۸۰۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،
ان سے اشعث بن سلیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے معاویہ بن سوید
بن مقرن سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا،
آپؐ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں سے روکا
تھا۔ آپؐ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی سے، یا رادی نے کہا کہ سونے کے
چھپے سے، رشیم سے، استبرق سے، دیبا سے، سرخ میسرہ سے، قسی سے
اور چاندی کے برتن سے منع فرمایا تھا اور ہمیں آپؐ نے سات چیزوں کا
حکم دیا تھا، بیمار کی عیادت، جنازہ کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کے
اجواب دینے، سلام کے جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول
کرنے، کسی بات پر قسم کھالینے والے کی قسم پوری کرانے اور مظلوم کی
مدد کرنے کا۔

۸۰۹۔ مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے نصر بن انس نے ان سے بشر بن نہیک نے اور ان سے ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا تھا۔ اور مرد بیان کیا، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے، انھوں نے نصر سے سنا، اور انھوں نے بشر سے سنا، اسی طرح۔

۸۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بڑائی اور اس کا نیگنہ ہتھیلی کی جانب رکھا۔ پھر لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بڑالیں۔ آخر انھوں نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بڑوائی۔

۴۹۹۔ چاندی کی انگوٹھی

۸۱۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے یا چاندی کی ایک انگوٹھی بڑائی اور اس کا نیگنہ ہتھیلی کی طرف رکھا اور اس پر ”محمد رسول اللہ“ کے الفاظ کھدوائے۔ پھر لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بڑالیں۔ جب انھوں نے دیکھا کہ لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بڑوائی ہیں تو آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بڑوائی اور لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بڑالیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے بعد اس انگوٹھی کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہنا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اور عثمان رضی اللہ عنہ نے آخر عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں وہ انگوٹھی اسی کے کوٹن میں گر گئی۔ (اور باوجود تمام کوششوں کے نکالی نہ جا سکی)

(یہ باب ترجمہ الباب سے خالی ہے)

۸۱۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء میں سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے، پھر آپ نے

۸۰۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ، رَحِمَهُ اللَّهُ، أَنَّ رَجُلًا شَافَهُ عَدُوًّا حَدَّثَهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ خَبِيلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَهَبِي عَنْ خَالِ بْنِ الْهَيْبِ وَقَالَ عُمَرُ وَأَحْبَدُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ النَّضْرَ سَمِعَ بَشِيرًا مِثْلَهُ :

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَهَبَ فَصَّهُ مَتَائِي كَفَّهُ مَا اخْتَذَ النَّاسُ فَرَفَعِي بِهِ وَالْخَاتَمَ خَاتَمًا مِنْ وَاسِيٍّ أَوْ فَضَّةٍ :

باب ۴۹۹ خَاتَمُ الْفِضَّةِ :

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فَضَّةٍ وَهَبَ فَصَّهُ مَتَائِي كَفَّهُ وَنَفَسَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ مَا اخْتَذَ النَّاسُ مِنْهُ كَلِمَةً رَأَوْهُمْ كَذَلِكَ اخْتَذَ وَهَارَ عَلَى يَمِ وَقَالَ : لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اخْتَذَ خَاتَمًا مِنْ فَضَّةٍ فَاخْتَذَ النَّاسُ خَاتَمَ الْفِضَّةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَلَيْسَ الْخَاتَمُ بِحَدِّ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ مِنْ عُثْمَانَ فِي سَبْرًا بَرًّا :

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُنُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ فَقَالَ
لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ حَوْلَ أَيْمِهِمْ
۸۱۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا ثَنَا ابْنُ أَبِي
يُوسُفَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْءٌ أَنَّهُ بَنُو مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ كَيْفَ مَا
وَأَحَدًا أَثَرًا إِنَّ النَّاسَ إِصْطَفَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ
ذَهَبٍ وَلَبَسُوهَا فَطَرَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَاتَمَ فَطَرَحَ النَّاسُ حَوْلَ أَيْمِهِمْ تَابِعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ
سَعْدٍ وَزَيْادٌ وَشُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ إِبْنُ
مَسْجُودٍ الزُّهْرِيُّ أَمَّا خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ :

بَابُ خَاتَمِ الْخَاتِمِ

۸۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ سُرَيْجٍ
أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ هَلَالٍ أَخْبَرَنَا
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا
صَلَاةَ الْغُشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا
بِوُجْهِهِمْ فَكَانَ فِي أَنْظُرِي وَبَيْنَ خَاتَمِهِ قَالَ إِنَّ
النَّاسَ قَدْ صَنَعُوا دَنَامُوا وَانْكَرُكُمْ تَزَادُوا
فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتُمْ تَتَوَهَّاهُ :

۸۱۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ سَمِعْتُ
حُمَيْدَ الْأَحْمَرِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمَةً مِنْ فِصَّةٍ وَ
كَانَ فَصُّهُ مِنْهُ . وَ قَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ
سَمِعَ أَنَسَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بَابُ خَاتَمِ الْخَاتِمِ يَدِ

۸۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

ہیڈیک دیا اور فرمایا کہ میں اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ اور لوگوں نے بھی
اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۸۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن جبیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ پھر لوگوں نے بھی
چاندی کی انگوٹھیاں بڑائی شروع کر دیں اور پہننے لگے تو آنحضرتؐ نے
اپنی انگوٹھی پھینک دی اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔
اس روایت کی متابعت ابراہیم بن سعد، زیادہ اور شعیب نے زہری کے
واسطے سے کی۔ اور ابن مسافر نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ میرا
خیال ہے کہ "خاتم من ورق بیان کیا۔

۵۰۱۔ انگوٹھی کا نیکہ

۸۱۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں یزید بن زریع نے خروزی
انھیں حمید نے خروزی، کہا کہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، کیا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے انگوٹھی بڑائی تھی؟ بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے ایک رات مشاء کی نماز
آدھی رات میں پڑھی، پھر چہرہ مبارک ہماری طرف کیا، جیسے اب بھی میں
آنحضرتؐ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں، فرمایا کہ بہت سے لوگ نماز پڑھ
کر سوچکے ہوں گے، لیکن تم اس وقت بھی نماز میں ہو، جب تم نماز کا انتظار
کر رہے ہو۔

۸۱۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زہری نے خبر دی کہا کہ
میں نے حمید سے سنا وہ انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے
تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نیکہ بھی ای
کا تھا۔ اور یحییٰ بن ابیوب نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی انھوں
نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۵۰۲۔ لوبہ کی انگوٹھی

۸۱۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی

لہ بیان راوی سے روایت بیان کرنے میں غلطی ہوئی، حضور اکرمؐ نے پہلے سونے کی انگوٹھی بنائی تھی اور بعد میں اسی انگوٹھی کو آپؐ نے
تارنا تھا۔ اور اس کے بجائے چاندی کی انگوٹھی کا استعمال شروع کیا تھا۔ راوی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے چاندی کی انگوٹھی بڑائی تھی
اور اس کو آپؐ نے تار دیا تھا۔

حازم سے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور انھوں نے سہل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میں اپنے آپ کو صبر کرنے کی بول رہی ہوں کہ وہ خاتون کھڑی رہیں، آنحضرتؐ نے انھیں اور پھر سرحد کا لیا جب دیر تک وہ وہیں کھڑی رہیں تو ایک صاحب نے اٹھ کر عرض کی، اگر آنحضرتؐ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو مہر میں انھیں دے سکے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دیکھ لو۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ وائس! مجھے کچھ نہیں ملا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جاؤ تلاش کرو، اوسے کی ایک انگوٹھی بھی سہی۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ وائس! مجھے اوسے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ وہ ایک تہہ پہنچے ہوئے تھے اور ان کے جسم پر (کرتے کی جگہ) چادر بھی نہیں تھی، انھوں نے عرض کی کہ میں انھیں اپنا تہہ مہر میں دے دوں گا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر تمہارا تہہ یہیں لیں گی تو تمہارے لیے کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر تم اسے ہین لو گے تو ان کے لیے کچھ نہیں رہے گا۔ وہ صاحب اس کے بعد ایک طرف بیٹھ گئے۔ پھر جب آنحضرتؐ نے انھیں جاتے دیکھا تو آپؐ نے انھیں بلوایا اور فرمایا تمہیں قرآن کتنا یاد ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں، انھوں نے سورتوں کو شمار کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے ان خاتون کو تمہارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمہیں محفوظ ہے۔

۵۰۳۔ انگوٹھی پر نقش ۔

۸۱۷۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریج نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے کچھ لوگوں (حکمرانوں) کے پاس خط لکھنا چاہا تو آپؐ سے کہا گیا کہ وہ لوگ کوئی خط اس وقت تک نہیں قبول کرتے جب تک اس پر مہر نہ لگی ہوئی ہو۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے چاندی کی ایک مہر بنوائی، جس پر نقش تھا: محمد رسول اللہ جیسے ابھی حضور اکرمؐ کی انگلیوں یا آپ کی ہتھیلی میں رداوی کو شک تھا، اس انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

۸۱۸۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن نمیر نے

بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ
جَاءَتْ امْرَاةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ: جِئْتُ اَهْبَ نَفْسِي فَمَا مَتٌ طَوِيلًا فَظَنَرُ
وَصَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مَقَامُهَا فَقَالَ رَحِبُ
سَ وَجِئْتُهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ
عَيْنُكَ شَيْءٌ تَصِلُهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: انْظُرِي
فَدَهِبْ ثُمَّ رَجِعْ فَقَالَ وَاللَّهِ اِنْ رَجَعْتُ
شَيْئًا، قَالَ: اِذْهَبْ فَالْتَمِسِي وَلَوْ خَاسِمًا
مِنْ حَيْدِيٍّ فَدَهِبْ ثُمَّ رَجِعْ قَالَ لَا وَاللَّهِ
وَلَا خَاسِمًا مِنْ حَيْدِيٍّ وَعَلَيْهِ اِذَا رُمِيَ
عَلَيْهِ سَادًا فَقَالَ: اُصْبِرِي قُبَاهَا اِذَا رُمِيَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رُمِيَ اِنْ
لَيْسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنْ
لَيْسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ فَتَنَحَّى
السَّحْبِلُ فَجَلَسَ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَاَمْرَجِمَ فَذَعَلِي فَقَالَ:
مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ سُورَةُ كَذَا
وَكَذَا اِسْمُهَا كَذَا قَالَ: قَدْ مَلَكَتْهَا
بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

بِاسْمِهَا نَفْسُ الْخَاسِمِ.

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَزْمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْجٍ
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ أَوْ أُنَاسٍ مِنَ
الْعَجَمِ قَبِيلَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا
عَلَيْهِ خَاتَمٌ، فَاَتَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَاتَمًا مِنْ فِصْفَةٍ نَفَسَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَاَتَى يَوْسُفَ
أَوْ يَحْيَى خَاتَمًا فِيهِ اِسْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ فِي كَفَّةٍ
۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

بڑائی مٹی، لیکن میں اسے نہیں پسندوں گا۔ پھر آپ نے وہ انگوٹھی چھینک دی اور لوگوں نے بھی (اپنی سونے کی انگوٹھیاں) چھینک دیں جو ریڑے بیان کیا کہ مجھے یہ یاد ہے کہ نافع نے ”داہنے ہاتھ میں“ بیان کیا (دراخضر انگوٹھی پہنتے تھے)۔

۵۰۷۔ کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر (مختصراً) نقش نہ کھدوائے۔

۸۲۲۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بڑائی۔ اور اس پر یہ نقش کھدوایا ”محمد رسول اللہ“ اس لیے کوئی شخص یہ نقش اپنی انگوٹھی پر نہ کھدوائے۔

۵۰۸۔ کیا انگوٹھی کا نقش تین سطوروں میں رکھا جاسکتا ہے۔

۸۲۳۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثام نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو انھیں (ذکات کی) تفصیلات لکھیں، اور انکو مٹی (مہر) کا نقش تین سطریں میں تھا، ایک سطر میں ”محمد“ دوسری سطر میں ”رسول“ اور تیسری سطر میں ”اللہ“ اور اہل نے مجھ سے اضافہ کے ساتھ بیان کیا کہ ان سے انصاری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثام نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں رہی آپ کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو وہ اریس کے کنویں پر ایک مرتبہ بیٹھے۔ بیان کیا کہ پھر انکو مٹی نکالی اور اسے الٹے پلٹے لگے کہ اتنے میں وہ (کنوئیں میں) گر گئی۔ بیان کیا کہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہم نے تین دن تک جدوجہد کی اور کنویں کا پانی بھی کھینچ ڈالا لیکن انکو مٹی نہیں ملی۔

۵۰۹۔ عورتوں کے لیے انگوٹھی، عائشہ رضی اللہ عنہا کے

۸۲۴۔ ہم سے ابوجاحم نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر کی خبر دی، انھیں حسن بن مسلم نے خبر دی، انھیں طاؤس نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ

أَشَى عَلَيْهِ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَصْطَنَعُهُ
وَأِنِّي لَا أَلْبِسُهُ، فَتَبَدَّدَ فَنَبَذَ النَّاسُ قَالِ
جَوِيرِيَّةٌ وَلَا أَحْسِبُهُ، إِلَّا قَالَ: إِنِّي
مِنْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: لا يَفْسُ عَلَى نَفْسٍ

٨٢٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بْنِ مِهْشَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَ
فَقَتَّ فِيهِ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ إِنِّي أَخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ
وَرَبِّكَ وَفَقَعْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ فَلَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنْكُمَا

بَابُ هـ هَذَا يُجَدُّ نَشْأُ الْخَائِمِ ثَلَاثَةُ أَسْطُرٍ

٨٢٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ
 حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ مَنِ اللَّهَ
 عَنْهُ لَمَّا اسْتَخْلَفَ كَتَبَ لَهُ وَكَانَ تَقْشُرُ الْخَاتَمَ ثَلَاثَةً
 أَسْطُرًا: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللَّهُ سَطْرٌ.
 وَخَرَّافِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ
 ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي يَمِينِهِ وَفِي شِمَالِهِ فِي يَمِينِهِ تَعْبَدُهُ
 وَفِي يَمِينِهِ عُمَرُ تَعْبَدُهُ فِي يَمِينِهِ فَلَمَّا كَانَ
 عُثْمَانُ جَلَسَ عَلَى بَيْتِ الرَّسُولِ قَالَ فَاخْرُجْ
 الْخَاتَمَ فَعَمَلَكُمُ يَجِبُ بِهِ فَسَقَطَ: قَالَ
 فَاخْتَلَفْنَا ثَلَاثَةً أَيَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ
 فَخَرَّجَ النَّبِيُّ فَلَمْ

مجلس

باب الخامس والخمسون في النسيء، وكان على

عَائِشَةُ خَوَاتِيمُ ذَهَبٍ

۸۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو قَامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ

نے کہیں عید کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا، آنحضرتؐ نے خطبے سے پہلے نماز پڑھی۔ اور ابن وہب نے حرج کے واسطے سے یہ اضافہ کیا کہ پھر آنحضرتؐ عورتوں کے مجمع کی طرف گئے تو عورتیں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چپلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

۵۱۰۔ عورتوں کے لیے ہار اور خوشبو اور مشک کا ہار۔

۸۲۵۔ ہم سے محمد بن عمر عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے۔ ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن (آبادی سے باہر) گئے اور دو رکعت نماز پڑھی آپ نے اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی۔ پھر آپ عورتوں کے مجمع کی طرف لئے اور انھیں صدقہ کا حکم دیا۔ پناہی عورتیں اپنی بالیاں اور خوشبو اور مشک کے ہار صدقہ میں دینے لگیں۔

۵۱۱۔ ہار عاریت پر لینا۔

۸۲۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے۔ ان سے ان کے والد نے ابو ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہا کے ہار (جو المومنین نے عاریت پر لیا تھا) گم ہو گیا تو آنحضرتؐ نے اسے تلاش کرنے چند صحابہ کو بھیجا۔ اسی دوران میں نماز کا وقت ہو گیا۔ اور لوگ بلا وضو تھے۔ چونکہ پانی بھی موجود نہیں تھا۔ اس لیے سب نے بلا وضو نماز پڑھی۔ پھر آنحضرتؐ سے اس کا ذکر کیا تو تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ ابن نمیر نے یہ اضافہ کیا ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ وہ ہار آپ نے اسامہ رضی اللہ عنہا سے عاریتاً لیا تھا۔

۵۱۲۔ بالیاں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اپنے کانوں اور حلق کی طرف بڑھنے لگے۔

۸۲۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی کہ ان میں نے سعید سے سنا اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے

ہبایش یعنی اللہ عنہما شہدات العید مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی قبل الخطبة۔ و زاد ابن وہب عن ابن جریج ما فی النساء فعلن یلقین الفتم والحراشیم فی ثوب یدلہ

باب الفلاح والستار للنساء یعنی فلاح من الثیاب ۸۲۵۔ حدثنا محمد بن عمرو عن عبدہ عن ابن عباس عن عائشہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عید فصلی رکعتین ثم یصل قبل ولا یجد ثمر فی النساء فامرهن بالصدقۃ فجعلت المذاکہ تصدق بخبر مہا

و سحایحہ

باب استعارة الفلاح ۸۲۶۔ حدثنا اسحاق بن ابراہیم عن عبدہ عن عائشہ عن ہشام بن عروہ عن ابيہ عن عائشہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثوب یدلہ

باب القروط ۸۲۷۔ حدثنا حجاج بن منہال عن عبدہ عن ابن عباس عن عائشہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عید فصلی رکعتین ثم یصل قبل ولا یجد ثمر فی النساء فامرهن بالصدقۃ فجعلت المذاکہ تصدق بخبر مہا

۸۲۸۔ حدثنا حجاج بن منہال عن عبدہ عن ابن عباس عن عائشہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عید فصلی رکعتین ثم یصل قبل ولا یجد ثمر فی النساء فامرهن بالصدقۃ فجعلت المذاکہ تصدق بخبر مہا

دن دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔
پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ
عنه تھے۔ آپ نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو وہ اپنی بالیاں (بلال رضی
اللہ عنہ کے کپڑے میں) ڈالنے لگیں۔

۵۱۳۔ بچوں کے لیے ہار

۸۲۸۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنفلی نے حدیث بیان کی، انھیں کئی
بن آدم نے خبر دی، ان سے وثقاء بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے
عبید اللہ بن ابی یزید نے، ان سے نافع بن جبیر نے اور ان سے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آنحضرتؐ واپس ہوئے تو میں
پھر آپ کے ساتھ واپس ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا، بچہ کہاں ہے؟ یہ آپ
نے تین مرتبہ فرمایا، حسن بن علی کو بلاؤ، حسن بن علی رضی اللہ عنہما آ رہے
تھے۔ اور ان کی گردن میں ہار تھا۔ آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ اس طرح پھیلا
دے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگانے کے لیے (اور حسن رضی اللہ عنہ
نے بھی اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور وہ آنحضرتؐ سے لپٹ گئے۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا
اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر اور ان سے
مجھے محبت کر جو اس سے محبت رکھیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
حضور اکرمؐ کے اس ارشاد کے بعد کوئی شخص بھی حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے
زیادہ مجھے عزیز و محبوب نہیں تھا۔

۵۱۴۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مرد اور

مردوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والی عورتیں۔

۸۲۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے کرم
نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان مردوں پر لعنت بھیجی جو عورتوں کی سی چال ڈھال اختیار کریں اور ان عورتوں
پر لعنت بھیجی جو مردوں کی چال ڈھال اختیار کریں۔ اس روایت کی متابعت
عمر نے کی۔ انھیں شعبہ نے خبر دی۔

۵۱۵۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مردوں

کو گھر سے نکالنا۔

مَتٰی يَوْمَ الْعِيدِ رَكَعَتَيْنِ لَمْ يَهَيِّلْ قَلْبَهُمَا - وَكَأَيُّ
تَعْلَاهُ مَا تَمَّ أَفَى النَّسَاءِ وَمَعَهُ بَدَلٌ فَأَمْرُهُ
بِالنَّسَاءِ فَتَنَ فَوَجَعَتْ الْمَرْأَةُ تُلْقِي
قُرْطُومًا ۚ

باب ۱۱ التَّجَانُّبُ لِلصَّبِيَّانِ ۚ

۸۲۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ
أَخْبَرَنَا عَجَّيْ بْنِ أَدَمَ حَدَّثَنَا وَرَقَاءُ بْنُ عَمْرٍ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ
مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ فَأَنْصَرَفْتُ فَأَنْصَرَفْتُ
فَقَالَ : أَيْنَ تَكُمُ ؟ ثَلَاثًا أَدْعُو الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ
فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَتَسَوَّى فِي عُنُقِهِ
السَّخَابُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَبِيَّةُ هَكَذَا فَقَالَ الْحَسَنُ يَبِيَّةُ هَكَذَا ، فَالْتَزَمَهُ
فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبِّهُ وَاحْبِبْ مَنْ
يَحِبُّهُ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ
مِنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ تَعْلَاهُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ ۚ

باب ۱۲ الْمُتَشَبِّهَاتُ بِالنِّسَاءِ وَ

الْمُتَشَبِّهَاتُ بِالرِّجَالِ ۚ

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ هِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ
بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ تَابَعَهُ
عُمَرُ وَأَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ۚ

باب ۱۳ إِخْرَاجُ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ

مِنْ السُّبُوتِ ۚ

سے نافع نے مصنف نے بیان کیا کہ ہمارے اصحاب نے مکی کے واسطے سے بیان کیا، ابو الدین عمر رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
 مونچھ کے بال کم کرنا فطرت میں سے ہے۔

۸۳۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ زہری نے بیان کیا، زہری نے بیان کیا، زہری نے بیان کیا کہ ہم سے زہری نے سعید بن مسیب کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کے ساتھ، کہ پانچ چیزیں فطرت میں، یا (فرمایا کہ) پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں جتنی کرنا، مونٹنے زیر ناف مونڈنا، بغل کے بال مونڈنا۔ ناخن ترشوانا، اور مونچھ کم کرنا۔

۵۱۴۔ ناخن ترشوانا۔

۸۳۴۔ ہم سے احمد بن ابی رجا نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے حنظلہ سے سنا، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فطرت میں سے ہے مونٹنے زیر ناف مونڈنا۔ ناخن ترشوانا اور مونچھ کم کرنا۔

۸۳۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت میں۔ جتنی کرنا، مونٹنے زیر ناف مونڈنا۔ مونچھ کم کرنا۔ ناخن ترشوانا اور بغل کے بال مونڈنا۔

۸۳۶۔ ہم سے محمد بن مہبال نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن محمد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کے خلاف کرو۔ داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹو اور ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی (لمحہ سے) پکڑ لیتے اور (جب غسل مٹھی سے جوابی زیادہ ہوتے۔ انھیں کٹوا دیتے۔

۵۱۸۔ داڑھی بڑھانا

عَنْ تَافِعٍ قَالَ أَصْحَابُنَا عَنْ الْمَكِّي عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ الْفِطْرَةِ قَمْعُ الشَّارِبِ ۖ
 ۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمَةَ عَنْ سَفْيَانَ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَايَةُ الْفِطْرَةِ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالْأَسْتِحْدَادُ وَتَنْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ ۖ قَمْعُ الشَّارِبِ ۖ

۵۱۴۔

باب ۵۱۵ تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ ۖ

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْفِطْرَةِ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالْأَسْتِحْدَادُ وَتَنْفُ الشَّارِبِ ۖ

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ وَالْأَسْتِحْدَادُ وَتَنْفُ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَتَنْفُ الْإِبْطِ ۖ

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقْبَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَخَبَرُوا مَا لَاحَظُوا أَحْفُوا الشَّوَابَ فَمَا فَضَلَ أَحَدُكَ ۖ

باب ۵۱۸ غُفَاءُ اللَّحْيِ ۖ

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْعُوا الشَّوَابِرَ وَأَعْفُوا اللُّحَى؛

باب مَا يَنْكَرُ فِي الشَّيْبِ؛

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَخْضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ لَهُ يَبْلُغُ الشَّيْبُ إِلَّا قَلِيلًا؛

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَائِدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَأَلَ أَنَسٌ عَنْ خُضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ كَمَا مَثَلَتْ أَنْ أَعْدَا شَطَاطِهِ فِي لِحْيَتِهِ؛

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَمَّا سَلْتَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَاحٍ مِنْ مَاءٍ وَفَبَصْنِ إِسْرَافِيلَ ثَلَاثَ أَهَابٍ مِنْ قَصَبٍ يَبْلُغُ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ إِلَّا نَسَانَ عَيْنٍ أَوْ شَيْءَ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَةً فَأَطْلَعَتْ فِي الْحُجْلِ فَأَرَأَيْتَ شَعْرَاتِ حَمْدًا؛

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُؤَسَّسُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: كُنْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَضَوْنَا: وَ قَالَ لَنَا أَبُو مُعْجَمٍ حَدَّثَنَا فَيْصِلُ بْنُ أَبِي الْأَسْعَدِ عَنْ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ؛

۸۳۷۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عیدہ نے خبر دی انھیں عبید اللہ بن عمر نے خبر دی انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مونچھیں خوب کتر و لیا کر و اور وارھی بڑھاؤ۔

۵۱۹۔ بڑھاپے کے متعلق روایتیں۔

۸۳۸۔ ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب نے ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال کیا تھا فرمایا کہ آنحضرت کے بال ہی بہت کم سفید ہوئے تھے۔

۸۳۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت کو خضاب کی زبٹ ہی نہیں آئی تھی۔ اگر میں آنحضرت کی وارھی کے سفید بال لگنا چاہتا تو لگ سکتا تھا۔

۸۴۰۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرافیل نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن مَوْهَب نے بیان کیا کہ میرے گھر والوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا ایک پیالہ لے کر بھیجا، (راوی حدیث) اسرافیل نے تین انگلیاں پکڑ کر اشارہ کیا کہ (ان کے برابر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال تھا۔ اور جب کسی کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہو جاتی تو وہ ام المؤمنین کے پاس پانی کا ترن بھیج دیتا تھا میں نے نسلی میں جس میں مونسے مبارک رکھا ہوا تھا اچھا نک کر دیکھا تو چند سوخ بال اس میں تھے۔

۸۴۱۔ ہم سے مؤسس بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبد اللہ بن مَوْهَب نے بیان کیا کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند بال نکال کر دکھائے۔ جن پر خضاب لگا ہوا تھا اور ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا۔ ان سے نعیم بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مَوْهَب نے روایت کی کہ میں نے انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بال دیکھا جو سرخ تھا۔

۵۲۰۔ خضاب

۸۴۲۔ ہم سعیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید اور سلیمان بن عیسا نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں استعمال کرتے تھے تم ان کے خلاف کرو۔

۵۲۱۔ گھونگھریاے بال۔

۸۴۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع بن ابی عبد الرحمن نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے آپ سے سنا کہ آپ بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے ترنگے (قد کے) نہیں تھے اور آپ چھوٹے قد کے ہی تھے۔ (بلکہ درمیانہ قد تھا) مد آپ بالکل سفید چھوٹے تھے اور دگنم گول ہی تھے (بلکہ سرخ و سفید تھے) آپ کے بال گھونگھریاے لمبے برتے نہیں تھے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا۔ دس سال آپ نے (نبوت کے بعد) مکہ معظمہ میں قیام کیا اور دس سال مدینہ منورہ میں، اور تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ وفات کے وقت آنحضرت کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

۸۴۴۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے سرخ حلقہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا (امام بخاری نے کہا کہ مجھ سے میرے بعض اصحاب نے مالک کے واسطے سے بیان کیا کہ آنحضرت کے سر کے بال شانہ مبارک کے قریب تک تھے۔ ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ سے زیادہ یہ حدیث بیان کرتے سنا جبھی آپ نے حدیث بیان کی تو مسکرائے۔ اس روایت کی متابعت شعبہ نے کی، کہ آنحضرت کے بال آپ کی کانوں کی نو تک تھے۔

۸۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کو میرے پاس مجھے دکھایا گیا۔ میں نے دیکھا

باب الخضاب

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلِمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجُودُ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِجُوهُمْ

باب الخبيذ

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَمْعِنِ الْأَمْعَنِ وَلَيْسَ بِالْأَدِيمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالْمُسَبِّطِ، بَعَثَهُ اللَّهُ مَرَّاسٍ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتَيْهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيَضَاءً

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اسْتَوْدِلِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ السَّيِّدَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّتِهِ حَمْرًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ مَالِكٍ - إِنَّ حَبَّتَهُ لَتَصْرِبُ قَبْرِيًّا مِنْ مَنَكَبِيهِ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِلَّا فَجَعَكَ تَابَعَهُ شُعْبَةُ شَعْرُهُ يَبْلُغُ شُحْمَةً

أَذْنِيهِ

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

کہ ایک صاحب بھی گندمی رنگ، گندمی رنگ کے لوگوں میں سب سے زیادہ خوب صورت، ان کے شانوں تک لمبے لمبے بال ہیں ایسے بال دالے لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت، اطفال نے بالوں میں کنگھا کر رکھا ہے اور اس کی وجہ سے سر سے پانی ٹپک رہا ہے، دواؤ امیرل کا سہارا لیے ہوئے ہیں۔ یاد دواؤ امیرل کے شانوں کا (سہارا لیے ہوئے ہیں) اور خاد کعبہ کا طواف کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہا الصلوٰۃ السلام۔ پھر اچانک میں نے ایک اچھے ہوئے گھونگر یا بے بال دالے شخص کو دیکھا، دائیں آنکھ سے کاناسہ، گویا انگور ہے جو اچھا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ مجھے بتایا گیا، کہ یہ مسیح وصال ہے، ۸۴۶۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں جہان نے خبر دی، ان سے ہم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کمال شانے تک رہتے تھے۔

۸۴۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال شانے تک رہتے تھے۔

۸۴۸۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ حضور اکرم کے بال درمیان تھے، بال بال سیدھے لٹکے ہوئے اور دگھونگر یا بے دونوں کانوں کے درمیان اور شانوں تک تھے۔

۸۴۹۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھو بھرے ہوئے تھے، میں نے آنحضرت کے بعد آپ جیسا خوبصورت نہیں دیکھا۔ آنحضرت کے سر کے بال میان تھے، دگھونگر یا بے اور بال بال سیدھے لٹکے ہوئے۔

۸۵۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا،

۸۴۵۔ اِلَى النَّبِيِّ عِنْدَ الْكُفَّةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا أَدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ سَاءَ مِنْ أَدَمَ الرَّجَالِ لَهُ لَبَنَةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَيْتُ قَبْلَ التَّيَمِّ قَدْ رَجَلَهَا فَبُعَا مَقْطَرُ مَاءٍ مَتَكَشًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى غَرَائِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالنَّبِيِّ فَنَأْتُ مِنْ هَذَا أَقْبَلَ الْمَسِيرِ مِنْ مَدِينٍ وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعَدَ قَلْبًا أَعْوَرَ الْعَيْنِ السُّمْنَى صَا تَهَا عَيْنُهُ لَهَا فَيْتَةٌ فَنَأْتُ مِنْ هَذَا أَقْبَلَ الْمَسِيرِ إِلَهُ تَجَالٍ ۝

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا هَبَانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ السَّبْحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُزُّ شَعْرَهُ السُّبْحِ مَنَكِبَيْهِ ۝

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ يَمُزُّ شَعْرَهُ السُّبْحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَكِبَيْهِ ۝

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا لَسَنًا بِالسَّيْطِ وَكَأَنَّ الْعَيْنَ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاقِبِهِ ۝

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ الْمَيَدَانِ لَهُ أَسَ بَعْدَهُ مِثْلُهُ وَكَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا رَجَعًا وَكَأَنَّ السَّيْطَ ۝

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بَابَ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، جیسے میں اب بھی آنحضرت کی ناگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔ جبکہ آپ محرم تھے عبد بن ربیع نے (اپنی روایت میں) ”مفرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ واحد کے صیغہ کے ساتھ بیان کیا۔

۵۲۲- گیسو

۸۵۸- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے فضل بن عبید نے حدیث بیان کی، انھیں ہمیشہ نے خبر دی، انھیں ابو بشر نے خبر دی۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمیشہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات انھیں کے یہاں تھے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم رات کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا بیان کیا کہ اس پر آنحضرت نے میرے سر کے بالوں کی ایک لٹ پکڑ لی اور مجھے اپنی داہنی طرف کر دیا۔

۸۵۹- ہم سے عرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمیشہ نے حدیث بیان کی، اور انھیں ابو بشر نے اسی طرح خبر دی، ابو انھوں نے (شک کے ساتھ) ”بدو ابی اور اسی“ کہا۔

۵۲۵- قرع

۸۶۰- مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے محمد نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبد اللہ بن حفص نے خبر دی، انھیں عمرو بن نافع نے خبر دی، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مولا نافع نے کہ انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آنحضرت نے ”قرع“ سے منع فرمایا عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا قرع کیا ہے (پھر عبد اللہ نے ہمیں اشارہ سے بتایا کہ نافع نے فرمایا کہ بچہ سر منڈانے وقت کچھ بال میاں چھوڑ دے کچھ دبا چھوڑ دے اسے قرع کہتے ہیں) اسے عبد اللہ نے پیشانی اور سر کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کر کے ہیں اس کی صورت بتائی، عبد اللہ سے پوچھا گیا، کیا اس میں لڑکا اور لڑکی دونوں کا ایک ہی حکم ہے؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، انھوں نے صرف بچہ کا ذکر کیا تھا، عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں نے عرو بن نافع

الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ فِي أَنْظُرِي وَبَيْنَ يَدَيْ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَرِّمُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۲۵۱ الدَّوَابُّ

۸۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنِسَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَدَأَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَاهَا، قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَى مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، قَالَ فَآخَذَ بِنَاحَتِي وَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ

۸۵۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ هَذَا وَ هَذَا يَدُ أَبِي أَدْرِاسٍ

باب ۲۵۲ الْقَرْعُ

۸۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ الْقَرْعِ. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ قُلْتُ وَمَا الْقَرْعُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: إِذَا حَلَّى الصَّبِيُّ وَتَرَكَ هُمًا شَعْرَةً وَهُمًا وَهُمًا فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ إِنْ نَاصِيَتِهِ وَجَانِبِي رَأْسِهِ - قَبِيلُ عُبَيْدِ اللَّهِ فَأَلْجَأَ يَدَهُ وَالْعَلَاءُ، قَالَ لَدَارِي هَلْكَدَا قَالَ الصَّبِيُّ. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: دَعَا وَذَنَّهُ فَقَالَ

سے دوبارہ اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ، کنپٹی اور سر کے کچلے حصہ کی طرف اگر بال چھوڑ دیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن ”قرع“ یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دیئے جائیں اور باقی سب منڈوائے جائیں اسکا طرح ادھر ادھر سر کے کنارے بال چھوڑ دیئے جائیں۔

۸۶۱۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن مثنیٰ بن عبد اللہ بن انس بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”قرع“ سے منع فرمایا تھا۔

۵۲۶۔ عورت کا اپنے ماتھے سے اپنے شوہر کو خوشبو لگانا۔

۸۶۲۔ مجھ سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن خبری نے خبر دی، یحییٰ بن سعید نے خبر دی، انھیں عبدالرحمن بن قاسم نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو، آپ کے احرام کی وجہ سے، اپنے ماتھے سے خوشبو لگائی اور میں نے آپ کو منی میں افاضہ سے پہلے خوشبو لگائی۔

۵۲۷۔ سر اور داڑھی میں خوشبو

۸۶۳۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے اسریل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، انھیں عبدالرحمن بن اسود نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے عمدہ خوشبو لگایا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ خوشبو کی چمک میں آپ کے سر اور آپ کی داڑھی میں دیکھتی تھی۔

۵۲۸۔ کنگھا کرنا۔

۸۶۴۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذہب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ کے ایک سوراخ سے اندر دیکھا۔ آنحضرتؐ اس وقت اپنا سر کٹھنے سے لٹا رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم مجھ تک رسد ہر تو میں اسے تمھاری آنکھ میں چھو دیتا۔ (کسی کے گھر میں آنے کی اجازت کا حکم دیکھنے سے پہلے ہے۔

۵۲۹۔ عائشہ عورت کا اپنے شوہر کو کنگھا کرنا۔

أَمَّا النِّقْمَةُ وَالنِّقْمَةُ بِلُغْلَامٍ فَلَا بَأْسَ بِهِنَّ، وَلَكِنَّ الْقَرْعَ أَنْ تَتْرَكَ بِمَا هَيَّجَتْهُ شَعْرًا وَتَكُنَّ فِي سَائِبِهِ غَيْرًا وَكَذَلِكَ شَقَّ رَأْسُهُ هَذَا أَوْ هَذَا

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُسْتَنَى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَالِغٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَرْعِ

بَابُ تَطْيِيبِ الزَّوْجِ وَجَمَاعَتِهِ

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لِحْرَمِهِ وَطَيَّبْتُهُ بِيَدِي قَبْلَ أَنْ يَفِيقَ

بَابُ تَطْيِيبِ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَيَبِضُّ الطَّيِّبُ فِي نَاسِهِ وَلِحْيَتِهِ

بَابُ الْأُمْتِسَاطِ

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ حُجْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ رَأْسُهُ بِالْمِزَابِ فَقَالَ تَوَلَّيْتُهُ أَتَيْتُكَ تَنْظُرُ لَطَعْنَتْ يَمَانِي عَيْنِيكَ لَمَّا جَعَلَ الْإِنْسَانُ مِنْ قَبْلِ الْأَنْبِيَاءِ

بَابُ تَجَنُّبِ الْخَالِعِينَ وَوَجْهَاتِهِ

۸۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی۔ اور اس کے باوجود آنحضرت کے بارے میں کنگھا کرتی تھی۔

۸۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح۔

۵۳۰۔ کنگھا کرنا۔

۸۶۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے سروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں جہاں تک ممکن ہو تا، دہائی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے، کنگھا کرنے اور دھونے میں بھی۔

۵۳۱۔ مشک کے بارے میں روایات۔

۸۶۸۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں عمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن آدم (انسان) کا ہر عمل اس کا سب سے سوار وزہ کے۔ کہ میرا سب سے اور میں خود اس کا بدلہ دل کا لڑو روزہ دار کے منہ کی بوا اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بڑھ کر ہے۔

۵۳۲۔ کس طرح کی خوشبو پسندیدہ ہے۔

۸۶۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وحیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کے وقت سب سے عمدہ خوشبو، جو مل سکتی تھی، لگاتی۔

۵۳۳۔ جس نے خوشبو سے انکار نہیں کیا۔

۸۷۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ بن ثابت انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثمار بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ سے کہ وجیب آپ کو خوشبو (دہریہ کی جاتی تھی) آپ واپس نہیں کرتے

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ :

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ :

بَابُ ۵۳۰ التَّحِيلِ

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ ابْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ قَالَتْ كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ :

بَابُ ۵۳۱ مَا يُدْكَرُ فِي الْمَسْكِ :

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كُلُّ قَوْمٍ بَنِ إِدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمُ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفٌ فِيمَا لَمَّا بَعَا طَيْبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمَسْكِ :

بَابُ ۵۳۲ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطَّيِّبِ :

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَحِيبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ :

بَابُ ۵۳۳ مَنْ لَمْ يَدَدْ الطَّيِّبِ :

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ كَانَ لَا يَدَدْ

الطَّبِيبُ. وَذَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدْرِي الطَّبِيبَ

بِاسْمِهِ ۖ

۸۶۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَوْ مُحَمَّدُ عَنْهُ

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُرْوَةَ سَمِعَ عُرْوَةَ وَآلَهُ بِسَمِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ أَطِيبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْدٍ بَذَرِيَّةٍ فِي حَاجَتِهِ

النُّوَادِجَ لِلْحَبْلِ وَالْأَحْزَامِ ۖ

بِاسْمِهِ ۖ

۸۶۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جُرَيْجٌ عَنْ مَنْصُورٍ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لَعْنِ اللَّهِ

النَّوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُنْمِصَاتِ

وَالْمُنْفَلَجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى:

مَالِي كَأَلَعْنُ مِنْ لَعْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَمَا أَنَا كُمْ الرَّسُولُ

فَخُذْ وَهْ ۖ

بِاسْمِهِ ۖ

بِاسْمِهِ ۖ

۸۶۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنْ ابْنِ شَيْبَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَّ

حَاجٍ وَهُوَ عَلَى الْمَنَبْرِ وَهُوَ يَقُولُ: وَتَأْذُلُ

قُصَّةٌ مِنْ شَعْبٍ كَانَتْ بَيْدَ حَرْسِيٍّ ابْنِ عَلْمَاءٍ كُوفٍ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

عَنْ يَخْلُ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَكَكَتُ بَنُو إِسْرَافِيلَ

جَبِينَ اخْتَنَأَ هَذَا نَيْسًا وَهَهُ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حُكَيْمٌ

عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي سَارٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَعْنُ اللَّهِ الْوَاحِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالنَّوَاشِمَةَ

وَالْمُنْمِصَاتِ وَالْمُنْفَلَجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى:

مَالِي كَأَلَعْنُ مِنْ لَعْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَمَا أَنَا كُمْ الرَّسُولُ فَخُذْ وَهْ ۖ

بِاسْمِهِ ۖ

تھے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو داپس نہیں فرماتے تھے۔

۵۳۴ - ذریعہ ۖ

۸۶۱ - ہم سے عثمان بن ہیفثم نے حدیث بیان کی، یا محمد بن عثمان کے

واسطے سے (حدیث بیان کی) ان سے ابن جریج نے، انھیں عمر بن عبد اللہ بن

عروہ نے خبر دی، انھوں نے عروہ اور قاسم سے سنا، ان حضرات نے عائشہ

رضی اللہ عنہا کے واسطے سے خبر دی کہ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو حجبہ اوداج کے موخر پر احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے

وقت اپنے ہاتھ سے ذریعہ (ایک قسم کی خوشبو لگانا)۔

۵۳۵ - حسن کے بیٹے دانتوں کے درمیان کشاویں پیدا کرنا۔

۸۶۲ - ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔

ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ

رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے بیٹے کو دینے والیوں کو دینے والیوں

چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور دانتوں کے درمیان کشاویں پیدا کرنے

والیوں پر جو اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت بھیجی ہے۔ میں بھی

کہوں نہ ان لوگوں پر لعنت کروں۔ جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت

کی۔ اس کا حکم تو خود اللہ کی کتاب میں ہے۔ ”رسول جو تمہیں دیں اسے لے لو“۔

۵۳۶ - بالوں میں الگ سے مصنوعی بال لگانا۔

۸۶۳ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث

بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے اور

انھوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے عامر بن سنان، آپ (ابو

ہریرہ) میں (ممبر پر یہ فرما رہے تھے۔ آپ نے بالوں کی ایک چوٹی جو آپ کے

محافظ کے ہاتھ میں تھی، لے کر فرمایا، کہاں ہیں تمہارے علماء میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ اس طرح بال بنانے سے منع فرما رہے تھے

اور فرما رہے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت تباہ ہو گئے جب ان کی عورتوں نے

اس طرح اپنے بال سنوارنے شروع کر دیئے تھے۔ اور ابن ابی شیبہ نے بیان

کیا، ان سے یونس بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن ابی شیبہ نے بیان

کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطارد بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی

بال لگانے والیوں اور لگانے والیوں کو دینے والیوں اور گردانے والیوں

والیوں پر جو اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت بھیجی ہے۔ میں بھی

کہوں نہ ان لوگوں پر لعنت کروں۔ جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت

کی۔ اس کا حکم تو خود اللہ کی کتاب میں ہے۔ ”رسول جو تمہیں دیں اسے لے لو“۔

بِاسْمِهِ ۖ

پر اللہ نے لعنت بھیجی ہے۔

۸۴۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مروہ نے بیان کیا کہ میں نے حسن بن مسلم بن یاق سے سنا، وہ صفیر بنت شعیب کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انصاری ایک لڑکی نے شادی کی، اس کے بعد بیمار ہو گئی۔ اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے۔ اس کے گھر والوں نے چاہا کہ اس کے بال میں مصنوعی بال لگا دیں۔ اس لیے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس روایت کی تبعیت ابن اسحاق نے وہاں کے واسطے سے کی، ان سے ابان بن صالح نے ان سے حسن نے، ان سے صفیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔

۸۴۵۔ مجھ سے احمد بن مقدم نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میری والدہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میں نے اپنی لڑکی کی شادی کی ہے اس کے بعد وہ بیمار ہو گئی، اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے اور اس کا شوہر مجھ پر اس کے معاملہ میں زور دیتا ہے، کیا میں اس کے سر میں مصنوعی بال لگا دوں؟ اس پر آنحضرت نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والیوں کو برا بھلا کہا۔

۸۴۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ابن ابی بکر نے، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

۸۴۷۔ مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عمرو نے، انھیں عبید اللہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں، جڑوانے والیوں، گودنے والیوں اور گودانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع نے فرمایا کہ گودنا جبرٹے پر ہوتا تھا۔

۸۴۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،

وَالْمُسْتَوْصِلَةُ ۖ

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَاقٍ يَحْدِثُ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَتَتْهَا مَوْتٌ فَخَمَطَ شَعْرُهَا مَا رَأَوْا وَأَنْ تَصِلُوهَا فَتَسَالُوا إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَابِعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ

عَائِشَةَ ۖ

۸۴۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أُمِّي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَكَلْتُ مِنْ بَنِي ثَمَامٍ بَاحًا شَكُوهُمُ مَنِّي رَأْسَهُمْ وَرُجُلَهُمْ يَسْتَحِثُّنِي بِهَا فَأَصِلُ رَأْسَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ۖ

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ امْرَأَةٍ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ۖ

وَالْمُسْتَوْصِلَةُ ۖ

۸۴۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاثِمَةَ وَالْمُسْتَوْصِمَةَ قَالَ نَافِعٌ أَوْشَحُّ فِي اللَّيْلَةِ ۖ

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو

بْنُ مَرْثَدَةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ قَدَّمَ مَعَاذَةَ الْمَدَائِنَةِ أَخْرَجَهَا مَرَّةً قَدْ هَمَّ أَنْ يَخْرُجَ فَخَطَبْنَا فَأَخْرَجَ كُتْبَةً مِنْ شَعْرٍ قَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ إِنَّ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاَهُ الرُّومَةَ يَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعْرِ:

باب ۳۷ المتنبصات:

۸۷۹- حَدَّثَنَا الْحَقُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ عَبْدُ اللَّهِ الْوَأَشِمَاتِ وَالْمَتَبَصَّاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسَيْنِ الْمُعْصِيَاتِ خَلَقَ اللَّهُ، فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ: مَا هَذَا؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ وَفِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَتْ وَادْعُوا لِقَدْ قَدَّاتُ مَا بَيْنَ اللُّوْحَيْنِ فَمَا وَحَدَّ مَنَّهُ، قَالَ وَاللَّهِ لَكُنْ قَرَأَ تَبْدِ لَقَدْ وَحَدَّ تَبْدِ وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوا وَمَا نَهَاكُمْ

عَنْهُ فَاتَّقُوا:

باب ۳۸:

باب ۳۸ الموصولة:

۸۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَفِي اللَّهِ عَنَّمَا قَالَ لَعَنَ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَائِيَةَ وَالْمُسْتَوْصِيَةَ:

۸۸۱- حَدَّثَنَا الْحَمِيدُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَنَّ سَعِيدَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ: سَأَلْتُ امْرَأَةً الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي أَمَّا تَبْهَأُ الْخَصْبَةَ فَأَمَرَ شَعْرَهَا وَافِيًا مَن وَحَدَّهَا فَأَصْبَحَ فِيهِ؟ فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ

ان سے عمرو بن مرو نے حدیث بیان کی کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عاصی رضی اللہ عنہ آخری مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور میں خطبہ دیا۔ آپ نے بالوں کا ایک گچھا نکال کے فرمایا کہ یہ یهودیوں کے سوا اور کوئی نہیں کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (دور) (فریب) فرمایا ہے، آپ کا اشارہ مصنوعی بال لگانے والیوں کی طرف تھا۔

۵۲۷- چہرے سے بال اکھاڑنے والیاں

۸۷۹- ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر دی، انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا، کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خواہشورنی کے لیے گودنے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور سامنے کے دانتوں کے درمیان کشا دگی پیدا کرنے والیوں، جو کہ اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت بھیجی (مخفیہ) نے کہا کہ یہ کیا بات ہوئی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آخر میں یوں ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور کتب اللہ میں اس پر لعنت موجود ہے۔ ام یعقوب نے کہا کہ نبیؐ میں نے پورا قرآن مجید پڑھ ڈالا ہے اور کہیں بھی ایسی کوئی بات مجھے نہیں ملی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ اگر تم نے پڑھا ہوتا تو تمہیں مل جاتا اور جو کچھ رسول تمہیں دی اسے لو، اور جس سے بھی تمہیں روکیں اس سے رک جاؤ۔

۵۳۸- مصنوعی بال جوڑنے والی

۸۸۰- محمد سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال جوڑنے والی، برٹوانے والی، گودنے والی اور گودنے والی پر لعنت بھیجی۔

۸۸۱- ہم سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھوں نے فاطمہ بنت منذر سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میری لڑکی کو کھسرا ہو گیا ہے اور اس سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں اس کی شادی بھی کر چکی ہوں تو کیا مصنوعی بال لگا دوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ

نے مصنوعی بال لگانے والی اور جس کے لگایا جائے۔ دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔
 ۸۸۲۔ مجھ سے یونس بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضل بن دکین
 نے حدیث بیان کی، ان سے صفیر بن جرییر نے حدیث بیان کی۔ ان سے یافع
 نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے سنا۔ یا راوی نے اس طرح بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا۔ گودنے والی، گودانے والی، مصنوعی چوڑنے والے اور چوڑانے
 والی، یعنی انھوں نے ان پر لعنت بھیجی ہے۔

۸۸۳۔ مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے
 خبر دی، انھیں سفیان نے خبر دی۔ انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے،
 انھیں علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ
 نے گودنے والیوں، گودانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں۔
 اور زخموں پر پیدائش کے لیے سامنے کے دانوں کے درمیان کشادگی
 کرنے والیوں پر جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، لعنت بھیجی ہے،
 پھر یہ کہیں زمان پر لعنت بھیجیوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 لعنت بھیجی ہے اور وہ اللہ کی کتاب میں بھی موجود ہے۔

۵۳۹۔ گودنے والی :

۸۸۴۔ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث
 بیان کی، ان سے عمر نے، ان سے ہامان سے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نظر لگ جانا حق ہے، اور
 انھوں نے گودنے سے منع فرمایا۔

۸۸۵۔ مجھ سے ابن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے
 حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبدالرحمن
 بن عابس سے منصور کی حدیث ذکر کی جو وہ ابراہیم کے واسطے سے بیان
 کرتے تھے کہ ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (بیان
 کی تو عبدالرحمن نے فرمایا کہ میں نے بھی منصور کی حدیث کی طرح ام یعقوب
 سے سنا ہے، وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتی تھیں۔

۸۸۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے عون بن ابی حنیفہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد ابوجحیفہ رضی
 اللہ عنہ کو دیکھا۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت،

الْوَأَصِلَةُ وَالْمَوْصُولَةُ :

۸۸۲۔ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ
 بْنُ دَكَيْنٍ حَدَّثَنَا مَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ يَافِعٍ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْوَأَصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ وَالْوَأَصِلَةُ وَالْمَوْصُولَةُ
 قَعْنِي لَعْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۸۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
 عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَاتِ وَالْمَوْصِلَاتِ وَالْمُسْتَوِشَاتِ
 وَالْمُنْمِصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحَسَنِ الْمَعِيَّاتِ
 خَلَقَ اللَّهُ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي
 كِتَابِ اللَّهِ :

باب ۵۳۹ الْوَأَصِلَةُ :

۸۸۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
 عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
 الْغَيْنُ حَقٌّ وَتَهْمِي عَنِ الْوَشْمِ :

۸۸۵۔ حَدَّثَنِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ
 حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَ حَدِيثِ
 مَنْصُورٍ :

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا سَلِمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
 عَنْ قَتَادَةَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ
 إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمَى عَنْ شَمَنِ

کتے کی قیمت سے منع فرمایا، اور سود لینے والے اور دینے والے کو رکنے والی اور گدولنے والی (پر لخت بھیجی)۔
۵۲۰۔ گدولنے والی۔

۸۸۷۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبادہ نے، ان سے ابو زرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جو گودنے کا کام کرتی تھی حضرت عمر کھڑے ہو گئے اور اس وقت موجود صحابہ سے کہا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کسی نے کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گودنے کے متعلق سنا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ امیر المؤمنین، میں نے سنا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا سنا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ گودنے کا کام نہ کرو۔ اور نہ گدواؤ۔

۸۸۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھیں عبید اللہ بن زہری، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصرعی بال ٹھانے والی اور ٹکڑے والی، گودنے والی اور گدولنے والی پر لخت بھیجی ہے۔

۸۸۹۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے مسعود نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ گودنے والیوں، گدوانے والیوں، بال اکھانے والیوں اور جو بھرتی کے لیے دانتوں کے درمیان کشاوی کرنے والیوں پر جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے پھر میں بھی کیوں؟ ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور وہ کتاب اللہ میں بھی موجود ہے۔

۵۲۱۔ تصویریں

۸۹۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے، ان سے ابن عباس نے اور ان سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے اس گھر میں داخل ہوتے جس میں کتاب یا تصویریں ہوں۔ اور فیث نے بیان کیا کہ ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے

الْأَدَمُ وَثَنَ الْكَلْبَ وَاعْلَى الرِّمَاءِ وَ
مُوكَلَبٍ وَالْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ
بِأَتَمِّ الْمُسْتَوْشِمَةِ

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ عَمَّارَةَ عَنْ أَبِي سُرَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
أَبَى هُرَيْرَةَ بِأَمْرَةٍ تَشْتِمُ فَقَالَ أَسْتَبْدُ كُرْبَانَ اللَّهِ
مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْوَأَشِمِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُ، قَالَ
مَا سَمِعْتُ؟ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَوْلَهُ يَقُولُ: لَا تَشْتِمَنَّ وَلَا

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَعَنَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ
وَالْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
عَنْ سَعْيَانَ عَنْ مَقْصُومٍ عَنْ إِدْرَاهِيمَ عَنْ عُلُقَمَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَشِمَاتِ
وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَبِّصَاتِ وَالْمُتَقَلِّعَاتِ
لِلْحُسْنِ الْمُتَعَبَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ
لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ

بِأَتَمِّ النَّصَاوِيرِ

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا
تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ مَيْتَانِ فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَادِيرُ وَقَالَ

انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔
۵۲۲ - تصویر بنانے والوں پر قیامت کے دن کا عذاب -

۸۹۱ - ہم سے حمید نے حدیث کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی اور ان سے مسلم نے بیان کیا کہ ہم مسروق کے ساتھ سیار بن کمر کے گھر میں تھے مسروق نے ان کے چہرے پر تصویریں دکھیں تو کہا کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ اللہ کے بیان قیامت کے دن تصویر بنانے والوں پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا۔

۸۹۲ - ہم سے ابوسعید بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں، انھیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جس کی تم نے تخلیق کی سب سے زندہ کر کے بھی دکھاؤ،
۵۲۳ - تصویر دل کو ٹوڑنا :-

۸۹۳ - ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عمر بن حوطان نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں جب بھی کوئی چیز ایسی ملتی جس میں تصویریں ہوتیں تو آپ اسے ٹوڑ دیتے تھے۔

۸۹۴ - ہم سے مؤٹی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زرعہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک گھر میں گیا، مروان بن حکم کے گھر میں، تو آپ نے چھت پر ایک معصومہ کو دکھا جو تصویر بنا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ اللہ (اور شاد فرماتا ہے) اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو میری مخلوق کی طرح پیدا کرنے چلا ہے اگر ہی زعم ہے تو ایک دانہ پیدا کر کے دیکھو۔ ایک چوٹی پیدا کر کے دیکھو پھر

الَّتِي حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَيْعَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي طَالْحَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
بَابُ ۵۲۲ عَذَابُ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :-

۸۹۱ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ مُسْرُوقٍ فِي دَارِ سَيَّارِ بْنِ خُسَيْمٍ فَذَاقُوا فِي مِعْقَبِهِ ثَمًا ثِيلٌ فَقَالَ سَمِعْتُ كُبْرَاءَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا أَبْعَدُ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ :-

۸۹۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ اخْبُوا مَا خَلَقْتُمْ :-

بَابُ ۵۲۳ تَقْطِيعُ الصُّوَرِ :-
۸۹۳ - حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ حَوَاطَانَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ أَنْ يَكُنْ فِي بَيْتِهِ شَيْءٌ فِيهِ نَصَائِبُ الْإِنْفِصَةِ :-

۸۹۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مَبْنُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارَ ابْنِ الْمُبَرِّكِ فَرَأَى أَغْلَاهَا مُصَوِّرًا أَتَمُّوْرًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا حَبِيَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَمْرَةً - ثُمَّ دَعَا بَنُو بَرٍّ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ الْبَطْلَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَسَى

مچھراپ نے پانی کا ایک طشت منگایا اور اپنے ہاتھ اس میں دھوئے جب بغل دھوئے گئے تو میں نے عرض کی۔ ابوہریرہ! کیا بغل تک دھونے کے متعلق آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ (جنت میں) زبور پہننے کی یہ آخری حد ہے۔

۵۴۴۔ تصویر کو رد نہا۔

۸۹۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن قاسم سے سنا۔ اس زمانہ میں مدینہ منورہ میں ان سے افضل کوئی نہیں تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے تو میں نے اپنے گھر کے بوسیدہ کنارے پر پردہ لٹکا دیا۔ اس پردہ پر تصویریں تھیں جب حضور اکرمؐ نے دیکھا تو اسے کھینچ کے گرا دیا اور یہ فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جنھوں نے اللہ کی مخلوق کی طرح تخلیق کی کشتی کی ہرگی۔ بیان کیا کہ مچھراپ نے اس پردہ کے ایک دو گدے بنا دیئے۔

۸۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آئے اور میں نے پردہ لٹکا رکھا تھا۔ جس میں تصویریں تھیں۔ آنحضرتؐ نے مجھے اس کے آثار لینے کا حکم دیا تو میں نے اسے اتار لیا۔ اور میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رتن میں غسل کرتے تھے۔

۵۴۵۔ جس نے تصویر پر بیٹھنے کو نا پسندیدہ فعل سمجھا۔

۸۹۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپؐ نے ایک گدا خریدیا جس پر تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ کر دروازے ہی پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں تشریف لائے۔ میں نے عرض کی کہ میں نے جو غلطی کی ہے اس سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ مانگتی ہوں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ گدا کس لیے ہے؟ میں نے عرض کی کہ آپؐ کے بیٹھے اور اس پر ٹیک لگانے کے لیے ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے

سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ مَنَعَتْنِي الْحِلْيَةُ؛

بَابُ مَا وَجَّهَ مِنَ النَّصَا وَنَزِيلُهُ

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ وَمَا بِالْمَدِينَةِ كَوْمَيْنِ أَحْفَلُ مِنْهُ - قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِحُرَامٍ فِي عَلَى سَهْوَةٍ فِي فِيهِمَا تَمَاثِيلُ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتِكَ وَقَالَ: أَسَدُ النَّاسِ عَذَابًا تَوَهَّرَ الْفِيَا مِمَّا السَّيِّئِينَ لِيَعْنَاهُونَ يَخْلَعُونَ اللَّهُ، قَالَتْ فَجَعَلْنَا وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ؛

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُرُودًا فِيهِ تَمَاثِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْزَعَهُ فَنَزَعْتُهُ - وَكُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ؛

بَابُ مَنْ كَرِهَ الْفُجُودَ عَلَى الصُّورَةِ؛

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَتَرَتْ خُبْرَةً فِيهِمَا نَصَاوِيدُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَكَلَمَ بَدِ خُلٍّ فَقُلْتُ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ، قَالَ مَا هَذِهِ النَّسْرَةُ؟ قُلْتُ لِيَتَحَلَّسَ عَلَيْهَا وَتُوسِّدَهَا قَالَ: إِنَّ أَهْمَابَ هَذِهِ الصُّورِ

نَعِدَ بَدَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بُيُوتًا فِيهِ الْقُصُورُ ۚ

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُكَيْبٍ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي كَلْبَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بُيُوتًا فِيهِ الْقُصُورُ ۚ قَالَ بُسَيْرٌ ثُمَّ إِشْتُكِي زَيْنًا فَخَذْنَا ۚ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ رَجَبٌ مَمْنُونَةٌ زَوْجُ السُّبْحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا مَا نَعِدُ عَنِ الْقُصُورِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ مُبِينٌ اللَّهُ أَلَمْ قَسَمْتُ حِينَ قَالَ إِلَّا رُتْمًا فِي نُؤُوبٍ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ وَهَابٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنِي مُكَيْبٌ حَدَّثَنِي بُسَيْرٌ حَدَّثَنِي زَيْنًا حَدَّثَنِي أَبُو طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ

باب ۵۲۶ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي الْقُبَا وَبِهِ

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُيَسَّرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَوْدِيسِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَهْمَبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ قِدَامٌ لِعَائِشَةَ سَكَنَتْ بِهِ حَائِبٌ بَلِيغًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيطِي عَمِّي فَإِنَّهُ لَا تَذَالُ نَقْصًا وَتُتَابَعُ تَعْرِينَ لِي فِي صَلَاتِي ۚ

باب ۵۲۷ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بُيُوتًا فِيهِ صُورَةٌ ۚ

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَهَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ اور فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر ہو۔

۸۹۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے بکیر نے۔ ان سے بسر بن سعید نے، ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بسر نے بیان کیا کہ بکیر رضی اللہ عنہ بیمار پڑے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے ہم نے دیکھا کہ ان کے دروازہ پر ایک پردہ پڑا ہوا ہے جس پر تصویر ہے۔ میں نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے مولا عبید اللہ سے کہا۔ کیا زید رضی اللہ عنہ نے میں اس سے پہلے ایک مرتبہ تصویروں کے متعلق حدیث نہیں سنا تی تھی؟ عبید اللہ نے فرمایا کہ کیا تم نے سنا نہیں تھا حدیث بیان کرتے ہوئے انھوں نے یہ بھی کہا تھا کہ کپڑے کے نقش و نگار اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اور ابن وہب نے کہا۔ انھیں عمرو نے خبر دی آپ ابن حارث میں۔ ان سے بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بسر نے حدیث بیان کی۔ ان سے زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۵۲۶۔ تصویروں کے ساتھ نماز پڑھنے کی کراہیت۔

۸۹۹۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز بن مہمب نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک چلی سی جاوڑ تھی۔ اسے آپ نے پردہ کے طور پر گھر کے ایک کنارہ لٹکا دیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے میرے سامنے سے ہٹاؤ۔ اس کی تصویریں میری نازیں غل ہوتی ہیں۔

۵۲۷۔ فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر ہو۔

۹۰۰۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بنی ابن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان

کیا کہ جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آنے کا وعدہ کیا۔ لیکن آنے میں تاخیر ہوئی۔ تو آنحضرت سخت بے چین ہوئے پھر آپ باہر نکلے تو ان سے ملاقات ہوئی۔ آنحضرت نے اپنی بے چینی کا ان سے ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ہم (فرشتے) کسی ایسے گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

۵۲۸۔ جو ایسے گھر میں گیا جس میں تصویر تھی۔

۹۰۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے نافع نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رؤیاء مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے ایک کتا خریدا۔ جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں آئے، میں نے آپ کے چہرے سے ناگواری کے آثار محسوس کیے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کے حضور توبہ کرتی ہوں میں نے کیا غلطی کی ہے؟ آنحضرت نے فرمایا، یہ گنا کیسا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے ہی اسے خریدا ہے تاکہ اس پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں، آنحضرت نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ اور آنحضرت نے فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اس میں فرشتے نہیں داخل ہوتے۔

۵۲۹۔ جس نے تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی۔

۹۰۲۔ ہم سے محمد بن منشی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عذرت نے حدیث بیان کی، ان سے شعیر نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جحیفہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ آپ نے ایک غلام خریدا جو کھینچا لگاتا تھا پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت اور زنا کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔ اور آپ نے سود لینے والے، دینے والے، گودنے والی گودانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

۵۵۰۔ جو تصویر بنائے گا اس پر قیامت کے دن زور ڈالا جائے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے، حالانکہ وہ روح نہیں ڈال سکتا۔

۹۰۳۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الاعلیٰ نے

جبریل علیہ السلام نے حدیث بیان کی۔ حدیث علی السبق مکتی اللہ علیہ وسلم فخرم البیٹی صلی اللہ علیہ وسلم فلکیہ فلکیہ فشکا لکیہ ما وحید فقال لہ۔ انا کانت دخل نبیاً فیہ صورۃ ولا صلب:

باب ۵۲۸ من لم یدخل نبیاً فیہ صورۃ:

۹۰۱۔ حدثنا عبد اللہ بن مسعود عن ما یروون عن نافع عن القاسم بن محمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا عن زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہما اخطبنا آتھما اشتترت لمبرۃ فیھا تصاویر فلما راھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعدت رخی وجھہ لکذا ھتۃ قالت یا رسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ما اذا اذ كنت قال ما یال ھذا التمرۃ؟ قالت اشتترتها لبعدها علیھا وکرسیدھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ھذہ الصور یعدون یوم القیامۃ ویقال لھم اخیو اما خلفکم وقال ان البیت الذی فیہ الصورۃ ذل ھذہ المذککۃ باب ۵۲۹ من لعن المصور:

۹۰۲۔ حدثنا محمد بن المنشی قال حدثنی عنہ عن شعیب عن عون بن ابی جحیفہ عن ابیہ انہ اشتراک غلاما ما ھبما فقال ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الدمام وثمر الکلب وکسب النبی ولعن اهل الدربا وموکلہ والنواشیمة والمسدوشیمۃ والمصور:

باب ۵۵۰ من صور صورۃ کلف یوم

القیامۃ ان یتفخر فیھا الروح و

لینین بیا فیجہ:

۹۰۳۔ حدثنا عیاش بن الولید حدثنا عبد اللہ بن مسعود

هَذَا ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّصْرَ بْنَ أَنَسٍ بْنِ
مَالِكٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ
عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَ عَنْهُ وَلَا مَعَهُ كُرَى
السَّبْيِ مَتَى إِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْتُ
فَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا مَتَى إِنَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ مَوَسَّ مَوَسَّاهُ فِي
الدُّنْيَا كَلَّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفَعَهُ فِيهَا
السُّورَةُ وَلَكِنَّ بَيَانَهُ:

باب ۵۱ الْأَرْبَعُ عَلَى الدَّائِمَةِ:

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْقُودٍ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ تَيْمِيذٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى كَأَفٍ
عَلَيْهِ فَلَئِمَهُ فَبَدَّ كَيْتَهُ وَأَسْدَفَ أُسَامَةُ وَقَالَ:

باب ۵۲ الثَّلَاثَةُ عَلَى الدَّائِمَةِ:

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ
حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ مَتَى اللَّهُ
مَكِّيًّا وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ الْمُغِيلَمَةُ سَبِي
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَتْ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ
وَالْآخَرَ خَلْفَهُ:

باب ۵۳ حَمَلُ صَاحِبِ الدَّائِمَةِ غَيْرُهُ:

بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَاحِبُ
الدَّائِمَةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّائِمَةِ إِلَّا
أَنْ يَأْذَنَ لَهُ:

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ كَعْبَةَ الشَّامِيُّ عَنْ عُرْوَةَ
عِكْرَمَةَ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَتْ فَهُمْ

حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نصر بن انس
بن مالک سے سنا، وہ قتادہ سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ بیان کیا کہ
میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، لوگ آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے،
جب تک آپ سے خاص طور سے پوچھا جاتا آپ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
حوالہ نہیں دیتے۔ پھر آپ نے فرمایا، میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
ہے، آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں تصویر بنائے گا قیامت کے دن
اس پر زور ڈالا جائے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے، حالانکہ وہ روح نہیں
ڈال سکتا۔

۵۱۔ سواری پر کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا۔

۹۰۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صفوان نے حدیث
بیان کی، ان سے یوسف بن زید نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے
عروہ نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے، جس پر فزک کے بنی ہرنی چادر کی زین
تھی اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو اسی پر اپنے پیچھے بٹھایا۔

۵۲۔ ایک سواری پر تین افراد۔

۹۰۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث
بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ
تشریف لائے (فتح مکہ کے موقع پر) تو بنی عبدالمطلب کے چند لڑکے آپ
کے سامنے آئے، آنحضرت نے ان میں سے ایک کو سواری پر اپنے آگے اود
دوسرے کو پیچھے بٹھالیا۔

۵۳۔ سواری کے مالک کا دوسرے کو سواری پر اپنے

آگے بٹھانا۔ بعض نے کہا ہے کہ سواری کے مالک کو سواری پر

آگے بیٹھنے کا زیادہ حق ہے۔ البتہ اگر وہ دوسرے کو آگے

بیٹھنے کی اجازت دے (تو بیٹھ سکتا ہے)۔

۹۰۶۔ محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے
حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، عکرمہ کے سامنے حدیث
ایک سواری پر تین آدمیوں کا بیٹھنا بدترین ہے، کا ذکر کیا گیا تو آپ نے
بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

دیکھو معظمہ! تشریف لائے تو آپ قسم بن عباس کو اپنی سواری پر اُٹے اور فضل بن عباس کو پیچھے بٹھائے کھڑے تھے، یا قسم پیچھے تھے اور فضل اُٹے تھے (یعنی اللہ عنہم) اب تم ان میں سے کسے پر اکھڑے اور کسے اُتھا۔

باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے

۹۰۷۔ ہم سے حدیث بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہم نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آنحضرت کے درمیان سوا کجاوہ کے کنا رے کے اور کوئی چیز حاصل نہیں تھی، اسی حالت میں آنحضرت نے فرمایا: یا معاذ! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوں۔ آپ کی اطاعت و فرمانبرداری کے لیے، پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے، اس کے بعد فرمایا معاذ! میں نے عرض کی حاضر ہوں، یا رسول اللہ! آپ کی اطاعت کے لیے۔ اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا تمہیں معلوم ہے، اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں پر حق یہ ہے کہ بند اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد فرمایا معاذ! میں نے عرض کی، حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ کی اطاعت کے لیے۔ آنحضرت نے فرمایا تمہیں معلوم ہے، بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے جبکہ وہ یہ اس کے حکم کے مطابق کر لیں، میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا کہ پھر بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

۵۵۵ سواری پر عورت کا مرو کے پیچھے بیٹھنا۔

۹۰۸۔ ہم سے حسن بن محمد بن صباح، ان سے یحییٰ بن عیاد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں یحییٰ بن ابی اسحاق نے خبر دی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر سے واپس آ رہے تھے، اور میں

بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالْفَعْلُ خَلْفَهُ أَوْ تَمَّ خَلْفَهُ وَالْفَعْلُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَيُّهُمْ شَرٌّ أَوْ أَيُّهُمْ خَيْرٌ۔

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا أَنَا وَرَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا أَحَدَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ لَكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلْتُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ لَكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ لَكَ فَتَدَارَى مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى قِبَادِهِ؟ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَهْلُهُ، قَالَ: حَقَّ اللَّهُ عَلَى قِبَادِهِ أَنْ يَجِدَ وَلَا يَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، قُلْتُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ لَكَ فَقَالَ: هَذَا تَدَارَى مَا حَقَّ الْعِبَادَةِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلْتُمْ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَهْلُهُ قَالَ: حَقَّ الْعِبَادَةِ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَجِدَ يَتْبَعَهُمْ؟

باب ۵۵۵ اسرار اب المذلة خلف الرجل

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍاءَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وہو بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایک سواری پر تین آدمیوں کو ایک ساتھ بٹھانے کی ممانعت صرف اس وجہ سے ہے کہ جانور پر اس کی طاقت سے زیادہ بار نہ ڈالا جائے۔ اب یہ حالات پر موقوف ہے کہ کس جانور پر کتنے افراد بیٹھ سکتے ہیں۔ اگر کوئی جانور ایک شخص کا بار بھی نہیں اٹھا سکتا تو ایک کا بیٹھنا بھی اس پر ممنوع ہے۔

اور محمد رضی اللہ عنہ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور وہ چل رہے تھے آنحضرت کی بعض ازواج (مغیرہ رضی اللہ عنہا) آنحضرت کی سواری پر آپ کے پیچھے تھیں کہ اچانک اونٹنی پھسل گئی، میں نے کہا، عورت کی خبر گیری کرو۔ پھر میں اتر پڑا حضور اکرمؐ نے فرمایا، یہ بخاری ماں میں پھر میں نے کہا وہ باغوا، اور آنحضرت سواری پر گئے۔ پھر جب مدینہ منورہ کے قریب برسے یا رادی نے بیان کیا کہ (دیکھا تو فرمایا، واپس ہونے والے اتوبہ کرتے ہوئے، اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور حمد کرتے ہوئے۔

۵۵۶۔ چپ لیٹنا اور ایک پاؤں کا دوسرے پاؤں پر رکھنا۔

۹۰۹۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد بن قیس نے، ان سے ان کے چچا (عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ) نے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر اٹھا کر رکھے ہوئے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادب و تمیز

۵۵۷۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے مستقل وصیت کی ہے۔

۹۱۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے ولید بن عیمر نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو عمر شیبانی سے سنا کہا کہ ہمیں اس کے رہنے والے نے خبر دی اور انھوں نے اپنے ہاتھ سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک کون عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا، پوچھا کچھ کون؟ فرمایا کہ والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرنا۔ پوچھا کچھ کون؟ فرمایا کہ اللہ کے راست میں جہاد کرنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے ان اعمال کے متعلق فرمایا اور اگر میں اسی طرح اور سوال کرتا رہتا تو آپ جواب دیتے رہتے۔

۵۵۸۔ اچھے معاملہ کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟

وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرٍ وَافِي لِرَدِّ نَفْ أَيْ طَلَحَهُ وَهُوَ لِيُيَسِّرَ وَيَعْفُو بِنَاوِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِّ نَفْ سَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَمِرَتِ النَّفَاةُ فَقُلْتُ الْمَرْأَةُ فَفَزَلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا مَكْرُومٌ فَكُنْتُ ذَا التَّوَجُّلِ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا أَوْ رَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ: أَيُّنَ تَأْتِيُونَ قَائِدُكُمْ لِيَسْأَلَكُمْ عَنْهُ؟

۵۵۹۔ اُسْتَلْفَاوُ وَصَحِبَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّحْضِ

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شُعَابٍ عَنْ عَمَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رِجْلَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَافِعًا إِيَّاهُ يَرْجُلُهُ عَلَى الرَّحْضِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الادب

باب ۱۰

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَصَلَّى الْإِنْسَانُ

بِوَالِدَيْهِ

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ هِزْزٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هَمْرٍو الشَّيْبَانِي يَقُولُ أَخْبَرَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ، وَأَوْ مَاتَ بَيْدَهُ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَى الْعَمَلُ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ؟ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى ذَاتَيْهَا قَالَ ثُمَّ أَعَى؟ قَالَ ثُمَّ يَدُّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ أَعَى؟ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ وَكْعَةَ اسْتَرْذَلَنِي لَنَا ذِي

باب ۱۱۔ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحَسَنِ الْعُقُوبَةِ

عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ فَرَجَّيْتُمْ شَاوُونَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَتَلَاؤُوا إِلَى مَا فِي الْجَبَلِ فَأَخَذَتْ عَلَى فِيمَ غَايَرَهُمْ فَخَضَرَةً مِنَ الْجَبَلِ فَأَخَذَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا بَيْنَهُمَا حِلَّةٌ فَأَدْعُوا اللَّهَ بَعَا لَعَلَّهُ يَغْدِرَ جَعَا فَقَالَ أَحَدُهُمْ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالْبَدَانِ شَيْئَانِ كَبِيرَانِ وَلِي مَبِيتَةٌ مَبْعَارٌ كُنْتُ أَسْرَعِي عَلَيْهِمَا فَإِذَا هُوَ خُتٌ عَلَيْهِمَا فَخَلَيْتُ مَبْدَأُتُ يَوَالِدِي أَسْقِيَهُمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَاءُ بِي الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُ تَهْمًا قَدْ نَأَا مَا لَعَلْتُ كَمَا كُنْتُ أَخْلُبُ فَخِجْتُ بِالْحِلَّةِ فَقَدْ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُدْقِلَهُمَا مِنْ تَوْبِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأُ بِالصَّبِيغَةِ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيغَةُ نَيْصَاغُونَ عِنْدَ قَدْ هِيَ كَلَمٌ يَزِلُ ذَلِكَ وَأَيُّ وَادَّابَهُمْ حَتَّى طَلَعُ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَتَى فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَهُ فَأَفْرَجَ لَنَا فَرْجَةً تَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ فَرْجَةً حَتَّى يَرَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الثَّانِي: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمْرُ أَحَبُّهَا كَمَا شَدَّ مَا حُبُّ الرِّجَالِ الْبَشَاءَ فَعَلَيْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا مَا نَبَتْ حَتَّى أَتَيْتُهَا بِمَا قَدَّرَ دِينَارٌ فَسَخَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةً دِينَارٍ فَلَقِيَتْهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدَتْ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَتَى اللَّهُ وَلَا تَقْتَرِ الْخَاتَمَ فَقَعْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَتَى قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَهُ مَا فَرَجَ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فَرْجَةً وَقَالَ الرَّابِعُ: اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ أَسْتَأْخِرُتُ أَحَبِّتُهَا فَتَرَى أَسْرَرْتُ فَلَمَّا قَعْتُ عَنْهَا قَالَتْ

عمر بن عبد اللہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں افراد چل رہے تھے کہ بارش نے انہیں آگیا۔ اور انہوں نے مڑ کر پہاڑ کی غاریں پناہ لی۔ اس کے بعد ان کے غار کے منہ پر پہاڑ کی ایک چٹان گری اور اس کا منہ بند ہو گیا۔ اب بعض نے بعض سے کہا کہ تم نے جو اعمال کئے ہیں ان میں ایسے اعمال کو دھیان میں لاؤ جو تم نے خالص اللہ کے لیے کیے ہوں تاکہ اللہ سے اس کے ذریعہ دعا کرو ممکن ہے وہ غار کو کھول دے۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ میرے والدین تھے اور بہت غور سے تھے، اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ میں ان کے لیے بکریاں چراتا تھا۔ اور واپس آکر دودھ نکالنا تو سب سے پیٹھانے والدین کو پاتا تھا، اپنے بچوں سے بھی پہلے۔ ایک دن چارے کی تلاش بنے مجھے بہت دور سے جاؤ والا چنانچہ میں رات گئے واپس آیا۔ میں نے دیکھا کہ میرے والدین سو رہے ہیں میں نے معمول کے مطابق دودھ نکالا۔ پھر میں دو بار بڑا دودھ لے کر آیا اور ان کے سر پرانے کھڑا ہو گیا۔ میں یہ گوارا نہیں کر سکتا تھا کہ انہیں سوتے میں جگاؤں۔ اور یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا تھا کہ والدین سے پہلے بچوں کو پلا دوں۔ بچے جھوک کر میرے قدموں میں لوٹ رہے تھے اور اسی کشمکش میں صبح ہو گئی، میں نے اللہ، اگر تیرے علم میں بھی یہ کام نہ صرف تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کشادگی پیدا کر دے کہ ہم آسمان دیکھ سکیں، اللہ تعالیٰ نے (دعا قبول کی اور) ان کے لیے اتنی کشادگی پیدا کر دی کہ وہ آسمان دیکھ سکتے تھے۔ دوسرے شخص نے کہا اے اللہ، میری ایک چچا زاد بہن تھی اور میں اس سے محبت کرتا تھا وہ انتہائی محبت جو ایک مرد ایک عورت سے کر سکتا ہے۔ میں نے اس سے لے لیا تو اس نے انکار کیا اور صرف اس شرط پر راضی ہوئی کہ میں اسے سو دینار دوں، میں نے دو رو روپے کی اور سو دینار جمع کر لیا۔ پھر اس کے پاس انہیں لے کر گیا۔ پھر جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں بیٹھ گیا تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے، اللہ سے ڈرا اور ہر کومت توڑ۔ میں یہ سن کر کھڑا ہو گیا اور زنا سے باز رہا پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کچھ اور کشادگی دیکھنا کو مبرا کر پیدا کر دے۔ چنانچہ ان کے لیے عھود کی سی اور کشادگی ہو گئی۔ تیسرے شخص نے کہا۔ اے اللہ میں نے ایک مزدور ایک فرق چاول کے مزدور کی

أَعْطَيْنِي حَقِّي فَقَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ
وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَسْأَلْ أَسْأَلْ رَحْمَةً حَتَّى
جَعَلْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَسَمَاعِيهَا جَاءَ فِي فَقَالَ
الَّتِي اللَّهُ وَلَا تَطْلُبْنِي وَأَعْطَيْتِي حَقِّي فَقُلْتُ
أَذْهَبَ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَسَمَاعِيهَا فَقَالَ
الَّتِي اللَّهُ وَلَا تَهْرَأُ فِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَخْذُلُ
بِكَ فَخَذَ ذَلِكَ الْبَقَرُ وَسَمَاعِيهَا مَا خَذَا
فَمَا نَطَلْنَ بِهَا فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي
فَعَلْتُ ذَلِكَ لِبَيْعَتِكَ وَجَعَلْتُ مَا فَرَجَ مَا
بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ

باب ۵۲ عَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكِبَارِ

۹۱۵- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ
مَنْعُودٍ عَنْ الْمُسَيَّبِ عَنْ وَصَّافٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ
عَنِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ
اللَّهَ حَدَّثَ عَنْكُمْ عَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَهَاتِ
وَهَاتِ وَأَذْذِ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ
وَكَثُرَ السُّؤَالُ وَالْمَنَاعَةُ الْمَالُ

۹۱۶- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْأَسَدِ عَنْ
الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مُبَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ أَحْبَبْتُكُمْ بِالْكَبَرِ الْكِبَارِ ثَوْرٌ قُلْنَا بَلَى
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: لَا مِثْرَ الْبَاطِلِ بِاللَّهِ وَعَقُوقُ
الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مَثَلًا فَلَيْسَ فَقَالَ: لَا وَقَوْلُ
الدُّوْبِ وَشَهَادَةُ الدُّوْبِ لَا وَقَوْلُ التُّوْبِ وَ
شَهَادَةُ التُّوْبِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى
قُلْتُ لَا يَسْكُتُ

۹۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ
أَخِي مُبَكْرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

پر رکھا تھا۔ اس نے اپنا کام پورا کر کے کہا کہ میری مزدوری دو میں نے اس
کی مزدوری دے دی۔ لیکن وہ چھوڑ کر چلا گیا اور اس کے ساتھ بے توجہی کی
میں اس کے بچے ہوئے دھان کو تو تاربا، اور اس طرح میں نے اس سے
ایک گائے اور اس کا چرواہا لیا (پھر جب وہ آیا تو میں نے اس سے کہا
کہ یہ گائے اور چرواہا لے جاؤ۔ میں نے کہا: اس سے ڈرو اور میرے
ساتھ مذاق نہ کرو میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ اس گائے
اور چرواہے کو لے جاؤ۔ چنانچہ وہ انھیں لے کر چلا گیا۔ پس اگر تیرے علم میں
بھی میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو چپان
کی وجہ سے غار سے نکلنے میں جو رکاوٹ باقی رہ گئی ہے اسے بھی کھول دے
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پوری کشا دے دی۔

۵۶۲- والدین کی نافرمانی کبیر و گناہوں میں سے ہے۔

۹۱۵- ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان
کی۔ ان سے منصور نے، ان سے مسیب نے، ان سے وراس نے اور ان سے
مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تم پر مال کی نافرمانی
حرام قرار دی ہے اور والدین کے حقوق انویا اور ناحق ان سے مطالبات
کرنا بھی حرام قرار دیا ہے (رطیکوں کو زندہ دفن کرنا بھی حرام قرار دیا ہے)
اور تیل و قال (دفنوں باقی) کثرت سوال اور مال کی اصاعت کو ناپسند کیا ہے۔

۹۱۶- مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد و اسلمی نے حدیث
بیان کی، ان سے جریری نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر نے اور ان سے ان
کے والد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں
تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتا دوں! ہم نے عرض کی، مزدور بتائیے یا رسول
اللہ! انھوں نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک اور والدین کی نافرمانی، انھوں نے
اس وقت ٹیک ٹھانے ہوئے تھے اب آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا۔
آگاہ ہر جاؤ، جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی (سب سے بڑے گناہ میں)
آگاہ ہر جاؤ، جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی، انھوں نے مسلسل دہراتے
رہے اور میں نے سوچا کہ انھوں نے حراموں میں نہیں ہوں گے۔

۹۱۷- مجھ سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے
حدیث بیان کی، ان سے شمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن
ابی بکر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا،

آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اگر کا ذکر کیا۔ یا آپ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ سے کہا نہ کے متعلق پوچھا گیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک، کسی کی (ناحق) جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ پھر فرمایا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتا دوں؟ فرمایا کہ جھوٹی بات یا فرمایا کہ جھوٹی شہادت (سب سے بڑا گناہ ہے) شعر نے بیان کیا کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے جھوٹی کو ہی فرمایا تھا۔

۵۶۳۔ مشرک والد کے ساتھ صلہ رحمی۔

۹۱۸۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی انھیں اسامہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ میری والدہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس آئیں وہ اسلام سے منحرف تھیں میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا، کیا میں صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے لایہناکم اللہ عن الذین لم یبقا تلوکم فی الدین " (جس میں صلہ رحمی کی اجازت دی گئی ہے)

۵۶۴۔ عورت کا شوہر کے ہوتے ہوئے، اپنی مال کے ساتھ صلہ رحمی۔

اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میری والدہ مشرک تھیں۔ وہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریش کے ساتھ صلح کے معاملہ کے زمانہ میں اپنے والد کے ساتھ (مکہ منورہ) آئیں۔ میں نے آنحضرتؐ سے ان کے متعلق پوچھا، عرض کی کہ میری والدہ آئی ہیں اور اسلام سے منحرف ہیں کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کر سکتی ہوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں، اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کرو۔

۹۱۹۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے شہاب نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انھیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہر قتل نے انھیں بلا بھیجا تو انھوں نے اسے بتایا کہ وہ یعنی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں نماز، صدقہ، پاک لاشی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ أَوْ سَمِعَ عَنْ الْكَبَائِرِ فَقَالَ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، فَقَالَ أَكَلَا أُتَيْتُكُمْ بِالْكَبِيرِ الْكَبِيرِ قَالَ قَوْلُ الزُّوْرِ أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ قَالَ شُعْبَةُ وَكَأْثَرُ طَبِيعَةِ النَّاسِ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ

باب ۵۶۳۔ مِلَّةُ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَنِي اسْمَاءُ ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ أَتَيْتُ أَبِي سَأَلْتُهُ فِي عَمَلِ ابْنَتِي صَدَّقْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَّا لَتُ ابْنَتِي صَدَّقْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلُهَا قَالَ حَمْدُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا لَا يُمْسِكُ اللَّهُ مِنَ الَّذِينَ لَدُنَا قِيْلًا تِلْكَ فِي الَّذِينَ

باب ۵۶۴۔ مِلَّةُ الْمَرْأَةِ أُمِّهَا وَلَهَا زَوْجٌ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمَتْ أُحْمَى وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَمَلِ قُرَيْشٍ دَمْدَمَهُمْ إِذْ عَاهَدُوا ابْنَتِي صَدَّقْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِيهَا مَا سَتَقَتْنِي ابْنَتِي صَدَّقْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُحْمَى قَدِمَتْ وَهِيَ سَأَلْتُهُ قَالَ نَعَمْ صَدَّقْتُ اللَّهَ

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَحْيَى ابْنَتِي صَدَّقْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُرَّةً بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَقَابِ وَالصَّلَاةِ

۵۶۵۔ مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی۔

۹۲۰۔ ہم سے موسیٰ بن اماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالستار بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سیراد کا روشمی حکم دیکھا تو عرض کی، یا رسول اللہ! آپ اسے خرید لیں اور جو بکے دن اور جب آپ کے پاس دو خود آئیں تو اسے بیٹا کریں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے تو وہی بیٹا کہتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔ اس کے بعد آنحضرتؐ کے پاس اسی کے کئی حصے آئے تو آنحضرتؐ نے اس میں سے ایک حصہ عمر رضی اللہ عنہ کے لیے بھیج دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں اسے کیسے بیٹا کہوں، جبکہ آنحضرتؐ اس کے متعلق ارشاد فرمایا ہے میں جنھوں کو تم نے فرمایا کہ میں نے اسے تمھیں بیٹے کے لیے نہیں دیا ہے بلکہ اس لیے دیا ہے کہ تم اسے بیچ دو یا کسی دوسرے کو بیٹا دو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حصہ اپنے ایک بھائی کو بھیج دیا جو کہ مکہ معظمہ میں تھے اور اسلام نہیں لائے تھے۔

۵۶۶۔ صلہ رحمی کی فضیلت۔

۹۲۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن عثمان نے خبر دی، کہا کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا اور ان سے ابوالربیع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ مجھ سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے بہز نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عثمان بن عبد اللہ بن مرہب اور ان کے والد عثمان بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا اور انھوں نے ابوالربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ ایک صاحب نے کہا یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اسے کیا چاہیے اسے کیا چاہیے جنھوں کو تم نے فرمایا کہ انھیں ایک ضرورت ہے اس کے بعد ان سے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دیتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو، اب چھوڑ دو۔ بیان کیا کہنا یہاں وہ شخص آنحضرتؐ کی سواری پر تھا۔ (آنحضرتؐ کی سواری کی نگاہ پکڑے ہوئے) :-

۵۶۵۔ بِلَاةِ الرَّجُلِ الْمَشْرِكِ :-
۹۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَأَلْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِيرَادَ كَارِثِمْيَ حَتَّى دَكَّاهُ وَدَكَّاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتِغِ هَذِهِ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَحَلَ قَلْبَهُ - فَأَمَّا السَّيِّئَةُ مَثَلِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلٍّ ، فَأَرْسَلْتُ إِلَى عُمَرَ بِحِلَّةٍ فَقَالَ : كَيْفَ الْبُسْمَاءُ وَهَذَا قُلْتُ فِيهَا مَا قُلْتُ ؟ قَالَ : إِيَّيْ لَمْ أُعْطِكُمَا لِيَلْبَسْهُمَا وَلَكِنْ تَبِيعَهُمَا أَوْ تَكْسُوهُمَا : فَأَرْسَلْتُ بِهِمَا عُمَرَ إِلَى أَجَلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِمَ :-

۵۶۶۔ مَقْبُولُ مِلَّةِ الرَّجُلِ :-
۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ : ذُنِبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ شَائِبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْهَبٍ وَابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْدَفْئَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ ، فَقَالَ الْقَوْمُ مَالَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرَبَّ مَالَهُ ، فَقَالَ السَّيِّئُ مَثَلِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُعْطِي الزَّكَاةَ وَتَقْبَلُ الرَّحِمَ ذُرَّهَا ، قَالَ كَذَلِكَ كَانَ عَلَى سَاحِلِيَّةٍ :-

باب ۵۶۷۔ اِشْجَاعُ طَاجِرٍ ۝

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَيْبَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ إِنَّ جَبْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَمَا مَدَّ خُلُوعُ الْخَبَّةِ طَاجِرًا ۝

باب ۵۶۸۔ مَنْ بَسَطَ لَهْ فِي الدَّرَجَةِ

بِصَلَةِ الرَّحْمَةِ ۝

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبَسَّطَ لَهُ فِي رِجْلِهِ وَ أَنْ يُنْشَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَبْصِلْ رَحِمَهُ ۝

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَيْبَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبَسَّطَ لَهُ فِي رِجْلِهِ وَ يُنْشَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَبْصِلْ رَحِمَهُ ۝

باب ۵۶۹۔ مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللَّهُ ۝

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ أَبِي مُزَرِّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَجِيَّ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ أَلَّفَهُ خَلْقٌ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرِغَ مِنْ خَلْقِهِ خَالَتِ الرَّحِمُ هَذَا مَقَامُ الْعَابِدِ يَكُ مِنَ الْفَاطِنَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَهْلِكَ مِنْ دَمِكَ وَ أَفْطَحَ مِنْ قَطْعِكَ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَمَعْلُوكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ أَذًا

۵۶۷۔ قطع رحم کرنے والے کا گناہ۔

۹۲۲۔ ہم سے یحییٰ بن مکی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے محمد بن جبر بن مطعم نے بیان کیا اور جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ قطع رحم کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

۵۶۸۔ جس کے رزق میں صلہ رحمی کی وجہ سے کشادگی

پیدا کی گئی۔

۹۲۳۔ مجھ سے ابی ایوب بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن معن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ جسے پسند ہے کہ اس کی روزی میں کشادگی پیدا کی جائے اور اس کی عمر و راز کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔

۹۲۴۔ ہم سے یحییٰ بن مکی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ اس کی رزق میں کشادگی کی جائے اور اس کی عمر و راز ہو تو صلہ رحمی کرے۔

۵۶۹۔ جس نے صلہ رحمی کی اس پر اللہ کے افضال ہوں گے۔

۹۲۵۔ مجھ سے ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں معاویہ بن ابی مزرد نے خبر دی، کہا کہ میں نے اپنے چچا سعید بن یسار سے سنا۔ وہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی۔ اور پوری طرح تخلیق کر چکا تو رحم نے عرض کی کہ یہ اس شخص کی جگہ ہے جو قطع رحم سے تیری پناہ مانگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں اس سے جوڑوں جو تم سے اپنے آپ کو جوڑے اور اس سے ٹوڑوں جو تم سے اپنے آپ کو توڑے، رحم نے کہا کہ نہیں اسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس یہ تمھارے لیے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

فرمایا کہ اگر تمہارا سچا ہے تو یہ آیت پڑھو "فصل عسیم ان قولہم ان تقسد وانی الارض وتقطعوا ارحامکم"۔

۹۲۶۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رحم کا تعلق زحمان سے ہے پس جو کوئی اس سے اپنے آپ کو جوڑتا ہے میں بھی اس کو اپنے سے جوڑ لیتا ہوں اور جو کوئی اس سے توڑتا ہے میں بھی اپنے آپ کو اس سے توڑ لیتا ہوں۔

۹۲۷۔ سعید بن ابی مریم، سلیمان بن بلال، معاویہ بن ابی مرود، یزید بن رومان عروہ، حضرت عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا، رحم درشت داری ہر جن سے ملی ہوئی، شرف ہے جو شخص اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔

۵۷۰۔ صدیجی سے ہم کی سیرابی برتی ہے۔

۹۲۸۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے ان سے عمرو بن عاص نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ کھلے بندوں، خفیہ طور پر نہیں، آپ نے فرمایا کہ آل ابی طالب (عمرو نے بیان کیا کہ محمد بن جعفر کی کتاب میں اس لفظ آل) کے بعد کوئی لفظ چھوٹا ہوا تھا (تو اس آل مذکور کے متعلق فرمایا کہ) وہ میرے ولی نہیں ہیں۔ میرا ولی تو اللہ اور اسے مسلمان ہیں عتبہ بن عبد الواحد نے اس میں یہ اضافہ کیا، ان سے بیان نے بیان کیا، ان سے قیس نے اور ان سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، العتبہ ان سے میری قرابت ہے اور میں ان کے ساتھ صدیجی کر دوں گا۔

۵۷۱۔ بدلہ دینا صدیجی نہیں ہے،

۹۲۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں اعش جس بن عمرو اور ذہیر نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے سفیان نے بیان کیا کہ اعش نے یہ حدیث نبی کریم

إِنْ شِعْلَكُمْ فَمَكَّ عَسَيْتُمْ أَنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ مِمَّنْ وَتَقْطَعُوا أَرْسَامَكُمْ۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ اللَّهُ مَنْ وَمَلَكَ وَمَلَكَةٌ وَمَنْ قَطَعَكُمْ قَطَعْتُكُمْ۔

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ وَمَنْ قَطَعَكُمْ قَطَعْتُكُمْ۔

بَابُ نَبِيِّ الرَّحْمَنِ بِلَا لِحَاءٍ۔ ۹۲۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قُتَيْبِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لَا خَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ: إِنَّ آلَ أَبِي قَالَ عَمْرُو بْنُ كَيْتَابٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بَيَّاضٌ - كَسِيُوا يَا وَبِيَّ فِي إِيْمًا وَلِيًّا اللَّهُ وَمَالِهِ الْمُؤْمِنِينَ. زَادَ عَنِّي بَنُ عَبْدِ الْعَازِجِ عَنْ بَيَّانٍ عَنْ قُتَيْبٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ قَالَهُمْ سَحِيحٌ أَجَبَهَا بَيْتُهَا تَعْنِي: أَجَبَهَا بِجَمَلَتِهَا۔

بَابُ كَيْسِ الزَّاهِلِ يَأْكُلُ فِيهِ۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَذُهَيْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَذْفَعْهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ دے کر نہیں بیان کی، لیکن حسن اور فطرنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کی۔ فرمایا کہ کسی کام کا بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ نہ کیا جا رہا ہو تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔

۵۷۲۔ جس نے شرک کی حالت میں صلہ رحمی کی اور پھر اسلام لایا۔

۹۳۰۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں حکیم بن مزام نے خبر دی، انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آنحضرتؐ کا ان کاموں کے بارے میں کیا خیال ہے۔ جن میں عبادت سمجھ کر زادِ جاہلیت میں کرتا تھا مثلاً صلہ رحمی، غلام کی آزادی، صلہ رحمی، کیلئے ان پر ثواب ملے گا؟ حکیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضورؐ اکرمؐ نے فرمایا: تم ان تمام اعمال خیر کے ساتھ سلام دے ہو جو پیچھے کر چکے ہو۔ اور ابو الیمان کے واسطے سے بھی ”اتخنت“ بیان کیا جاتا ہے۔ اور عمر صالح اور ابن المسافر نے بھی ”اتخنت“ بیان کیا اور ابن اسحاق نے بیان کیا کہ ”تخنت“، نیک کام کرنے کے معنی میں ہے، اور ان کی متابعت حشام نے اپنے والد کے واسطے سے کی۔

۵۷۳۔ جس نے دوسرے کے بچے کو اپنے ساتھ کھیلنے دیا یا اسے بوسہ دیا اس کے ساتھ جنسی مذاق کی۔

۹۳۱۔ ہم سے حبان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انھیں خالد بن سعید نے، انھیں ان کے والد نے، ان سے ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی، میں ایک زرد قمیض پہنے ہوئے تھی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ”سنۃ سنۃ“ عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ یہ حبشی زبان میں ”اچھا“ کے معنی میں ہے۔ ام خالد نے بیان کیا کہ پھر میں آنحضرتؐ کی خادمہ نوبت سے کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا، لیکن آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے کھیلنے دو۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ تم ایک زائد تک زندہ رہو، اللہ تمہاری عمر خوب طویل کرے۔ تمہاری زندگی وراثہ ہو، عبداللہ نے بیان کیا، چنانچہ انھوں نے بہت طویل عمر پائی اور ان کی طویل عمر کے چرچے ابھرنے لگے۔

۵۷۴۔ بچے کے ساتھ زخم و شفقت، اسے بوسہ دینا اور گلے

الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنًا وَفَطَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَأْمِلُ بِالْمُكَايِدِ وَلَكِنَّ الْوَأْمِلَ الَّذِي إِذَا فَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا بِأَبٍ مِّنْ وَمَلَّ رَحِمُهُ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِلَاقٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَأَيْتَ إِنْ مَرَّ امْرَأَةٌ أَتَخَنَّتْ يَمَانًا لِّجَاهِلِيَّةٍ مِنْ صِلَةٍ وَوَقَاتٍ وَصَدَقَةٍ هَلَّا لِي فِيهَا مِنْ أَجْرِ أَجْبِرَ. قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَلَّمْتُ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ وَيَقَالُ أَيْضًا عَنْ أَبِي الْيَمَانِ أَنَّهُ تَخَنَّتْ: وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَايِرِ تَخَنَّتْ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَانَ التَّخَنُّتُ التَّبَرُّؤُ وَتَابَعَهُمْ حِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ:

بِأَبٍ مِّنْ تَرَكَ صَبِيَّةً غَيْرَهُ حَتَّى تَلْعَبَ بِهِ أَوْ قَتَلَهَا أَوْ مَا زَحَمَهَا

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا حَبَانٌ أَخْبَرَنَا قَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَنِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَى قَمِيصٍ أَحْمَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَنَّةُ سَنَةٍ قَالَ قَبْدَةُ اللَّهُ وَرَحِمَ الْجَبَشِيَّةُ حَسَنَةً. قَالَتْ فَمَا هَبْتُ أَلْعَبُ بِهَا تَحِيَّةَ النَّبُوَّةِ فَتَبَرَّأْتُ أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْعَبِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَلْعَبِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَلْعَبِي وَأَخْلِقِي قَالَ قَبْدَةُ اللَّهُ فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرْتُ لَهَا مِنْ بَقَايَاهَا بِأَبٍ مِّنْ رَحِمَتِ الْوَالِدِ وَتَقْبِيلِهِ وَ

سے لگنا۔ ثابت نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے (ابراہیم رضی اللہ عنہ) کو لیا اور انھیں بوسہ دیا اور ناک لگائی۔

۹۳۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نعم نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا آپ سے ایک شخص نے (حالت احرام میں) مجھ کے مارنے کے متعلق پوچھا کہ اس کا کیا کفارہ ہوگا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم کہاں کے ہو؟ اس نے بتایا کہ عراق کا۔ فرمایا کہ اس شخص کو دیکھو (مجھ کی جان لینے کے تادیب کا مسئلہ پوچھتا ہے) حالانکہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے قتل کر ڈالا، میں نے حضور اکرم سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ یہ دوڑوں میں حسین رضی اللہ عنہما) دینا میں میرے دو چھوڑ میں۔

۹۳۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن ابی بکر نے حدیث بیان کی انھیں عروہ بن زہری نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زہری مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ میرے یہاں ایک عورت آئی، اس کے ساتھ دو بچے تھے مانگنے آئی تھی میرے پاس سے سوا ایک کھجور کے اسے کچھ دلا۔ میں نے اسے دو کھجور دے دی، اور اس نے اسے اپنی دونوں لڑکیوں کو تقسیم کر دی، پھر اٹھ کر چلی گئی۔ اس کے بعد حضور اکرم تشریف لائے تو میں نے آنکھوں سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص بھی اسی طرح کی لڑکیوں کی کسی بھی بات کی ذمہ داری لے گا اور ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم سے حجاب بن جائیں گی۔

۹۳۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید قبری نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقتاوہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا (جو بچی تھیں) آپ کے شاذ مبارک پر تھیں پھر آنحضرت نے نماز پڑھی، جب آپ رکوع کرتے تو انھیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو پھر اٹھا لیتے۔

۹۳۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، انھیں

معاذ بن عبد اللہ۔ قَالَ ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ.

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي نَعْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا لِرَبِّ بْنِ عُمَرَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ ذِمَّةِ الْبَعِثِ فَقَالَ مِثْنُ أَنْتَ؟ فَقَالَ مِثْنُ، أَهْلُ الْغِرَانِ، قَالَ أَنْظِرُوا إِلَيَّ هَذَا بَيْتًا لِي عَنْ ذِمَّةِ الْبَعِثِ وَهَذَا قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُمَا رَجُلَا نَتْنَا مِنْ الدُّنْيَا.

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَلَئَتْ إِبْرَاهِيمَ وَصَلَتْ حَدَّثَنَا قَالَتْ: حَبَّأَتْنِي امْرَأَةً مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسَالُفِي فَلَمَّ عَمْدًا عِنْدِي غَيْرَ تَمَرَّةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا فَنَشْتَمَتَا بَيْنِي! بَلَّغْتُهُمَا شَمًّا فَأَمَّتْ فَخَرَجَتْ فَتَأَخَّلَ النَّبِيُّ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّ شَمَّهُ فَقَالَ: مَنْ يَلِي مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا الْكَوْكَبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَعَسَى فَإِذَا رَكَعَ وَصَنَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا.

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

الذہری حدثنا أبو سلمة بن عبد الرحمن عن عبد الله بن مسعود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهَذَا الْأَخْضَرُ بْنُ حَابِسٍ الدَّيْلَمِيُّ بَالِشًا، فَقَالَ الْأَخْضَرُ إِنِّي عَشْرَةٌ مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبِلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَظَنَرُ الْيَزِيدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ ۚ

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ أَهْرَاقِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَقْبَلُونَ الصَّبِيَّانِ إِنَّمَا تَقْبَلُهُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَا مِلْكُ لَكَ إِنْ تَزَرَ اللَّهُ مِنْ تَعْلِيكَ الرَّحْمَةَ ۚ

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو فَرَسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِيمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيٌّ فَإِذَا مَرَّ مِنَ السَّبِيِّ قَدْ تَحَلَّبُ شَدِيحًا تَسْبِيًّا إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبِيِّ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَآصَفَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْرُونَ هَذِهِ طَارِحَةٌ وَلَدَاهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَوْ هِيَ تَقْدَرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ اللَّهُ أَدْعُهُمْ بِعِبَادَةٍ مِنْ هَذِهِ بُولَدَهَا ۚ

باب ۵۱ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً حُزْمٍ

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الذَّهَرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً حُزْمٍ فَأَمْسَكَ مِنْهَا لَا تَسْقُتُ وَتَسْعِي عَيْنٌ حُزْمًا إِذَا نَزَلَ فِي النَّارِ مِنْ جُورٍ وَآحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْحُزْمِ مِائَةٌ

زہری نے ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا۔ اخضر کے پاس اترے بن حابس بن علی بن مسعود نے اس پر کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ اخضر نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ جو لڑکے دوسروں پر ادرم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

۹۳۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے سفیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں۔ ہم تو انھیں بوسہ نہیں دیتے (یعنی ان سے پیار و محبت نہیں کرتے) اخضر نے فرمایا اگر انہوں نے تمہارے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

۹۳۷۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو فرسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے، قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا پستان دودھ سے بھرا ہوا تھا۔ وہ جب کسی شیر خواں بچہ کو دیکھ لیتی تو اپنے پیٹ سے لگا لیتی اور اسے دودھ پلاتی، ہم سے حضور اکرم نے فرمایا کہ کیا تم تصور کر سکتے ہو کہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں، قدرت کے باوجود یہ اپنے بچہ کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ اخضر نے اس پر فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحیم ہے جتنا عورت اپنے بچہ پر رکھتی ہے۔

۵۱۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے۔

۹۳۸۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ اخضر نے فرمایا کہ اللہ نے رحمت کے سو حصے بنائے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے حصے رکھے۔ صرف ایک حصہ زمین پر اتارا اور اسی کی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔ گھوڑی بھی اپنے بچے کے اوپر سے اپنا پاؤں

الْفَلَاخُ مَنْ دَفَعَ الْفَرَسَ حَافِرًا عَنِ وَلِيِّهِ خَشِيَةً أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ

باب ۵۶۶ - قَتْلُ الْوَلَدِ خَشِيَةً أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ

۹۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُعَيْبُ عَنْ مَشْغُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ بْنِ شَرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ الدَّيْنِ أَهْظَمُ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ ذِيًّا أَوْ هُوَ خَلَقَكَ ثُمَّ قَالَ أَيْ؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشِيَةً أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيْ؟ قَالَ: أَنْ تَزَا فِي حَلِيلِكَ جَارَكَ: دَا نَزَلَ اللَّهُ تَصَدَّقْ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالسَّيِّئُ

لَا مَسَدَ عُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا

آخِرُهُ

باب ۵۶۷ - وَضِعُ الصَّبِيِّ فِي الْحَجَرِ

۹۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَتِي مَاتَتْ أَيْتُهَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعْتُ صَبِيًّا فِي حَجَرٍ يَحْيِيكَ قَبَالَ عَلَيْهِ فَنَدَا عَائِشَةُ فَأَتَتْهُ

باب ۵۶۸ - وَضِعُ الصَّبِيِّ عَلَى الْفَخْزِ

۹۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَادِيٌّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِمَّنْ حَدَّثَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مِمَّنْ حَدَّثَ عَنْ أَبِي عُمَانَ التَّحَدِي مِمَّنْ حَدَّثَ أَبُو عُمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ مِمَّنْ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَأْخَذَ فِي فَيْقَعِدِي عَلَى نَحْبِهِ وَفَيْقَعِدُ الْحَسَنِ عَلَى نَحْبِهِ وَالدُّخْرَى ثُمَّ يَضَعُهَا ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَسْأَلُكُمْ عَنْهُمَا وَ عَنْ هَلِي قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ الشَّيْخُ خَذَمَ فِي حَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ

اس خوف سے اٹھاتی ہے کہ اسے تکلیف ہوگی۔
۵۶۶ھ۔ اولاد کو روزی کے خوف سے قتل کرنا۔

۹۳۹ھ۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبری انھیں منصور نے، انھیں ابو داؤد نے، انھیں عمرو بن شرحبیل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا، یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ انھوں نے کہا، پھر اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے لڑکے کو اس خوف سے قتل کرو کہ اگر زندہ رہا تو تمہاری روزی میں شریک ہوگا۔ انھوں نے کہا اس کے بعد؟ انھوں نے فرمایا، یہ کہ تم اپنے بڑوسی کی بری سے زنا کرو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی انھیں اس ارشاد کی تائید میں آیت نازل کی کہ "اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے" الآیہ

۵۶۷ھ۔ بچہ کو گود میں لینا

۹۴۰ھ۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، انھیں ابن کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچہ کو اپنی گود میں لے کر اس کی تحنیک کی اور اس نے انھیں گود پر شاپ کر دیا۔ چنانچہ انھوں نے پانی منگا کر اس کو حصہ پر ڈالا۔

۵۶۸ھ۔ بچہ کو ران پر رکھنا۔

۹۴۱ھ۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عازم نے حدیث بیان کی۔ انس سے عمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا، وہ ابو عثمان ہندی کے واسطے سے بیان کرتے تھے اور ابو عثمان ہندی نے ان سے حدیث ابو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی ایک ران پر بٹھاتے تھے اور حسن رضی اللہ عنہ کو دوسری ران پر بٹھاتے تھے، پھر دونوں کو ملائے اور فرماتے، اے اللہ! ان دونوں پر رحم کر کہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔ اور علی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی سلیمان تیمی نے بیان کیا کہ میرے دل میں شبہ

پیدا ہو گیا تھا (روایت کے سلسلہ میں) اور میں سوچنے لگا کہ کیا واقعی مجھ سے اس طرح (واسطے سے) بیان کیا گیا ہے اور میں نے حدیث ابو عثمان بھنسی سے براہ راست نہیں سنی ہے؟ پھر میں نے دیکھا تو میں نے اس حدیث کو بھی ان احادیث میں لکھا ہوا پایا جن میں نے ابو عثمان سے سنا تھا۔

۵۷۹۔ مراسم و تعلقات کو نبھانا ایمان میں سے ہے۔

۹۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھے کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں آتی تھی جتنی خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتی تھی۔ وہ انحضرتؐ کی گھر سے شادی سے تین سال پہلے وفات پا چکی تھیں (میری غیرت کی وجہ تھی) کہ انحضرتؐ کو میں بکثرت (ان کے اوصاف حمیدہ) کا ذکر کرتے سنتی تھی۔ اور اُن حضورؐ کو ان کے رب نے حکم دیا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو حُریت میں جو بی بی متبرکات کے ایک محل کی خوشخبری سنا دیں انحضرتؐ ان کے لیے اتنا اہتمام فرما کر بکری ذبح کرتے اور ان کی سبیلوں میں اس کا گوشت تقسیم کر دیتے تھے۔

۵۸۰۔ یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت

۹۴۳۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد البر بن ابی حاتم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، اور آپؐ نے شہادت اور درمیان فی انگلیوں کے اشارہ سے (قرب کو) بتایا۔

۵۸۱۔ برادران کے لیے کوشش کرنے والا۔

۹۴۴۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان بن مسلم رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے کہ انحضرتؐ نے فرمایا، برادران اور مسکینوں کے کام کرنے والا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ یا اس شخص کی طرح ہے جو دن میں روزے رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے۔

۹۴۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید دہلی نے ان سے ابن مطلق کے مولا ابو الغیث نے،

قُلْتُ حَدَّثْتُ بِكَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ
أَسْمَعُهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ فَتَلَّزَمْتُ
فَوَحَّدَنِي عَنْهُمَا مَكْتُوبًا فِيمَا
سَمِعْتُ:

باب ۵۷۹ حسن العهد من الإيمان:

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ: مَا غَزَتْ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غَزَتْ عَلَى
خَدِيجَةَ وَلَعَلَّهَا هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي
بَشَلَّةٍ سَتَيْنِ بِنَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا
وَلَعَلَّهَا امْرَأَةٌ مَيَّةٌ أَنْ تَبْشُرَهَا بِبَيْتٍ فِي
الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيْذًا لَمْ
يُشَاءَ لَمْ يَمُوتْ عَيْدِي فِي خُلَّتِيهَا
مِنْهَا:

باب ۵۸۰ فضل من يورث یتیمًا:

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا وَ
كَأَجَلُ الْيَتِيمِ فِي الْخَبَةِ هَكَذَا وَقَالَ بِأَصْبَعِهِ
الْشَّيْبَةَ وَالْوَسْطَى:

باب ۵۸۱ الشاخی علی الآراء ملة:

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَشَاخِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ
وَالْمُسْكِينِ كَأَنَّمَا جَدُّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَأَنَّمَا
يَقُومُ التَّحَامَةَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ:

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الْبَلْبَاسِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ

مُطِيعٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هُوَ الَّذِي مَنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ :

باب ۵۸۲ - السَّاعِي عَلَى الْمُسْكِينِ :

۹۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : السَّاعِي عَلَى الْإِسَاءَةِ مِلَّةٌ وَالْمُسْكِينِ كَالْمَجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَاحْبِبُهُ قَالَ يَسْلَفُ النَّفْسُ كَمَا نَفَا ثَمِيرٌ لَا يَفْتَدُو كَالْمَقَامِ لَا يَفْطَرُ :

باب ۵۸۳ - حَسْبُ النَّاسِ وَالْمَجَاهِدِ :

۹۴۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَنُوبٌ عَنْ أَبِي جَلَدَةَ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَقْبَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَنَ شَيْبَةً مُتَقَارِبُونَ فَأَقْبَمْنَا عِشْدَةً عَشْرِينَ لَمِكةً فَقُلْنَا أَنَا إِشْتَقْنَا أَهْلَنَا وَ سَأَلْنَا عَنْهُمْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَدْنَا وَ كَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا ، فَقَالَ : انْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِمُوهُمْ وَمَرُّوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا مَأْتُمُو فِي أَمْرِي وَإِذَا أَحْضَرْتِ الصَّلَاةَ فَلْيُؤْذِنُ رُكْعًا

أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَوْمُكُمْ

أَكْبَرُكُمْ :

۹۴۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْبِ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هَالِمٍ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِعَرِيْقٍ إِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَحَّدَ مِثْرًا حَنْزَلًا حَبِيصًا فَغَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَدَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَمَّا بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ

ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح :

۵۸۲ - مسکین کے لیے کوشش کرنے والا -

۹۴۶ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ، ان سے مالک نے حدیث بیان کی ، ان سے ثور بن زید نے ، ان سے ابو العباس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - میراؤں اور مسکینوں کے لیے کوشش کرنے والا ، اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے عبد اللہ تعنی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ مالک نے کہا شک فتنی کوتاہی کہ اس شخص جیسے جو رات بھر عبادت کرتا ہے اور تنگ نہیں اور دن میں روزے رکھتا ہے اور بے روزے نہیں رہتا -

۵۸۳ - انسانوں اور جانوروں پر رحم -

۹۴۷ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ، ان سے ابوبکر بن حویرث نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے - اور ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے - ہم آنحضرت کے ساتھ بیس دن تک رہے - پھر آنحضرت کو خیال ہوا کہ ہمیں اپنے گھر کے لوگ یاد آ رہے ہوں گے اور آنحضرت نے ہم سے ان کے متعلق پوچھا جنہیں ہم اپنے گھروں پر چھوڑ کر آئے تھے - ہم نے آنحضرت کو تفصیلات بتائیں ، آنحضرت بڑے نرم خو اور بڑے رحم کرنے والے تھے آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ اور اپنے گھر والوں کو سکھاؤ اور بتاؤ - اور تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے ، اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص تمہارے لیے اذان دے پھر جو تم میں بڑا ہر وہ امامت کرے -

۹۴۸ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ، ان سے مالک نے حدیث بیان کی ، ان سے ابوبکر کے مولا سہیب نے ، ان سے ابوالحسان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - ایک شخص راستہ چل رہا تھا کہ اسے بڑے زور کی پیاس لگی - اسے ایک کنواں ملا اور اس نے اس میں تر کر پانی پایا جب باہر نکلا تو وہاں ایک کتا موجود تھا جو باپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے تری کو چاٹ رہا تھا - اس شخص نے کہا کہ یہ کتا بھی اتنا ہی زیادہ پیاسا معلوم ہوتا ہے جتنا میں تھا چنانچہ وہ پھر کون میں اترا اور

مِنَ الْعَلَمِیْنَ مِثْلَ الَّذِیْ یُحَنِّ بِکُمْ فِی مَغْزَلٍ اَنْیَسَ فَمَلَا
خُطْبَةً ثُمَّ اَمْسَكَ بِیَدِهِ فَسَقَى الْکَلْبَ فَشَكَرَ لِلّٰهِ لَہٗ فَعَفَرَ
لَہٗ یَا لَوْ اَبَا رَسُوْلٍ اَمَّا وَبَاۗءَ لَنَا فِی الْبَحَاۗئِ اُجْحَدًا فَقَالَ
فِیْ کُلِّ ذَاتِ کِبَدٍ نَّهْبَةٌ اُجْرَةٌ

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا ابُو الْوَلَدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ
قَالَ اَخْبَرَنِي ابُو سُلَيْمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی
مَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَقَالَ اَعْدَائِیْ وَهَوَیْ
الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ حَمْنِیْ وَمَحْمَدٌ اَوْلَادُ تَرْحَمْنَا
اَحَدًا، فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا عَرَابِیَّ: لَقَدْ حَجَجْتَ وَاَسْعَا تَرِیدُ رَحْمَةً مِنَ اللّٰهِ

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا ابُو یَعْقِبٍ حَدَّثَنَا ذُکَیْیَا عَنْ عَاجِرٍ
قَالَ سَمِعُهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِیْرٍ
یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ فِی تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ
وَقَعَا لَمِنْهُمْ کَمَثَلِ الْحَبْدِ اِذَا اشْتَكَی اَعْضَاؤُ
حَدَّ اَعْلٰی لَہٗ سَاثِرٌ جَبَدٌ بِالسَّهْرِ

وَالْحُسْبٰی

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا ابُو الْوَلَدِ حَدَّثَنَا ابُو عَوَاثَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ عَزَسَ
غَرَسًا فَاصْلَحَ مِنْہُ اِنْسَانٌ اَوْ دَابَّةٌ اِلَّا كَانَ
لَہٗ حَسَدٌ قَدٌ

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبُو حَدَّادٍ
اَلْعُمَشِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی زُهْدِیُّ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِیْرَ
بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ

۹۵۳۔ اَلْمَوَاصَاۃُ بِالْخَبَارِ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی
وَاَعْبُدُوْا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِہٖ

اپنے جوتے میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلایا، اللہ
تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو پسند کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔ صحابہ
نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ معاملہ میں بھی اجر
مِلتا ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ تمہیں ہر جاندار کے باب میں اجر ملتا ہے۔

۹۴۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان
سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابوسلم بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نازکے لیے
کھڑے ہوئے اور ہم بھی آنحضرت کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ نماز پڑھتے ہی

ایک انصاری نے کہا اے اللہ مجھ پر رحم کر اور مجھ پر اور ہمارے ساتھ کسی اور
پر رحم کر جب آنحضرت نے سلام پھیرا تو انصاری نے فرمایا کہ تم نے ایک وسیع
چیز کو تنگ کر دیا۔ آپ کی مراد اللہ کی رحمت تھی۔

۹۵۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ذکریانے حدیث بیان
کی۔ ان سے عامر نے کہا کہ میں نے انھیں یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے نفعان بن
بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا: وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم کو منزل کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ
کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جہم جیسا پاؤ
گے کہ جب اس کا کوئی ایک عضو بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف
محسوس کرتا ہے کہ غینا ڈھاتی ہے اور جسم حرارت و بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۹۵۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، اللہ سے ابو عوانہ نے حدیث بیان
کی، ان سے قتادہ نے نوران سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی مسلمان کسی درخت کا لہو لکھتا ہے اور
اس درخت سے کوئی انسان یا جانور کھاتا ہے تو لکھنے والے کے لئے وہ
وہ صدقہ ہوتا ہے۔

۹۵۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے
حدیث بیان کی، ان سے عیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زہد بن وہب
نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جریر بن عبداللہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۹۵۳۔ پڑوسی کے بارے میں وصیت کرنے والا، اور اللہ
تعالیٰ کا ارشاد اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو

شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو۔
ارشاد ”مَحْتَلًّا فَخُورًا“ تک ۔

قَبِيْثًا وَيَا نَوَالِيْكَ اِيْمَانًا اِلَى قَوْلِهِ
مَحْتَلًّا فَخُورًا :

۹۵۳۔ ہم سے اصحاب بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے کہا کہ مجھے ابوبکر بن محمد نے خبر دی۔ انھیں عمرو نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبریل مجھے پڑوسی کے بارے میں مسلسل اس طرح وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گذر کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک کر دیں گے۔

۹۵۴۔ ہم سے محمد بن مہنازل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبریل علیہ السلام مجھے اس طرح مسلسل پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گذر کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک کر دیں گے۔
۵۸۵۔ اس شخص کا گناہ جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ رہو۔ ”یُولَقِبْنَ“ اسی پہلکین ”مَرْبِقًا“ مہلکا۔

۹۵۵۔ ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ابی شریح نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا۔ واللہ ایمان نہیں لاتا، واللہ وہ ایمان نہیں لاتا، واللہ وہ ایمان نہیں لاتا، کو؟ یا رسول اللہ! فرمایا وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ اس روایت کی متابعت شبابہ اور اسد بن موسیٰ نے کی حمید بن اسود، عثمان بن عمر، ابوبکر بن عیاش اور حذیب بن اسحاق نے ابو ذئب کے واسطے سے بیان کیا ان سے مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔

۵۸۶۔ کوئی عورت اپنی پڑوسن کے لیے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے۔
۹۵۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، آپ سعید مقبری ہیں۔ ان سے ابن کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اے مسلمان عورتو! تم میں کوئی عورت اپنی کسی پڑوسن کے لیے کسی بھی چیز کو ہدیر میں دینے کے لیے حقیر و معمولی نہ سمجھے خواہ بکری کا پام یا بی کیوں نہ ہو۔

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا سَامِعُ بْنُ أَبِي أَدِيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ لَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا ذَالَ يُؤْمِنِي جَبْرِيلُ يُلْجَأُ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُنِي ۖ
۹۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْنَزَلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا ذَالَ جَبْرِيلُ يُؤْمِنُنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُنِي ۖ
بَابُ ۵۸۵ لَا يَأْتِي مَنْ جَارُهُ بِوَأَيْقَةٍ يُؤْمِنُهُمْ بِمَهْلِكِهِمْ مَرْبِقًا ۖ

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي شَرِيْحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ وَمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الَّذِي لَا يَأْتِي مَنْ جَارُهُ بِوَأَيْقَةٍ تَأْبَهُ شَبَابُهُ وَأَسَدُ بْنُ مُوسَى وَقَالَ حَمِيْدُ بْنُ الْأَسودِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ وَشُعَيْبُ بْنُ النَّمَّانِ هَذَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۖ

بَابُ ۵۸۶ لَا تُحْقِرَنَّ جَارَكَ لِجَارَتِهَا ۖ
۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ هُوَ الْمُقْبَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تُحْقِرَنَّ جَارًا لِّجَارَتِهَا وَلَوْ خِدْسِينَ شَاةٍ ۖ

بَاب ۵۸۷ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

الْآخِرِ فَلَا يَكُونُ فِي حَاسَةٍ ۝

۹۵۷- حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَكُونُ فِي حَاسَةٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَفِيًّا، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ ۝

۹۵۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شَدَّادٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَدْنَاءَ وَابْنِ مَرْثَدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ حَاسَةً، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَفِيًّا جَائِزَةً قَالَ وَمَا جَائِزَةٌ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْبَيْتَةُ وَالصَّيْةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ يَزِيدُ ذَلِكَ مَوْعِدًا عَلَيْهِمْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ ۝

بَاب ۵۸۸ حَقُّ النُّجَارِ فِي قُرْبِ الْأَجْوَابِ ۝

۹۵۹- حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي حَاسَةً بَيْنَ يَدَيَّ أَيْتُهُمَا أُمِّدِي قَالَ إِنْ أَقْرَبْتَهُمَا مِنْكَ بَابًا ۝

بَاب ۵۸۹ كُلُّ مُعَذِّدٍ صَدَقَ ۝

۹۶۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَاةٍ

(متعلقہ صفحہ گذشتہ) سے معنی اگر کسی کو جی میسر ہے تو اسے بھی پڑوس کو بدیر کرنے میں شرم محسوس نہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ عذاب کے تباد لے کے ذریعہ تعلقات کی خوشگوار ہی میں مداخلت ہے۔

۵۸۷۔ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔

۹۵۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاخص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حصین نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے، اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورد خاموش رہے۔

۹۵۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرما رہے تھے، آنکھوں نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی جائزہ (عطایا اور صیافت میں اہتمام) کے ذریعہ عزت کرے، پڑوس کا یا رسول اللہ! جائزہ کتنا ہے؟ فرمایا ایک دن اور رات تک۔ اور میری تین دن کی ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بہتر بات کہے یا خاموش رہے۔

۵۸۸۔ پڑوس کا حق دروازہ کی قریب کے اعتبار سے۔

۹۵۹۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابوعمران نے خبر دی، کہا کہ میں نے طلحہ سے سنا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میری دو پڑوسیں ہیں اگر بدیر ایک ہو تو ان میں سے کس کے پاس بدیر بھیجوں؟ فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے (بہتر) دروازے سے (نزدیک) قریب ہو۔

۵۸۹۔ ہر معذنی صدق ہے۔

۹۶۰۔ ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعسانہ نے

(متعلقہ صفحہ گذشتہ) سے معنی اگر کسی کو جی میسر ہے تو اسے بھی پڑوس کو بدیر کرنے میں شرم محسوس نہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ عذاب کے تباد لے کے ذریعہ تعلقات کی خوشگوار ہی میں مداخلت ہے۔

قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُعَذِّبٍ صَدَقَةٌ
۹۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ
فَيُعْطَى بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَتَصَدَّقُ
فَالْتُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ
قَالَ فَيُعْطَى ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْفُوفُ
فَالْتُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَأْمُرُ
بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ ، قَالَ
فَبِإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمِيطُ
عَنْ الشَّجَرِ حَاتِلَةً لَهُ
صَدَقَةٌ

باب ۵ طیب الکلام - وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الطَّيْبَةُ صَدَقَةٌ

۹۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُوَيْسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ حَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ
قَالَ أَذْكَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ
فَتَقَوَّدَ مِنْهَا وَاشْتَخَّ أَبُو جَعْفَرٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ
فَتَقَوَّدَ مِنْهَا وَاشْتَخَّ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ شُعْبَةُ
أَمَّا مَدَّيْنِ فَلَا أَسْأَلُكَ عَنْهُ قَالَ اتَّقُوا
النَّارَ وَتَوَيْشِقِ ثَمَرَةَ فَإِنْ
لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ
طَيِّبَةٍ

باب ۵ السِّفْقِ فِي الدَّامِرِ عَلَيْهِ

۹۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شُعَابٍ عَنْ
هُرَاقَةَ بْنِ الزَّيْبِرِ أَنَّ هَاشِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بھلائی صدقہ ہے ۔

۹۶۱ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ، ان سے شعبہ نے حدیث بیان
کی ، ان سے سعید بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ اشعری نے حدیث بیان کی ان
سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے دادا (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) نے
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، ہر مسلمان ہر صدقہ کرنا ضروری
ہے صحابہؓ نے عرض کی ، اگر کوئی چیز کسی کو (صدقہ کے لیے جو میسر نہ ہو)
آنکھوں سے فرمایا پھر اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اس سے خود کو بھی
فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے صحابہؓ نے عرض کی اگر اس میں اس
کی استطاعت نہ ہو؟ یا کہا کہ نہ کر سکے؟ آنکھوں سے فرمایا کہ پھر کسی
حاجت مند پریشان حال کی مدد کرے ، صحابہؓ نے عرض کی اگر وہ بھی نہ کر
سکے - فرمایا کہ پھر بھلائی کی طرف لوگوں کو رغبت دلائے یا "بالمعروف"
آپ نے فرمایا ، عرض کی اور اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آنکھوں سے فرمایا کہ پھر
برائی سے رکاوٹ ہے کہ یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے ۔

۵۹۰ - تشریحی کلام - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی بات بھی صدقہ ہے ۔

۹۶۲ - ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی ، کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی انھیں خیر نے اور ان سے سعدی بن
حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا اور
اس سے پناہ مانگی اور چہرے سے اعراض و ناگواری کا اظہار کیا ، پھر
آنکھوں سے جہنم کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور چہرے سے اعراض و
ناگواری کا اظہار کیا شعبہ نے بیان کیا کہ دو مرتبہ (آنکھوں سے جہنم سے پناہ
مانگنے کے سلسلے میں) مجھے کوئی شک نہیں ہے ۔ پھر آنکھوں سے فرمایا کہ
جہنم سے بچو ، خواہ ادھی کھجور ہی (کسی کو صدقہ کر کے) ہو سکے اور اگر کسی کو
یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعہ (جہنم سے بچو)

۵۹۱ - تمام معاملات میں نرمی

۹۶۳ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ۔ ان سے ابراہیم
بن سعید نے حدیث بیان کی ۔ ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے اور
ان سے عروہ بن زبیر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ

عہد نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا "اسام علیکم" (تھیں موت آئے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں اس کا مفہوم سمجھ گئی اور میں نے ان کا جواب دیا کہ "وعلیکم السلام واللہ" (تھیں موت آئے اور لعنت ہو) بیان کیا کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "عہد، عائشہ! اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی اور مہافت کو پسند کرتا ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ نے نہیں سنا، انھوں نے کیا کہا تھا حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے اس کا جواب دے دیا تھا کہ "وعلیکم" (اور تمہیں بھی)

۹۶۴۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا صحابہؓ ان کی طرف دوڑے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے پیشاب کو مت رد کو پھر آپ نے پانی کا ڈول منگایا اور وہ پیشاب کی جگہ پر بہا لیا گیا۔

۵۹۲۔ مومنوں کا باہمی تعاون

۹۶۵۔ ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ بن ربیعہ بن ابی بردہ نے کہا کہ مجھے میرے دادا ابو بردہ نے خبر دی، ان سے ان کے والد ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مومن دوسرے مومن کے لیے مثل بنیاد کے ہے کہ اس کا بعض حصہ بعض حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔ پھر آپ نے اپنی انگلیوں کی تشبیہ کی، حضور اکرمؐ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک صاحب نے آکر سوال کیا یا رسول اللہ! کوئی ضرورت پوری کرنی چاہتے تھے، آنحضورؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اس کی سفاشی کر دنا کہ تمہیں بھی اچھے، اور اللہ جو چاہتا ہے اپنے نبیؐ کی زبان پر جاری کرتا ہے۔

ذُو الْجَنَّةِ مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اسَامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ مَا بَشَرُهُ فَقَهَمْتُهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمْ وَالسَّامُ وَاللَّعْنَةُ. قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعَلَا يَا هَاشِثَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْبِرْفَقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَوْ نَسَمُ مَا قُلْنَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ:

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَوَّادٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزِرْ مُرَّةً شَرًّا دَعَا بَدَلُو مِنْ مَاءٍ نَضِبَ عَلَيْهِ:

بَابُ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ ۙ ۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي حَدَّثَنِي أَبُو بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبَنِيَّانِ يَسْنَدُ بَعْضُهُمَا بَعْضَهُ شَرٌّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِمْ وَكَأَنَّ الْيَتِيمَ مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلًا لِدُجَاءِ رَجُلٍ يَسْأَلُ أَوْطَارَ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ يُوْجِّهِهِمْ فَقَالَ اشْفَعُوا أَمْلَوْا جُودًا وَلَيَقْبَضَنَّ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ مَا شَاءَ:

الحمد لله تفہیم البخاری کا چوبیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پچیسواں پارہ

۵۹۳۔ ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہو کہ جو کوئی منافق کرے گا: نیک بات میں اس کو بھی

اس میں سے ایک حصہ ملے گا اور جو کوئی سفارش کرے گا: بری بات

میں اس پر بھی اس میں سے ایک بوجھ ہوگا اور اللہ ہر چیز کا جہد باندھے

والا ہے۔ ”کہنے لگا: ”بمعنی الغیب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے

فرمایا کہ جہنم زبان میں ”دیکھ لیں“ بمعنی اجرین ہے۔

۹۶۵۔ ہم سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان

کی۔ ان سے برید نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی مانگے والا یا ضرورت مند آتا تو انھوں نے

فرمانے کہ تم سفارش کرو تاکہ تمہیں بھی اجر ملے اور اللہ اپنے نبی کی زبان پر جانتا ہے جاری

کرنا ہے۔

۵۹۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت بدگوئی کی نہ تھی اور نہ آپ

اسے برداشت کرتے تھے۔

۹۶۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔

ان سے سلیمان نے۔ انہوں نے ابو داؤد سے سنا۔ انہوں نے مسروق سے سنا۔ انہوں نے

بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اور ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے

جریر نے حدیث بیان کی، ان سے العس نے ان سے ثقیف بن سلمہ نے اور ان سے مسروق

نے بیان کیا۔ اور جب معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو

تشریف لائے تو ہم آپ کی حدیث میں حاضر ہوئے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ حضور اکرم کو بدگوئی کی عادت نہ تھی۔ اور نہ آپ اسے

برداشت کرتے تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے

جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۹۶۷۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں عبدالوہاب نے خبر دی، انہیں

باب ۵۹۳ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً

يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً

يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا

”كِفْلٌ“ فَصِيْبٌ قَالَ أَبُو مُوسَى كِفْلَيْنِ

أَجْرَيْنِ بِالتَّخْشِيعَةِ - - -

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ

عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا آتَاهُ السَّائِلُ أَوْ ضَامًّا

الْحَاجَّةَ قَالَ: اشْفَعُوا بِلَنُفُسِكُمْ وَوَلِيَقْضِ اللَّهُ عَلَى

لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ - -

باب ۵۹۴ كَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَاجِسًا وَلَا مُتَفَحِّشًا - -

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَمْحُصُ مَسْرُوقًا قَالَ قَالَ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلْمَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ

قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَجَبْنَاهُ فَبَدَأَ

مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَمْ يَكُنِ فَاجِسًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ مِنْكُمْ أَخْبَرَكُمْ

أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا - -

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَيْنُ الْكَوَاكِبِ

ایوب نے! انہیں عبداللہ بن ابی لیلیہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آئے اور کہا: "اے اللہ! ہم علیکم موعود ہیں۔" آئے، اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: "وکنتم پر بھی" اور اللہ تم پر لعنت کرے اس کا غضب تم پر اتنے سے کہ جسے حضور اکرمؐ نے فرمایا، پھر وہ عائشہ ہمیں نرم غوی اختیار کرنی چاہیے۔ تند غوی اور بدگویی سے بچنا چاہیے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: "آنحضرتؐ نے ان کی بات نہیں سنی۔" آنحضرتؐ نے فرمایا تم نے انہیں میرا جواب نہیں سنایا۔ میں نے ان کی بات انہیں پر لوٹادی اور ان کے حق میں میری بددعا قبول ہو جائے گی۔ لیکن میرے حق میں ان کی بددعا قبول نہیں ہوگی۔

۹۶۸۔ ہم سے اصعب نے حدیث بیان کی کہ ابی بن جحجہ نے جب نے خبر دی انہیں ابویحییٰ نے خبر دی۔ آپ طلح بن سلیمان ہیں انہیں ہلال بن اسلم نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: "میرے حقے۔" بدگوئی اور لعنت طاعت کرتے تھے اگر ہم میں سے کسی پر ناراض ہوتے تو فرماتے اسے کیا ہو گیا ہے۔ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

۹۶۹۔ ہم سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سوار نے محدث بیان کی۔ ان سے محمد بن قاسم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن مسدد نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی، آنحضرتؐ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ بڑے بھلے قبیلہ کا سبوت۔ پھر جب آنحضرتؐ اس کے ساتھ بیٹھے تو آپ اس کے ساتھ بلاغت اور خوش خلقی کے ساتھ پیش آئے وہ شخص جب چلا گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرتؐ سے عرض کی: یا رسول اللہ جب آپ نے اسے دیکھا تو اس کے متعلق یہ کیا فرمائیے پھر جب آپ اس سے ملے تو بلاغت اور خوش مزاجی کا مظاہرہ کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا عائشہ! تم نے مجھے بدگوئی سے سمجھ لیا۔ اللہ کے یہاں قیامت کے دن وہ لوگ بدترین درجہ میں ہوں گے جن کے شر کے خوف سے لوگ ان سے دھرمیں۔

۵۹۵۔ حسن مطلق اور سخاوت اور سخی کا ناپسندیدہ ہونا

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے۔ اور رمضان کے مہینے میں تو آپ کی سخاوت کا عالم اور ہی ہوتا تھا۔ جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ وادی مکر کی طرف جاؤ اور اس شخص (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی باتیں سنو۔ جب وہ واپس آئے تو ابوذر رضی اللہ عنہ سے

عَنْ أَبِي تَوْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودَ: أَوَّالِيَّيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنُوكُمْ وَاللَّهِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ قَالَ مَهْلَا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ يَا تَوْبُ وَإِيَّاكَ وَالْعُقُفُ وَالْفَحْشُ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعُ مَا قَالُوا قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعُ مَا قَالَتْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يَسْتَجَابُ لَهُمْ فَيَحْتَبِ:

۹۶۸۔ حَقٌّ كُنَّا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ وَأَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى هُوَ مَلِيحٌ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هَلَالِ بْنِ أَسَمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَاكًا شَاوِلًا لَعَنَّا مَا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدٍ نَأْتِيهِ الْمُعْتَبَةِ مَا لَهُ رَبِّ حَبِيشُهُ ۹۶۹ حَقٌّ كُنَّا عَمْرُو بْنُ عِيْنَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاهٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْكَلْبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا أَشْأَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهُ قَالَ بَشُّ أَخَوَالِ الْعِزِيزَةِ وَيَسُّ ابْنِ الْعِزِيزَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَأَبْسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَأَبْسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مِنْهُ عَهْدٌ تَنِي فَمَكَشَانِ تَنِي تَنِي عِنْدَ اللَّهِ مَنَزَلَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَ النَّاسَ اتِّقَاءَ شَرِّهِ:

۵۹۵۔ حَسَنُ الْخُلُقِ وَالْبَصَاءُ وَمَا يَكُونُ مِنَ الْخُلُقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ رَجُلٌ أَبْذَرٌ لَمَّا بَلَغَهُ مَنَعَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخِيهِ إِنَّكَ بَ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاسْمَعُ مِنْ قَوْلِهِ فَرَجَعَهُ فَقَالَ: رَأَيْتَهُ يَا مَسْرُ

عمدہ چادر ہے۔ آپ فی عنایت فرما دیجئے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ لے لو جب آنحضرتؐ وہاں سے اٹھ کر تشریف لے گئے تو آپ کے صحابہ نے ان صاحب کو برا بھلا کہا کہ تم نے آنحضرتؐ سے چادر مانگ کر اچھا نہیں کیا۔ تم نے دیکھ لیا تھا کہ آنحضرتؐ نے اس طرح قبول کیا تھا۔ گویا آپ کو اس کی ضرورت تھی۔ اس کے باوجود تم نے چادر آنحضرتؐ سے مانگی۔ حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ آنحضرتؐ سے جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی ہے۔ تو آپ انکار نہیں کرتے ان صحابی نے عرض کی کہ میں تو صرف اس کی برکت کا امیدوار ہوں کہ آنحضرتؐ نے زیب تن فرمایا ہے امید ہے کہ میں اسی میں کفن دیا جاؤں گا۔

۹۴۳۔ ہم سے ابو یمن نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے کہا کہ اے جید بن جندب! غن سے خبر دی۔ اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہاء سطر جائے گا عمل کم ہو جائے گا۔ دلوں میں غل ڈال دیا جائے گا۔ اور ہرج بڑھ جائے گا۔ صحابہ نے عرض کی: ہرج کیا ہے؟ فرمایا قتل، قتل، قتل،

۹۴۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے سلام مکیں سے سنا۔ کہا کہ میں نے ثابت سے سنا۔ کہا ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی لیکن آپ نے کبھی مجھے آفت تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

۵۹۶۔ آدمی اپنے گھر کی طرح رہے؟

۹۴۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حکم نے۔ ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آنحضرتؐ اپنے گھر کے کام کاج کرتے تھے۔ اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔

۵۹۷۔ اللہ کی محبت

۹۴۷۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا۔ انہیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی۔ انہیں نافع نے انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے۔ تو جبریل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ فلاں بندہ سے پیارا کرتا ہے۔ تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر آپ تمام آسمان والوں میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں بندہ سے محبت کرتا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَصْحَابُهُ قَالُوا مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَنَّا مَا مَحَنَّا لَهَا ثُمَّ سَأَلَتْهُ يَا هَا وَتَوَدَّ عَرَفْتُ إِيَّاهُ لَا يُسَلُّ شَيْئًا فَيَمْنَعُهُ فَقَالَ رَجُوبٌ بَرَكَتُهَا لِسَهْمَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّي أَكْفَرُ فِيهَا ۝

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْقَارُ رَبُّ الْمَوْتِ وَيَقْمُ الْعِلْمُ لِحَقِّ الشَّيْءِ وَمَنْزِلُ الْمَرْءِ قَالُوا وَمَا لَمْ يَمُتْ قَالَ الْفَقْلُ الْقَتْلُ ۝ ۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعَ سَلَامَ بْنَ مَسْلُومٍ قَالَ سَمِعْتُ نَابِثًا يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَرْثُومٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضُمُّ فِي أَهْلِهِ إِلَّا قَاتِلًا كَانَ فِي مَهْمَتِهِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ ۝

بَابُ ۵۹۶ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ ۝

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضُمُّ فِي أَهْلِهِ فَأَلَّتْ كَانَ فِي مَهْمَتِهِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ ۝

بَابُ ۵۹۷ الْمَقَّةُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ بَنِي جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقِيْمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَأَحْبَبَهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ

ہے تم بھی اس سے محبت کرو تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کے بعد دنیا والوں میں اس کی مقبولیت عام ہو جاتی ہے۔
۵۹۸۔ اللہ کیلئے محبت۔

۹۷۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے۔ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص ایمان کی عبادت (محاسن) اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک وہ اگر کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو صرف اللہ کیلئے کرے۔ اور جب تک اسے آگ میں ڈال دیا جائے۔ اس کے لئے وہ باوجود کفر اختیار کرنے کے مقابل میں کہ جس سے اللہ نے اسے نکالا ہے۔ راجح اور پسندیدہ نہ ہو۔ اور جب تک اللہ اور اس کے رسول سے اسے ان کے سوا دوسری تمام چیزوں کے مقابل میں زیادہ محبت نہ ہو۔

۵۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ایمان والو، کوئی جماعت کا مذاق

دینا نہ۔ ممکن ہے وہ اس سے بہتر ہو۔ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
تک۔

۹۷۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن زمرہ ... رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی ریج خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا۔ اور آنحضرت نے فرمایا کہ اگر کسی طرح ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق کی طرح مارتا ہے حالانکہ اس کی پوری امید ہے کہ بعد میں گلے لگائے گا۔ اور زہری دھیب، اور ابو معاویہ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا کہ وہ ظالم کی طرح دھار کی طرح گلے بجائے۔

۹۸۰۔ مجھ سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی۔ انہیں عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی۔ انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحیہ الطوارح کے موقع پر، مٹی میں فرمایا تمہیں معلوم ہے۔ یہ کون دن ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا تو یہ باحرمیت دن ہے۔ تمہیں معلوم ہے۔ یہ کون شہر ہے؟ صحابہ نے عرض کی۔ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا یہ باحرمیت جبینہ ہے۔ عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا یہ باحرمیت جبینہ ہے۔

يَحِبُّ فَلَانًا فَاجْتَبَوْهُ فَحَبَّبَهُ اَهْلُ السَّمَاءِ
شَتْرَ يَوْمَهُ الْقَبُولِ فِي اَهْلِ الْاَرْضِ :-
باب ۵۹۸ الْحُبُّ فِي الْمِلَّةِ :-

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو اَدَمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
اَبِي بَرْزَاءٍ عَنْ اَبِي اَسْمَاءٍ عَنْ اَبِي اَسْمَاءٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ احَدٌ خَلَاوَةً الْاِيْمَانِ
حَتَّى يَحِبَّ الْمَرْءُ لَا يَحِبُّهُ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدًا اَنْ
يُعَذِّبَ فِي السَّاءِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَرْجِعَ
اِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اُنْقَضَ اِلَهُ وَحْدًا يَكُوْنُ
اِلَهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا
سِوَاهُمَا :-

باب ۵۹۹ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَكْفُرُوْا مِنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَكُوْنُوْا خَيْرًا مِنْهُمْ
اِلٰى قَوْلِهِمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ :-

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْعَكَ الْفُجْلَ
مَعًا يَخْرُجُ مِنَ الْاَنْفُسِ وَقَالَ لَمْ يَصْرِبْ اَحَدٌ
كَمَا مَرَّ اَنَّهُ خَرِبَ الْفُجْلَ ثُمَّ لَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا
وَقَالَ الشُّوْبَانِيُّ دُوْهُيْبٌ وَابُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ
هِشَامٍ جَلَدَ الْعَبْدُ :-

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ اَلْمَشْنٰى حَدَّثَنَا ثَكْلِيْبُ
بْنُ حَاسَرُوْنَ اَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ مَحْمُوْدٍ عَنْ اَبِي
عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي اَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنِيْ: اَتَذْمُرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟
قَالُوْا لَمْ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمَ قَالَ قَاتِ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ
اَمْتَدُّ رَوْنَ اَيِّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قَالُوْا لَمْ
رَسُوْلُهُ اَعْلَمَ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ اَتَذْمُرُوْنَ
اَيُّ شَهْرِ هٰذَا؟ قَالُوْا لَمْ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمَ

پھر ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ نے تم پر..... تمہارا راد ایک دوسرے کا خون مال اور عزت اسی طرح حرام کیا ہے۔ جیسے اس دن کو اس نے تمہارے اس مہینہ اور تمہارے اس شہر میں باحرمت بنایا ہے۔

۶۰۰۔ گالی اور لعنت و طاعت کی ممانعت

۹۸۱۔ ہم سے ابو مقرر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے حسین نے ان سے عبد اللہ بن عمر نے ان سے یحییٰ بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو الاسود دہلی نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو کفر کے ساتھ متہم کرنا ہے یا کسی کو فسق کے ساتھ متہم کرنا ہے اور جسے متہم کیا گیا ہے وہ ایسا نہیں ہے۔ تو یہ اتہام رکھو فسق خود متہم کرنے والے پر لوٹ آتا ہے۔

۹۸۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے منصور نے بیان کیا انہوں نے ابو اہل سے سنا۔ اور وہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے۔ کہ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔ اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ اس روایت کی متابعت غزوہ نے شعبہ کے واسطے سے کی۔

۹۸۳۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے حلال بن علی نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برگو نہیں تھے۔ نہ آپ لعنت طاعت کرنے کرنے والے تھے۔ اور نہ گالی دینے والے تھے۔ ناگواری کے موقع پر صرنا کرنا کہہ دیتے اسے کیا ہو گیا ہے اس کی پیشانی گرد آلود ہو۔

۹۸۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے ابو قتلابہ نے کہ ثبات بن ضحاک رضی اللہ عنہ اصحاب شجرہ بیعت نبویؐ کرنے والوں میں سے تھے۔ آپ نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب پر قدم رکھا تو اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں نصرانی ہوں وغیرہ تو وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ اس نے کہا اگر کسی انسان پر ان چیزوں کی تنبیہ نہیں ہوتی۔ جن کا وہ مالک نہیں اور جس نے دنیا سے کسی چیز سے خود کشی کر لی ہوگی۔ اسے اسی چیز سے آخرت میں عذاب ہوگا۔ اور

قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ مَعَالِمَهُ وَأَمْوَالَهُمُ وَأَعْرَاضَهُمْ كَهَرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي ذِيكُمْ هَذَا ۖ

بَابُ مَا يَنْتَهَى مِنَ الشَّيْبِ وَاللَّعْنِ ۖ

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزَيْدٍ تَخَرَّجَ شَيْئِي يَحْيَى بْنُ يَعْمُورَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدَ الدِّبَلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَرْفَعُ رَجُلٌ رَجُلًا بِمَا لَفْسُوهُ وَلَا بِزَمِيهِ بِالْكَفْرِ إِلَّا لَمْ تَنْتَدِثْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَّابًا ۖ

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي حَزْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَتَّصُونَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُوَيْلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَّابُ الْمُسْلِمِ فَسُوءٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ۖ

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا قُلَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمُعْبَةِ مَا لَهُ تَرَبُّبٌ جَبِيئُهُ ۖ

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَتَابَةَ أَنَّ قَاتِبَ بْنَ الصَّخَّاءِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ كَذَّابٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بَشْيٍ عَنِ الدُّنْيَا حَدَّثَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا

فَمَوَّكَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ
كَقَتْلِهِ ۖ

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ قَالَ
عُمَرُ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْنُ اَعِيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ
بْنَ صُرَدٍ جَلَّاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَسْتَيْبَتْ رُجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضِبَ
اَحَدُهُمَا فَامْتَدَّ عَضْبُهُ حَتَّى اِنْتَفَقَ وَجْهَهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اِلَا عِلْمٌ كَلِمَةً تَوَكَّلْهَا اَلْذَمُّ
عَنْهُ الَّذِي يَجِدُهَا فَاتَّقِلْ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَاجْعَلْ يَقُولُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَقَالَ اَنْ تَزِي بِيْ بَاسٌ اَمْ جُنُونٌ اَنَا اِنْ خُذْتُ ۖ

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِبْنُ اَبِي شَرِبَةَ قَالَ
عَنْ حَمِيْدٍ قَالَ قَالَ اَكْبَنُ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ
الصَّامِتِ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ سَوَّلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاخِي
رُجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ قَتْلًاخِي فُلَانٌ وَ
فُلَانٌ وَ اِنْهَاءُ فِعَتْ وَعَسَى اَنْ يَكُوْنَ غَيْرُ
اَلْحَدِّ فَاتَّبِعُوْهَا فِي السَّابِعَةِ وَالتَّاسِعَةِ وَالْاُمَامَةِ ۖ

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَفْصِ بْنِ اَبِي حَدَّادٍ
اَلْعَمَشِ عَنِ الْمَعْمُوْرِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ رَأَيْتُ نَعْلِيْ
بُرْدًا وَّ عَلٰى غَلَامِهِ بُرْدٌ فَقُلْتُ لَوْ اَخَذْتُ هَذَا
فَلَبَسْتُهُ مَا نَشَ حُلَّةٌ فَاَعْلَمِيْتُهُ ثَوْبًا اَحَرَفًا قَالَ كَانَ
بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ اُمُّهُ اَعْيَبِيَّةَ
فَنَلْتُ مِنْهَا قَدْ كَرَفَنِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ بِيْ اَمْ سَأَيْتَ فُلَانًا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَقْبَلْتِ مِنْ
اُمِّهِ اَقْبَلْتِ لِنَعْمٍ قَالَ اِنَّكَ اَمْرٌ رَدِيْعٌ جَاهِلِيَّةٌ
قُلْتُ عَلٰى جَنِيْنٍ سَلَقَتْهُ هَذِي مِنْ كِبَرِ اللِّسَنِ
قَالَ نَعَمْ هُمْ اِنْخَوُّوْا لَكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ

جس نے کسی مومن پر لعنت بھیجی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے اور جس نے کسی
مومن پر تہمت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

۹۸۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث
بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ جو سے حدیث بن ثابت نے حدیث
بیان کی۔ کہا کہ میں نے سلیمان بن مرد رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ آپ نے کہا کہ حضور اکرم کے سامنے دو افراد نے توڑوں
میں کی۔ ایک صاحب کو غصہ آگیا۔ اور بہت زیادہ آیا۔ ان کا چہرہ پھول گیا۔ اور
رنگ بدل گیا۔ آنحضرت نے اس وقت فرمایا کہ تجھے ایک کلمہ معلوم ہے کہ اگر کسی شخص
اسے کہے کہ تو اس کا غصہ دور ہو جائے چنانچہ ایک صاحب نے جا کر غصہ مرنے
والے کو آنحضرت کا ارشاد سنایا۔ لیکن وہ بولے کیا تمہیں میرے اندر کوئی خرابی نظر آتی
ہے۔ کیا میں مجنون ہوں، دفع ہو جاؤ۔

۹۸۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشر بن مفضل نے حدیث
بیان کی۔ ان سے حمید نے بیان کیا۔ ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
مجھ سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں
کو لیلۃ القدر کی اطلاع دینے کے لئے باہر تشریف لائے۔ لیکن مسلمانوں کے دو افراد اس
وقت آپس میں کسی بات پر لڑنے لگے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں تمہیں (لیلۃ القدر
کے متعلق) بتانے لگتا تھا۔ لیکن فلاں اور فلاں نے لڑائی کر لی اور وہ اٹھالی گئی۔
ممکن ہے یہی تمہارے لئے بہتر ہو۔ اب تم اسے نو (یعنی ۲۹ رمضان) سات
(۲۷ رمضان) اور پانچ (یعنی ۲۵ رمضان) میں تلاش کرو۔

۹۸۷۔ مجھ سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث
بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے اور ان سے ابو ذر
رضی اللہ عنہ نے معمر نے بیان کیا کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ کے جسم پر ایک چادر
دیکھی۔ اور آپ کے غلام کے جسم پر بھی ایک چادر تھی۔ میں نے عرض کی۔ اگر اپنے غلام
کی چادر لے لیں۔ اور اسے بھی پہن لیں تو ایک حکم ہو جائے (یعنی ایک چادر کرنے کی
جگہ اور حصے کیلئے) اور ایک چادر تہجد کی حیثیت سے پہننے کے لئے، ابو ذر رضی اللہ
عنہ نے اس پر فرمایا کہ مجھ میں اور ایک صاحب میں تکرار ہو گئی۔ ان کی ماں عجی تھیں
میں نے اس بارے میں جھگڑت کیا۔ انہوں نے جا کر میرے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہا۔ آنحضرت نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم اس سے تکرار کی ہے؟ میں نے
عرض کی جی ہاں۔ آنحضرت نے اس پر فرمایا تمہارے اندر ابھی جاہلیت موجود ہے۔ میں نے

عرض کی دیا رسول اللہؐ کیا اب بھی اس طری عمر میں بھی؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں رب بھی وجود ہے۔ (یہ غلام بھی) تمہا سے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری ماتحتی میں دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جس کی ماتحتی میں بھی اس کے بھائی کو رکھے اسے چاہیے کہ اسے کام کرنے کیلئے نہ کہے جو اس کے بس میں نہ ہو اگر اسے کوئی ایسا کام کرے کیلئے کہنا ہی پڑے تو اس کام میں اس کی مدد کرے۔

۱۰۱۔ لوگوں کے اوصاف کا ذکر جس حد تک جائز ہے جیسے لوگوں کا کسی کو لانا یا کھانا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔
• ذوالیبدین، دلچسپ ماقول دالے، کیا کچھ نہیں۔ اور وہ اوصاف جن سے عیب نکالنا مقصود نہیں ہوتا۔

۹۸۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے زید بن ابیہم نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد آپ مسجد کے آگے کے حصہ میں ایک کھڑکی پر سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھا۔ حاضرین میں سے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے بھی بات کرنے میں خوف محسوس کیا۔ جلد باز قسم کے لوگ باہر نکل گئے۔ صحابہ نے کہا کہ دشایہ نماز کی رکعتیں کم ہو گئی ہیں۔ اس لئے آنحضرتؐ نے ظہر کی نماز چار کے بجائے صرف دہری پڑھائیں، حاضرین میں ایک صحابی تھے جنہیں حضور اکرمؐ، ذوالیبدین، دلچسپ ماقول دلا کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی نماز کی رکعتیں کم کر دی گئیں، یا آپ بھول گئے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، ان میں بھولا ہوں اور نماز کی رکعتیں کم ہوئی ہیں۔ صحابہ نے عرض کی، ہمیں یا رسول اللہ! آپ بھول گئے ہیں۔ ذاب آنحضرتؐ کو بھی یاد آ گیا کہ آپ دو رکعتیں بھول گئے ہیں، پچنانچہ فرمایا کہ ذوالیبدین نے صحیح کہا پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں اور پڑھیں پھر سلام پھیرا اور تکبیر کہہ کر سجدہ بھی ہوئے گئے۔ نماز کے سجدہ کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ لمبا پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر پھر سجدہ میں گئے پہلے سجدہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

۹۰۲۔ غیبت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور تم میں بعض بعض کی غیبت نہ کرے کیا تم میں کوئی چاہتا ہے کہ اپنے عہدہ بھائی کا گوشت کھائے تم اسے ناپسند کرو گے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ تو یہ قبول کرنے والا

أَيُّكُمْ مَن جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ فَيُلْغِمُهُ مَتَا يَأْكُلُ وَالْيَلِيسُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يَكْفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يُغْلِيهِ فَإِنْ كَفَّهُ مَا يُغْلِيهِ فَيُلْغِمُهُ عَلَيْهِ ۖ

باب ۶۱ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ نَعْوَاهُمْ الطَّوِيلُ وَالْقَصِيرُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذَوَالْيَدَيْنِ وَمَا لَا يَرَادُ بِهِ شَيْنٌ الْبَاطِلُ ۖ

۹۸۸۔ حَقٌّ ثَمًّا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا بِزِيدُ بْنُ أَبِيهِمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشْبَةٍ فِي مَقْدَمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٌ وَعُمَرُ فَهَذَا بَأَنَّ يَكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرْعًا أَنَّ النَّاسَ فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَلَسَيْتَ أَمْ قَصُرَتْ؟ فَقَالَ أَسْوَكَ لَمْ تَقْصُرْ قَالُوا بَلْ لَسَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سَجُودِهِ أَوَّلَ الْوَلِّ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سَجُودِهِ أَوَّلَ الْوَلِّ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ۖ

بَابُ الْغَيْبَةِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَغْتَابُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُّجِبُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرَهُهُمُوهُ وَالْقَوْلُ

رہ کرنے والا ہے۔۔

۹۸۹۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے دیکھنے نے حدیث بیان کی ان سے اعش نے بیان کیا انہوں نے عمار سے سنا۔ وہ طاؤس کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے۔ اردو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں سے گذرے اور فرمایا کہ ان دونوں قبروں کے مردوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ اور یہ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہیں ہیں۔ یہ ایک قبر کا مردہ اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ اور یہ دوسری قبر کا مردہ (چغلی خوری) کیا کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ منگائی اور اسے دو حصوں میں بچا کر دو قبروں پر بگاڑ دی اس کے بعد فرمایا کہ جب تک یہ شاخیں سوکھ نہ جائیں اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں کمی ہو جائے گی۔

۹۹۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد انصار کے سب سے بہتر خانوادہ کے بارے میں۔

۹۹۰۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ انصار میں سب سے بہتر گھرانہ بنو حارثہ کا گھرانہ ہے۔

۹۹۱۔ فساد کرنے والوں اور شتمت لگانے والوں کی نصیحت کے بوا

۹۹۱۔ ہم سے صدق بن فضال نے حدیث بیان کی انہیں ابن جہینہ نے خبر دی انہوں نے ابن منکدر سے سنا انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا اور انہیں مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضرت نے فرمایا کہ اسے اجازت دے دو۔ فلاں قبیلہ کا یہ آدمی برا ہے جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضرت نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کو اس کے متعلق جو کچھ کہنا تھا۔ وہ ارشاد فرمایا اور پھر اس کے ساتھ نرم گفتگو کی؟ آنحضرت نے فرمایا، مالک نے وہ شخص بدترین انسان ہے جسے اس کی بدگامی کے خون سے لگ چھوڑ دیں۔

۹۹۲۔ چغلی خوری کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

۹۹۲۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عبیدہ بن حمید ابو عبد الرحمن

۱۰۱۱۔ اِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَتَحَدَّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيَعَذَّبَانِ وَمَا يَعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَرِمُنِ بَوْلَهُ وَآمَّا هَذَا فَكَانَ يُمَشِّي بِالْقِمِيصَةِ ثُمَّ دَعَا عِيسَى مَرْحُومًا فَشَقَّهَ بِأَثْنَيْنِ نَعُوسٍ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَقَعَلَ هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّه يَخَفُّ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَا

بِأَمْرٍ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ دُورًا الْأَنْصَارِ

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا شَامِيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُورٍ الْأَنْصَارِ بَنُو الْحَارِثِ

بِأَمْرٍ مَا يَجُوزُ مِنْ إِنْغِيَابِ أَهْلِ الْفُضُلِ وَالْوَيْبِ

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ... صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ائْتِنِي تَوَّالَهُ بَطْسُ أَعْوَابِ الْعُصَاةِ أَوْ بَنِ الْعُصَاةِ، فَلَمَّا دَخَلَ الْإِنَّا لَهُ الْكَلَامُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ الَّذِي قُلْتُ ثُمَّ لَمْ أَكَلَمْ لَهُ الْكَلَامُ قَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ دَعَا النَّاسُ إِنْقَاءً فَحُشِمَ

بِأَمْرٍ الْقِمِيصَةِ مِنَ الْكَبَائِرِ

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدَةَ ابْنُ

نے خبر دی۔ انہیں منصور نے، انہیں مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی باغ سے باہر تشریف لائے۔ تو آپ نے دو دھڑے (پائونوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ پھر آنحضرت نے فرمایا، انہیں عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی قبر سے دھڑکاؤ معاملہ کی وجہ سے انہیں عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ البتہ اس کا گناہ بڑا ہے۔ ان میں سے ایک شخص پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا جھل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک چھلی ہوئی شاخ منگوائی اور اسے دو حصوں میں توڑا۔ اور ایک ٹکڑا ایک کی قبر میں اور دوسرا دوسرے کی قبر میں گاڑ دیا پھر فرمایا، امید ہے کہ ان کے عذاب میں اس وقت تک کیلئے کمی کر دی جائے گی جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔

۴۰۶۔ چغنی ناپسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے طعنہ باز ہے۔ چٹنا پھر ناچغنی رہے، کبھی ہے۔ پس پشت عیب جونی کرنے والے کیلئے، بہتر ولیز بمعنی لعیب ہے۔

۹۱۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، انسے ابولیم نے، ان سے ہمام نے بیان کیا کہ ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ سے کہا گیا کہ ایک شخص عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے حدیث بیان کرتا ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ جنت میں چغنی نہیں جائے گا۔

۴۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد وہ اور جھوٹ بات سے بچتے رہو۔
۹۱۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذریب نے حدیث بیان کی، ان سے مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص دروزہ رکھتے ہوئے (جھوٹ بات اس پر عمل اور حالت کو نہیں چھوڑتا تو اللہ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کردہ کھانا پینا چھوڑے۔ احمد نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند (مجلس میں) ایک شخص نے غلط سمجھائی۔

۴۰۸۔ دوزخ کے بارے میں حدیث۔

۹۱۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی ان سے ابوالحکم نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حمید ابو عبد الرحمن عن منصور عن مجاہد عن ابن عباس قال: حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حَيْطَانِ الْمَدِينَةِ نَسَمَ صَوْتِ انْسَانٍ يُعَذِّبَانِ فِي قَبْرِهِمَا فَقَالَ: يُعَذِّبَانِ وَمَا يُعَذِّبَانِ فِي كَبِيرَةٍ وَارْتَهُ لَكَيْزَانِ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمِشُّ بِالْمِمْمَةِ ثُمَّ عَابَ جَرِيئَةً فَكَسَرَهَا بِكُسْرَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَتَيْنِ فَجَعَلَ كُسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا وَكُسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا فَقَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَنْبَسَا

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْمِمْمَةِ وَقَوْلُهُمَا مَشَاءَ بِمِمْمٍ: يُقَالُ لِكُلِّ هَمْزَةٍ لَمْزَةٌ يَهْمُزُ وَيَلْمُزُ: يَعِيبُ

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حَذِيفَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَزِفُّ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ حَذِيفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمَّ يَدِيَّ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَهْلِ بِهِ وَالْجَهْلِ فَلَيْسَ بِهِ حَاجَةٌ أَنْ يَتَّعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ. قَالَ أَحْمَدُ أَفْهَمَنِي رَجُلٌ اسْتَدْرَكَ

بَابُ مَا قِيلَ ذِي الْوُجْهِينِ

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَجِدُ مِنْ شَعْرِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِشْرَةَ اللَّهِ
ذَ الْوَجْهَيْنِ السَّيِّئِ يَأْتِي مَهْضُولاً يَوْجِبُهُ
وَهُوَ لَا يَوْجِبُهُ ۞

بَابُ ۶۰۹ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا
يُقَالُ فِيهِ ۞

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً: فَقَالَ سَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ:
وَاللَّهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا وَجْهًا لِلَّهِ فَأَنْتِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ
فَتَمَعَّرَ وَجْهَهُ وَقَالَ بِحَمَلِ اللَّهِ مُؤَلِّمٌ
لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا أَفْصَرَ ۞

بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَادِحِ ۞

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَبَاحٍ حَدَّثَنَا
بْنُ ذَكْرِيَّاهُ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ أَبِي جَبْرَةَ عَنْ أَبِي مُؤَيْتَةَ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَلًا يَثْنِي عَلَى سَجَلٍ
وَيُطْرِئُهُ فِي الْمَدْحَةِ فَقَالَ: أَهْلَكْتُمْ
أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ ۞

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ
سَجَلًا ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَثْنَى عَلَيْهِ سَجَلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَحَلِكُ قَطَعْتَ عَنْقَ صَاحِبِهِ
يَقُولُ وَهَؤُلَاءِ إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَمْ يَخْلُ
فَلْيَقُلْ أَحْسَبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يُرَى
أَنَّهُ كَذَا لَيْسَ وَحَسِيبُهُ أَلَا وَلَا يُزَكَّى
عَلَى اللَّهِ أَحَدًا ۞ قَالَ وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ

نے فرمایا: تم قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اس شخص کو سب سے
بدترین پاؤ گے جو کچھ لوگوں کے سامنے ایک رخ سے آتا ہے اور دوسرے
کے سامنے دوسرے رخ سے جاتا ہے۔

۶۰۹۔ جس نے اپنے ساتھی کو اس کے بارے میں لوگوں کے
خیالات بتا دیئے۔

۹۹۶۔ ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے
خبر دی، انہیں اعمش نے انہیں ابو ذائل نے اور ان سے ابن مسعود
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں
کچھ مال تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا، واللہ محمد کو اس
تقسیم سے اللہ کی خوشنودی مقصور نہیں تھی۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہو کر اس شخص کی یہ بات آپ کو بتائی تو آنحضرت کے
چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کرے
انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی، لیکن انہوں نے صبر کیا۔
۶۱۰۔ تعریف میں مبالغہ ناپسندیدہ ہے۔

۹۹۷۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن زکریا
نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے حدیث بیان
کی، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو یونس اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص دوسرے شخص کی تعریف
کر رہا ہے۔ اور تعریف میں بہت مبالغہ سے کام لے رہا تھا۔ تو آنحضرت نے فرمایا
تم نے ہلاک کر دیا یا دیہ فرمایا کہ تم نے اس شخص کی کمر توڑ دی۔

۹۹۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے خالد نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے ان سے ان کے والد نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک صاحب کا ذکر آیا تو ایک دوسرے
صاحب نے ان کی تعریف کی اور غیر ضروری مبالغہ کیا، تو آنحضرت نے فرمایا کہ
افسوس! تم نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی، آنحضرت نے یہ جملہ کئی بار فرمایا اگر
تمہارے لئے کسی کی تعریف کرنی ناگزیر ہے، ہو جائے تو کہنا چاہیے کہ میں اس کے
متعلق ایسا خیال کرتا ہوں اور یہ بھی اس وقت کہے جب اس کے متعلق واقعی
وہ ایسا ہی سمجھتا ہو۔ اور اس کا حساب لینے والا اللہ ہے اور کوئی کسی کے انجام خیر کے
متعلق قطعیت کے ساتھ نہ کہے وہیب نے خالد کے واسطے سے اپنی روایت میں

وَذٰلِكَ

ویلیک (دیجک) کے بجائے بیان کیا۔

باس ۶۱۱۔ مَنْ أَشْنَىٰ عَلَىٰ أَخِيهِ بِمَا يَعْلَمُ وَقَالَ
سَعْدٌ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ رِائَةً مِنْ أَهْلِ
الْجَنَّةِ إِلَّا يَغْنِبُ اللَّهُ بَنِي سَلَامٍ ۖ
۹۹۹ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ عَقَبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئَ ذَكَرَ
فِي الْأَنْبَاءِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي إِذَا رَأَيْتُ سَقَطَ مِنْ أَحَدٍ شَقِيئُهُ قَالَ:
إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ ۖ

۶۱۱۔ جس نے اپنے کسی بھائی کی کسی ایسے معاملہ میں تعریف کی
جس کا اسے علم ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کے متعلق جو زمین پر چلتا پھرتا ہوا دیکھنے
نہیں سنا۔ کہ یہ جنتی ہے۔ سوا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے

۹۹۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی۔ ان سے موسیٰ بن عقیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے سالم نے
ادوان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا کے متعلق
جو کچھ فرماتا تھا جب آپ نے فرمایا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول
اللہ میرا تنہا ایک طرف سے گھٹنے لگتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم ان میں سے
نہیں ہو۔ جو تنہا کو بکبر کی وجہ سے زمین سے گھسیٹنے چلتے ہیں۔

۶۱۲۔ اللہ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ تمہیں انصاف، حسن
معاشرت، ارشاد داریوں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور تمہیں فحش، منکر
اور سرکشی سے روکتا ہے۔ تمہیں نصیحت کرتے ہوئے شاید کہ
تم نصیحت حاصل کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بلاشبہ تمہاری
سرکشی اور ظلم تمہارا ہی جانوں پر آئے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد:
پھر اس پر ظلم کیا گیا تو اللہ اس کی یقیناً مدد کرے گا۔ اور مسلمان یا کافر
پر برائی لانے کی ممانعت۔

۱۰۰۰۔ ہم سے حمید بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے۔ اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے دنوں
تک اس حال میں رہے کہ آپ کو خیال گزند آتا تھا۔ کہ آپ اپنی اہل کے پاس
جاسکتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت
نے فجر سے ایک دن فرمایا۔ عائشہ! میں نے اللہ تعالیٰ سے ایک مسئلہ میں سوال کیا
تھا۔ اور اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا ہے۔ دو مرد میرے پاس آئے ایک
میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ اور دوسرے میرے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اس سے
کہا کہ جو میرے سر کے پاس تھا ان صاحب را آنحضرت کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے
جواب دیا اس پر حادو کر دیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے ان پر حادو کیا ہے؟ جواب دیا
کہ عبید بن عامر نے۔ پوچھا کہ کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کہ نہ کھجور کے خوشے

باس ۶۱۲۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّا اللَّهُ يَأْمُرُ
بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ
وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
يُعْطِيكُم لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ. وَقَوْلُهُ
إِنَّمَا نَبْعِثُكَ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ ثُمَّ نَبْعِثُ
عَلَيْهِ لِيُصْرَفَهُ اللَّهُ وَتَرْكُ إِثْمَاءِ
الشَّرِّ عَلَىٰ مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ ۖ

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا
هَشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ
فَلَا يَأْتِي: قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ
يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ
فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ
رِجْلِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ
رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلِي مَا بَالَ الرَّجُلُ؟
قَالَ مُطْبُوبٌ يَعْنِي مَسْحُورٌ قَالَ وَمَنْ
لَبَّيْهُ قَالَ لَيْسَ بِنِ أَعْصَمَ قَالَ وَفِيمَا؟

قَالَ فِي حَقِّ طَلْعَةٍ ذَكَرَ فِي مَشْطٍ وَمُشَانَسَةٍ
تَحْتَ رَعْوَةٍ فِي بَيْتٍ رَدَّ وَانْ فَجَاءَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ الْبَيْتُ
الَّتِي أَمَرْتُهَا كَأَنَّ رَعْوٍ وَسْ نَحْلَهَا
رَعْوٍ وَسْ الشَّيْلِينَ وَكَانَ مَاءُهَا نَقَاعَةً الْحَاءِ
فَأَمَرِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَا تَعْنِي
تَنْشُرَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا اللَّهُ
فَقَدْ شَفَقَانِي وَأَمَّا أَنَا فَأَكُوهُنَّ أَشْيَرُ عَلَى النَّاسِ شَرًّا
قَالَتْ وَلَيْسَ بِنِ أَغْصِمُ بَعْلٍ مِنْ بَنِي زُهَيْرٍ حَلِيفٌ لِي
يَا ۙ مَا يَنْهَى عَنِ النَّكَاحِ وَالشَّادِ ابْرَدَ
قَوْلُهُ تَعَالَى: وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۖ

۱۰۰۱۔ حَقِّ ثَمَانٍ عَشْرِينَ مَعْمِدًا خُبْرًا عَمِدًا اللَّهُ
أَخْبَرَ تَامِرًا عَنْ هَامِ بْنِ مَيْمَنَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّا لَكُمُ وَالْهَنَ فَإِنَّ
الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْتَسِبُوا وَلَا
تَعْدُوا بَرًّا وَلَا تَبْغَضُوا وَلَا تَوَاعِبُوا عِبَادًا لِلَّهِ
إِخْوَانًا ۖ

۱۰۰۲۔ حَقِّ ثَمَانٍ الْوَالِيَانِ أَخْبَرَ شَاعِبٌ عَنْ التَّهَرِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْغَضُوا وَلَا تَحْسَبُوا
وَلَا تَعْدُوا بَرًّا وَلَا تَوَاعِبُوا عِبَادًا لِلَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ
أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۖ

۱۰۰۳۔ حَقِّ ثَمَانٍ الْوَالِيَانِ أَخْبَرَ شَاعِبٌ عَنْ التَّهَرِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْغَضُوا وَلَا تَحْسَبُوا
وَلَا تَعْدُوا بَرًّا وَلَا تَوَاعِبُوا عِبَادًا لِلَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ
أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۖ

۱۰۰۴۔ حَقِّ ثَمَانٍ الْوَالِيَانِ أَخْبَرَ شَاعِبٌ عَنْ التَّهَرِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْغَضُوا وَلَا تَحْسَبُوا
وَلَا تَعْدُوا بَرًّا وَلَا تَوَاعِبُوا عِبَادًا لِلَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ
أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۖ

میں بائوں پر کیا ہے۔ اور یہ ذروان کے کنوئیں کے اندر کے پتھر کے نیچے
رکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد آنحضرت شریف لے گئے۔ اور فرمایا کہ یہ وہ
کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اس کے باغ کے درختوں کے
حقے شیاطین کے سرد کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ اور اس کا پانی ہمہدی
کے پتھر سے ہوئے پانی کی طرح سرخ تھا پھر آنحضرت کے حکم سے جادو نکالا
گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ
پھر کہیں نہیں آپ کی مراد یہ تھی کہ آنحضرت نے اس واقعہ کو شہرت کیوں نہ
دی۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شفا دی ہے اور میں لوگوں کی
بری بات پھیلانے کو پسند نہیں کرتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔
کر لیبید بن عامر یہود کے حلیف، بنی زریق سے تعلق رکھتا تھا۔

۱۰۱۳۔ حسد اور پیٹھ پیچے برائی کی ممانعت، اور اللہ تعالیٰ

ارشاد: "اور حسد کرنے والے کی برائی سے بچنا، جب وہ حسد کرے۔"

۱۰۰۱۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی
انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہم بن مہدی نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے کہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بدگمانی سے بچتے رہو، کیونکہ
بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ لوگوں کے عیوب معلوم کرنے کے پیچھے نہ پڑو۔
حسد نہ کرو۔ کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو۔ بغض نہ رکھو اور اللہ کے بندے اور
آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

۱۰۰۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعب نے خبر دی، ان سے
زہری نے بیان کیا کہ فقیر سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آپس میں بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو۔
پیچھے پیٹھ کے برائی نہ کرو۔ بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو اور کسی
مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔

۱۰۱۳۔ لے ایمان والو، بہت سی بدگمانیوں سے بچو، ملاحظہ بہت

می بدگمانیاں گناہ ہیں، اور تجسس نہ کرو۔

۱۰۰۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی
انہیں ابوالکرنا نے انہیں اسرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بدگمانی سے بچتے رہو۔ بدگمانی سب سے جھوٹی بات
ہے۔ اور کسی کے عیوب معلوم کرنے کے پیچھے نہ پڑو۔ بھادو نہ بڑھاؤ، حسد نہ کرو۔

بغض نہ رکھو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو۔ بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو۔

۶۱۵۔ کس طرح کا گنا جاننے ہے۔

۱۰۰۳۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقیس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نہیں سمجھتا کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہیں۔ لیث نے بیان کیا کہ یہ دونوں منافق تھے۔

۱۰۰۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ یہی حدیث اور اس حدیث میں ہے کہ، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا، عائشہ میں نہیں سمجھتا کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہیں جس پر ہم قائم ہیں۔

۶۱۶۔ مومن کا اپنے کسی گناہ کی پردہ پوشی کرنا۔

۱۰۰۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے (محمد بن مسلم) نے ان سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنحضرت نے فرمایا میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا۔ سو گناہوں کو عطا نہ کرنے والوں کے، اور گناہوں کو عطا نہ کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی رکھا کا کام کرے، اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا تھا۔ صبح ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ اے فلاں میں نے کل رات فلاں فلاں کام کیا تھا۔ رات گزر گئی تھی۔ اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپا لے رکھا تھا۔ لیکن صبح ہوئی تو اس نے خود اللہ کے پردے کو ہٹا دیا۔

۱۰۰۷۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے۔ ان سے صفوان بن محرز نے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گناہ کے بارے میں کیا سنا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی دنیا مت کے دن، اپنے رب سے اتنا قریب ہو گا۔ کہ اللہ رب العزت اس کے گناہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیں گے

لَا تَحْسَبُوا أَنَّا نَجْهَسُ وَلَا تَنَاجِشُوا وَلَا تَحْسَبُوا أَنَّا نَبْغِضُوا وَلَا تَبْغِضُوا وَلَا تَدْرُؤُوا وَلَا تَوَاعِبْنَا لَهُمْ إِلَّا حَقًّا ۖ

بَاب ۱۱۱ مَا يَكُونُ مِنَ الظُّلَمِ ۖ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ فَلَانًا وَلَا تَانِيَعِرَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا قَالَ اللَّيْثُ هَئَانَا جُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ ۖ

۱۰۰۵ حَدَّثَنَا ابْنُ مَكْيَرَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهِذَا وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فَلَانًا وَلَا تَانِيَعِرَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا

بَاب ۱۱۶ سِتْرُ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ ۖ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ هَرِيرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتٍ مُعَاذِي إِلَّا الْمُجَاهِدِينَ وَإِنْ مِنَ الْمَجَاهِدَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يَضِيحُمْ وَقَدْ سَتَرَهُمْ اللَّهُ فَيَقُولُ يَا فَلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُمْ رَبُّهُ دِيضِهِمْ يَلْبِثُ سِتْرًا لَهُ عَنْهُ ۖ

۱۰۰۷ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَحْرَزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي التَّجَاوُزِ قَالَ بَدَأْتُ لَوْ أَحَدَكُمْ مِنْ تَرْجَمٍ حَتَّى يَضَعَ كَفَّهُ

عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ
لَعَمْرُكَ يَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ
لَعَمْرُكَ فَيَقُولُ هَ شَمَّ يَقُولُ اِنِّي سَتَرْتُ
عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَاتَّأَنَّفَعْتُهَا
لَكَ الْيَوْمَ ۝

بَابُ الْبِرِّ وَتَالِ مَجَاهِدًا ثَانِي عِظَمِ
مُسْتَكْبِرًا فِي نَفْسِهِ عِظَمُهُ رَقَبَتُهُ ۝

۱۰۰۸۔ اَحَدُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سَفِيَانُ
حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ حَارِثَةَ
بْنِ وَهْبٍ الْخَزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: اَلَا اَخْبِرُكُمْ يَا اَهْلَ الْخَمَةِ بِكُلِّ صَبِيحٍ مَتَّعًا
عَفْوًا اَوْ اَسَمَّ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرَهُ، اَلَا اَخْبِرُكُمْ يَا اَهْلَ
النَّارِ بِكُلِّ عَمَلٍ جَوَّالٍ مُسْتَكْبِرٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
عِيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا اَسَدُ
بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ الْاَمَةُ مِنْ اِمَاءِ اَهْلِ الْبَيْتِ تَلْخُذُ
بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِمَحَبَّتِ شَاءَ ۝

بَابُ الْعَجْزَةِ وَقَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ لِرَجُلٍ اَنْ يَتَّهَجَرَ اَخَاهُ
فَوْقَ ثَلَاثَ ۝

۱۰۰۹۔ اَحَدُ ثَنَا ابُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ عَنْ
الْمُزَهَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكِ ابْنِ الطَّيْلِ
هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ اَخِي عَائِشَةَ رَوَّجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِمَها اَنْ عَائِشَةَ حَضَتْ
اَنْ عَمَّدَ اللَّهُ فِي الرَّبِيزِ قَالَ فِي بَيْعِ اَوْ عَطَاءِ اَعْمَلَتْ
عَائِشَةَ وَاللَّهُ لَتُنَبِّهَنَّ عَائِشَةَ اَذْ لَا حِكْرَ عَيْنِهَا
فَقَالَتْ اَهُوَ قَالَ هَذَا قَالُوا لَعَمْرُكَ قَالَ هُوَ لَهُ عَلَى
حَدِّ اَنْ لَا اُحْكَمَ ابْنُ الرَّبِيزِ اَبَدًا اَنَّا سُنَّشَقَمُ
ابْنُ الرَّبِيزِ لِيُهَا جِئْنَ مَا لَتِ الْعَجْزَةُ فَقَالَتْ
لَا اِلَهَ اِلَّا اَشَقَمُ فِيهِ اَبَدًا وَلَا اَتَحْكُثُ ۝

اور دریافت فرمائیں گے۔ کہ تم نے فلاں فلاں کام کئے تھے؟ بندہ کہے گا ہاں
پھر دریافت فرمائیں گے۔ اور تم نے فلاں فلاں کام کئے تھے؟ بندہ عرض کرے
معاذ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا انکار کر دالیں گے اور پھر فرمائیں گے
کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں پر پردہ ڈالا تھا اور میں آج بھی تمہاری
معفرت کرتا ہوں۔

۶۱۷۔ تکبیر اور مجاہد نے فرمایا: دثانی عطفہ سے مراد یہ ہے کہ اپنے
دل میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ ”و عطفہ“ اسے رقیبتہ ۔

۱۰۰۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی
ان سے معبد بن خالد قیسی نے حدیث بیان کی۔ ان سے حارث بن وہب
خزاعی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا میں تمہیں جنت والوں کی خبر نہ دوں۔ ہر کمزور و متواضع کہ اگر وہ قسم کھا
کھا لے تو اللہ اس کی قسم کو پوری کر دے۔ کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر
نہ دوں! ہر تندخو، اگر کڑھیلے والا اور متکبر اور محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا
ان سے جہیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں حمید طویل نے خبر دی اور ان سے اس
بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ والوں کی کوئی باندی بھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی آپ کو لے جاتے۔

۶۱۸۔ تعلق توڑ لینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
کہ کسی شخص کیلئے یہ جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے
زیادہ قطع تعلق رکھے۔

۱۰۰۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعبہ نے خبر دی۔
ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ محمد بن عوف بن مالک بن طفیل نے حدیث
بیان کی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ
عنها کے ماں شریک بھائی کے صاحبزادے ہیں۔ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا
گیا۔ کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کسی بیع یا ہدیہ کے سلسلہ میں جو ام
المؤمنین نے دیا تھا۔ کہا کہ بخدا، یا عائشہ یہ طرز عمل چھڑ دوں ورنہ انہیں دنیا
بند کر دوں گا۔ ام المؤمنین نے فرمایا کیا اس نے یہ الفاظ کہے ہیں؟ لوگوں نے
بتایا کہ جی ہاں۔ ام المؤمنین نے فرمایا پھر میں اللہ سے عہد کرتی ہوں کہ ابن زبیر
سے اب کبھی نہیں بولوں گی۔ اس کے بعد جب آپ کا قطع تعلق پر عہد گذر
گیا تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے آپ سے سفارش کی گئی۔ کہ انہیں معاف

إِلَى تَذَارِيٍّ فَلَمَّا حَالَ ذَٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزَّبِيرِ كَلَّمَ
 الْمُسَوِّمَ فَقَرَّمَهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ
 بْنُ عَبْدِ يَعْقُوثَ وَهَمَّا مِنْ بَنِي مُهْرَةَ وَقَالَ
 لَهُمَا: أَكُنْتُ كَمَا بَايَ اللَّهُ لَمَّا أَذْخَلْتُمَا فِي
 عَلَى عَائِشَةَ فَاتَّهَمَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تُنْثَى
 قَطِيعَتِي فَأَقْبَلَ بِهِ الْمُسَوِّمُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
 مُشْتَمِلَيْنِ بِأَمْرِ دِينَتِهِمَا حَتَّى اِسْتَأْذَنَا عَلَى
 عَائِشَةَ فَقَالَا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
 وَبَرَكَاتُهُ أَتَدْخُلُ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلُوا
 قَالُوا كَلْنَا، قَالَتْ نَعَمْ ادْخُلُوا حَتَّى كَلَّمُوا
 وَلَا تَعْلَمُوا أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزَّبِيرِ فَلَمَّا دَخَلُوا
 دَخَلَ ابْنُ الزَّبِيرِ الْحِجَابَ فَأَعْتَقَتْ
 عَائِشَةُ وَطَفِقَ يُنَاسِدُهَا وَيَسْكِي، وَطَفِقَ
 الْمُسَوِّمُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ يُتَاشَرَانِ
 بِنَهَا إِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُولَانِ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَيَّأَ عَمَّا
 قَدْ عَمِلْتُ مِنَ الْهَجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ
 الْمُسْلِمُ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ
 فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكَرَةِ
 وَالتَّخْرِيجِ لَطِفَتْ تَذْكَرَهُمَا وَتَبَسَّكِي
 وَتَقُولُ: إِنِّي تَذَرْتُ وَالسَّيِّدُ
 شَدِيدًا فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتَّى كَلَّمَتْهُ
 ابْنُ الزَّبِيرِ وَأَعْتَقَتْ فِي تَذَارِهَا
 ذَٰلِكَ أَمْرًا بَعِيْنًا رُتِبَةً وَكَامَتْ
 تَتَذَكَّرُ مَا بَعْدَ ذَٰلِكَ
 فَتَبَسَّكِي حَتَّى تَبْلُغَ دُمُوعَهَا حِمَامًا هَا .

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

فرمادیں، ام المؤمنین نے فرمایا، ہرگز نہیں، اللہ کی قسم اس کے بانی میں
 سفارش نہیں مالوں کی، اور اپنی قسم نہیں توڑوں گی، جب یہ قطع تعلق
 ابن زبیر رضی اللہ عنہ کیلئے بہت تکلیف دہ ہو گیا، تو آپ نے مسور بن
 خزمہ اور عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں
 بات کی۔ آپ دونوں حضرات بنی زہرہ سے تعلق رکھتے ہیں، آپ نے ان سے
 کہا کہ میں نہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کسی طرح تم لوگ مجھے عائشہ رضی اللہ
 عنہا کے حجرہ میں داخل کرادو، کیونکہ ان کے لئے یہ جائز نہیں، کہ میرے ساتھ
 صلہ رحمی کو توڑنے کی قسم کھائیں، چنانچہ مسور اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہما
 دونوں اپنی چادر میں لپیٹے ہوئے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو اس میں ساتھ لے
 کر آئے، اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت چاہی، اور عرض کی
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کیا ہم اندر آ سکتے ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 فرمایا کہ آ جاؤ، انہوں نے عرض کی ہم سب؟ فرمایا، ہاں، سب آ جاؤ، ام
 المؤمنین کو اس کا علم نہیں تھا، کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ ہیں،
 جب یہ حضرات اندر آ گئے، تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ پردہ ہٹا کر اندر چلے گئے،
 اور ام المؤمنین سے لپٹ کر اللہ کا واسطہ دینے لگے، اور رونے لگے، ذکر معاف کر
 دیں آپ ام المؤمنین کے مجانبے تھے، مسور اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہما بھی ام المؤمنین
 کو اللہ کا واسطہ دینے لگے، کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بولیں، اور انہیں معاف کر
 دیں، ان حضرات نے یہ بھی عرض کی کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تعلق توڑنے سے منع کیا ہے، کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ کسی
 اپنے بھائی سے عین دان سے زیادہ حدیث یاد دلانے لگے، اور یہ کہ اس میں نقصان
 ہے، تو ام المؤمنین بھی انہیں یاد دلانے لگیں، اور رونے لگیں، اور فرماتے لگیں
 کہ میں نے تو قسم کھالی ہے؟ اور قسم کا معاملہ سخت ہے، لیکن یہ حضرات مسلسل ار
 کرنے رہے، یہاں تک کہ ام المؤمنین نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بات کر لی
 اور اپنی اس قسم کو توڑنے، کیونکہ جو سے چالیس غلام آزاد کئے، اس کے بعد جب
 بھی آپ اپنی یہ قسم یاد کرتیں تو رونے لگتیں، اور آپ کا دہریہ آنسوؤں سے
 نہر ہو جاتا۔

۱۰۱۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک

نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ
 نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آپس میں بغض نہ رکھو

لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحْسَدُوا وَلَا تَبْزُوا وَابْذُرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ خُلُوفَ النَّخْلِ مِنْ ذَوَاتِهِ لَا مِنَ السَّاقِ وَالَّذِي سَخَّرَ اللَّهُ لَهُ مَا يَرْغَبُ ۚ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ ۚ

۱۰۱۱۔ اَحَدٌ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجَرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضَ هَذَا وَيُعْرِضَ هَذَا ۚ

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُزُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أُعْرِضُ عَنْ صَبَاحٍ قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تُعْرِضُ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْكَ إِذَا كُنْتَ مَضِيئَةً قُلْتَ بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ ۚ وَإِذَا كُنْتَ سَلْجُوتَةً قُلْتَ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ ۚ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلٌ لَسْتُ أَهْجِرُ إِلَّا أَسْمَكَ ۚ

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَعْرُودَةُ بْنُ الزَّيْبُرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُقِلَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يَدْرِكْهَا يَدُ مَنَافِقِ الدِّينِ وَلَمْ يَمُوتْ

بِأَنَّهُ هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ يَوْمَ أُوبُكْرَةَ وَعَشِيًّا ۚ

۱۰۱۴۔ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں ہشام نے خبر دی۔ انہیں معمر نے اور لیث نے بیان کیا۔ کہ مجھے سے عقیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ جب میں نے ہوش سمجھا لا تو اپنے والدین کو دین اسلام کا پیرو پایا۔ اور کوئی دن ایسا نہیں گذرتا

جلد سوم

اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اور پیٹ پیچھے کسی کی برائی نہ کرو بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو۔ اور کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ تک بات چیت بند کرے۔

۱۰۱۱۔ ہم سے عبدالرحمن بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ابن شہاب نے، انہیں عطاء بن یزید لیبی نے اور انہیں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ کیلئے تعلق توڑے۔ اس طرح کہ جب دونوں کا سامنے ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

۱۰۱۲۔ ناخرانی کرنے والے سے تعلق توڑنے کا جواز کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضور نبوک میں، شریک نہیں ہوئے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بات چیت کرنے کی مسلمانوں کو ممانعت کر دی تھی۔ اور آپ نے پچاس دن کا تذکرہ کیا۔

۱۰۱۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انہیں عروہ بن زبیری۔ انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہاری نالائقی اور خوشی کو خوب پہچانتا ہوں ام المؤمنین نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! یہ آپ کس طرح پہچانتے ہیں؟ فرمایا کہ جب تم خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو۔ ہاں محمد کے رب کی قسم۔ اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں، ابراہیم کے رب کی قسم بیان کیا کہ میں نے عرض کی جی ہاں۔ لیکن میں آپ کے نام کے برا کوئی چیز نہیں چھوڑتی۔ آپ کا تعلق پھر بھی باقی رہتا ہے۔

۱۰۱۴۔ کیا اپنے ساتھی کی ملاقات کیلئے ہر وقت جاسکتا ہے یا صبح شام ہی کے اوقات ہیں۔

۱۰۱۵۔ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں ہشام نے خبر دی۔ انہیں معمر نے اور لیث نے بیان کیا۔ کہ مجھے سے عقیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ جب میں نے ہوش سمجھا لا تو اپنے والدین کو دین اسلام کا پیرو پایا۔ اور کوئی دن ایسا نہیں گذرتا

جلد سوم

تھا۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس صبح و شام نہ تشریف لاتے ہوں۔ ایک دن ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ (آپ کے والد) کے گھر میں بھری دو پہر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک شخص نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لارہے ہیں۔ یہ ایسا وقت تھا کہ اس وقت ہمارے یہاں کھجور کے آنے کا معمول نہیں تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے کہ اس وقت آنکھوں کے تشریف لانا کسی خاص وجہ سے ہو سکتا ہے۔ پھر آنکھوں نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے۔

۶۲۱۔ ملاقات کیلئے جانا۔ اور جو لوگوں سے ملاقات کے

گیا۔ اور انہیں کے یہاں کھا نا کھایا۔ سلمان رضی اللہ عنہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کیلئے ان کے پاس گئے۔ اور انہیں کے یہاں کھا نا تناول فرمایا۔

۱۱۳-۱۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبد الوہاب نے خبر دی۔ انہیں خالد حذار نے انہیں انس بن سیرین نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے ایک خانوادہ میں ملاقات کیلئے تشریف لے گئے۔ اور انہیں کے یہاں کھا نا تناول فرمایا جب آپ واپس تشریف لانے لگے۔ تو آپ کے حکم سے ایک چٹائی پر پانی چھڑکا گیا۔ اور آنکھوں نے اس پر دعا پڑھی اور گھر والوں کے لئے دعا کی۔ ۶۲۲۔ جس نے وفد سے ملاقات کیلئے زیبا نش کی۔

۱۱۵-۱۔ ہم سے عبد الرحمن بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ انہیں کہہ کر مجھ سے بھی بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے پوچھا کہ استبرق کیا چیز ہے؟ میں نے کہا کہ دیا کا بنا ہوا دبیر اور کھردرا کپڑا۔ پھر آپ نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو استبرق کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسے لیکر حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسے آپ خرید لیں اور وہ جب آپ سے ملاقات کیلئے آئیں۔ تو ان کی پذیرائی کے وقت اسے زیب تن فرمایا کریں آنکھوں نے فرمایا کہ ریشم تو وہی پہن سکتا ہے۔ جس کا (آخرت میں) کوئی حقہ نہ ہو۔ اس معاملہ میں جو ہوتا تھا۔ وہ ہو گیا۔ پھر آنکھوں نے خود انہیں ایک جوڑا بھیجا

عَلَيْهِمَا يَوْمَ الْاَيَاتِنَا فِيهِ سَؤْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطَرِي الثَّهَارَ بَلَوَّةٌ وَعَشِيَّةٌ فَبَيْنَمَا هُنَّ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ ابْنِ بَكْرٍ فِي تَحْرِ الظَّهْرِ قَالَ قَائِلٌ هَذَا سَؤْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، قَالَ الْوَبْكَرُ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ الْاَمْرُ: قَالَ اِنِّي قَدْ اُذِنَ لِي بِالْخُرُوجِ ۝

باب ۶۲۱ الزَّيَارَةُ وَمَنْ نَازَلَهُمْ فَطَعَمَ عَنْدهُمْ: وَنَازَلَ سَلْمَانَ ابْنَ الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّ عِنْدَهُ ۝

۱۱۳-۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازَلَ أَهْلَ بَيْتِ فِي الْأَنْصَارِ فَلَعِمَ عَنْدهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَمَرَهُمْ بِكَانِ مِنَ الْبَيْتِ فَنَضَحَ لَهُ عَلَى يَدَيْهِ فَعَلِيَ عَلَيْهِ وَدَعَاهُمْ ۝

باب ۶۲۲ مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوَفْدِ ۝ ۱۱۵-۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي قَتَاتٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: مَا الْأَسْتَبْرَقُ؟ قُلْتُ مَا عَلَظَ مِنَ الدِّيْبَانِ وَخَشَنٌ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ مَا أَوْعَمَ عَلِيٌّ رَجُلَ حُلَّةٍ مِنَ اسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْتَرِ هَذِهِ قَالَتْ لَيْسَ الْوَفْدُ النَّاسُ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَمَضَى فِي ذَلِكَ مَا مَطَى ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ

تو آپ... اسے لیکر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔
آنحضرت نے یہ جوڑا میرے لئے بھیجا ہے۔ حالانکہ اس بابے میں آپ اس سے
پہلے ارشاد فرما چکے ہیں۔ ذکر اسے وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی
حصہ نہ ہو۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے تاکہ
تم اس کے ذریعہ پیچ کر مال حاصل کرو۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اسی حدیث
کی وجہ سے کپڑے میں (ریشم کے) نقش و نگار کو بھی ناپسند فرماتے تھے۔

۶۲۳۔ بھائی چارگی اور معاہدہ ابو حمزہ رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو درود رضی اللہ
عنہما میں بھائی چارگی (مواخات) کرائی تھی۔ عبدالرحمن بن عوف
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کے درمیان
بھائی چارگی کرائی۔

۱۰۱۶۔ ہم نے مسند نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی
ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ جب عبدالرحمن
رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور
سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارگی کرائی تو پھر جب
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ اب ولیمہ
کرد۔ خواہ ایک بکری کا ہو۔

۱۰۱۷۔ ہم سے محمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن
زکریا نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم نے حدیث بیان کی۔ ہاں کہ میں نے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا آپ کو چھ حدیث معلوم ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں معاہدہ و حلف کی کوئی
اصل نہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت نے خود قریش اور انھوں
کے درمیان میرے گھر میں معاہدہ کرایا تھا۔

إِلَيْهِ بِحَلِّهِ فَأَتَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ
بِهَذِهِ وَقَدْ قُلْتُ فِي مَثَلِهَا مَا قُلْتُ
قَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا
مَا لَا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعِلْمَ
فِي الثُّوبِ لِهَذَا الْحَدِيثِ.

۶۲۳۔ الْأَخَاءُ وَالْحَلْفُ. وَقَالَ أَبُو
حُمَيْزَةَ أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ سَلْمَانَ وَابْنِ الدَّرَادِ. وَقَالَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ
أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنِي
وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ.

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
فَأَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنِي
وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلِمُّ
دَكُوبًا؟

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ قَالَ
قُلْتُ لِأَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَلْبَغَاكَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خِلْفَ فِي
الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ خَالَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنِي قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارَ فِي دَارِ بَنِي

لہ حاشیہ۔ جاہلیت میں عرب قبائل خاص طور سے اپنے دشمن قبیلہ سے لڑائی وغیرہ میں مدد کیلئے باہم ایک دوسرے سے معاہدہ رکھتے
تھے۔ جن دو قبائل میں معاہدہ ہوتا انہیں ”حلیف“ کہتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں معاہدوں کا جو تصور تھا اسلام نے اسے ختم کر دیا کیونکہ
اسلام خود مودت اخوت اور اتحاد کا پیغام تھا۔ اور اس کے بعد جاہلیت کے معاہدے کی ضرورت نہیں تھی۔ البتہ ضرورت کے اوقات میں مسلمان
اگر دوسری طاقتوں سے معاہدہ کریں تو ظاہر ہے کہ جائز ہوں گے۔

۴۲۴- مسکرا اور ہنسا نا طریقیہ السلام نے فرمایا اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے مجھ سے ایک بات کہی تو میں ہنس دی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ ہنسنا اور رانا ہے۔

۱۰۱۸- ہم سے حبان بن موتی نے حدیث بیان کی ما نہیں عبد اللہ نے خبر دی۔ انہیں عمر نے خبر دی۔ انہیں نہ ہرنی نے انہیں عمرو نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ اور طلاق قطعی دی۔ اس کے بعد ان سے عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا۔ لیکن وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ میں رافعہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی۔ لیکن انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر مجھ سے عبد الرحمن بن زبیر نے نکاح کر لیا۔ لیکن اللہ ان کے پاس تو بیک طرح کے ہوا اور کچھ نہیں ہے۔ اور انہوں نے اپنی چادر کا پلو بچہ کر دیا۔ بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور کے پاس بیٹے ہوئے تھے اور سعید بن العاص کے صاحبزادے مجھ کے والد سے پر تھے۔ اور اندر داخل ہونے کی اجازت کے منتظر تھے۔ خالد بن سعید رضی اللہ عنہ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آواز دے کر کہنے لگے کہ آپ اس عورت کو ڈاٹھتے نہیں کہ آنحضور کے سامنے کس طرح کی۔ بات کہتی ہے۔ اور حضور اگر اس نے بیٹم کے ہوا اور کچھ نہیں فرمایا۔ پھر فرمایا غالباً تم رافعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو لیکن یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے۔ جب تک تم ان کا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا مزانہ چھو لو اور وہ تمہارا مزانہ چھو لیں۔

۱۰۱۹- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح بن کیسان نے۔ ان سے ابن شہاب نے۔ ان سے عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن خطاب نے۔ ان سے محمد بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا۔ کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ اس وقت آنحضور کے پاس قریش کی چند عورتیں تھیں۔ آپ سے سوالات کر رہی تھیں اور بہت زیادہ سوالات کر رہی تھیں۔ ان کی آواز بھی آنحضور کی آواز کے مقابلہ میں بلند تھی۔ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو وہ جلدی

۶۲۳- بِاسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. وَقَالَتْ فَاهْمَةٌ عَلَيْهَا السَّلَامُ: أَسْرَأَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَّتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ أَخْتَاكَ وَأَبْلَى. ۱۰۱۸- حَدَّثَنَا حَبَانُ بْنُ مُوْتِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَافِعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَكَتْ لِمَلَاتِهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ لَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدِي رَافِعَةَ فَلَطَقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ لَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ... وَأَنَّ وَاللَّهِ مَا مَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْأَمِثْلُ هَذِهِ الْهُدْبِيَّةُ لَهْدِيَّةٍ أَخَذْتُهَا مِنْ جَلِيلِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ سَعِيدٍ ابْنُ الْعَارِضِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لِيُؤَدِّنَ لَهُ تَطْفِيقَ خَالِدِ بْنِ يَزِيدٍ أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ تَزَوَّجَهَا عَمَّا تَعْمَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَتِيمِ شَيْئًا قَالَ لَعَلَّكَ تَرِيدُ دِينَ أَنْ تَزَوَّجَنِي إِلَى رَافِعَةَ لِأَحَقِّي تَدْرِي عَسَيْتُ لَهَا وَيَدْرِي عَسَيْتُ لَكَ. ۱۰۱۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَطَّابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَانَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَهُ يَتُوهُ مِنْ قُرَيْشٍ يَدْعُو لَهَا وَيَسْتَشِيرُهَا عَالِيَةً أَمْوَا تَهْمُ عَلَى صَوْتِهِ. فَلَمَّا إِشْرَأْنَا عُمَرُ تَبَادُؤْنَا الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ

بھاگ کر پڑے کے پیچھے چلی گئیں۔ پھر آنحضرت نے آپ کو اجازت دی آپ داخل ہوئے۔ آنحضرت اسوقت ہنس رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ اللہ آپ کو خوش رکھے۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر خیراں ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا ان پر خیر جبرت ہوئی جو ابھی میرے پاس تھیں۔ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو فوراً بھاگ کر پڑے کے پیچھے چلی گئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ اس کے زیادہ سختی ہیں مگر آپ سے ڈرنا جائے۔ پھر عورتوں کو مخاطب کر کے آپ نے فرمایا۔ اپنی جانوں کی دشمن، مجھ سے تو تم ڈرتی ہو۔ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے عرض کی آپ آنحضرت سے زیادہ سخت ہیں۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا ہاں۔ اسے اب خطب اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔ اگر شیطان بھی تمہیں کسی راستے پر اتارے گا تو راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلا جائے گا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُفُّكَ فَقَالَ أَضْحَكَ اللَّهُ سَأَلَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي أُنْتُمْ دَائِمٌ ، فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هَذِهِ اللَّاحِظَةِ كُنْتُ عَشِيئَةً لَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَكَ تَبَادُرُكَ الْحِجَابُ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَمَسُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَا عِدُوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَنْهَبْنِي وَلَمْ تَهَبْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ إِنَّكَ أَقْظُ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي أَخْطَابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لِقِيَاكَ الشَّيْطَانُ سَابِكًا فَجَاءَ الْأَسْلَافُ فَجَاءَ غَيْرُ فَجَاءَكَ .

۱۰۲۰۔ حَبِيبُ شَاكِنِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ قَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ عَدُوًّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبِيْرَ أَوْ دَفَعْتُمْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ . قَالَ فَعَدُوْا فَقَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا وَكَثُرَ فِيهِمُ الْجُرْحُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَاتِلُونَ عَدُوًّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، قَالَ فَسَلُّوْا فَضَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . ۱۰۲۱۔ أَحَقُّ تَنَا مَرَّضَهُ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ وَدَفَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي مَصْنَانِ قَالَ أَعْتَقَ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ

۱۰۲۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ابو العباس نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں تھے۔ غزوہ کے موقع پر تو آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم کل یہاں سے واپس ہوں گے۔ آپ کے بعض صحابہ نے کہا کہ ہم اس وقت تک یہاں سے نہیں جائیں گے جب تک اسے فوج نہ کریں۔ آنحضرت نے فرمایا اگر یہی بات ہے۔ تو کل میدان میں نکلو۔ بیان کیا کہ دوسرے دن صبح کو صحابہ نے گھمان کی جنگ لڑی اور بکثرت صحابہ زخمی ہوئے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم کل واپس ہونگے۔ بیان کیا کہ اب سب لوگ غلوش سے۔ اس پر آنحضرت ہنس دیے۔ حمید نے بیان لیا کہ ہم سے۔ سفیان نے پوری سند خبر کے لفظ کے ساتھ بیان کی۔

۱۰۲۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابن شہاب نے خبر دی۔ انہیں حمید بن عبد الرحمن نے بیان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ میں تو تباہ ہو گیا۔ اپنے گھر کے ساتھ میں نے رمضان میں دروزہ کی حالت میں ہم بستر کر لی۔ آنحضرت

فرمایا کہ پھر ایک غلام آزاد کر دو۔ انہوں نے عرض کی، اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر دھمپینے کے رذیرے رکھ لو۔ انہوں نے عرض کی، اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا، پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ انہوں نے عرض کی، اتنا میرے پاس نہیں ہے۔ بیان کیا کہ پھر کھجور کا ایک کو کر لایا گیا۔ ابراہیم نے بیان کیا کہ، عرق ایک طرح دو کر لے، ایک پیما نہ تھا، آنحضرت نے فرمایا، پوچھنے والا کہاں ہے، جو اس سے صدقہ کر دیتا۔ انہوں نے عرض کی مجھ سے جو زیادہ محتاج ہو اسے دوں، لیکن مدینہ کے دونوں میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ بھی ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے۔ اس پر آنحضرت ہنس دیے۔ اور آپ کے سامنے کے دندان مبارک کھل گئے، اس کے بعد فرمایا اچھا پھر تمہاری لے لو۔

۱۰۲۲۔۔۔۔۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ دیسی نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا آپ کے جسم پر ایک نجرانی چادر تھی، جس کا حاشیہ دبیر تھا۔ اس میں ایک اسرائیلی آپ کے پاس آیا۔ اور اس نے آپ کی چادر بٹے زور سے کھینچی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ میں نے آنحضرت کے شانے کو دیکھا کہ زور سے کھینچنے کی وجہ سے اس پر نشان پڑ گئے ہیں۔ پھر اس نے کہا اے محمد اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے۔ اس میں سے مجھے دیئے جانے کا حکم فرمائیے۔ اس وقت میں نے آنحضرت کو مڑ کر دیکھا تو آپ مسکرا دیے پھر آپ نے اے دیئے جانے کا حکم فرمایا۔

۱۰۲۳۔۔۔۔۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ادريس نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل نے۔ ان سے قیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا۔ آنحضرت نے اپنے پاس اپنی مخصوص جملوں میں آنے سے، کبھی نہیں رد کیا۔ اور جب بھی مجھے آپ نے دیکھا تو مسکرائے۔ میں نے آنحضرت سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر بجم کر نہیں بیٹھ پاتا تو آنحضرت نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور دعا کی کہ اے اللہ اسے ثبات عطا فرما اور ہدایت کرنے والا اور خود ہدایت پایا ہوا بنا۔

۱۰۲۴۔۔۔۔۔ ہم سے محمد بن شہین نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا۔ انہیں ان کے والد نے خبر دی انہیں زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے۔ انہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ اللہ حق سے نہیں شرماتا کیا عورت کو جب اختلاف ہو تو اس پر

لِي قَالَ قَصِمْتُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعَمُ سِتِّينَ مُسْكِينًا قَالَ لَا أَحَدٌ فَإِنِّي بَعَرْتُ فِيهِ ثُمَّ قَالَ ابْرَأْهُنَّ الْعَرَقُ الْمَلِكُ فَقَالَ آيُنَ السَّائِلُ تَصَدَّقُ بِهَا قَالَ عَلَى أَفْقَرِ صَبِيٍّ وَبِاللَّهِ مَا بَيْنَ لَا بَيْنَهَا أَهْلُ بَيْتِ أَفْقَرُ مِنَّا فَضْلَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَلَتْ نَوَاجِدُ لَا قَالَ فَأَمْتُمْ إِذَا بَدَلَتْ حَتَّى تَمَازَعَتْ الْعَرَبُ زَيْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ حَتَّى تَمَازَكُ مَا لَكَ مِنْ اسْتِخَائِي بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلَا فِي بَرْدٍ بَخْرَانِي غَلِيظَ الْحَاشِيَةِ فَأَذْرَاكَ أَعْرَاجِي فَجَبَّتْ بِرِدَائِهِمْ جَبَّةً شَدِيدَةً قَالَ أَنَسٌ: فَانْظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَّ بَعْضُ أَقْرَبَتِهَا حَاشِيَةَ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبَّتِهِمْ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَرَرْتُ بِكَ مِنَ الْمَلِكِ الَّذِي عِنْدَكَ فَأَلْقَيْتَ إِلَيْكَ فَضْلَكَ

۱۰۲۳۔۔۔۔۔ حَقٌّ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَقَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَأْيِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِهِ وَلَقَدْ شَكُوتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبِتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا

۱۰۲۴۔۔۔۔۔ حَقٌّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ رَأَيْتُ بَنَاتِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْخَعُنِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ

غسل واجب ہے! آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں جب عورت پانی دیکھے دتواس پر غسل واجب ہے، اس پر امام مسلم رضی اللہ عنہا ہنسیں اور عرض کی کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، پھر کچھ دماں کی صورت سے، مثلاً کس طرح ہوتا ہے۔

۱۰۲۵- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن دھب نے حدیث بیان کی، انہیں عمر نے خبر دی، ان سے ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کھل کر ہنسنے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا کوئی نظر آنے لگتا ہو، آپ صرف مسکراتے تھے۔

۱۰۲۶- ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا۔ ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، اور کہ ایک صاحب جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس آئے، آنحضرتؐ اس وقت مدینہ میں خطبہ دے رہے تھے، انہوں نے عرض کی بارش کا قطر گر گیا ہے۔ اپنے رب سے میری ہلکی دعا کیجئے آنحضرتؐ نے آسمان کی طرف دیکھا، ہمیں کہیں بھی بادل نظر نہیں آ رہا تھا، پھر آپؐ نے بارش کی ہلکی اتنی میں بادل اٹھا، اور بعض ٹکڑے بعض کی طرف بڑے اور بارش ہونے لگی، یہاں تک کہ مدینہ کے نالے بہنے لگے، اگلے جمعہ تک اسی طرح بارش ہوتی رہی، تبدیل ہوتا ہی نہ تھا، چنانچہ وہی صاحب یا کوئی دوسرے اگلے جمعہ کو کھڑے ہوئے، آنحضرتؐ خطبہ دے رہے تھے، اور انہوں نے عرض کی ہم ڈوب گئے، اپنے رب سے آپؐ دعا کریں کہ بارش بند کر دے، آنحضرتؐ نے فرمایا اے اللہ! ہمارے چاروں طرف بارش ہو، ہم پر نہ ہو، دو یا تین مرتبہ آپؐ نے یہ فرمایا، چنانچہ بادل مدینہ منورہ سے چھٹے لگا، بائیں اور دائیں ہمارے چاروں طرف دوسرے مقامات پر بارش ہونے لگی، اور ہمارے یہاں بارش ایک دم بند ہو گئی، یہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو آنحضرتؐ کا معجزہ اور آپؐ کی دعا کی قبولیت دکھائی تھی۔

۶۲۵ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے لوگو! ایمان لے آئے ہو۔ اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں میں سے ہو جاؤ۔ اور جھوٹ بولنے کی ممانعت۔

عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا اخْتَلَمَتْ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَغَسَلَتْ أَمَّ سَلَمَةُ فَقَالَتْ أَتَخْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ شَبَابُ الْوَلَدِ ۖ

۱۰۲۵- حَقٌّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ دُهَبٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَكْمِلًا قَطُّ ضَاحِكًا لَمْ يَرُ مِنْهُ لَهَوَاتِهِ أَفَّا كَانَ يَتَلَبَّسُ ۖ

۱۰۲۶- حَقٌّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يُخْطَبُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ قَطَعَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقَى رَجُلٌ فَتَنَظَّرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا تَرَى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقَى، فَتَنَظَّرَ السَّحَابَ يَعْصُهُ إِلَى بَعْضِ ثَمَّ مَطَرٌ وَسَأَلَتْ مَتَاعِبُ الْمَدِينَةِ قَمَا نَأْتِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تَقْلَمُ ثُمَّ قَامَ ذَلِكَ الْكَافِرُ الْوَجَلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ عَرَفْنَا قَدْ رَأَيْتُكَ يَخْبِسُهَا عَنَّا، فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوِّ إِلَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّدُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا لَا يَمْطُرُ مَا حَوْلَ إِلَيْنَا وَلَا يَمْطُرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيهِمُ اللَّهُ كُرَامَةً نَبِيَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجَابَةً دَعْوَتِهِ ۖ

۶۲۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ وَمَا يُنْهَى عَنِ الْكَذِبِ ۖ

۱۰۲۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے منقر نے، ان سے ابو اؤس نے اور ان سے ابو اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ سچ بڑھلا میں کی طرف لے جاتا ہے۔ اور بڑھلا جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک وہ صدیق رہت سچا، ہو جاتا ہے۔ اور بلاشبہ جھوٹ (غور، بڑی، کی طرف لے جاتا ہے۔ اور غور خیرت کی طرف، اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کے یہاں اسے بہت جھوٹا کذاب، کھو جاتا ہے ۱۰۲۸۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابی ہریرہ بن مالک بن ابی عمار نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بولتا ہے جھوٹ بولتا ہے جب وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے۔ اور جب اسے امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے۔

۱۰۲۹۔ ہم سے مولیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو جابر نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے عمرو بن حنبل... رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس دو آدمی آئے۔ (دخبل معروض میں، انہوں نے کہا کہ جسے آپ نے دیکھا کہ اس کا جگر اچھا چارہ تھا۔ وہ بڑا ہی جھوٹا تھا۔ ایک جھوٹ کو لیتا تھا اور ساری دنیا میں پھیلا دیتا تھا۔ اس کے ساتھ یہ معاملہ قیامت تک کیا جانا رہے گا۔

۱۰۲۶۔ اچھے طور طریق کے بارے میں۔

۱۰۳۰۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا آپ سے امش نے حدیث بیان کی کہ میں نے شفیق سے سنا۔ کہا کہ میں نے ہذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ بلاشبہ تمام لوگوں میں اپنی چال و چل اور طور طریق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلتے اور اس کے بعد دوبارہ اپنے گھر واپس آتے تھ کہ کی کیفیت تھی، ہمیں یہ معلوم کہ وہ اپنے گھر میں جب تنہا ہوتے تو کیا کیفیت ہوتی تھی۔

۱۰۳۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے غارقی نے انہوں نے طارق سے سنا، کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلاشبہ سب اچھا کلام اللہ کی کتاب ہے۔ اور سب اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الصَّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْخَيْرِ وَإِنَّ الْخَيْرَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْخَيْرِ وَإِنَّ الْخَيْرَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْخَيْرِ وَإِنَّ الْخَيْرَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ ۚ ۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُوَيْدٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا أُوْتِيَ خَانٌ ۚ ۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ النَّبِيِّ رَأْيُهُ بِشَيْءٍ شَدِيدَةٍ فَلْيَكُنْ يَكْتَلِبُ بِالْكَذِبِ تَحْمِلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْأَقَاتِ فَيُضْمَمَ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ

باب ۲۶ فِي الْهَدْيِ الصَّالِحِ

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَسَامَةَ حَدَّثَكَ الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ شَيْفِقَانَ قَالَ سَمِعْتُ حَدَّثَ بَقُولٍ: إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًا وَسَمًا وَهَدًيًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَيْنَ أُمَّ عَبْدٍ مِنْ حَبَشٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا تَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا ۚ

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَخَارِقٍ سَمِعْتُ حَارِثًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ أَحْسَنَ الْهَدْيِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ

۱۰۳۲۔ تکلیف پر صبر اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد بلا شبر وہ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر ملاحظہ دیتا ہے۔

۱۰۳۲۔ ہم سے مسدّد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے بیان کیا۔ ان سے اعشٰی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا۔ ان سے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اُن سے ابو موسیٰ مکی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص بھی یا کوئی چیز بھی تکلیف کو برداشت کرنے والی۔ جو اسے کسی چیز کو مٹ کر ہوئی ہو۔ اللہ سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ لوگ اس کی طرف لڑکے کی نسبت کرتے ہیں۔ اور وہ انہیں نجات کرتا ہے۔ بلکہ انہیں روزی بھی دیتا ہے۔

۱۰۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے شقیق سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے تھے۔ کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تفہیم کی، جیسا کہ آپ اور دوسری چیزیں (صحابہ کو) تفہیم کیا کرتے تھے۔ اس پر قبیلہ انصار کے ایک شخص نے کہا کہ بخدا اس تفہیم سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود نہیں تھا۔ میں نے کہا کہ یہ بات میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہوں گا۔ چنانچہ میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے چپکے سے یہ بات آپ سے کہی۔ آنحضرت پر اس کی بات بڑی فانی گذری۔ اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ اور آپ غصہ ہو گئے۔ اس وقت میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ کاش میں نے آنحضرت کو اس کی اطلاع نہ دی ہوتی۔ پھر آنحضرت نے فرمایا۔ مومن نے علیہ السلام کو اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی۔ لیکن انہوں نے صبر کیا۔ ۶۲۸۔ جس نے دودھ دیکھی پر خفگی کا اظہار نہیں کیا۔

۱۰۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعشٰی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلم نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسروق نے بیان کیا۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز بتائی۔ اور اس کی اجازت دی۔ لیکن کچھ لوگ اس سے پرہیز کرتے رہے۔ جب آنحضرت اس کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے خطبہ دیا۔ اور اللہ کی حمد کے بعد فرمایا۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ جو اس چیز سے پرہیز کرتے ہیں۔ جو میں کو بتا ہوں۔ واللہ میں اللہ کو

بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْأَذَى وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَوْلَىٰ شَيْءٍ عَصَا صَبْرٍ عَلَىٰ إِذَا سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَوْ أَنَّ اللَّهَ لَبِعَا فِيهِمْ وَيَزِرْ قَوْمًا

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: تَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضَ مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ: جُلٌّ مِنَ الْأَنْصَابِ: وَاللَّهِ إِنَّهَا لِقِسْمَةٌ مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ قُلْتُ: أَمَا أَنَا قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَمَارَدَتْهُ فَشَقَىٰ ذَٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتَّىٰ وَرَدَتْ أُنْثَىٰ لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ ثُمَّ قَالَ: قَدْ أَوْدَىٰ مُؤْمِنِي بِأَكْثَرِ مِنْ ذَٰلِكَ فَصَبْرٌ

بَابُ ۶۲۸ مَنْ لَمْ يُوَاجِهْ النَّاسَ بِالْعِتَابِ

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسَرِّقٍ قَالَتْ عَائِشَةُ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَارْتَحَصَ فِيهِ فَتَنَزَّلَ عَنْهُ فَوَيْمٌ فَبَلَغَ ذَٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَلَبَ فَحَمَدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَضَعُ

فَوَاللَّهِ اِنِّي لَا اَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَاشَدَّهُمْ لِهَ خَشْيَةً
 ۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَنَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
 شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ هُوَ ابْنُ
 أَبِي عُثْبَةَ مَوْلَى اَنَسٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
 قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَدَّ
 حَبَاءً مِّنَ الْعَدَاوَةِ فِي خَدِّ رَاحِهَا فَاِذَا رَأَى
 شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْتَاهُ فِي وَجْهِهِ
 بِاب ۲۹ مَن كَفَرَ اَحَاةً تَارِيْلًا
 فَهُوَ كَمَا قَالَ ۝

۱۰۳۶۔ احَدٌ ثَنَا مَعْمَرٌ وَاحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ
 قَالَا حَدَّثَنَا عَمَّانُ بْنُ اَبِي عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ
 الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لَاخِيهِ يَا كَافِرُ
 فَقَدْ بَاوَاهُ اَحَدُهُمَا وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَمَارٍ
 عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ سَمِعَ اَبَا
 سَلَمَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۱۰۳۷۔ احَدٌ ثَنَا اسمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَيُّنَاءُ جُلَّ قَالَ لَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاوَاهُ اَحَدُهُمَا ۝
 ۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
 وَهْبٌ حَدَّثَنَا اَكْبُوْبُ عَنْ اَبِي قَلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ
 بْنِ الصَّخَالِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَن حَلَفَ بِمَلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاِذَا فَهُوَ كَمَا
 قَالَ وَمَن قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَدِيَ بِهِ فِي نَارٍ
 حَبْلُهُمْ وَلَعَنَ الْمُؤْمِنُونَ كَقَتْلِهِ وَمَن رَأَى مُؤْمِنًا
 يَكْفُرُ فَهُوَ كَقَتْلِهِ ۝

بَاب ۳۰ مَن لَمَّ بِمِرِّ الْفَارِ مَن قَالَ

ان سے زیادہ پہچانتا ہوں اور اللہ کیلئے میرے دل میں ان سے زیادہ خوف و خشیت ہے
 ۱۰۳۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں
 شعبہ نے خبر دی۔ انہیں قتادہ نے اور ان سے عبد اللہ نے سنا۔ ابی عتبہ
 انس رضی اللہ عنہ کے مولا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کٹواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے
 جب آپ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو پسند نہ ہوتی تو ہم ناگواری کے
 اثرات آپ کے چہرے سے عجم جاتے تھے۔

۱۰۳۶۔ جس نے اپنے کسی بھائی کو ملاتا دیکھ کر کہا تو وہ خود ہلایا
 ہے جیسا کہ سنے کہا۔

۱۰۳۷۔ محمد اور احمد بن سعید نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے
 عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی۔ انہیں علی بن مبارک نے خبر دی انہیں
 یحییٰ بن کثیر نے انہیں ابوسعید نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان
 کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو
 کہتا ہے کہ کافر! تو یہ کفران دونوں میں سے کسی پر ذہر حال لاگو ہوتا ہے
 اور عکرمہ بن عمار نے بیان کیا کہ ان سے عبد اللہ بن زید نے انہوں نے ابوسعید
 سے سنا۔ اور انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۳۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن دینار نے ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بھی اپنے کسی بھائی کو کہا کہ اسے
 کافر! تو یہ کفران دونوں میں سے کسی ایک پر لاگو ہوتا ہے۔

۱۰۳۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے دہیب نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوقلابہ نے حدیث بیان کی
 ان سے ثابت بن ضحاک نے اور ان سے یحییٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
 اسلام کے سوا کسی اور مذہب کیلئے رجوعی قسم کھائی تو وہ دہسا ہی ہے جس کی اس
 نے قسم کھائی ہے۔ اور جس نے کسی چیز سے خود کشی کر لی۔ تو اسے جہنم میں مذاب دیا
 جائے گا۔ اور یوسن پر لعنت بھیجا۔ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔ اور جس نے
 کسی یوسن پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

۱۰۴۰۔ جو ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتے جس نے یہ دیکھی مسلمان

اگر کافر کہتا تاویل کے ساتھ یا لاعلمی میں کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے خطاب
رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ وہ منافق ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں یہ کیسے معلوم ہو گیا، اللہ تعالیٰ جنگ بدر میں
شریک ہونے والے کے مستقبل کے بارے میں مطلع تھا۔ اور اس کے
باوجود فرمایا کہ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

ذَلِكَ مَثَلًا ذَلِيلًا - وَقَالَ عُمَرُ لِحَالِبٍ
إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: وَمَا يَكُنُّ بِكَ لَعَلَّ أَمَلَهُ قَبِي
الْمَلَأَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ كَذَبْتَ غَفَرْتُ
لَكَ

۱۰۳۹۔ حَتَّى ثَنَّا مُحَمَّدَ بْنَ عِبَادَةَ أَخْبَرَ نَابِغَةَ
أَخْبَرَ نَابِغَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ
الصَّلَاةَ فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقْرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ
رَجُلٌ فُصِّلَ صَلَاةُ خَفِيفَةً فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ
إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ
بِأَيُّ شَيْءٍ نَشَاءُ وَنَسْتَعِيذُ بِمَا نَحْبِئُ وَإِنْ مُعَاذًا صَلَّى
بِالنَّبِيِّ رَحَةً فَقَرَأَ الْبَقْرَةَ فَتَجَوَّزَتْ فَرَعِمَ
أَنِّي مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ أَفَتَأْتِيَنَا أَقْرَأُ الشَّمْسِ
وَصُحْحَهَا وَسَمِ اسْمُ رِيَاكُ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا

۱۰۴۰۔ حَتَّى ثَنَّا: اسحاق أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا
أَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ
بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ
لِيُصَلِّ بِهِ نَعَالَ أَقَامَ لَكَ فَلْيَبْصُرِي

۱۰۴۱۔ حَتَّى ثَنَّا: قَتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ثَمَمٍ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَدْرَاكَ عُمَرَ
الْكُفَّاءَ فِي نَكَبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَا
هُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا إِلَهَ إِلَّا

۱۰۳۹۔ ہم سے محمد بن عبادہ نے حدیث بیان کی انہیں بزرگ نے خبر دی
انہیں سلیم نے خبر دی۔ ان سے عمر بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم میں آتے۔ اور انہیں نماز پڑھتے
انہوں نے ایک مرتبہ نماز میں سورہ بقرہ پڑھی۔ اس پر ایک صاحب جماعت سے
انگ ہو گئے۔ اور انکی نماز پڑھی۔ جب اس کے متعلق معاذ رضی اللہ عنہ کو معلوم
ہوا۔ تو فرمایا کہ وہ منافق ہے۔ معاذ رضی اللہ عنہ کی یہ بات جب ان صاحب کو
معلوم ہوئی۔ تو وہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول
اللہ ہم لوگ محنت کا کام کرتے ہیں۔ اور اپنی اذیتوں سے خود بانی لاتے ہیں۔
معاذ رضی اللہ عنہ نے کل رات میں نماز پڑھا۔ اور سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر
دی۔ اس لیے میں نماز توڑ کر لگ ہو گیا۔ اس پر دیکھتے ہیں کہ میں منافق ہوں
آنحضرت نے فرمایا۔ اے معاذ کہیا تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرتے ہو زمین منزیہ آپ
نے یہ ارشاد فرمایا جب امام ہو تو، سورہ بقرہ، الشمس، وضو، اور سراج امام
ریک الاعلیٰ جیسی سورتیں پڑھا کر۔

۱۰۴۰۔ حمید سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں ابوالمغیرہ نے خبر دی
ان سے اوزاعی نے بیان کی۔ ان سے زہری نے حدیث بیان کی۔ ان سے
حمید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جس نے قسم کھائی۔ اور قسم لات وعزائی کی کھائی
تو اے لا الہ الا اللہ کہنا چاہیے اور جس نے اپنے ساتھی نے کہا کہ آؤ جو اکیس
تو اے مدد دینا چاہیے۔

۱۰۴۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان
سے نافع نے۔ ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
کے پاس پہنچے۔ جو چند سواروں کے ساتھ تھے۔ اس وقت عمر رضی اللہ عنہ اپنے
والد کی قسم کھا رہے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکار کر

مَوْلَى الْمُتَّبِعَاتِ عَنْ نَائِبِ بْنِ خَالِدٍ الْجَهَنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقَلْبَةِ فَقَالَ: عَرَفَهَا سَنَةً ثُمَّ أَعْرِفْ وَكَأَنَّهَا وَفَعَلَا صَهَا ثُمَّ اسْتَنْقَبَهَا فَإِنْ جَاءَ بِهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ: قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَةٌ الْعَلَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّهَا هِيَ لَكَ أَوْ لَا خَيْلَكَ أَوْ لَيْتِي ثُب: قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَةٌ الْإِبِلِ قَالَ فَخَصِبْ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَ وَجَنَّتَاهُ إِذَا حُمِرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَكَا مَعَهَا رَحْدًا أَوْ هَا وَسَفَا وَهَاتِي لِي قَاهَا بَهَا: وَقَالَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ نَزَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَائِبِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيزَةً مَخْصُفَةً أَوْ حَبِيزَةً فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاتِهِ ثُمَّ جَاءُوا لِكَيْلِكَ فَحَضَرُوا وَابْتِغَاءً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَتَوَفَّعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَبَلُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُعْصَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قَالُوكَ صَنِيعُكُمْ حَتَّى كَلَمْتُمْ عَنْهُ سَيَلْتُمْ عَلَيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بَيْتِكُمْ تَكَلَّمُوا فَإِنَّ غَيْرَ صَلَاةٍ لَكُمْ فِي بَيْتِكُمْ إِلَّا الصَّلَاةُ وَالصَّلَاةُ

بَابُ الْخُذْ مِنْ الْعَصَبِ لِقَوْلِ اللَّهِ

تَعَالَى: وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبِيرَ الْأَثَمِ وَالْفَوَاحِشِ وَإِذَا مَا غَضِبُوا لَهُمْ يَغْفِرُونَ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْإِنْفِقِينَ

انہیں زید بن خالد جہنی نے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ درست میں گری ہوئی چیز جسے کسی نے اٹھا لیا ہو، کے متعلق پوچھا تو آنحضرت نے فرمایا: سال بھر تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ پھر اسے باندھنے کی رسی اور جس میں وہ چیز رکھی ہو۔ اس کا اعلان کرو۔ پھر اسے اپنے اوپر خرچ کر لو لیکن اگر اس کے بعد اس کا مالک آجائے تو وہ چیز اسے واپس کر دو۔ پوچھا یا رسول اللہ! گم شدہ بکری کے متعلق کیا حکم ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو۔ کیونکہ وہ یا تنہا بے بھائی کی یا پھر بیٹھنے کی۔ پوچھا یا رسول اللہ! اور گم شدہ اونٹ؟ بیان کیا کہ اس پر آنحضرت ناراض ہوئے اور آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے اور چہرہ بھی آپ کا سرخ ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا غرض۔ اس کے ساتھ اس کے پاؤں ہیں۔ اور اس کا پانی ہے۔ بالآخر وہ... خود اپنے مالک کو پالے گا۔ اور مکی نے بیان کیا اس سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ح۔ حجہ سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ حجہ سے کہا کہ حجہ سے عمر بن عبد اللہ کے مولیٰ سالم بن ابوالنضر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بسیر بن سعید نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں کھجور کی شانوں یا چٹائی سے چھوٹے سے حجر کی طرح بنالیا تھا پھر آپ نکلے اور اس میں نماز پڑھی بہت سے لوگ بھی وہیں آ گئے۔ اور انہوں نے آپ کی اقتدار میں نماز پڑھی۔ پھر سب لوگ ایک رات آئے اور بٹھہرے رہے۔ لیکن آپ گھری میں رہے۔ اور باہر ان کے پاس نہیں تشریف لائے۔ لوگ آواز بلند کرنے لگے اور دروازے پر کھکیاں پھینکیں تو آنحضرت غصہ کی حالت میں باہر تشریف لائے اور فرمایا، تمہارا مسلسل یہ طرز عمل کہ نفل نماز تم میری اقتدار میں اتنے ذوق شوق سے پڑھتے ہو، دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے۔ اس لئے تم نماز اپنے گھروں میں پڑھا کر دو۔ کیونکہ فرض نمازوں کے سوا آدمی کی بہترین نماز وہ ہے۔ جو گھر میں پڑھی جائے۔

۶۳۲۔ غصہ سے پرہیز اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی وجہ سے اور

جو لوگ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائی سے بچتے ہیں۔ اور جب وہ غصہ میں ہوتے ہیں۔ تیر معاف کر دیتے ہیں۔ اور جو خرچ کرتے ہیں۔ خوش حالی اور تنگ حالی میں۔ اور غصہ کو پی جانے والا اور گول

کو معاف کرنے والے اور اللہ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۱۰۳۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاقتور وہ نہیں ہے جو اپنے قابل کو بچھا کر دیا کسے، بلکہ طاقت درود ہے جو غفہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے۔

۱۰۳۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے... ان سے اعمش نے۔ ان سے عدی بن ثابت نے۔ ان سے سلیمان بن مرثد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ دو آدمیوں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جھگڑا کیا۔ ہم بھی آنحضرت کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص دوسرے کو غفہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا۔ اور اس کا چہرہ سرخ تھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غم دور ہو جائے۔ اگر یہ وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، لاندہ درگاہ شیطان سے، کہہ لے، اصحاب نے اس سے کہا کہ سنتے نہیں حضور اکرم کیا فرمائیے ہیں۔ اس نے کہا کہ دیوانہ نہیں ہوں۔

۱۰۳۸۔ محمد بن یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابو بکر نے خبر دی۔ آپ ابن عباس میں۔ انہیں ابو حصین نے، انہیں ابوالصلح نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: مجھے نصیحت فرما دیجئے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ غفہ ہو کر دو۔ انہوں نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا اور آنحضرت نے فرمایا کہ غفہ نہ ہو کر دو۔

۶۳۳۔ حیار

۱۰۳۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے ان سے ابوالسواء عدوی نے بیان کیا، کہا کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیار سے ہمیشہ بھلائی ملتی ہے۔ اس پر بشیر بن کعب نے کہا کہ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حیار سے فقا حاصل ہوتا ہے حیار سے سکینت حاصل ہوتی ہے عمران رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا، میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں۔ اور تم مجھے اپنی کتابوں کی باتیں سناتے ہو۔

۱۰۵۰۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن

عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ ۝

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْوَةَ قَالَ: أَسْنَبَ سَلْجَانٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَنَّنَ عِنْدَهُ لَجُلُوسٍ وَاحِدَهُمَا يَسْتَبْ صِلَاحَةً مُغَضَّبًا قَدْ أَحْمَرَتْ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَ لَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ: اْعُوْذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ: لَا تَسْمَعْهَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ ۝

۱۰۳۸۔ يُحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ هُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَّ صَنِئًا قَالَ: لَا تَغْضَبْ قَرْدًا مَرْدًا قَالَ: لَا تَغْضَبْ ۝

بَابُ الْحَيَاءِ

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّوَارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بَشِيرُ بْنُ كَعْبٍ مَلَكْتُ فِي الْحِكْمَةِ: إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ قَارًا وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةً فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إِنَّ أَحَدَ نَبِيِّكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَقَّقْتُ شَيْءًا عَنْ صَاحِبِكَ ۝

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

ابو سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی۔
 ان سے سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کا گزر ایک شخص پر سے ہوا جو اپنے بھائی پر حیا کی وجہ سے ناراض ہو رہا تھا
 اور کہہ رہا تھا کہ تم بہت شرماتے ہو۔ گو یادہ کہہ رہا تھا کہ تم اس کی وجہ سے اپنا
 نقصان کر لیتے ہو۔ آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ کر حیا را بیان میں ہے
 ۱۰۵۱۔ ہم سے علی بن الجعد نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں
 قتادہ نے، انہیں انس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ قتادہ نے، ابو عبداللہ مصنف
 رحمہ اللہ نے کہا کہ آپ کا نام عبداللہ بن ابی عتبہ ہے۔ میں نے ابوسعید رضی
 اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں رہنے
 والی کنزاری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔

۴۲۳۔ جب حیار نہ ہو تو جو چاہو کرو۔

۱۰۵۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہیر نے حدیث بیان کی
 ان سے منصور نے حدیث بیان کی۔ ان سے ربیع بن خراش نے ان سے ابوسعید
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابتداء سے تمام
 اعیان کا جس بات پر اتفاق رہا ہے وہ یہ ہے کہ جب حیار نہ ہو تو جو چاہو کرو۔
 ۴۳۵۔ دین کے امور میں سمجھ حاصل کرنے کیلئے سختی بات سے حیار
 نہ کی جائے۔

۱۰۵۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے امک نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زہیر
 بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ
 ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں
 اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ حق بات سے حیار نہیں کرتا۔ کیا عورت کو حیا
 احتلام ہو تو اس پر غسل واجب ہے! آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں اگر عورت پانی
 دیکھے۔

۱۰۵۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔
 ان سے حارث بن وثار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما
 سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی مثال اس
 مہربن درخت کی ہے۔ جسکے پتے نہیں جھڑتے۔ صحابہ نے کہا کہ یہ فلاں درخت
 ہے۔ یہ فلاں درخت ہے۔ میرے دل میں آیا کہ کہل مکہ کے مہربن درخت ہے

بْنِ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سَلَمَةَ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ جَائِعٌ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ
 إِنَّكَ لَتَسْقِي حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ قَدْ أَصْرَبْتُكَ فَقَالَ يُؤْمَلُ
 لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ ۖ
 ۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُدَّادِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
 قَتَادَةَ عَنْ مَوْلَى النَّبِيِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِيَّاهُ اسْمُهُ عَبْدُ
 اللَّهِ بْنُ أَبِي عُثْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ
 الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا ۖ

باب ۴۳۳ اِذَا لَمْ تَسْتَغْنِ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
 حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُرَاشٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْوُودٍ
 قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَاكَ النَّاسَ
 مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأَوَّلَى اِذَا لَمْ تَسْتَغْنِ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ
 بَابُ ۴۳۵ مَا لَا يُسْتَحْيَا مِنَ الْحَقِّ
 لِلتَّحْقُّقِ فِي السَّيِّئِ ۖ

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
 عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ أَنَسٍ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ
 أُمُّ سَلِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى
 الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا اخْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ إِذَا
 آذَتْ الْمَلَكُوتَ ۖ

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَارِثُ
 بْنُ وَثَّابٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ حُضِرَتْ
 لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا يَتَحَاثُّ. فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ بَيْتُ
 كَدَّاهُ شَجَرَةٌ كَذَا فَاسْتَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ الْخَلَّةُ وَانْظُرْ

شَابَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ التَّحْلَةُ وَعَنْ
شُعْبَةَ حَدَّثَنَا حُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَنَادَى
فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ كَوْنْتُ قُلْتُهَا
لَكَ اِنْ اَحْبَبَ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا:

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ سَمِعْتُ
ثَابِتًا اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ
جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ
جَاحِبَةٌ فِي؟ فَقَالَتْ ابْنَتُهُ مَا أَقَلَّ حَيَاتُهَا
فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكَ عَرَضْتَ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا:

باب ۳۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا تَعْبُرُوا اَنْوَاعَ الْحَبِيبِ وَالْيُسُوعَى النَّاسِ:

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ أَخْبَرَنَا ثَعْلَبَةُ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَعَادُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا: يَسِّرَا وَلَا تَعْبُرَا
بَشِيرًا وَلَا تَنْفِرَا وَتَهَاجَرَا. قَالَ أَبُو مَوْسَى يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي بَارِضٌ يُصَنِّعُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَصَلِ
يُقَالُ لَهُ الْبَيْتُ وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ
الْمِزْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلْ مُسْكِرًا حَرَامًا:

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
الْتَّيَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِرُّوْا وَلَا
تُعْبِرُوا وَلَا سَكِنُوا وَلَا تَنْفِرُوا:

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ

دجس کی مثال مومن سے دی گئی ہے، لیکن چونکہ میں نے جو ان تھا اس لئے
حیا را کی دیکھتے ہوئے پھر آنحضرت نے فرمایا کہ کھجور کا درخت ہے اور شعبہ
روایت ہے۔ ان سے حذیب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی۔ ان سے
حفص بن عاصم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح۔ اور یہ اہل
کیا ہے۔ کہ پھر میں نے اس کا ذکر عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم
نے کہہ دیا ہوتا تو مجھے فلاں اور فلاں چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

۱۰۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے مرحوم نے حدیث بیان کی۔
انہوں نے ثابت سے سنا۔ اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے
بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں
اور اپنے آپ کو آنحضرت کیلئے پیش کیا۔ اور عرض کی کہ آنحضرت کو میری ضرورت
ہے؟ اس پر انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بریں۔ وہ کتنی بے حیا تھی۔ انس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تم سے اچھی تھیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو آنحضرت کیلئے
پیش کیا۔

۳۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ آسانی کو پسند کرنے تھے۔
لوگوں پر تخفیف اور آسانی کو پسند کرنے تھے۔

۱۰۵۶۔ جو سے اسحاق نے حدیث بیان کی۔ ان سے نصر نے حدیث بیان کی
انہیں شعبہ نے خبر دی۔ انہیں سعید بن ابی بردہ نے۔ انہیں ان کے والد نے
اور ان سے ان کے دادا نے بیان کیا۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
احمیں والی موٹی لشکر رضی اللہ عنہ، اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو زمین بھجا
توان سے فرمایا کہ رگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا، تنگی میں نہ ڈالنا۔ انہیں شہزی
سنانا۔ برگشتہ نہ کرنا اور تم دونوں آپس میں اتفاق سے کام کرنا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ
عنه نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ہم ایسی سرزمین میں جا رہے ہیں جہاں شہد
سے شراب بنائی جاتی ہے۔ اور اسے بیع، کہا جاتا ہے۔ اور جو شراب بنائی
جاتی ہے۔ اور اسے سمرزد کہا جاتا ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ ہر شہزادہ چیز حرام ہے

۱۰۵۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔
ان سے ابو التیاح نے بیان کیا۔ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
سنا۔ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آسانی پیدا کرو۔ تنگی نہ پیدا کرو۔ لوگوں
کو مطمئن رکھو، انہیں برگشتہ نہ کرو۔

۱۰۵۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے ابن

شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا اختیار دیا گیا۔ تو آپ نے ہمیشہ ان میں آسان چیزوں کو اختیار فرمایا۔ بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہوتا۔ اگر اس میں گناہ کا کوئی پہلو ہوتا تو آنحضرتؐ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے۔ اور حضورؐ کو اپنے ذات کیلئے کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ البتہ اگر کوئی شخص اللہ کی حرمت و حرک کو توڑتا تو اللہ کیلئے آنحضرتؐ اس سے انتقام لیتے۔

۱۰۵۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسد بن قیس نے بیان کیا کہ ابو ابراہیم ہم ایک نہر کے کنارے تھے۔ جو خشک پڑی تھی۔ پھر ابو رزہ۔ اسلمی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر تشریف لائے اور نماز پڑھی۔ اور گھوڑا چھوڑ دیا۔ گھوڑا بھاگنے لگا۔ تو آپؐ نے نماز توڑ دی۔ اور اس کا پیچھا کیا۔ آخر اس کے قریب پہنچے۔ اور اسے پکڑ لیا۔ پھر واپس آکر نماز فضا کی جمائے ساتھ ایک شخص تھا۔ جو اسے رانے رکھتا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ اس بڑے کو دیکھو اس نے ایک گھوڑے کے لئے نماز توڑ دی۔ ابو رزہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا۔ جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا کسی نے مجھ سے ایسی نالوں کلمات نہیں کہی۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ میرا گھر درہم ہے۔ اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو بھاگنے دیتا تو اپنے گھر رات تک بھی نہ پہنچ پاتا۔ اور آپؐ نے بیان کیا کہ آپؐ آنحضرتؐ کی محبت میں رہے تھے۔ اور آپؐ نے آنحضرتؐ کو آسان چیزوں کو اختیار کرنے دیکھا تھا۔

۱۰۶۰۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعبہ نے خبر دی۔ انہیں نہ بنی نے۔ ج۔ اور لیث نے بیان کیا کہ ان سے یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن خباب نے، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتیمہ نے خبر دی۔ اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ تو اس طرف بڑھے۔ کہ اسے سزا دیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے۔ اس جگہ پر پانی کے ڈول بہا دو۔ کیونکہ تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو۔ تنگی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے۔

۱۰۶۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ۱۰۶۲۔ لوگوں کے ساتھ فراخی سے پیش آنا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھو۔ لیکن اس کی وجہ سے اپنے دین کا نقصان نہ ہونے دو۔ اور اہل و عیال کے ساتھ ہنس مذاق

مَا لَكَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتِ مَا خَيْرٌ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرِ بَيْنَ قَوْمٍ إِلَّا اخَذَ إِلَيْهِمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا أَنْتَقِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تَنْتَهَكَ حُرْمَةَ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ بِهَا اللَّهُ .

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا خَمْدَانُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ الْأَسَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا عَلَى شَالِي نَهْرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ خَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ قَبَاءً أَبُو بَرَّةَ الْاَسْلَمِيُّ عَلَى قَرَسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى قَرَسَهُ قَا تَطَلَعْتُ الْقَرَسَ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَزْرَكَهَا فَأَخَذَ هَاتِمَةً جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَفِيئًا جَلَّ لَهُ رَأْيِي فَأَقْبَلَ يَقُولُ: أَنْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْءِ شَرَّكَ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ قَرَسٍ فَأَقْبَلَ فَقَالَ مَا عِنْفِي أَحَدٌ مُنْذُ قَارَقْتُ مَهْلًا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ مِنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكَتُ كَمَا تَأْتِي أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرْتُ مَحَبَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارَى مِنْ تَسْبِيحِهِ

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبِيدَةُ اللَّهِ ابْنُ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاءَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقْعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَاهْرُقُوا عَلَى بَوْلِهِ دَنُوبًا مِنْ مَاءٍ أَوْ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بَعْثْتُكُمْ مَبْتَزِينَ لَمْ تَبْعَثُوا مَقْبُولِينَ .

باب ۲۵۷ الْإِسْلَامُ إِلَى النَّاسِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: خَالِ النَّاسَ وَدِينُكَ لَا تَكْلِمُنَّهُ وَدَعَا بَرَةً مَعَ الْأَهْلِ .

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَا لَطِيفًا حَتَّى يَقُولَ لِأَخِي صَغِيرًا يَا أَعْمِيرُ مَا فَعَلَ التَّغْيِيرُ؟

۱۰۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ الْعَبَّاءَ بِالنَّبَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاجِبٌ يَلْعَبُنَّ مَعِيَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعُنَّ مِنْهُ فَيَسْرِبُ هَذَا إِلَى فَيْلَعُنَّ مَعِيَ؟

بَابُ ۶۳۸ الدَّاءُ مَعَ النَّاسِ وَبَيِّنَاتُ كَوْنِ أَبِي الدَّاءِ دَاوُدَ إِنَّا لَنَكْشُرُ فِي وَجْهِهِ قَرِ قَرَامٍ فَإِنْ مَسُّوْهُ نَالَتْ لَعْنُهُ

۱۰۶۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الثَّوْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: اخْدُتُوا لَهُ فَبُكْسَ ابْنُ الْعِشِيرَةِ أَوْ بُكْسَ أَخُو الْعِشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ الْأَنْ لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ مَا قُلْتُ ثُمَّ أَلْتْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ مَنْ تَرَكَهُ أَوْ دَعَاهُ النَّاسُ اتِّقَاءً فَحُشِبَ؟

۱۰۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتُ لَهُ أَقْبِيَّةً مِنْ دِيْبَاجٍ مُزَرَّرَةٍ بِالذَّهَبِ فَفَسَّهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمُخْرَمَةٍ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: حَبَاءُ دُثْ

ابو التیاح نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ اس درجہ خلط ملط رکھتے تھے کہ میرے چھوٹے بھائی سے دڑا کا، فرماتے دیا، نا تمیز، اطفال، النقیض، بطل، نے کیا کیا۔

۱۰۶۲- ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابو معاویہ نے خبر دی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی، میری بہت سی سبیلیاں تھیں، جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں، جب آنحضرت تشریف لائے تو وہ چھپ جاتیں، پھر آنحضرت انہیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

۶۳۸- لوگوں کے ساتھ نرم خوئی اختیار کرنا، ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جنکے سامنے ہم ہنستے اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں، اگرچہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

۱۰۶۳- ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضرت نے فرمایا کہ اسے اندھا بنا، بہت ہی برا ہے یہ شخص راہن العشیرہ یا اخوة العشیرہ کے الفاظ فرمائے، راہی کو شک تھا، جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضرت نے اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ آپ نے ابھی اس کے متعلق کیا فرمایا تھا، اور پھر اتنی نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی، آنحضرت نے فرمایا، عائشہ، اللہ کے نزدیک مرتبہ کے اعتبار سے وہ شخص سب سے برا ہے، جسے لوگ اس کی بدخلقی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

۱۰۶۴- ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، انہیں ابن علیہ نے خبر دی، انہیں ایوب نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں دیا کی چند قبائیں آئیں، ان میں سونے کے ٹن لگے ہوئے تھے، آنحضرت نے وہ قبائیں اپنے صحابہ میں تقسیم کر دیں اور ایک خمرہ رضی اللہ عنہ کے لیے باقی رکھی، جب خمرہ رضی اللہ عنہ آئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے آپ کیلئے چھپا رکھی تھی، ایوب نے اپنے کپڑے کے اشارے

هَذَا الْكَ: قَالَ الْيُؤُبُ بِشَوْبِهِ أَتَى يَرْبِيهِ
أَيَا هُوَ وَكَانَ فِي خَلْقِهِ شَيْءٌ مِمَّا رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ
عَنِ الْيُؤُبِ: وَقَالَ حَارِثُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا الْيُؤُبُ
عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّبِ قَدْ مَاتَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةٌ :

باب ۳۶ لَا يَلِدُ غُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحَرٍ
مَوْتَيْنِ. وَقَالَ مُعَاوِيَةُ الْأَحْمَرُ وَقَعْرِبَةُ
۱۰۶۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ: لَا يَلِدُ غُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحَرٍ وَاحِدٍ مَوْتَيْنِ :

باب ۳۷ حَقُّ الصَّيْفِ
۱۰۶۶. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا
مَرْوَحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى
ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَقُومُ
الَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلَى قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ
قُمْ وَكَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنْ لَجَسْتَ لَكَ عَلَيْكَ
حَقًّا وَإِنْ لَعِنْتَ لَكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنْ لَزُومَكَ عَلَيْكَ
حَقًّا وَإِنْ لَزُومَكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَأَنْتَ عَلَى أَنْ يَهْلُ
بِكَ عُمْرُ وَإِنْ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ
شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بِكَلِّ حَسَنَةٍ عَشْرًا مِثْلَهَا
فَكَالِ الْكَالدِ هَرْمُكُهُ. قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشَدَّدْتُ
عَلَيَّ قُلْتُ فَإِنِّي أَهْلِي غَيْرُ ذَلِكَ قَالَ فَصُمُّ
مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَّدْتُ
فَشَدَّدْتُ عَلَيَّ قُلْتُ أَهْلِي غَيْرُ ذَلِكَ قَالَ فَصُمُّ
صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ وَادِّ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ
وَأَدَّ قَالَ يَصِفُ الْكَهْمُ :

سے یہ کیفیت بتائی کہ کس طرح آنحضرت نے خمر رضی اللہ عنہ کو وہ کپڑا دکھایا تھا
خمر رضی اللہ عنہ میں کچھ شدت تھی اس کی روایت حماد بن زید نے بھی ایوب
کے واسطے سے کی۔ اور حاتم بن وردان نے بیان کیا۔ ان سے ایوب نے حدیث بیان
کی۔ ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن خمرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قبائیں تھیں۔

۴۳۹۔ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاسکتا۔ اور

معاویہ نے فرمایا کہ حکیم تو وہی ہے جسے خبر ہو۔

۱۰۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی
ان سے عُقَیل نے ان سے زہری نے، ان سے ابن مسیب نے اور ان سے ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک سوراخ
سے دو بار نہیں ڈسا جاسکتا۔

۴۴۰۔ جہان کا حق

۱۰۶۶۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی۔ ان سے روح بن عباد
نے حدیث بیان کی۔ ان سے حسین نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن
ابی بکر نے۔ ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے
اور فرمایا، کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے۔ کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو۔ اور دن
میں روزے رکھتے ہو۔ میں نے عرض کی صحیح ہے۔ آنحضرت نے فرمایا پھر ایسا
نہ کرو۔ عبادت بھی کرو۔ اور سوؤ بھی۔ روزے بھی رکھو۔ اور بلاروزے بھی نہ ہو
کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تم
سے طاقت کا لئے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر
حق ہے۔ شاید تمہاری عمر لمبی ہو۔ تمہارے لئے یہی کافی ہے۔ کہ ہر عید میں تین روزے
رکھو۔ کیونکہ کہنہ کی کا بدلہ دس گنا ملتا ہے، اس طرح پوری زندگی کیلئے کافی ہوگا۔
آپ نے بیان کیا کہ میں نے سختی چاہی۔ تو آپ نے اس کے مطابق کرویا۔ میں نے
عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر ہر ہفتے
تین روزے رکھا کرو۔ بیان کیا کہ میں نے مزید سختی چاہی۔ ادا آپ نے ایسا ہی کر
دیا۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا
کہ پھر اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو۔ میں نے پوچھا، اللہ کے نبی داؤد
علیہ السلام کا روزہ کیسا تھا؟ آنحضرت نے فرمایا کہ آدمی زندگی کا روزہ۔

۶۴۱۔ مہمان کی عزت اور خود اس کی خدمت کرنا اور اللہ تعالیٰ کا
ارضا و ابراہیم کے مہمان جن کی عزت کی گنجی۔

۱۰۶۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے
خبر دی۔ انہیں سعید بن ابی سعید مقبری نے اور انہیں ابو شریح کعبی رضی اللہ
عنه نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن
پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے اپنے مہمان کی عزت کرنا چاہیے۔ اس کی خاطر تو اضع
ایک دن اور رات کی ہے۔ اور مہمانی تین دن اور راتوں کی۔ اس کے بعد جو
ہو وہ صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے میزبان کے پاس اتنے
دن بٹھرائے کہ اسے تکلیف ہو۔

۱۰۶۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے اسی طرح
حدیث بیان کی۔ اور یہ اضافہ کیا کہ جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے
اچھی بات کہنی چاہیے۔ در نہ خاموش رہنا چاہیے۔

۱۰۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے اسی طرح
حدیث بیان کی۔ ان سے ابن جہد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حصین نے ان سے ابوصالح نے اور ان کو ہر وہ رضی اللہ
عنه نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا
ہو۔ اسے چاہیے کہ اپنے پیڑوں کو تکلیف نہ پہنچائے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے
دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے جو شخص اللہ اور آخرت
کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے در نہ خاموش رہے۔

۱۰۷۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔
ان سے یزید بن جبیب نے ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقیقہ بن عامر رضی اللہ عنه
نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ ہمیں (غرضے وغیرہ کیلئے) بھیجئے
ہیں۔ اور راستے میں ہم بعض جمیلوں کے یہاں پڑاؤ کرتے ہیں۔ لیکن وہ ہمارے میزبان
نہیں کرتے۔ آنحضرت کا اس سلسلے میں کیا خیال ہے؟ آنحضرت نے اس پر ہم سے فرمایا کہ
جب تم کسی قوم کے یہاں پڑاؤ کرو۔ اور وہ تمہارے وہ کہیں جو جہان کے مہمان
ہے۔ تو اسے قبول کرلو۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے جہان کا وہ حق وصول
کر دو جو ان پر ضروری ہے۔

۱۰۷۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث
بیان کی۔ انہیں معمر بن خردی۔ انہیں زہری نے۔ انہیں ابوسلمہ نے اور انہیں

باب ۲۳۱ الزام الضیف وحق مہتم
ایا ینفسہ: وقوله: ضیف ابراہیم اللہ
۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ
أَبِي شَرِيحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، فَإِذَا جَزَتْهُ يَوْمَ ذِكْرِهِ
الضَّيْفَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ
وَلَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَشْوِيَ عَنْهَا حَتَّى يُخْرِجَهُ :-
۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
مِثْلَهُ وَرَأَى مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَلْيُقِلْ خَيْرًا أَوْ لِيَضْمَتْ :-

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُهْدٍ
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقِلْ
خَيْرًا أَوْ لِيَضْمَتْ :-

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ
بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقِيقَةَ بْنِ عَامِرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ
تَبْعُنَا فَتُزَلُّ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ
لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ
بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا الْكُفْرَ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَأَقْبِلُوا
فَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ
الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ :-

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے جہان کی عزت کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ صابر رہے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

۴۴۲۔ جہان کیلئے کھانا تیار کرنا اور تکلیف کرنا۔

۱۰۷۴۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی۔ ان سے جعفر بن عون نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو العیسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عون بن ابی حنیفہ نے دوران سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو دردرا رضی اللہ عنہما میں بھائی چارگی کرانی تھی۔ ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ ابو دردرا رضی اللہ عنہ کی ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ تو ام ابو دردرا رضی اللہ عنہا کو بڑی حسرت حالت میں دیکھا۔ ابو دردرا چھا، آپ کا حال کیا ہے؟ وہ بولیں۔ تنہا ہے بھائی ابو دردرا کو دنیا سے کوئی سروکار نہیں۔ پھر ابو دردرا رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو سلمان رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ کھائیے، میں روزے سے ہوں۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا۔ جب تک آپ بھی نہ کھائیں۔ چنانچہ ابو دردرا رضی اللہ عنہ نے بھی کھایا رات ہوئی تو ابو دردرا رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کی تیاری کرنے لگے۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سوجا لیے۔ پھر جب آخر رات ہوئی تو فرمایا کہ اب اٹھیے بیان کیا کہ پھر دونوں حضرات نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ تنہا ہے رب کا تم پر حق ہے۔ اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ پس سائے حق داروں کو ان کے حقوق دینے چاہئیں۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا۔ ابو حنیفہ دہب السوانی کو دہب الحیر بھی کہتے ہیں۔

۴۴۳۔ جہان کے سامنے غصہ اور پریشانی کا اظہار ناپسندیدہ ہے۔

۱۰۷۵۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن ابی حنیفہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید الجریری نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عثمان نے ان سے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کی میزبانی کی۔ اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جہانوں کا پوری طرح خیال رکھنا کیونکہ نبی کریم

سَلَّمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَبِيعْ رَحْمَةً وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ خَيْرًا وَلْيَكْمُمْ بِ: بِاسْتِصْنَاءِ الطَّعَامِ وَالتَّكْلُفِ الضَّعِيفِ: ۱۰۷۴

۱۰۷۴۔ حَسْبُ شَأْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ بَشَائِرِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَيْشِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَآبِي الدَّرْدَاءِ فَتَوَارَسَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمُّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَدِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكَ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ دَاوَى لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَبَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ لُحْمًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي مَا أَدْرِي قَالَ مَا أَبَا بَكْرٍ حَتَّى تَأْكُلْ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ قُمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ قُمْ فَلَمَّا كَانَ الْخِرَ اللَّيْلُ قَالَ سَلْمَانُ قُمْ الْآنَ قَالَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَا هَلَكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَإِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَذَكَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ سَلْمَانُ أَبُو حَنِيفَةَ ذَهَبَ السَّوَادُ فِي يَتَقَالُ وَهَبَ الْخَيْرُ: ۴۴۳

۴۴۳۔ مَا يُكْرِهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجُوعِ عِنْدَ الضَّعِيفِ: ۱۰۷۵

۱۰۷۵۔ حَسْبُ شَأْنِ عِيَاشِ بْنِ أَبِي لَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي عثمان عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ هَذَا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ دُونَكَ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا میرے آنے سے پہلے ہی انہیں کھانا کھلا دینا چاہئے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ! حاضر مہمانوں کے پاس لائے اور کھانا تناول فرمائیے۔ انہوں نے پوچھا کہ ہمارے گھر کے مالک کہاں ہیں! انہوں نے عرض کی کہ آپ حضرات کھانا تناول فرمائیے۔ مہمانوں نے کہا کہ جب تک ہمارے میزبان نہ آجائیں۔ ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ہماری درخواست قبول کر لیجئے۔ کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے تک اگر آپ حضرات کھانے سے فارغ نہیں ہو گئے۔ تو ہمیں ان کی ناراضگی کا سامنا ہوگا۔ انہوں نے اس پر بھی انکار کیا۔ میں جانتا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ پر ناراض ہو گئے۔ اس لئے جب وہ آئے تو میں ان سے بچنے لگا۔ انہوں نے پوچھا تم لوگوں نے کیا کیا۔ گھر والوں نے انہیں بتایا تو آپ نے پکارا عبدالرحمن! خاموش رہا میں۔ پھر انہوں نے پکارا۔ عبدالرحمن! میں اس مرتبہ بھی خاموش رہا۔ پھر آپ نے کہا۔ نالائق! میں نے تمہارے متعلق قسم کھالی ہے کہ اگر تم میری آواز سن رہے ہو تو آجاؤ۔ میں باہر نکلا۔ اور عرض کی کہ آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں۔ مہمانوں نے بھی کہا کہ عبدالرحمن سچ کہہ رہے ہیں۔ کھانے ہمارے پاس لائے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے میرا انکار کیا۔ (اور اس کی وجہ سے زحمت اٹھائی) بخدا میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ بخدا جب تک آپ نہ کھائیں ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا آج کی رات جیسی برائی میں میں نے کوئی رات نہیں دیکھی۔ افسوس! آپ حضرات ہماری منزلت سے کیوں انکار کرتے ہیں! (عبدالرحمن! کھانا لاؤ۔ وہ کھانا لائے تو آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ پہلی حالت دکھانا دکھانے کی قسم، شیطان کی کرشمہ کاری تھی۔ چنانچہ آپ نے کھانا کھایا اور آپ کے ساتھ مہمانوں نے بھی کھایا۔

۶۴۴۔ مہمان کا اپنے ساتھی سے کہنا کہ جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ اس باب میں ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

۱۰۷۴۔ محمد بن حنفیہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے۔ ان سے ابوعثمان نے کہ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا ایک مہمان یا کسی مہمان لیکر لائے پھر آپ عشاء تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے۔ جب وہ آئے تو میری

أَصِيَّا فَاذْكُوا فَاذْكُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَعُ مِنْ قَدْرِهِمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيءَ، فَأَخْلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهُ فَقَالُوا اجْعُمُوا فَقَالُوا أَيْنَ رَبِّ مَنَزِلِنَا؟ قَالَ ااجْعُمُوا قَالُوا مَا نَحْنُ بِالْكِلْبِ حَتَّى يَجِيءَ رَبِّ مَنَزِلِنَا قَالَ أَتَبْنُو أَعْنَاقَكُمْ فَإِنَّهُ إِنْ جَاءَ وَ لَمْ تَطْعَمُوا لَنُفْقِبَنَّ مِنْهُ قَالُوا، نَعْرِفُ أَتَهُ يَجِدُ عَلَيَّ فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ يَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَسَلْتُ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَسَلْتُ فَقَالَ يَا غُثْرُ أَفَسَمْتُمْ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَسْمَعُونَ صَوْتِي لَمَّا جِئْتُ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ أَصِيَّا فَاذْكُوا، فَقَالُوا صَدَقَ تَابَهُ قَالُوا لَيْسَ بِمَنْزِلِنَا نَتَطْعَمُ تَمْوُنِي وَ أَمْلَهُ لَأَجْعَمَهُ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ الْآخَرُونَ: وَ أَمْلَهُ لَا تَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ قَالَ لَمْ أَزَلْ فِي الشَّوْكَ اللَّيْلَةَ وَ يَكُلُّ مَا اسْتَمَلْتُمْ تَقْبَلُونَ عَنَّا قَرَأَكُمْ هَاتِ لِعَامَّةٍ فَجَاءَ هُوَ وَ وَضَعَ يَدَهُ فَقَالَ بِأَسْمِ اللَّهِ الْأَوَّلِ لِلشَّيْطَانِ فَأَكَلَ وَ أَكَلُوا

باب ۶۴۴ قول الضيف لصاحبه

لَا أكلُ حَتَّى تَأْكُلَ فِيهِ حَيْثُ أَجِيءُ جَحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَلِمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ يَصِيفُ لَهُ أَوْ بِأَصْيَابٍ لَهُ قَامِلَةً

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ
أَمْرِي اخْتَبَيْتُمْ عَنْ حَبِيبِكُمْ أَذْأُتِيَاكَ اللَّهُ لَكُمُ
كُلُّ مَا غَشِبَتْهُمْ فَقَالَ لَمْ يَخْشَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ
فَأَبُوا أَوْ فَا بِي فَغَضِبَ الْبُكْرُ فَسَبَّ وَجَدَّ عَ
وَحَلَفَ لَا يَطْعُمُهُ فَا خَتَبَاتُ أَنَا فَقَالَ يَا غَشْرُفُ خَلَّتْ
الْمَرْأَةُ لَا تَطْعُمُهُ حَتَّى يَطْعُمَهُ، فَحَلَفَ الصَّيْفُ
أَوْ أَلْ صَيَا فَا أَنْ لَا يَطْعُمُهُ أَوْ يَطْعُمَهُ حَتَّى يَطْعُمَهُ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ خَدَّ عَا
بِالطَّعَامِ نَا كُلِّ وَ أَكْلُوا أَلْ يَرْفَعُونَ لِقْمَةً إِلَّا دَبَا مِنْ
أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتُ بَنِي فَرَّاسٍ مَا
هَذَا فَقَالَتْ وَقُرَّةٌ عَيْنِي أَنَّهُمَا أَلْ أَنْ لَا كَثُرَ قَبْلُ أَنْ
تَأْكُلَ، فَأَكْلُوا أَوْ بَعَثَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ أَهْلَهُ أَكَلُ مِنْهَا ۝

۶۳۵. الْكَلَامُ الْكَبِيرُ وَبَيَّنَّ الْكَلَامَ وَالشَّوَالِ ۝

۱۰۷۵. حَتَّى تَنَالُوا سَلَامًا مِنْ بَنِي حَرْبٍ حَتَّى تَنَالُوا
حَكْمًا وَهُوَ مِنْ نَائِبِي عَنْ نَجْدِي ابْنِ سَعْدٍ
عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ مَسْئُولِي الْأَنْصَارِ عَنْ نَائِفِ
بْنِ حَكِيمٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَكْمَةَ أَتَاهُمَا حَتَّى تَنَالُوا
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَمَحْبِصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ
أَتَيْتَاهُمَا فَتَفَرَّقَا فِي التَّحْلِ فَقَتِلَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ فَيْحَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ تَصِيَّةٌ
وَمَحْبِصَةُ ابْنَةُ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَكَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهَا
فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوَا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِيرُ الْبُرْ
قَالَ يَحْيَى لِيَبْلِي الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ
فَتَحَكَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَسْأَلُونَ قَتِيلَكُمْ
أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ يَا أَيْمَنُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ

داندہ نے کہا کہ آج آپ نے اپنے جہان یا مہانوں کو کھانے سے روک رکھے۔ ابو
بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم نے ان کے لئے کھانا نہیں بھیجا تھا؟ انہوں
نے کہا کہ ہم نے تو ان کے سامنے پیش کیا۔ لیکن انہوں نے انکار کیا۔ ابو بکر رضی
اللہ عنہ کو غصہ آیا۔ اور انہوں نے دھڑواہوں کو برا بھلا کہا اور دھڑکاؤ اظہار کیا
اور قسم کھالی کہ کھانا نہیں کھائیں گے۔ میں چھپ گیا تو آپ نے فرمایا: اے نالائق
ان کی بیوی نے بھی قسم کھالی کہ اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ نہیں کھائیں گے۔ تو وہ بھی
نہیں کھائیں گے۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ٹیٹھانی کام تھا۔ پھر آپ
نے کھانا منگوایا اور خود بھی مہانوں کے ساتھ کھایا اس کھانے میں بیکرت ہوئی
یہ لوگ جو لقمہ بھی اٹھاتے تھے تو نیچے سے کھانے میں اضافہ ہوتا جا تا تھا۔ ابو
بکر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اخت بنی فراس یہ کیا کیفیت ہے۔ انہوں نے کہا۔
میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ اب یہ اس سے زیادہ دکھانا ہے۔ جب ہم نے کھانا
کھایا بھی نہیں تھا۔ پھر سب نے کھایا اور اس میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں بھیجا۔ بیان کیا کہ آنحضرت بھی اس کھانے میں سے تناول فرمایا۔
۴۳۵۔ بڑے کی عزت گفتگو کرنے اور پوچھنے میں بڑا بلند کرے۔

۱۰۷۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد نے حدیث
بیان کی۔ آپ ابن زید ہیں۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے۔ ان سے انصار کے مولا
بشیر بن یسار نے۔ ان سے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہما نے
حدیث بیان کی کہ عبد اللہ بن سہل اور مجھ بن مسعود رضی اللہ عنہما خبر آئے اور
کعبہ کے باغ میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ عبد اللہ بن سہل رضی اللہ عنہ
وہیں قتل کر دئے گئے۔ پھر عبد الرحمن بن سہل اور مسود کے صاحبزائے تویہود
مجھ رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنے قتل
ساتھی (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) کے متعلق گفتگو کی عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع
کی۔ آپ سب سے چھوٹے تھے۔ تو آنحضرت نے فرمایا کہ بڑے کو آگے کرو۔ نبی نے
(اس کا مقصد یہ) بیان کیا تا کہ جو بڑا ہے وہ گفتگو کرے۔ پھر انہوں نے اپنے
ساتھی کے معاملہ میں گفتگو کی۔ آنحضرت نے فرمایا کیا تم اپنے مقتول یا اپنے ساتھی
کی میت کے حق دار اپنے میں سے پچاس آدمیوں تم کھلا کر کہتے ہو۔ انہوں نے
عرض کی۔ یا رسول اللہ ہم نے خود تو اسے دیکھا نہیں تھا۔ (پھر اس کے منفق
قسم کیسے کھا سکتے ہیں)۔ آنحضرت نے فرمایا پھر یہود اپنے پچاس آدمیوں سے قسم کھلا
کر تم سے چھٹکارا پالیں گے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کافر لوگ ہیں

(اور جوڑے ہیں۔ ان کی قسم کا کیا عذر) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دیت خود اپنی طرف سے ادا کر دی۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ان اونٹوں میں سے (جو) انھوں نے انہیں دیت میں دیے تھے، ایک اونٹنی میں نے بیکھی تھی۔ میں ان کے اونٹ باندھنے کی جگہ دربر گیا۔ تو اس نے مجھے لات ماری۔ لیث نے بیان کیا کہ جو سے بچی نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشیر نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بچی نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ بشیر نے مع مافع بن حدیج کے الفاظ بیان کیے اور ابن عیینہ نے بیان کیا ان سے بچی نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشیر نے اور ان سے تنہا سہل رضی اللہ عنہ نے ۛ

۱۰۷۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی۔ ان سے بچی نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اس درخت کے باسے میں بتاؤ۔ جس کی مثال مسلمان کی سی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے رب کے حکم سے چل دیتا ہے۔ اور اس کے پتے نہیں جھڑتے میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے کہنا پسند نہیں کیا کیونکہ مجلس میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ پھر جب ان دونوں حضرات نے بھی کچھ نہیں کہا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔ جب میں اپنے والد کے ساتھ نکلا تو میں نے عرض کی کہ میرے دل میں آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے انہوں نے فرمایا پھر تم نے کہا کیوں نہیں؟ اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو یہ میرے لئے فلاں اور فلاں سے بہتر ہوتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، صرف اس وجہ سے میں نے نہیں کہا کہ جب میں نے آپ کو اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی خاموش دیکھا تو میں نے بھی بولنا مناسب نہ سمجھا۔

۶۴۶۔ شعر جب طار حدیٰ خوانی کا جواز اور جو چیزیں اس میں مکروہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، شاعروں کی اتباع بے راہ روگ کرتے ہیں کیا تم دیکھتے ہو کہ وہ ہرادی میں جھکتے رہتے ہیں۔ اور وہ باتیں کہتے ہیں جو خود نہیں کہتے۔ سو ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور جنہوں نے عمل صالح کئے۔ اور اللہ کا کثرت سے ذکر کیا۔ اور جب ان پر ظلم کیا گیا۔ تو انہوں نے اس کا بدلہ لیا اور ظلم کرنے والوں کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کیا ان کا انجام ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رقی کل

كَالْوَيْيَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْزَلُمْ نَزْلًا قَالَ فَتَبَيَّرَكُمْ يَهُودِيٌّ أَيْمَانُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كَفَّارٌ فَوَدَّاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِهِ. قَالَ سَهْلٌ فَأَذَى بَأَلْتُ نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الْأَبِلِ فَدَخَلْتُ مَرْبَدًا اللَّهُمَّ فَكَلِّمْهُنِي بِرَجُلٍ كَالنَّيْتِ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيَى حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مَعَ ۱۷ قِمَ بَنُ نَحْدٍ يَحْيَى وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ ۛ

۱۰۷۶۔ حَتَّ ثَنَا مَسَدُودٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِدُونَنِي بِشَجَرَةٍ مِثْلَهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حَبٍّ بِأَذْنٍ رَتْجًا وَلَا تَحْتُ وَلَا تَقَعُ نَوْقٌ فِي نَفْسِي الْتَحَلَّةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَتَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْتَحَلَّةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ يَا أَبَتَا هَذَا وَقَعُ فِي نَفْسِي الْتَحَلَّةُ قَالَ مَا مَتَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا. لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَتَاكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمَا فَكَرِهْتُ ۛ

۶۴۶ مَا يَجُوزُ مِنَ الشُّعْرِ وَالزَّجَرِ وَالْحَدَاثِ وَمَا يَكُونُ مِنْهُ، وَقَوْلُهُ: وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ نَرَاَهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهْمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا هَلَمُّوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ كَلَّمُوا

وایہم ہوں کا مفہوم یہ ہے کہ ہر لغوین میں غلط فہمی کرتے ہیں۔

۱۰۷۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابو بکر بن عبد الرحمن نے خبر دی، انہیں مروان بن حکم نے خبر دی، انہیں عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث نے خبر دی، انہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار میں حکمت ہوتی ہے۔

۱۰۷۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے انہوں نے جناب رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چل رہے تھے کہ آپ کو پتھر سے ٹھوکر لگی، اور آپ بگڑ پڑے، اس سے آپ کی انگلی خون آلود ہو گئی تو آپ نے یہ شعر پڑھا۔

اور تم صرف ایک انگلی ہو جو خون آلود ہو گئی ہو۔ اور جو کچھ

تمہیں تکلیف پہنچی اللہ کے راستے میں پہنچی ہے۔

۱۰۷۹۔ ہم سے ابن ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ہمدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعر کے کلام میں سب سے بڑا کلمہ رضی اللہ عنہ کا ہے، ہاں اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے، اور قریب تھا امیر بن صلت اسلام لے آتا۔

۱۰۸۰۔ ہم سے فقیر بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن ابی عیینہ اور ان سے سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غیب گئے اور ہم نے رات بھر بھی نہ دیکھا، مسلمانوں کے ایک ایک فرد نے عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا اپنے کچھ بجز سناؤ۔ بیان کیا کہ عامر رضی اللہ عنہ

شاعر تھے۔ وہ لوگوں کو اپنی حدی سے سنانے لگے۔

اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے

نہ ہم مدد دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ ہم تجھ

پر فدا ہیں۔ ہم نے جو کچھ پہلے کیا اسے معاف

کر دے اور حب و دشمن سے، سامنا ہو تو

ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہم پر سکینت نازل فرما۔

جب ہمیں جنگ کیلئے بلا یا جاتا ہے تو ہم موجود

ہو جاتے ہیں۔ اور دشمن نے بھی پکار کر ہم پر حملہ کیا ہے۔

أَيُّ مُثَلِّبٍ يَنْقَلِبُونَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كُلِّ لَوْ تَخَوُّهُنَّ

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسَدِ

سُودَ بْنَ عَبْدِ يَغُوثٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ النَّصْرِ حِكْمَةً ۖ

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ

الْأَسَدِ بْنِ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَدَّيَ يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذَا أَصَابَهُ حَجَرٌ فَغَضِبَ

فَدَمِيتُ أَصْبَعَهُ فَقَالَ ۖ

هَلْ أَنْتَ إِلَّا أَصْبَعٌ دَمِيتُ

وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتُ

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْرُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ

عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ

قَالَهَا الشَّاعِرُ مَحَلَّةٌ لَيْسَ

الْأَمْلُ غَيْرُهُ مَا خَلَا اللَّهُ بِالْأَمْلِ ۖ وَكَادَ أَمِيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ يُسَلِّمُ

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مِنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرِ فَفَرَّقَنَا

لِيَلْأَقُولَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَعَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ ۖ لَأَنْتُمْ هَاهُنَا

هُنَاهَا ۖ قَالَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَلَعًا نَزَلَ يَخْدُمُ الْقَوْمَ

يَقُولُ ۖ

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا هُتَدَيْنَا

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَاغْفِرْ ذُنُوبَنَا لَكَ مَا أَتَقَفِينَا

وَكَيْتُ الْأَقْدَامُ إِنْ لَا قَيْتَنَا

وَالْقَيْنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا

إِنَّا إِذَا صِمْنَا بِنَا أُنْمِيتَنَا

وَبِالْوَيْحَاءِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَذَا السَّامِقِ؟ قَالُوا هَامُ بْنُ الْأَكْثَمِ فَقَالَ يَرْحُمُهُ اللَّهُ فَقَالَ مِنْ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَابَنِي الْأَمَةِ كَذَا مَثْنَانِ بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا حَيْثُ بَرَّ فَلَمْ نَرَهُمْ حَتَّى أَصَابَتْهُمْ حُمَّى شَدِيدَةٌ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَتَى النَّاسَ الْيَوْمَ النَّبِيُّ فَبَعَثَ عَلَيْهِمْ أَوْ كُنْ ذَا بَنِي الْأَكْثَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ السَّيِّئَاتُ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تَوَقُّوْنَ؟ قَالُوا عَلَى الْخَمْرِ قَالَ عَلَى أَيْ خَمْرٍ؟ قَالُوا عَلَى الْخَمْرِ حُمَّى النَّبِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرَ قَوْمًا وَأَكْثَرُ قَوْمًا؟ قَالُوا نَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ تَهْمُ رِيْقَهَا وَغَسْلَهَا قَالُوا ذَاكَ أَلَيْسَ فَلَمَّا تَصَافَتْ الْقَوْمُ كَانَ سَبْعُ عَامٍ وَفِيهِ تَقْصُرُ فَنَتَاوَل بِهِمْ يَهُودِيٌّ يَلِيزِي بِهِ وَيَرْجِعُ وَبَابٌ سَيِّئُهُ فَأَصَابَ رُكْبَةً عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلُوا فَقَالَ سَلَمَةُ بْنُ أَبِي سَرْسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاجِبًا فَقَالَ بَلَى؛ مَا لَكَ؟ فَقُلْتُ: مِنْ دِي الْكَأْبِ دَائِي زَعَمُوا أَنْ عَامِرًا جِطَّ عَمَلُهُ قَالُوا مَنْ قَالَ؟ قُلْتُ قَالَهُ قُلَانٌ وَفُلَانٌ وَاسْتَبَيْتُ ابْنَ الْحَضِيرِ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبٌ مَنْ قَالَ؟ قَالُوا لَا مَجْرُبِينَ وَجَمَعَ بَيْنَ إِيَّاهُمَا مِنْهُ لِحَامِهِمْ فَمَنْ عَرِجِي نَشَابِكًا مِثْلَهُ.

۱۰۸۱۔ اَخِي تَنَا مَسَةً وَحَكَ قَتْلًا عَمْرًا جِلَّ حَكَمَنَا اَبُو بَرْ عَنْ اَبِي قَلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّقَ فِي نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ اَمْرٌ سَلِيمٌ فَقَالَ: وَيَخْلُقُ يَا اَنْجَسَةُ رُؤُوسَ لَهَا مَسُو قَا بِالسُّقُولِ اَبْرَقَالَ اَبُو قَلَابَةَ: فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمْتُ بِعَصَمَةٍ لَعَبْتُمْ مَوَاهَا عَلَيْهِ قَوْلُهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ اونٹوں کو کون نہکار رہا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ عامر بن اکرم۔ آنحضرت نے فرمایا: اللہ اس پر رحم کرے۔ ایک صحابی (عمر رضی اللہ عنہ) نے عرض کی، یا رسول اللہ ان کی شہادت یقینی ہو گئی کاش ہم اسے لے سہیں زندہ رہنے دیتے۔ بیان کیا کہ ہمیں خیر تھے اول اس کا عاصرو کیا۔ دوران عاصرو میں ہم شدید فاقوں سے دوچار ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر فتح عطا فرمائی جس دن ان پر فتح حاصل ہوئی۔ اس کی شام کو لوگوں نے جگ جگ رگ روشن کی۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا: یہ آگ کیسی ہے کسی کام کے لئے تم لوگوں نے روشن کی ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ گوشت پکانے کیلئے آنحضرت نے دریافت فرمایا: کس چیز کے گوشت کیلئے؟ صحابہ نے عرض کی کہ پالتو گھوڑوں کے گوشت کیلئے اس پر حضور اکرم نے فرمایا: گوشت کو برتنوں سے الٹ دو۔ اور برتن زوڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ: یا ہم گوشت تو پھینک دیں، اور برتن زوڑنے کے بجائے، دھولیں؟ آنحضرت نے فرمایا یوں ہی کرلو۔ جب لوگوں نے صف بندی کر لی تھی تو عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار سے ایک یہودی پرہار کیا۔ ان کی تلوار کی نوک پلٹ کر خود ان کے گھٹنے پر گئی۔ اور اس کی وجہ سے آپ کی شہادت ہو گئی۔ جب لوگ واپس آنے لگے۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تو مجھے آنحضرت نے دیکھا کہ میرے چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے۔ دریافت فرمایا: کیا بات ہے! میں نے عرض کی: آنحضرت پر میرے ماں اور باپ فدا ہوں لوگوں کا خیال ہے۔ کہ عاصرو کے اعمال اکاوت گئے۔ کیونکہ ان کی موت غمخواران کی تلوار کے زخم سے ہوئی، آنحضرت نے دریافت فرمایا۔ یہ کس نے کہا؟ میں نے عرض کی فلاں فلاں فلاں اور اسید بن حنفیہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا جس نے یہ بات کہی اس نے جھوٹ کہا۔ انہیں تو دوہرا اجر ملے گا۔ آنحضرت نے اپنی دو انگلیوں کو ٹاٹا کر اشارہ کیا۔ وہ دونوں سے جہاد کرنے والے تھے۔ کم کسی عربی نے جنگ میں ان جیسی جوانمردی دکھائی ہوگی۔

۱۰۸۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسامیس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو قلابہ نے دوران سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر کے موقع پر، اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تشریف لائے ان کے ساتھ اسلم رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آنحضرت نے سواری اٹھائے والے سے، فرمایا: افسوس، بخششہ! بیششہ! زخموں سے تشبیہ ہے، کوہنشی اور زرقی سے لے چلو۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ آنحضرت نے ایسے کلمہ استعمال فرمایا کہ اگر تم میں کوئی شخص استعمال کرے تو تم اس پر کلمہ جینی کر دو۔ یعنی آنحضرت کا یہ اشارہ کہ بیششہ

سَوَّلَ لَكَ بِالْفَوَارِ بِرْ .

باب ۶۳ . هَجَاءُ الْمُشْرِكِينَ .

۱۰۸۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ بَكْسِي ؟ قَالَ حَسَنٌ . لَأَسَلْتُكَ مِنْهُمْ كَمَا تَسَلُّ الْفُجُورُ مِنَ الْبِرِّ مَعْنَى هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ : وَهَبْتُ أَسْبَغَ حَسَنًا مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا لَكِشْتُ فَاكَةً كَانَ يَتَأَفَّفُ عَنْ سُؤْلِ .

۱۰۸۳ . حَدَّثَنَا أَصْبَغٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شُهَابٍ أَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ أَبِي سَنَانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي قِصَصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنْ أَحْسَلْتُ لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَقُ يَعْنِي يَذْكُرُ الْإِسْمَ ابْنُ رَوَاحَةَ قَالَ :

وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ يَسْتَلُودُ كِتَابَهُ

إِذَا اشْتَقَى مَعْرُوفًا مِنَ الْفُجْرِ سَأَلَهُ

أَنَا الْهَدَى بَعْدَ الْعَقَى فَعَلَوْنَا

بِهِ مَوْفَاتٍ أَنْ مَا قَالَ وَاجِدٌ

يَبْدُثُ يَجْلِي بِجَنَبِهِ عَنْ وَكَلْتِهِ

إِذَا اسْتَفْلَتَ بِالسَّافِرِ مِنَ الْمَصَاحِدِ

تَابَعَهُ عَقِيلٌ عَنِ الرَّهْرِ . وَقَالَ الرَّبِيعِيُّ

عَنِ الرَّهْرِ عَنِ سَعِيدٍ وَالْأَعْرَجِ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ .

۱۰۸۴ . حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

الرَّهْرِ وَحَدَّثَنَا إِسْحَابُ بَيْتٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ

عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ

کونہی دہستگی سے لے چلو۔

۶۳۷ . مشرکوں کی ہجو

۱۰۸۲ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عہدہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو آنحضرت نے فرمایا کہ قریش کی جو میں، میرے نسب کا تم کیا کرو گے؟ حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے اس طرح نکال دوں گا۔ جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیتے ہیں۔ (اور ہشام بن عروہ سے روایت ہے۔ ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی مجلس میں برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں برا بھلا کہو۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کرتے تھے۔

۱۰۸۳ - ہم سے اصبع نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عہدہ اللہ بن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس بن شہاب نے۔ انہیں بشیم بن ابی سنان نے خبر دی کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، ان واقعات کے ضمن میں جس میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے تھے۔ سنا کہ آنحضرت نے فرمایا، تمہارے بھائی نے کوئی بُری بات نہیں کی، آپ کا اشارہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ انہوں نے کہلا اپنے اشعار میں،

” ہم میں اللہ کے رسول ہیں۔ جو اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔

اس وقت جب فجر کی روشنی پھوٹ پڑتی ہے۔ ہمیں انہوں نے

مگر اہی کے بعد ہدایت کا راستہ دکھایا چنانچہ ہمارے دل اس پر یقین،

رکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت نے جو کچھ کہا وہ واقع ہو گا۔ وہ رات اس طرح گزرتے

ہیں۔ کہ ان کا پہلو بستر سے جدا رہتا ہے۔ (یعنی جاگ کر) جبکہ کافروں کا

بالن کی خواہشیں اٹھاتے رہتی ہیں،

اس روایت کی متابعت عقیل نے زہری کے واسطے کی، اور زہری

نے بیان کی، ان سے زہری نے ان سے سعید اور اعرج اور ان سے ابو ہریرہ رضی

اللہ عنہ نے۔

۱۰۸۴ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے

زہری نے۔ اور ہم سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے

حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے۔ ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن

شَهَا بٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
أَنَّهُ سَمِعَ حَسَنَ بْنَ تَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَشْتَشِيهِ
أَبَاهُ بِزَوْجَةٍ يَقُولُ: يَا أَبَاهُ زَوْجَةٌ شَدَّ مَعَكَ يَا مَلَّةُ
هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يَا حَسَنُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ التَّهْمَةَ أَجِدَا
بِرُذْخِ الْقُدْسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ ۖ

۱۰۸۵. أَحَدُنَا سَلَّمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَنٍ
أَهْجُجْهُمْ أَوْ قَالَ هَاجِجْهُمْ وَجَبْرِ مِثْلَ
مَعَكَ ۖ

۶۳۵. مَا يَكُونُ أَنْ يَكُونُ الْعَالِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ
الشَّعْرُ حَتَّى يَصْنَعَهُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ ۖ
۱۰۸۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْزِيَةَ أَخْبَرَنَا
خُطْلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَأَنْ يَمْتَلِي
جَوْفُ أَحَدِكُمْ يَكُنْ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَمْتَلِي شَعْرًا ۖ

۱۰۸۷. حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَالِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَأَنْ يَمْتَلِي جَوْفُ رَجُلٍ قَبِيحًا يَرِيهِ عَيْزٌ مِنْ
أَنْ يَمْتَلِي شَعْرًا ۖ

۶۳۹. قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَرِيثُ يَمْلِكُ وَعَقْرٌ حَلَقٌ ۖ

۱۰۸۸. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ إِنَّ أَلْفَ أَحَارٍ الْقَيْسِ أَشَدُّ عَلَى عَبْدٍ
مَا مُرَلِ الْحَبَابِ فَفَلَعْتُ وَاللَّهِ لَا أَدْنَى لَهُ حَتَّى
أَشَادَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ الْعَابِي

شہاب نے ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف نے، انہوں نے حسان بن ثابت
انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو راہ بنا کر کہہ رہے تھے کہ
ابو ہریرہ، میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا، حسان، ہوں، رسول اللہ صلی اللہ
جواب دو، لے اللہ روح اللہ کے ذریعہ ان کی مدد کرے ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ ہاں میں نے آنحضرت سے یہ سنا ہے،

۱۰۸۵. ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا، ان کی ہجو کرو یعنی
مشرکین قریش کی، یا آنحضرت نے (ہاجم کے الفاظ فرمائے) جبریل علیہ السلام
تمہارے ساتھ ہیں۔

۶۳۸. اس کی کراہت کہ انسان شعر کو اپنا اور صانع کو بنالے
اور وہ اللہ کے ذکر، علم اور قرآن سے اسے روک دے۔

۱۰۸۶. ہم سے عبید اللہ بن مونس نے حدیث بیان کی، انہیں خطلہ نے خبری
انہیں سالم نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھرے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ
وہ اسے شعر سے بھرے۔

۱۰۸۷. ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے والد نے حدیث
بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوصالح سے سنا اور ان
سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھرے اور کھالے تو یہ اس سے بہتر ہے
کہ وہ اسے شعر سے بھرے۔

۶۳۹. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا اسے گرد آلود ہوں۔
عقری، حلقہ ۶۶

۱۰۸۸. ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان
کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوالقیس کے بھائی الفخیر رضی اللہ عنہ نے خود
اندرون کی اجازت چاہی، پر وہ کاحکم نازل ہونے کے بعد میں نے کہا کہ بخدا
جب تک آنحضرت اجازت دیں، میں اجازت نہ دوں گی، کیونکہ ابوالقیس کے

کے بھائی نے مجھے دودھ پلایا نہیں تھا۔ بلکہ ابو القیس کی بیوی نے دودھ پلایا تھا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مرد نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا تھا۔ دودھ تو ان کی بیوی نے پلایا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انہیں اندرانے کی اجازت ہے۔ دو۔ کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔ نہاے ہاتھ گرد آلود ہوں عروہ نے بیان کیا کہ اسی درجے سے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ رخصت سے ان سب چیزوں کو حرام مجھو جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

۱۰۸۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حکم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن سیم نے۔ ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب سے دلیس کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے خیمہ کے دروازہ پر معلوم دیکھ کر کھڑی ہیں۔ کیونکہ وہ عائشہ ہو گئیں تھیں۔ آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا: عقری! ملتی، یہ قریش کی زبان ہے تم ہمیں روکو گی! پھر دریافت فرمایا کیا تم نے قربانی کے دن طواف افاضہ کر لیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں فرمایا کہ پھر چلو۔

۱۰۹۰۔ یہ کہنا کہ ”لوگوں کا خیال ہے“ کے متعلق حدیث۔

۱۰۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن سلم نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ ابو النضر نے، ان سے ام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ ابوہریرہ نے خبر دی کہ انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ غسل کر رہے ہیں۔ اور آپ کی منہاں فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ کر دیا ہے۔ میں نے سلام کیا تو آنحضرتؐ نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ ام ہانی بنت ابی طالب ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ ام ہانی! خوش آمدید جب آپ غسل کر چکے تو کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں آپ اس وقت ایک کھڑے ہیں جب مبارک کو لپٹے ہوئے تھے۔ جب نماز سے فراغت ہو گئی تو میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے بھائی رضی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، کا خیال ہے کہ وہ ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے۔ جسے میں نے امان دے رکھی ہے۔ یعنی ظالم ہیرہ کو! آنحضرتؐ نے فرمایا امان ہانی! جسے تم نے امان دی اسے ہم نے بھی امان دی۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ نثار چاشت کی تھی۔

الْقَيْسُ لَيْسَ هُوَ اَصْعَقِيْ وَ لَكِنْ اَمَّا صَعَقِيْ اَمْرًا اَوْ اَبِي الْقَيْسِ فَكَانَ عَلٰى سَرِّ سُوْلِ اَللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا سُوْلَ اَللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ اَصْعَقِيْ وَ لَكِنْ اَمَّا صَعَقِيْ اَمْرًا فَكَانَ عَلٰى سَرِّ سُوْلِ اَللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ لَهٗ فَاِنَّهُ عَمْدُكَ تَرَبُّثَ عَيْنُكَ قَالَ : هُنْدِيْ فَيَا اَللّٰهَ كَاَنْتَ غَائِبَةً تَقُوْلُ حَرِّمُوْا مِنْ الرِّضَاةِ مَا يَحُرِّمُوْنَ مِنَ النَّسَبِ .

۱۰۸۹۔ حَتَّى تَنَا اَدَمَ حَتَّى تَنَا شَعْبَةَ حَتَّى تَنَا الْحَكَمَ عَنْ اَبُو اِهَيْمَ عَنِ الْاَشْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اَمَّا اِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْتَفِرَ فَرَأَى صَفِيَّةَ عَلَى بَابِ عِبَادِهَا كَتَيْبَةً حَزِيْنَةً لَا تَنَامُ حَاصَتْ فَقَالَ : عَقْرِيْ خُطِيْ لَعْنَةُ قَوْمِيْ بَيْنَ اَيْدِيْ لِكَمَا يَسْتَأْذِنُ قَالَ اَكُنْتُ اَقْضِيْتُ يَوْمَ الْخَزِرِ بَغْنِي الْهَوَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاَقْفِرِيْ اِذَا .

باب ۶ مَا جَاءَ فِي رَعْمُوْا

۱۰۹۰۔ حَتَّى تَنَا۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمَةَ..... عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبِيْدِ اللّٰهِ اَنْ اَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى اُمِّ هَانِيْ بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَهُ اَنْهُ سَمِعَ اُمَّ هَانِيْ بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ فَقُوْلُ زَهَبَ اِلَى سُوْلِ اَللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَجَدَتْهُ يَفْتِسِلُ مَوْ فَالْمَمَةُ اَبَتْهُ كَسْتُرُهَا فَلَمَّتْ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هِيَ؟ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِيْ بِنْتُ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِيْ . وَلَمَّا فَتَوَّعَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثُمَّ اَنَى رَعْمًا يَبْتُ مُلْتَحِقًا فِيْ كُتُوْبٍ وَاَحْبَبَ كَلِمًا اِنْعَوَدَتْ قُلْتُ يَا سُوْلَ اَللّٰهِ اَعَمَّا بِنْتُ اُمِّيْ اَنْتَ قَاتِلٌ رَجُلًا لَنْتَ اَجْرُكَ قُلَانِ ابْنِ هُبَيْرَةَ ، فَقَالَ سُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَا جَرَّ تَا هُنَّ اَجَزَتْ يَا اُمُّ هَانِيْ قَالَتْ اُمُّ هَانِيْ رَدَّ وَ ذَا لَعْنَتِي .

”دیک، کہنے کے بارے میں حدیث

۱۰۹۱۔ ہم سے مولے بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہم نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کیلئے ایک اونٹنی مانگنے لے جا رہے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو کر جاؤ انہوں نے کہا یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ افسوس (دیک، دوسری یا تیسری مرتبہ یہ فرمایا۔

۱۰۹۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا اونٹ ہٹانے جا رہا ہے۔ آپ نے اس سے کہا کہ تواس پر سوار ہو جا اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ میں فرمایا کہ تیری خرابی ہو۔ تو سوار ہو جا۔

۱۰۹۳۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت بنانی نے۔ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ اور ابوب نے ابوالغلابہ کے واسطہ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ اور آپ کے ساتھ آپ کے ایک حبشی غلام تھے۔ ان کا نام انجشہ تھا۔ وہ حدی پڑھ رہے تھے جس کی وجہ سے سولہری تیز چلنے لگی ہوگی، آنحضرتؐ نے فرمایا، افسوس (دیک، اے انجشہ شیش کے ساتھ آہستہ چلو۔

۱۰۹۴۔ ہم سے مولے بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے خالد بنہ ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب نے دوسرے صاحب کی تعریف کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا افسوس (دیک، تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔ تین مرتبہ یہ فرمایا، اگر تمہیں کسی کی تعریف ہی کرنا پڑ جائے تو یہ کہے کہ فلاں کے متعلق میرا یہ خیال ہے۔ اگر وہ بات اس کے متعلق جانتا ہو اور اللہ اس کا نگران ہے۔ میں تو اللہ کے سامنے کسی کی صفائی یقین کے ساتھ نہیں کرتا۔

۱۰۹۵۔ مجھ سے عبدالرحمن بن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے اوزاعی نے ان سے نہری نے۔ ان سے ابوسلمہ اور عثمان کا نے اور ان سے ابوسعد خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی

باب ۲۵ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ ذَلِكَ :

۱۰۹۱۔ حَكَيْتُمْ مُؤْمِنًا مِّنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَىَ رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ أَمَّا كَبُيُّهَا. قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ مَّالٌ. أَمَّا كَبُيُّهَا قَالَ. إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ : أَمَّا كَبُيُّهَا ذَلِكَ :

۱۰۹۲۔ حَكَيْتُمْ مُتَشَبِّهًا ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَىَ رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ : أَمَّا كَبُيُّهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ مَّالٌ. أَمَّا كَبُيُّهَا قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ : أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ :

۱۰۹۳۔ حَكَيْتُمْ مُسَدَّدًا حَكَيْتُمْ مُنَاجِدًا عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي عَنَّا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ اسْمُ دَيْقَالٍ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُثُ وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَيَحْكُ أَنْجَشَةُ رَدِيدًا كَرَّابًا تَقُولُ :

۱۰۹۴۔ حَكَيْتُمْ مُؤْمِنًا مِّنْ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : أَشَىَ رَجُلًا عَلَى رَاجِلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ذَلِكَ كَطَعْمِكَ هَتَّقَ رَجُلًا ثَلَاثًا مِّنْ كَانَ مِنْكُمْ مَا دَخَلَ الْحَالَةَ فَلَيْسَ أَحْسِبُ فَلَا نَا دَا اللَّهُ حَسْبِيهِ وَلَا أَمْرِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ :

۱۰۹۵۔ حَكَيْتُمْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ طَحَكَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْشِمُهُ ذَاتَ يَوْمٍ قَتْلًا
 ذُو الْحَوْبِ عَرَفَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ: يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَفْعُولُ، قَالَ: وَذَلِكَ مَنْ يَعْبُدُ إِذَا لَمْ أَعْبُدْ
 فَقَالَ: عُمَرُ اسْتَدْنِ لِي فَلَاحُوتِ عَتَقَهُ قَالَ لَا إِيَّاكَ
 لَهُ أَصْحَابًا يَتَحَقَّرُونَ أَحَدَهُمْ صَلَاتُكَ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَمَعِيَا
 مَعَ صَلَاتِهِمْ يَمُوتُ قَوْلٌ مِنَ السَّيِّئِينَ كَمَا رَوَى الشَّيْخُ
 مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ إِلَى تَعْلِيمِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ
 لَمْ يَنْظُرْ إِلَى رَأْيِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ لَمْ يَنْظُرْ إِلَى
 يَنْظُرْ إِلَى تَعْلِيمِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ لَمْ يَنْظُرْ إِلَى
 فَذَلِكَ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَوْرُ
 وَالسَّامُ يَخْرُجُونَ عَلَى حَبْنٍ مُرَّةٍ مِنَ
 النَّاسِ ابْتِغَاءً رَجُلًا أَحَدًا يَدْعِيهِ مِثْلُ
 شَذِي الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْمَضْعَةِ شَذِي دَرَجَةٍ قَالَ
 أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ لِمُعْتَمِدَةٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا شَهْدَةٍ أَتَى كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ
 حِينَ قَاتَلَهُمْ فَالْتَمَسَ فِي الْقَتْلِ فَأَتَى بِهِ عَلَى الْقَتْلِ
 الَّذِي دَعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ

۱۰۹۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا عَنْ
 اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْسَى قَالَ حَسْبُ شَيْءٍ أَمَّا شَهَابُ
 عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ كُنْتُ قَالَ وَفِيكَ قَالَ
 وَفَعَلْتُ عَلَى أَهْلِي فِي مَعَانٍ قَالَ أَعْتَقْتِ رَقَبَةً
 قَالَ مَا أَحَدٌ هَذَا قَالَ نَصَمْتُ شَهْرَيْنِ مِمَّنْ تَابَعَيْنِي
 قَالَ لَا أَسْأَلُكَ قَالَ: مَا طَعَمْتُ سِتِّينَ
 مَسْكِينًا، قَالَ مَا أَحَدٌ فَأَتَى بِعَوْرِي فَقَالَ
 حَقٌّ فَتَصَدَّقِي بِهِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَغْلَى غَيْرِ أَهْلِي؟ فَتَوَالَتْ تَفْشِي بَيْتِي
 مَا بَيْنَ لَهْنِي الْمَوْتِ يَنْتُ أَحْوَجُ مِنِّي

اللہ علیہ وسلم کچھ تفہیم کر رہے تھے۔ بنی تہیم کے ایک شخص ذوالحویہ نے کہا۔
 یا رسول اللہ انصاف سے کام لیجئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ افسوس، اگر میں بھی
 انصاف نہیں کروں گا، تو پھر کون کرے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آنحضرتؐ نے
 اجازت دیں تو میں اس کی گردن مار دوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیں اس کے
 دھمبیدیں، ایسے لوگ ہوں گے۔ کرتھان کی نماز کے مقابلہ میں اپنی نماز کو معمولی سمجھ
 گئے۔ اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزے کو معمولی سمجھ گئے۔ لیکن وہ دین
 سے اس طرح نکل چکے ہوں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ تیر کے پس میں
 دیکھا جائے گا۔ نواس پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا۔ اس کی ٹکڑی پر دیکھا جائے گا۔ نواس
 پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا۔ پھر اس کے دندانوں میں دیکھا جائے گا۔ اور اس میں بھی
 کچھ نہیں ملے گا۔ (یعنی شکار کے جسم کو بار کرنے کا کوئی نشان، تیر لیا اور خون کو
 پار کر کے نکل چکا ہوگا۔ یہ لوگ سب سے بہتر بن جہامت کی فالقت میں اٹھیں
 گئے۔ ان کی نشانی ایک مرد ہوگا جس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا۔
 یا (فرمایا کہ) گوشت کے روتھ کے طرح ہوگا۔ اور حرکت کرتا رہے گا۔ ابو سعید رضی اللہ
 عنہ نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ
 حدیث سنی۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ جب انہوں
 نے ان سے (جن کے متعلق حدیث میں مشین گئی ہے) جنگ کی تھی۔ مغنیزین میں
 تلاش کی گئی۔ تو ایک شخص انہیں صفات کا لایا کیا۔ جو حضور اکرمؐ نے نبیان کی تھیں۔

۱۰۹۷۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبد اللہ نے
 خبر دی۔ انہیں اوزاعی نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے خبر
 ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ ایک صاحب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ
 میں تو تباہ ہو گیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، افسوس کیا بات ہوئی؟ انہوں نے عرض کی
 کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کر لی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر
 ایک غلام آزاد کرو۔ انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس غلام ہے ہی نہیں۔ آنحضرتؐ
 نے فرمایا کہ پھر دو مہینے متواتر روزے رکھو۔ انہوں نے کہا کہ اس کی خبر میں طاقت
 نہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر مائے مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ کہا کہ اتنا سامان میرے
 پاس نہیں ہے۔ اس کے بعد کچھ کا ایک ٹوکرا آیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے لو۔
 اور صدقہ کر دو۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا اپنے گھر والوں کے سوا کئی اور
 کو؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں جان ہے۔ سائے مہینہ میں مجھ

الْهَمَّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَاخْتَصَوْكُمْ
شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

باب ۵۲ علامۃ حبیب اللہ عزوجل
یَقُولُ: إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي
يُحِبِّكُمْ اللَّهُ ۖ

ہو جائے (ان کے ساتھیوں کا انتقال ہو جائے) اس حدیث کو شعبہ نے اختصار
کے ساتھ بیان کیا ہے: قتادہ کے واسطے سے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے
سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے -

۵۲۔ اللہ عزوجل کی نشانی محبت کی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی
روشنی میں کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ
تم سے محبت کرے گا۔

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَالِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي
دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ ۖ

۱۱۰۰۔ ہم سے بشیر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے
حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو داؤد نے
اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي
رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابِعَهُ جَرِيرٌ
بْنُ حَازِمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَوْمٍ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُبْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عَنْ أَبِي فَاكِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ تَسِيلُ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمْ يَلْحَقْ
بِهِمْ قَالَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابِعَهُ
أَبُو عَوَانَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ۖ

۱۱۰۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے جریر نے حدیث بیان
کی۔ ان سے اعمش نے ان سے ابو داؤد نے . . . اور ان سے عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ آپ اس کے بارے میں کیا فرمائیں گے
جو ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے، لیکن ان سے مل نہیں سکا ہے! آنحضرت نے
فرمایا کہ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ اس روایت کی متابعت
جریر بن حازم، سلیمان بن قرم اور ابو حواری نے اعمش کے واسطے سے کی۔ ان سے ابو
داؤد نے ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
۱۱۰۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔
ان سے اعمش نے ان سے ابو داؤد نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ ایک شخص ایک جماعت سے محبت
رکھتا ہے۔ لیکن ان سے مل نہیں سکا ہے! آنحضرت نے فرمایا کہ انسان اس کے ساتھ ہے
جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ اس روایت کی متابعت ابو حواری اور محمد بن عبید نے کی۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شُعْبَةَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السَّاعَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: مَا
أَعَدَّ لِلْهَامِ قَالَ مَا أَعَدَّ لِلْهَامِ كَيْفَ صَلَاةٍ
وَالْأَصْوَمِ وَالْأَصَدَقَةِ وَلَا كَيْفَ أَحَبَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

۱۱۰۳۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں ان کے والد نے خبر دی انہیں
شعبہ نے انہیں عمرو بن مرہ نے انہیں سالم بن ابی الجعد نے اور انہیں انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ قیامت کب قائم ہو
گی؟ آنحضرت نے دریافت فرمایا تم نے اس کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ انہوں نے عرض
کی کہ میں نے اس کے لئے بہت ساری نمازیں پڑھنے اور صدقے نہیں تیار کر رکھے ہیں
لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تم اس کے ساتھ ہو

قَالَ: أَنتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ ۖ

باب ۶۵۳ قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ اإِحْسَاءُ ۖ

۱۱۰۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَأَلَكَ رَجُلٌ عَنْ أَخِي فَقُلْ: هُوَ كَأَنِّي أَنَا ۖ

۱۱۰۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا سَأَلَكَ رَجُلٌ عَنْ أَخِي فَقُلْ: هُوَ كَأَنِّي أَنَا ۖ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَأَلَكَ رَجُلٌ عَنْ أَخِي فَقُلْ: هُوَ كَأَنِّي أَنَا ۖ

جس سے محبت رکھتے ہو۔

۶۵۳۔ کسی کا کسی کو دھنکارنا

۱۱۰۳۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسلم بن زبیر نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے ابوجار سے سنا اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مسعود سے فرمایا: میں نے اس وقت اپنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے۔ وہ کیا ہے؟ وہ لولاء اللہ ہے۔ آنحضرت نے فرمایا، دور ہو جا۔

۱۱۰۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعب نے خبر دی انہیں زہری نے کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی۔ انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابن مسعود کی طرف گئے۔ بہت سے دوسرے صحابہ بھی ساتھ تھے۔ آنحضرت نے دیکھا کہ وہ چند بچوں کے ساتھ بنی مغالہ کے قلعہ کے پاس کھیل رہے ہیں ان کو ابن مسعود بلوغ کے قریب تھا۔ آنحضرت کی آمد کالے احساس نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ آپ نے اس کی بیٹھ پر ہاتھ مارا۔ پھر فرمایا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے آنحضرت کی طرف دیکھ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امتیوں کے رسولوں کے، رسول ہیں۔ پھر ابن مسعود نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آنحضرت نے اس پر اسے دفع کر دیا۔ اور فرمایا، میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔ پھر ابن مسعود نے آپ سے پوچھا: تم کیا دیکھتے ہو؟ اس نے کہا کہ میرے پاس سچا اور جھوٹا آنا ہے آنحضرت نے فرمایا تمہارے لئے معاملہ کہ مشتبہ کر دیا گیا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا میں تمہارے لئے ایک بات اپنے دل میں چھپا رکھی ہے؟ اس نے کہا کہ وہ وہ اللہ ہے۔ آنحضرت نے فرمایا دور ہو، اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ اسے قتل کر دوں؟

آنحضرت نے فرمایا اگر یہ دہی دجال ہے تو اس پر غالب نہیں ہوا جاسکتا اور اگر یہ دجال نہیں ہے۔ تو اسے قتل کرنے میں کوئی خیر نہیں۔ سالم نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیکر لے کھجور کے باغ کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں ابن مسعود رہتا تھا۔ آنحضرت پہنچے تھے۔ کہ اس سے پہلے کہ وہ دیکھو چپ کر کسی بہانے ابن مسعود کی کوئی باتیں۔

ابن صیاد ایک غلی چادر کے بستر پر لیٹا ہوا تھا اور کچھ لگھلا رہا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے آنکھوں کو کھجور کے تنوں سے چھپ کر آتے ہوئے دیکھ لیا۔ اور اسے بتا دیا کہ اے صاف یہ اس کا نام تھا۔ مجھ کو کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ وہ متنبہ ہو گیا۔ آنکھوں نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں اسے متنبہ نہ کرتی تو بات صاف ہوجاتی۔ سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنکھوں کو لوگوں کے جمع میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد آپ نے دجال کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ میرے تہیں اس سے ڈرنا تاہوں کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں اس کی تمہیں ایک ایسی نفاذی بناؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تم جانتے ہو کہ وہ کا نا ہو گا۔ اور اللہ کا نہیں ہے۔

۶۵۴۔ کسی شخص کا مرجا کہنا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا، مرجا میری بیٹی اور ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں آنکھوں کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا مرجا، ام ہانی۔

۱۱۰۶۔ ہم سے عمران بن میسر نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ ارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التیاح نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جہرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب قبیلہ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنکھوں نے فرمایا کہ مرجا۔ (خوش آمدید) اس وفد کے لئے جو سروائی اور ندامت اٹھائے بغیر گیا۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم قبیلہ ربیع سے متعلق رکھتے ہیں، اور چونکہ ہماتے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے لوگ رہتے ہیں اس لئے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے ہمینوں ہی میں حاضر ہو سکتے ہیں آپ کو ایسی قطعی چیزوں کا حکم عنایت فرمادیں جس سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں، اور جو لوگ نہیں آسکے ہیں۔ انہیں بھی اس کی دعوت پہنچائیں۔ آنکھوں نے فرمایا کہ چار چار چیزیں ہیں، نماز قائم کر۔ زکوٰۃ دو رمضان کے روزے رکھو اور غنیمت کا پانچواں حصہ بیت المال کو دو، اور دباغتم، نفیر اور زنت میں شیرو۔

۶۵۵۔ لوگوں کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارا جائے گا۔

فَمَا دَمَتْ مَۃٌ اَوْ نَرَمَتْ مَۃٌ فَمَرَاتِ اَمَّ بِنِ صَيَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ يَتَقِي بِجِدَارِ الْمَلِكِ، فَقَالَتْ لِبْنِ صَيَادِ اَيُّ صَاحِبٍ وَهِيَ اِسْمُهُ هَذَا مُحَمَّدٌ قَتَلْتَا هَا بِنِ صَيَادِ قَالَ سُرُّوْا اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنَكُمْ بَيْنَ كَالِ سَلَمَةَ قَالَ عَبْدُ اِلَهِ فَاهَرَّ سُرُّوْا اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاشْتَرَى عَلَى اِلَهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ النَّجَلِ فَقَالَ: اِنِّي مُسْتَرْكَمٌ وَمَا مِنْ بَنِي الْاَوْفَدِ اَشَدَّ خَوْفَهُ لَعَدَا اَشَدَّ اَلْوُحْمِ قَوْمُهُ وَلَكِنْ مَّا خَوَّلَ الْكَمْرِ فِيهِ قَوْلًا كَمْ يَكْفُلُهُ يَتَقِي لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ اَنَّهُ اَعْوَدَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِالْعَوْدِ

۶۵۶۔ نَوَلِ الرَّجُلُ مَرْجَاً وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفَارْمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَرْجَاً بَابِ بَنِي. وَقَالَتْ اَمَّ هَا بِنِ جِبْتِ اِلَى اَلْبَنِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِمَّ هَا بِنِ

۱۱۰۶۔ حَتَّ ثَنَا. عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدْنَةَ اَبُو النَّبِيَّاسِ مَنْ اَبِي حُجْرٍ عَنْ عِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفَدَتْ عَنْ اَلْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَرْجَاً بِالْوَفْدِ الَّذِيْنَ جَاءُوا اَعْبُرْ حَرَّ اَيَّ وَلَا تَدَاخِلِي فَقَالُوا يَا سُرُّوْا اللّٰهُ اَتَاخِي مِنْ تَرْبِيعَةٍ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَضْرُوءَاتَا لَا تَحِلُّ اِلَيْكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمَّا بِأَمْرِ فَعِلْ سُدِّحِلْ بِهِمُ الْجَنَّةُ وَنَدْعُوْهُمُ مَنْ دَرَكَا فَقَالَ: اَرَايَكُمْ: وَارْبَعٌ: دَارِيْمُوا الصَّلَاةَ وَارْتُوا السَّرَّكَاهَ وَصُومُوا مَصَانَ دَاْعَطُوْا حُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَلَا تَكْشُرْ بُوْطِي السَّابَا وَالْحَنْتُمْ وَالتَّقْبِرُ وَالْمَرْقَتِ

۶۵۵۔ مَا يَدْعَى النَّاسُ يَا بَابَهُمْ

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَارُ دُرٌّ فَخُذْ لَهُ لَوْ أَغْنَيْتُكَ الْفَيْصَمَةَ يَقُولُ هَذِهِ غَارَةُ فَلَانِ ابْنِ مُلَانٍ ۝

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَارَ دُرٌّ يُصَبُّ لَهُ لَوْ آتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ هَذِهِ غَارَةُ فَلَانِ ابْنِ مُلَانٍ ۝

باب ۱۱۰۹ لَا يَقُولُ خَبَرْتُ نَفْسِي ۝

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبَرْتُ نَفْسِي وَإِنْ لَمْ يَقُولْ لَقَسَتْ نَفْسِي ۝

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبَرْتُ نَفْسِي وَإِنْ لَمْ يَقُولْ لَقَسَتْ نَفْسِي تَابِعَهُ مُعَيْلٌ ۝

باب ۱۱۱۱ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ ۝

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي الْيُوسُفُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ يُبْئُ بِيَوْمِ الدَّهْرِ وَأَنَا الدَّهْرُ يُبْئِي بِيَوْمِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۝

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ أَرْوَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوا النَّعْبَ الْكُفْرَ وَلَا تَقُولُوا أَحَبُّهُ إِلَى اللَّهِ هَرُكَاتُ اللَّهِ هُوَ الدَّهْرُ ۝

۱۱۰۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے تائیب نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہد توڑنے والے کے لیے قیامت میں ایک جہنم اٹھایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

۱۱۰۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عہد توڑنے والے کے لیے قیامت میں ایک جہنم اٹھایا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

۱۱۰۹۔ یہ نہ کہنا چاہیے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے۔

۱۱۰۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے کہ میرے نفس میں برائی پیدا ہو گئی ہے۔

۱۱۱۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن زہری، انھیں یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں ابوامامہ بن سہل نے اور انھیں ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے کہ میرے نفس میں برائی پیدا ہو گئی ہے اس روایت کی متابعت عقیل نے کی۔

۱۱۱۱۔ زمانہ کو گالی نہ دو

۱۱۱۱۔ ہم سے یحییٰ بن مکین نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے انھیں ابوسلمہ نے خبر دی کہا کہ ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ انسان زمانہ کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں، میرے ہی قبضے میں رات اور دن ہیں۔

۱۱۱۲۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو ردعوب اکو کرم نہ کہو اور نہ کہو کہ زمانہ کی نافرادی کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے۔

۱۔ ”خبثت نفسی“ اور لقتت نفسی، ”کا منہم ایک ہی ہے لیکن پہلی میں نفی قباح و شجاعت بھی پائی جاتی ہے، اس سے انکار و نفرت فرمایا کہ اس سے بچنا چاہیے اس کے بجائے مذہب الغلو استعمال کرتے چاہئیں اگر کوئی بری چیز بھی بیان کرتی ہے تو اس میں بھی حتی الامکان عہدے اور قبیح الفاظ استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۶۵۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ”کرم“ مومن کا دل ہے اور فرمایا کہ منسوس تودہ ہے جو قیامت کے دن مفلس ہوگا، جیسے آپ نے فرمایا کہ طاقت ور پچھاڑ دینے والا تودہ ہے جو جنت کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے، جیسے فرمایا کہ اللہ کے سوا کسی کا ملک نہیں، ملک (کی ملکیت) سے ہی مرے سے نفی کر دی، لیکن بادشاہوں کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ ”جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے اجاڑ دیتے ہیں۔“

۱۱۱۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے سعید بن مسیب نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ (انگوڑی) ”کرم“ کہتے ہیں۔ کرم تو مومن کا دل ہے۔

۶۵۹۔ کسی شخص کا کہنا کہ ”میرے باپ اور ان تم پر قربان ہو۔“ اس روایت میں زہری رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۱۱۴۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے سعید بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن شاذان نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے متعلق اپنے آپ کو قربان کرنے کے لیے نہیں سنا، سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں نے آنحضرتؐ سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے، تیرا دود، میرے دل پر تم پر قربان ہوں، میرا خیال ہے کہ یہ غزوہ احد کے موقع پر فرمایا۔

۶۶۰۔ کس کا یہ کہنا اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، ہم نے آپ پر اپنے باپوں اور اوّل کو قربان کیا۔

۱۱۱۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوئے، ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا آنحضرتؐ کی سواری پر آپ کے پیچھے تھیں۔ راستہ میں کسی جگہ اونٹنی کا پاؤں پھسل گیا اور آنحضرتؐ اور ام المؤمنین گر گئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے فوراً کود پڑے اور آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچ گئے اور عرض کی

باب ۶۵۸۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْكَرَمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ. وَقَدْ قَالَ: إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَقَوْلِهِ: إِنَّمَا الْمَرْغُوعَةُ الَّتِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ، كَقَوْلِهِ: لَا مَلَكَ إِلَّا اللَّهُ فَوَصَفَهُ بِانْتِهَاءِ الْمَلَكِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْمَلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ: إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَهْلَسُوا دَهَاهَا:

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيَقُولُونَ: الْكَرَمُ إِنَّمَا الْكَرَمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ:

باب ۶۵۹. قَوْلُ الرَّجُلِ: هَذَا أَبِي دَامَ فِيهِ الزَّمَانُ:

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ ابْنِ زَاهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَذَانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحَدًا غَيْرَ سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّمَا الْكَرَمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ أَطْلَعَهُ يَوْمَ الْحُدَيْيَةِ:

باب ۶۶۰. قَوْلُ الرَّجُلِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِدَايَاكَ يَا أَبَا نِيْنَا دَامَ هَاتَانَا:

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَتَاهُ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرَدِّدٍ فَمَاعَتَى مَا حَلَّتْهُ فَلَمَّا كَانُوا بَيْنَ بَيْنِ الطَّرِيقِ عَثَرَتْ النَّاقَةُ فَصَرِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ، وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبْ

یا بنی اللہ! اللہ آپ پر مجھے قربان کرے، کیا آپ کو کوئی چھوٹا کئی یا بھٹور
نے فرمایا کہ نہیں، البتہ عورت کی خبر ہو، چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا
کپڑا اپنے چہرے پر ڈال دیا، پھر المومنین کی طرف بڑے اور اپنا کپڑا ان کے
اور پر ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ کھڑی ہو گئیں اور بھٹور کو دارم المومنین کے
لیے کجاوہ باندھا گیا۔ اب سوار ہو کر پھر سفر شروع کیا، جب مدینہ منورہ کے
قریب پہنچے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ: "سوٹے دلے، نوبہ کرتے ہرے اپنے
رب کی عبادت کرتے ہوئے اور اس کی حمد بیان کرتے ہوئے آنحضرتؐ اسے
برابر کہتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔"

۴۶۱۔ اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام

۱۱۱۶۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ
نے خبر دی۔ ان سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے اس
کا نام "قاسم" رکھا۔ ہم نے ان سے کہا کہ تم تمھاری کینت: "ابو القاسم" نہیں
ہونے دیں گے اور درکرامت اور برکت کے لیے ہم ایسا کریں گے۔ ان صاحب
نے اس کی اطلاع آنحضرتؐ کو دی تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام
عبدالرحمن رکھو۔

۴۶۲۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میرے نام پر نام
رکھو، لیکن میری کینت نہ اختیار کرو۔ اس کی روایت انس رضی
اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۱۱۱۷۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان
کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے اس کا نام
قاسم رکھا صاحب نے ان سے کہا کہ جب تک ہم حضور اکرمؐ سے نہ پوچھ لیں ہم اس
نام پر تمھاری کینت نہیں ہونے دیں گے۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے نام
پر نام رکھو لیکن میری کینت نہ اختیار کرو۔

۱۱۱۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی، ان سے ابوبکر نے، ان سے ابن مسیر نے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے سنا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن
میری کینت نہ اختیار کرو۔

اِفْتَحَمَ عَنْ بَعِيْرَةٍ قَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِيَّ اللّٰهُ جَعَلَنِي اللّٰهُ مِنْ عِدَاكَ هَلْ اَصَابَكَ
مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْءِ قَالَتْ اَلَيْسَ اَبُو طَلْحَةَ
تَوْبَهُ عَلٰى وَجْهِهِ فَقَصَصَ قَصَصَهَا قَالَتْ تَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَالَ
الْمَرْءُ تَشُدُّ لَهَا عَلٰى رَاْسِهَا فَرَكِبَهَا فَكَبَّرَ فَكَبَّرَ وَاحْتَمَى
اِذَا كَانُوا بَيْنَهُمَا الْمَدِيْنَةُ اَذْهَبَ اَشْرَقُوا عَلٰى الْمَدِيْنَةِ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّوْنَ تَاَيُّوْنَ عَابِدُوْنَ لَدُنَّ
خَالِدُوْنَ. فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْمُهَا حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ ۝

باب ۶۶۱ احببوا الى الله عز وجل ۝

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مَرْثَدُ بْنُ الْفَضْلِ اخْبَرَنَا ابْنُ
عِيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِيْ جُلْدٌ مِّنْهُ عَدَمٌ فَسَمَّاهُ اِنْقَاسِمَ
فَقُلْنَا لَا فَكُنْ لَكَ اَبَا اِنْقَاسِمٍ وَلَا كِدَامَتَهُ
فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ: سَمِّ اِبْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ۝

۴۶۲۔

باب ۶۶۲ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَمُّوْا اِيَّامِيْ وَلَا تَكُنُوْا يَكْنِيْتِيْ قَالَهُ اَنَسٌ مِّنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مَسْدُوْدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا
حُصَيْنٌ عَنْ سَالِحِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ: وُلِدَ لِيْ جُلْدٌ مِّنْهُ عَدَمٌ فَسَمَّاهُ اِنْقَاسِمَ
فَقُلْنَا لَا فَكُنْ لَكَ يَكْنِيْتِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمُّوْا اِيَّامِيْ وَلَا
تَكُنُوْا يَكْنِيْتِيْ ۝

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عِيْثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَفِيَّانٌ
عَنْ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ ابْنِ سِيْرِيْنَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوْا اِيَّامِيْ
وَلَا تَكُنُوْا يَكْنِيْتِيْ ۝

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدَرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ وَلَدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمُ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ بِكَ يَا بِي الْقَاسِمُ وَلَا تُنْعِمُكَ هَيْنَا فَأَقَى السَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِ ابْنُكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ؛

باب ۱۱۱۹۔ اسیم الحزن:

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْرُوفُ الزُّهْرِيُّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا اسْمُكَ قَالَ حَزَنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا أُعَيِّرُ إِسْمًا سَمَّيْتُهُ أَبِي. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَاذَا لَكَ الْحَزَنُ وَنَدَّ فِينَا بَعْدُ؛

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْرُوفُ الزُّهْرِيُّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ جَدُّ ابْنِ تَحْوِيلٍ الرَّسِيمُ إِلَى اسْمٍ أَحْسَنَ مِنْهُ؛

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَلِدَ. فَوَضَعَهُ عَلَى فَخْرٍ وَدَّ أَبُو أُسَيْدٍ حَاجِلِسَ، فَلَمَّا الْبَتَّى مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ يَدَيْهِ فَأَسْرَأَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاجْتَمَلَ مِنْ فَخْرٍ السَّبِيَّ مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَافَ النَّبِيُّ مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الْبَقِيَّةُ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قُلُوبُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فَلَانٌ قَالَ وَلَكِنْ لَا اسْمَ الْمُنْذِرِ فَسَمَّاهُ يَوْعَمِيْنِ الْمُنْذِرِ؛

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا خَيْرٌ نَاحِيَةً

۱۱۱۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سعیدان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن المنکدر سے سنا کہ کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے بیال بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے اس کا نام قاسم رکھا، جابر نے کہا کہ ہم تمھاری کنیت ابو القاسم نہیں ہونے دیں گے اور تمھیں اس پر غصہ ہونے کا موقعہ دیں گے۔ وہ صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے رٹکے کا نام عبد الرحمن رکھ لو۔

۶۶۳۔ "حزن" نام رکھنا۔

۱۱۲۰۔ ہم سے اسحاق بن نعمان نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انھیں معمر نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ابن کے والد مسیب (رضی اللہ عنہ) نے کہ آپ کو والد حزن بن ابی وہب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ آپ کا نام کیا ہے، انھوں نے بتایا کہ حزن، (رضی اللہ عنہ) و تساوت سہل کی صدا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آپ تو سہل (یعنی زری) ہیں، پھر انھوں نے کہا کہ میرا جو نام میرے والد رکھ گئے ہیں اسے میں تبدیل نہیں کروں گا ابن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ چنانچہ ہمارے خاندان میں جب تک سہلی باقی رہی

۱۱۲۱۔ علی بن عبد اللہ و محمود، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب اپنے

والد سے وہ ان کے دادا سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

۶۶۴۔ کسی نام کو بدل کر اس سے اچھا نام رکھنا۔

۱۱۲۲۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسید رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آنحضرتؐ نے بچہ کو اپنی ران پر رکھ لیا۔ ابو اسید رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے حضور اکرمؐ کسی چیز میں جو سامنے تھی مصروف ہو گئے اور بچہ کی طرف سے توجہ مبذول گئی، ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بچہ کے متعلق حکم دیا اور آنحضرتؐ کی ران سے اٹھا لیا گیا۔ پھر جب آنحضرتؐ متوجہ ہوئے تو بچہ کو پیس دیکھا اور دریاخیز فرمایا، بچہ کہاں ہے، ابو اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم نے اسے گھر بھیج دیا۔ آنحضرتؐ نے پوچھا، اس کا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ فلاں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، بلکہ اس کا نام منذر ہے چنانچہ اسی دن آنحضرتؐ نے ان کا نام منذر رکھا۔

۱۱۲۳۔ ہم سے محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی

انحیز شہر نے انحیز بعلواہ بن ابی مہر نے، انحیز، ابو رافع نے اور انیس ابو
بربرہ رضی اللہ عنہ نے کہ زینب رضی اللہ عنہا کا نام ”برہ“ تھا۔ کہا جانے لگا
کہ آپ اپنی اہل ظاہر کرتی ہیں، چنانچہ ان حضورؐ نے ان کا نام زینب رکھا۔

۱۱۲۴۔ ہم سے ابوہریرہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ
بیان کی، انھیں ابن حبش نے خبر دی، انھیں عبدالمجید بن جریج نے، انھیں شہیر بن جبر
دی، کہا کہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ تو انھوں نے مجھ سے
حدیث بیان کی کہ ان کے دادا ”حرث“ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے تو انھوں نے دریافت کیا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ انھوں
نے کہا کہ میرا نام حرث ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ آپ تو ”سہل“ ہیں۔ انھوں
نے کہا کہ جو نام میرے والد نے میرا رکھ دیا ہے میں اسے تبدیل نہیں کر دوں گا۔
ابن مسیب نے فرمایا کہ ابوہریرہ بھی سختی ہمارے یہاں اسی وجہ سے باقی رہ گئی۔

۹۶۵۔ جس نے انبیاء کے نام پر نام رکھے۔ انس رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو کہہ
دیا یحییٰ صاحب زادہ کو۔

۱۱۲۵۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن بشر نے حدیث
بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن ابی ادوی رضی اللہ عنہ
سے پوچھا۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو
دیکھا تھا؟ بیان کیا کہ ان کی وفات بچپن ہی میں ہو گئی تھی اور اگر انھوں نے بچہ
کسی بچی کی آمد کا قصد ہوتا تو انھوں نے صاحبزادے دندہ رہتے، لیکن انھوں نے
کہہ رکھی تھی نہیں۔

۱۱۲۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی،
انھیں عدی بن ثابت نے کہا کہ میں نے بارہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ بیان کیا کہ جب
ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے
لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی برگ۔

۱۱۲۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان
سے حسین بن عبدالرحمن نے ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جریر بن عبداللہ
انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے
نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔ کہو تم کو میں تاسم (تقسیم کرنے والا)
ہوں۔ اور ہمارے درمیان تقسیم کرنا ہوں اور اس کی روایت انس رضی اللہ عنہ نے

بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَلَاءِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَةَ عَنْ أَبِي لَاحِقٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ إِسْمَها بِرَّةَ فَيَقِيلُ تَزْكِيَتُهَا
فَتَسْمَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ
۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ
بْنُ أَبِي جَرِيرٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمُجِيدِ بْنُ
جَرِيحٍ عَنْ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
فَحَدَّثَنِي أَنَّ حَبَّاءَ حَدَّثَنَا قَدِيمٌ عَلَى ابْنِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ؟ قَالَ إِسْمِي حَرْثٌ
قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِسَهْلٍ إِسْمِي
سَهْلٌ نَبِيٌّ أَهْلِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِينَا
الْحِزْوَةُ بَعْدَ ذَلِكَ

۹۶۵۔ مَنِ سَمَّى بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَقَالَ
أَنَّهُ قَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِبْرَاهِيمَ يَحْيَىٰ زَادَهُ

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ لَدَى أَبِي أَدْوَى مَا يَتُوبُ إِبْرَاهِيمُ
بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ مَاتَ مَبْعُوثًا
وَلَوْ قَتَلُوهُ لَكُنْ يَكُونُ عَبْدًا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَبْعُوثًا عَاشَىٰ زَيْنَبُ وَكَانَ لَدَى النَّبِيِّ
تَحْنُكًا

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ قَالَ لَكُمْ مَا ت
إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مَرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِحِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِإِسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بَكْتِي
فَإِنَّمَا أَنَا تَاسِمٌ أَتَمُّ بَنِيكُمْ وَمَا أَنَا بِعَيْنٍ

مجی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۱۱۲۸۔ ہم سے سرحد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوصحیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کیفیت نہ اختیار کرو۔ اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا، اور جس نے قصداً میری طرف کوئی جھوٹ بات منسوب کی، اس نے اپنا حکمانا جہنم بوالیا۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا لِكُنْيَتِي وَمَنْ رَأَى فِي النَّامِ فَقَدْ رَأَى فِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمَثَلُ صُورَتِي وَمَنْ كَذَّبَ عَلَيَّ مُتَعَدِّاً فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعِدَهُ مِنَ النَّارِ

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: وَلِدْتُ فِي عِلْمِي فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَخَنَكُهُ بِحِمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبُرْكَاتِ وَدَفَعَهُ إِلَيْكَ وَكَانَ أَكْبَرُ وَلَدِهِ

أَبِي مُوسَى :

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَارِبُ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سَمْعَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بِرَأْوَةَ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بَابُ ۶۶ تَسْمِيَةُ الْوَلَدِ :

۱۱۳۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ الْقُضَيْبِيُّ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ شَارِبِ بْنِ عَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكْعَةِ قَالَ: اللَّهُمَّ ائْتِنَا الْوَلِيدَ ابْنَ الْوَلِيدِ وَسَلِّمْ بِنَ شَامٍ وَعَيَّا ابْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَعْفِرَ رَكْعَتَهُ اللَّهُمَّ اشْدُدْ قَطْعًا تَكْ عَلَى مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُمُ عَيْنِي كَيْفَ

بَابُ ۶۷ مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَفَقَّصَ مِنْ سُنْبِهِ

حَدَّثَنَا وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ :

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ عَنْ

۱۱۲۹۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسماء نے حدیث بیان کی، ان سے مرثدہ بن عبد اللہ بن ابی مرثدہ نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ابراہیم رکھا۔ اور ایک کھجور اپنے دو ان مبارک میں نرم کر کے اس کے منہ میں ڈالی اور اس کے لیے برکت کی دعا کی پھر اسے مجھے دے دیا۔ یہ ابوصحیب رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔

۱۱۳۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، انہوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ بیان کیا کہ جس دن ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اس دن سورج گھوم پڑا تھا۔ اس کی روایت ابوجرہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۶۶۔ ولید نام رکھنا۔

۱۱۳۱۔ یہی ابونعیم فضل بن ذکوان نے خبر دی، ان سے ابن عبید نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مبارک رکوع سے اٹھایا تو یہ دعا کی تے اللہ ولید بن ولید سلمہ بن شام عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ میں موجود مکہ و مسلمانوں رضی اللہ عنہم کو بخند دے۔ اسے اللہ قبلہ معشر پر اپنی سخت پکڑنا دلی کرے اللہ ان پر یوسف علیہ السلام جیسا قحط نازل فرما۔

۶۷۔ جس نے اپنے کسی ساتھی کو اس کے نام میں سے کوئی حرف

کم کر کے پکارا۔ اور ابو حازم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے

بیان کیا کہ ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا ابا ہریرہ :

۱۱۳۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، ان

سے زہری نے بیان کیا کہ اہل کعبہ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا عائشہ! یہ جبریل میں اہل بیتیں سلام کہتے ہیں میں نے کہا اور ان پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ بیان کیا کہ آنحضرت وہ چیزیں دیکھتے تھے جو ہم نہیں دیکھتے تھے۔

۱۱۳۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وصیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ثعلبہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا مسافروں کے ساتھ گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام آنحضرت عورتوں کی سواری چلا رہے تھے۔ آنحضرت نے فرمایا انجن! سٹیشرن کو لے چلے میں آہستہ خواہی اختیار کرو۔

۶۶۸۔ بچہ کی کنیت اور بچہ کی پیدائش سے پہلے کسی مرد کی کنیت۔

۱۱۳۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر تھے۔ میرا ایک بھائی ابو سعید نامی تھا۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ بچہ کا دودھ چھوٹ چکا تھا۔ آنحضرت جب تشریف لائے تو اس سے مزاحاً فرماتے "یا ابوسعید! فاعل النعیر" اکثر ایسا ہوتا کہ نماز کا وقت ہو جاتا اور آنحضرت ہمارے گھر میں ہوتے، آپ اس سبب کو بچھانے کا حکم دیتے جس پر آپ بیٹھے ہوئے ہوتے، چنانچہ اسے حجاب کر اس پر پانی چھڑک دیا جاتا۔ پھر آپ کھڑے ہوتے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے اور آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔

۶۶۹۔ ایک کنیت پہلے سے ہوتے ہوئے ابو تراب کنیت رکھنا۔

۱۱۳۵۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہی رضی اللہ عنہ کو ان کی کنیت "ابو تراب" سب سے زیادہ عزیز تھی اور اس کنیت سے انھیں پکارا جاتا تو خوش ہوتے تھے۔ کہیں کہیں کنیت ابو تراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ ایک دن غلطی سے رضی اللہ عنہا سے ناراض

عَنِ النَّحْشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يُبَشِّرُكَ بِالسَّلَامِ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا تَرَى

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فِي الثَّقَلِ وَالْجَبْرِ فَلَدَتْهُمُ السَّبِيَّةُ مِنْهُنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسْوَتِي بَعَثَ فَقَالَ السَّبِيَّةُ مِنْهُنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَنْجُسُ وَمِثْلُكَ سَوَقًا يَا نَقُوسَ بِنْدٍ

باب ۶۶۸ اَلْكُنْيَةُ لِلْبُعْثِيِّ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّجُلِ

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ فِي أُمَّةٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو عَمِيرٍ قَالَ أَحَبُّهُ إِلَيْهِمْ. وَكَانَ إِذَا جَاءَهُ قَالَ: يَا أَبَ عَمِيرٍ مَا فَعَلَ النَّعِيرُ نَعْرًا كَانَ يَلْعَبُ بِهِمْ فَرُبَّمَا خَضَرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبَسِطِ طَائِفَتِي تَحْتَ خِفَتِهِمْ وَنُفَعَمُ شَعْرُ يَفْقَرُ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُعْصِي بِنَاءً

باب ۶۶۹ اَلشَّكْنَى بِأَيِّ تَرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنْ كَانَتْ أَحَبُّ أَسْمَاءَ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَيْنَا لَمْ يُؤْتَرَابَ وَإِنْ كَانَ كَيْفَرٌ أَنْ يَدَى بِنَاءً وَمَا سَمَاهُ أَبُو تَرَابٍ اَللَّهِ السَّبِيَّةُ مِنْهُنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو کہ باہر چلے آئے اور مسجد کی دیوار کے پاس لیٹ گئے۔ آنحضرتؐ ان کے پیچھے آئے اور فرمایا کہ یہ ہیں تو دیوار کے پاس لیٹے ہوئے جب آنحضرتؐ تشریف لائے تو حضرت علیؓ کی پیٹھ مٹی سے بھر چکی تھی، آنحضرتؐ ان کی پیٹھ سے مٹی مٹانے لگے اور فرماتے لگے "الوزاب" اٹھ جاؤ۔

۶۶۰۔ اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ نام :-

۱۱۳۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالاناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیا مت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے ناگوار اور بدترین نام اس کا ہوگا جو اپنا نام ملک الاملاک رکھے گا۔

۱۱۳۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاناد نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام۔ اور سفیان نے ایک سے زیادہ مرتبہ یہ روایت اس طرح بیان کی کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام مولیٰ جمع کے صیغے کے ساتھ ہیں اس کا نام ہوگا جو "ملک الاملاک" اپنا نام رکھے گا۔ سفیان نے بیان کیا کہ ابوالاناد کے غیر نے فرمایا کہ اس کا مفہوم ہے "شاہان شاہ"۔

۶۷۱۔ مشرک کی کنیت

ابو مسرور رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں اگر ابی طالب چاہیں۔

۱۱۳۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عقیق نے ان سے ابن ابی شہاب نے ان سے عروہ بن زبیر نے اور انھیں اسماء بن زید رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گرجے پر سوار ہوئے جس پر ایک کھانا بڑا ایک کڑا کھچا تھا۔ اسماء رضی اللہ عنہا آپ کے پیچھے سوار تھیں۔ آنحضرتؐ بنی حارث بن خویلد بن سعد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی عبادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے۔ یہ دونوں

فَأَنْتَبِهُمَا فَأَطَاعَا فَخَرَجَ فَأَضْطَجِعَ إِلَى الْمَجِدِ فَأَجَاءَهُ
الَّذِي مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ فَقَالَ هُوَ الَّذِي أَمَضَّطَجِعَ فِي
الْمَجِدِ الْخَاءُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَآلَتُهُ طَهْرَةٌ لَنَا فَجَلَّ
الَّذِي مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّبِّ الْعَزِيزِ طَهْرَةٌ: فَيَقُولُ أَجْلَسْتُ يَا أَبَا قَتَادَةَ
بَابُ ۶۱۱ الْخَيْضُ الدَّسَاءُ إِلَى الْإِسَاءِ

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي
الْبَرَاءِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْيُّ الدَّسَاءِ نَوْمُ
النَّيَا مَتْرَ عِنْدَ اللَّهِ رَحْبٌ شُحٌّ مَلِكُ
الدَّمَلِكِ

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ
قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ سُفْيَانُ
عَنْ مَرَّةٍ أَخْبَرَنَا الدَّسَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَحْبٌ
شُحٌّ بِمَلِكِ الدَّمَلِكِ قَالَ سُفْيَانُ
يَقُولُ غَيْرُهُ تَقْسِيرُهُ
شَاهَان

شَاةٌ

بَابُ ۶۱۲ كُنْيَةُ الْمَشْرِكِ وَقَالَ مِسْوَرٌ سَمِعْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ

يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزَّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي عَقِيْقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَسْمَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْهَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَاكِيَةٌ وَأَسْمَةُ
وَسَاءَةٌ لَا يَمُودُ سَعْدُ مِنْ عِبَادَةٍ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ
الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَكْرٍ فَسَاسَ أَحَدُ مَرَا

أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِلَهِ كَيْفَ خَلَقَتْ وَآلِيَ السَّمَاوَاتِ
كَيْفَ رَفَعَتْ، وَقَالَ الْوَلَدُ عَنْ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ
عَنْ عَائِشَةَ رَأَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ۝

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الدَّحْجَنِ
يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَعَتِي
الْوُحْيُ فَبَيَّنَا أَنَا أَصْبَحْتُ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ
فَرَفَعْتُ بَصَرِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي
جَاءَ فِي عَجْرٍ أَهْ قَاعِدٍ عَلَى كُرْسِيِّ سَبِينَ السَّمَاءِ
وَالْأَمْرُ مِنْ ۝

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَيْخِي عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْتٌ فِي بَيْتٍ مُبْمُوسَةٍ وَ
السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنْدًا هَا فَلَمَّا كَانَ
مُلْكُ النَّبِيِّ الْأَخِيرَ وَبَعْضُهُ قَعْدًا فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ
إِنْ فِي حَقِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْجَنَّةِ وَالْجَهَنَّمَ
الْكُفَّاءُ لَا يَنْتَ لَوْلَا الْأَكْبَابُ ۝

بَابُ ۱۱۴۷ تَكْتِ الْعُودِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۝

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَانَ
بْنِ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْوِ جَلِ مِنْ
حَبِيبَانَ الْمَدِينَةِ وَفِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَخَاءَ رَجُلٍ
لَسْتَفْتِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتُمْ
وَبَشَرْتُمْ بِالْجَنَّةِ فَذَاهَبَتْ فَذَاهَبَتْ فَذَاهَبَتْ فَذَاهَبَتْ
وَبَشَرْتُمْ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَهُمْ رَجُلٌ آخَرُ
فَقَالَ: أَفْتُمْ وَبَشَرْتُمْ بِالْجَنَّةِ فَذَاهَبَتْ فَذَاهَبَتْ فَذَاهَبَتْ

کیا وہ اوتھ نہیں دیکھتے کہ کیسے اس کی پیدائش کی گئی ہے۔ اور اس کی
کی طرف کہ کیسے وہ بلند کیا گیا ہے۔ اور ابوب نے بیان کیا ان سے
ابن ابی مریم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے صبر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔

۱۱۴۵۔ ہم سے ابن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی،
ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلم بن عبد الرحمن
سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انھوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ پھر میرے پاس وحی
آئے گا مسلسل نہ ہو گیا۔ ایک دن میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے
ایک آواز سنی میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو میں نے پھر اس فرشتہ کو دیکھا
جو میرے پاس عاجر میں آیا تھا۔ وہ آسمان وزمین کے درمیان کرسی پر
بیٹھا ہوا تھا۔

۱۱۴۶۔ ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان
کی، کہا کہ مجھے شریک نے خبر دی، انھیں کریم نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات میمور رضی اللہ عنہما کے گھر گزرا وہی، بنی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم بھی اس رات وہیں قیام پذیر تھے جب رات کا آخری تہائی حصہ
ہوا۔ یا اس کا بعض۔ تو آنحضرت بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھا پھر اس آیت
کی تلاوت کی۔ ”بلاشبہ آسمان کی اور زمین کی پیدائش میں اور دن رات کے بدلنے
رہنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔“

۱۱۴۷۔ لکڑی سے پانی اور مٹی پر نشان بنانا۔

۱۱۴۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی
ان سے عثمان بن عیث نے ان سے ابوعثمان نے حدیث بیان کی، اور ان سے
موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے باغوں میں
ایک باغ میں تھے، آنحضرت کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے وہ پانی اور
مٹی کے درمیان (فکر اور سوچ کے عالم میں) انشاں بنا رہے تھے۔ اسی دوران
میں ایک صاحب نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ دروازہ
کھول دو۔ اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔ میں گیا تو مال ابوبکر رضی اللہ عنہ
موجود تھے، میں نے ان کے لیے دروازہ کھلوا اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا،
پھر ایک اور صاحب نے دروازہ کھلوا یا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو

وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ الْآخَرَ
وَكَانَ مَثَلًا فَكَسَى فَقَالَ: أَفْتَمُّ وَبَشِّرُكَ
بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلَوَى تَصِيبُهُ أَوْ تَكُونُ، فَذَهَبَتْ
فَادَا عُمَانُ فَعَلِمَتْ لَهُ وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ
فَاخْبَرَتْهُ بِالنَّبِيِّ
وَقَالَ، قَالَ اللَّهُ
الْمُسْتَعَانُ

بَابُ

بَابُ الرَّجُلِ يَنْكُتُ الشَّيْءَ مَبِيدًا

فِي الْأَسْرَانِ

۱۱۴۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَ مَعْمُورٍ عَنْ
سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي النَّهْدِ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبَاةٍ فَجَعَلَ
يَنْكُتُ الْأَرْضَ مِنْ يَجُودٍ فَقَالَ: لَيْسَ مِنْكُمْ
مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ فُضِّعَ مِنْ مَقْعِدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَ
النَّارِ فَقَالُوا: أَفَلَا تَنْكُتُ قَالَ: اْعْمَلُوا فِكْلَ مَيْسَرٍ
فَمَا مَنَ أَعْطَى وَاتَّقَى الرَّايَةَ

بَابُ الْتَكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّعَبِ

۱۱۴۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهَرِيِّ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ يَزِيدِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ
سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ
مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا نُزِلَ مِنَ الْفِتَنِ؟ مَنْ يُؤْقِظُ
مَوْاجِبَ الْحُجْرِ يُؤْتِيهِمْ مِنْ وَاجِبِهِ حَتَّى يُصَلِّينَ
رَبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا هَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ؛ وَقَالَ ابْنُ
أَبِي ثَوْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَمْتُ لِسَانَكَ؟ قَالَ: بَلَى

اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔ اس مرتبہ عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کے
لیے دروازہ کھولا۔ اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا دی، پھر ایک تیسرے صاحب
نے دروازہ کھلوا دیا۔ آنحضرتؐ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اب سیدھے
بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا، دروازہ کھول دو۔ اور جنت کی خوشخبری سنا دو۔ ان
آڑا ٹھول کے ساتھ جس سے (دنیا میں) انھیں دو چار ہونا پڑے گا میں کیا
تو وہاں عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کے لیے بھی میں نے دروازہ کھولا۔ اور انھیں
جنت کی خوشخبری سنائی۔ اور وہ بات بھی بنا دی جو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمائی
تھی عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اللہ مددگار ہے۔“

۱۱۴۶۔ ایک شخص اپنے ہاتھ سے زمین میں کسی چیز کو

کریڈتا ہے۔

۱۱۴۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ابی حری نے
حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان و معمر نے، ان سے سعد بن
عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جگہ میں شریک تھے۔ آنحضرتؐ ایک کھڑکی
سے زمین کو کریدنے لگے، پھر فرمایا، تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کا جنت اور
دوزخ کا ٹھکانا نہ ہو چکا ہو صحابہؓ نے عرض کی پھر کون؟ ہم اس پر مجبور ہو
کر لیں (اور اعلیٰ چھوڑ دیں)؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، علی کرتے رہو۔ کیونکہ ہر شخص کو
راس کی تھریکے مطابق آسانی ہوتی ہے۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) پس
جس نے دیا اور تقویٰ اختیار کیا، آخرت تک۔

۱۱۴۶۔ تعجب کے وقت اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہتا ہے۔

۱۱۴۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں
زہری نے، ان سے منہ بنت حارث نے حدیث بیان کی، کرام سلم رضی اللہ عنہا
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (رات میں) بیدار ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ
کس طرح رحمت کے فرشتے نازل کئے گئے ہیں اور کس طرح کے فتنے نازل کئے
گئے ہیں؟ کون ہے جو ان حجر و الیوں کو جگائے، آنحضرتؐ کی مراد اذواج مطہرات
سے تھی تاکہ وہ نماز پڑھ لیں کیونکہ بہت سی دنیا میں کپڑے پہننے والیاں
آخرت میں ننگی ہوں گی اور ابن ابی ثور نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ
عنہ نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے پوچھا۔ آنحضرتؐ نے اذواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضرتؐ نے

فرمایا کہ نبیؐ میں نے کہا اللہ اکبر!

۱۱۵۰۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے محمد بن ابی حنیفہ نے ان سے ابن شہاب نے ان سے علی بن حسین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صغیرہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ وہ آنحضرتؐ کے پاس بیٹے آئیں۔ آنحضرتؐ اس وقت مسجد میں رمضان کے آخری عشرہ کا احکامات کئے ہوئے تھے رات کے وقت تھوڑی دیر انھوں نے آنحضرتؐ سے باتیں کیں اور واپس لوٹنے کے لیے انھیں روانہ فرمائے بھی انھیں چھوڑانے کے لیے کھڑے ہو گئے جب وہ مسجد کے اس دروازہ کے پاس پہنچیں جہاں آنحضرتؐ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ تھا تو ادھر سے دو انصاری صحابی گذرے اور آنحضرتؐ کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے لیکن آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جاؤ یہ صغیرہ بنت حمی ہیں: ان دونوں صحابہ نے عرض کی سبحان اللہ یا رسول اللہ! ان پر پڑا شاق گذرا کہ آنحضرتؐ نے ان کے متعلق یہ سوچا کہ آنحضرتؐ کے متعلق انھیں کوئی شہرہ ہو سکتا ہے لیکن آنحضرتؐ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے خزان کی طرح دوڑتا رہتا ہے اس لیے مجھے خوف ہوا کہ میں وہ شخصوں سے دل میں کوئی شہرہ ڈال رہا ہوں۔

۶۶۸۔ کنکری چھیننے کی ممانعت۔

۱۱۵۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے بیان کیا انھوں نے عقبہ بن صہبان ازدی سے سنا، وہ عبد اللہ بن مغفل مزینی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری (بلاجم) چھیننے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ نہ شکار مار سکتی اور نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچا سکتی، البتہ اگر کچھ چھوڑ سکتی ہے اور رات توڑ سکتی ہے۔

۶۶۹۔ چھیننے والے کا الحمد للہ کہنا۔

۱۱۵۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو اصحاب چھینکے۔ آنحضرتؐ نے ایک کا جواب یہ تھا کہ اللہ (اللہ تم پر رحم کرے) سے دیا اور دوسرے کا نہیں دیا۔ آنحضرتؐ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا تھا (اس لیے

قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ؟

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ وَهْبٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُجَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَجَّهَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذَوُّرًا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَقَدَرَتْ تَذَوُّرًا سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا مَلَكَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي هَذَا مَسْجِدُ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَجَّهَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّجِعًا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَقَدَّرَ أَفْعَالُ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى رَسُولِهَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيْجٍ قَالَتْ سَمِعْتُ اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنْ عَلَيْهَا تَالِ: إِذَا الشَّيْطَانُ مَجْرَى مِنْ أِبْرَأِمَ مَبْلَغِ الدَّيَمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَ فِي قُلُوبِكُمَا:

بابُ النَّبِيِّ عَنِ الْخَنْدَفِ:

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهَبَانَ الْأَسَدِيَّ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَخْفَلٍ الْمُرَقِّيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَنْدَفِ وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الْعَمِيدَ وَلَا يَنْكُحُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْهَمُ الْغَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ:

بابُ الْحَمْدِ لِلَّهِ طَبِيعًا:

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ سَاجِدَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَتَّ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يُكْمِلْهُ الْآخَرُ فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ هَذَا أَحْمَدُ اللَّهُ وَهَذَا

دشہ تھا ”یرحمک اللہ“ کہے، جب سنا تھی یرحمک اللہ کہے تو اس کے جواب میں چھینکنے والا کہے کہ ”یَحْذَرُکُمْ اللہُ وَیُضَاعِلُ بِکُمْ“ اور اللہ تمہیں سیدھے راستہ پر رکھے اور تمہارے حالات درست کرے۔

۶۸۳۔ جب چھینکنے والا الحمد نے کہے تو اس کے لیے یرحمک اللہ بھی نہ کہا جائے۔

۱۱۵۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان بنی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو عورتاں نے چھینکا، لیکن آنحضرتؐ نے ان میں سے ایک کی چھینک پر یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کی چھینک پر نہیں کہا۔ اس پر دوسرے صاحب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے ان کی چھینک پر یرحمک اللہ فرمایا لیکن میری چھینک پر نہیں فرمایا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھوں نے الحمد للہ کہا تھا اور تم نے نہیں کہا تھا۔

۶۸۴۔ رجب جمادی آئے تو ہاتھ منہ پر رکھ لے۔

۱۱۵۷۔ ہم سے حامد بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید مقبری نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اچھیک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص چھیکے اور اللہ شکے لیکن جمائی دینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے توجہ لامکان اُسے روکے، اس لیے جب کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان جنتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجازت لینے کے متعلق احادیث سلام کی ابتداء

۱۱۵۸۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن ان سے ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے آدم کو مکمل طور پر ان کی صورت کے مطابق پیدا کیا۔ ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی جب انھیں پیدا کر چکا تو فرمایا کہ جاؤ اور ان فرشتوں کو جو بیٹھے ہوئے ہیں، سلام کرو اور سونو کہ تمہارے سلام کا یہ کیا

الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَقُلْ لَّہٗ اُخُوۃٌ اَوْ صَاحِبۃٌ یَّرْحَمُکَ اللہُ فَاِذَا قَالَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللہُ فَلَقُلْ یَعِدُّ بِکُمْ اللہُ وَیُفْلِحُ بِاَکْمَرٍ

باب ۶۸۳ لَا یُسَمِّتُ الْعَاطِسُ اِذَا لَمْ یَحْمِدِ اللہَ

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ بْنُ اِیَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ التَّحِیُّمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یَقُولُ: عَلَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدُہُمَا وَلَمْ یُسَمِّتِ الْاُخَرُ فَقَالَ الرَّجُلُ: یَا رَسُولَ اللہِ شَمَّتَ هَذَا وَلَمْ تُسَمِّتْنِیْ قَالَ: اِنَّ هَذَا اَحَمَدُ اللہُ وَلَمْ یَحْمِدِ اللہَ

باب ۶۸۴ اِذَا تَبَاوَبَ فَلْيَمْنَعْ یَدَاہُ عَلٰی فِیۡہِ ۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی ذَیۡبٍ عَنْ سَعِیۡدِ الْمَخْبَرِیِّ عَنْ اَبِی ہُرَیۡرَۃَ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْاَعْطَاسَ وَیُبْکِرُ النَّشَاوِبَ فَاِذَا عَلَسَ أَحَدُکُمْ وَجَدَ اللہَ کَاَنَّهُ یَقُولُ کُلِّیْ سَلَامٌ سَمِعْتُ اَنَ یَقُولُ لَمْ یَرْمِکَ اللہُ، وَآمَّا النَّشَاوِبُ فَاَمَّا هُوَ الشَّیْطَانُ فَاِذَا تَبَاوَبَ أَحَدُکُمْ فَلْیُرْوِ مَا اسْتَطَاعَ تَابَ اَمَّا کُمْ اِذَا تَبَاوَبَ فَجَلِّیۡکُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتابُ الْاِسْتِئْذَانِ

بَدَءُ السَّلَامِ

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ الرَّزَّازِ عَنْ مَخْمُورِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ اَبِی ہُرَیۡرَۃَ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَخْلَقَ اللہُ اَدَمَ عَلٰی صُوَرَتِہٖ طَوَّلُہٗ سِتُّونَ ذَا اَعَا فَاَخْلَقَہُ قَالَ اِذَا هَبَّ فَسَلِّمْ عَلٰی اَوْلَیِّکَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ جُلُوسٍ فَاَسْمِعْ مَا

۱۱۵۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سلمان بن لیسا نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو قربانی کے دن اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا فضل خوبصورت مرد تھے جعفر اکرم لوگوں کو مسائل بتانے کے لیے کھڑے ہو گئے ایسی دوران میں قبیہ خشم کی ایک خوبصورت عورت بھی آنکھوں سے مسلوں پر چھنے آئی فضل رضی اللہ عنہ اس عورت کی طرف دیکھنے لگے اس کا حسن انھیں پسند آ گیا تھا آنکھوں نے مل کر دیکھا تو فضل اس پر نظریں جمائے ہوئے تھے آنکھوں نے اپنا ہاتھ پیچھے لے جا کر فضل کی مٹھری پکڑ لی اور ان کا چہرہ دوسری طرف کر دیا کہ اس کی طرف نہ دیکھ سکیں۔ پھر اس عورت نے کہا، یا رسول اللہ! حج کے بارے میں اللہ کا جو اپنے بندوں پر فرض ہے وہ میرے والد پر عائد ہوتا ہے جو بہت بڑے سے ہو چکے ہیں اور سواری پر سیدھے نہیں بیٹھ سکتے کیا اگر میں ان کی طرف سے حج کر لوں تو ان کا حج ادا ہو جائے گا؟ آنکھوں نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۶۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو عامر نے خبر دی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے ان سے عطاء بن لیسا نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، راہوں پر بیٹھنے سے بچو، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہماری یہ مجلسیں تو بہت ناگزیر ہیں، ہم ان میں رد و مرو کے مسائل پگھلو کرتے ہیں۔ آنکھوں نے فرمایا، اگر مجلسیں تمہارے لیے اتنی ہی ضروری ہیں تو پھر راستے کو اس کا حق دو۔ عرض کی، راستے کا حق کیا ہے یا رسول اللہ! فرمایا، غیر محرم کو دیکھنے سے، نظر نہ لگنا، رکھنا، تکلیف دہ باتوں سے باز رہنا، سلام کا جواب دینا۔ مجلسی کا حکم دینا اور بائی سے دوکنا۔

۱۱۶۱۔ سلام یا اللہ تعالیٰ کے مہول میں سے ایک نام ہے۔

اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا اگر کم کم دیا ہی جواب دو۔

۱۱۶۱۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم (امتاء اسلام میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہتے "سلام ہو اللہ پر اس کے بندوں سے پہلے، سلام ہو جبریل پر، سلام ہو میکائیل پر، سلام ہو یونس پر، پھر ایک مرتبہ جب آنکھوں نے

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلْمَانَ بْنُ يَسَّارٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ مِنْ حَيْدَرِ النَّخْلِ خَلْعَهُ عَلَى عَجْزَةِ أَحَدِهِمْ - وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَهَبِيًّا قَوِّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يُفَنِّمُهُمْ وَأَقْبَلَتْ أُمُّ لَاحِبٍ مِنْ خُثَمٍ وَهَبِيَّةٌ تَسْتَفْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يُنْظَرُ الْيَمَانُ وَأَحْبَبَهُ خُثَمُهُ فَانْتَفَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يُنْظَرُ الْيَمَانُ فَخَلَفَ بِمِدَّةٍ فَأَخَذَ يَذْفُقُ الْفَضْلُ فَقَدَلَّ وَجْهَهُ مِنَ الشَّظَرِ الْعِجَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَوْ زَكَتُ فِي شَيْءٍ كَثِيرٍ أَلَا يَسْتَيْطِعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَيَهْلُ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحْبَبَ عَنْهُ؟ قَالَ نَعَمْ.

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَطَاوِ بْنِ مَيَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّكُمْ وَالْجُلُوسُ بِالطَّرَفَاتِ فَقَامُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ حَيَايَسَا يَدُنْ نَحْنُ فِيهَا فَقَالَ إِذَا بَدَأَ أَحَدُ الْمَجْلِسِ فَأَعطوا الطَّرِيفَ حَقًّا تَأَدَّوْا مَا حَقَّ الطَّرِيفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ تَعْقِبُ الْبَعْرُ وَكَفَّ الْأَذَى وَرَدَّ السَّلَامَ وَأَرَادَ مُرَّ الْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ.

۱۱۶۱۔ السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى: وَإِذَا أَحْبَبْتُمْ بِنَجْوَةٍ فَخَيَّرُوا بِأَحْسَنَ وَمِنْهَا أَدْرَدُ وَهَاءُ.

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَدَّادٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِيَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلَى ميكائيلَ، السَّلَامُ عَلَى يونسَ، قُلْنَا اللَّهُمَّ

نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اللہ ہی سلام ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو ”القیات معدہ الصلوات، والطیارات، السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیہ وعلیٰ عبا و آلہ الصالحین“ پڑھا کرے، کیونکہ جب وہ یہ دعا پڑھے گا تو آسمان و زمین کے ہر صالح بندے کو اس کی یہ دعا پہنچے گی۔ ”اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ“ اس کے بعد اسے اختیار ہے جو دعا چاہے پڑھے۔

مَنْ مَضَىٰ نَدْعُكَ وَسَلَّمَ أَهْلَ عِلْمِكَ يَعْبُجُهُ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ مَدْرُؤُكُمْ فَإِذَا أَحْبَبْتُمْ أَحَدَكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ هَذِهِ الْعِصْمَاتِ وَهَذِهِ الْعِصْمَاتِ أَسْلَمَتْ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالدَّارِ مَنْ أَشْهَدَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَخْتَارُ بَعْدَ ذَلِكَ مَا شَاءَ ۝

باب ۶۸۸ تَسْلِيمُ الْفَقِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ:

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا هَبِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَنَادٍ عَنْ هَنَادِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الْمُصْفِيُّ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَاثِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْكَثِيرُ:

باب ۶۸۹ تَسْلِيمُ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي:

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا جَبْرِ عَنْ أَبِي جَبْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِلُ عَلَى الْكَثِيرِ:

باب ۶۹۰ تَسْلِيمُ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ:

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو جَبْرِ عَنْ أَبِي جَبْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِلُ عَلَى الْكَثِيرِ:

باب ۶۹۱ تَسْلِيمُ الْمُصْفِيِّ عَلَى الْكَبِيرِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ:

عَنْ مُوسَى بْنِ عُثْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ نَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الْمُصْفِيُّ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِلُ عَلَى الْكَثِيرِ:

۶۸۸۔ تم کواد کی جماعت کا بڑی تعداد والی جماعت کو سلام کروا۔
۱۱۶۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابو الحسن نے حدیث بیان کی، انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ گزرنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو سلام کریں۔
۶۸۹۔ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔

۱۱۶۳۔ ہم سے محمد بن حنفیہ نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زید کے مولا ثابت سے سنا اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔ پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

۶۹۰۔ چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے۔

۱۱۶۴۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبادہ سے خبر دی ان سے ابن جریج نے کہا کہ مجھے زیادہ نے خبر دی، انھیں ثابت سے خبر دی آپ عبد الرحمن بن زید کے مولا ہیں۔ اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

۶۹۱۔ چھوٹے کا سلام بڑے کو۔

اور ابراہیم نے بیان کیا۔ ان سے موسیٰ بن عقیق نے ان سے صفوان بن سلیم نے، ان سے عطاء بن سیدار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹا بڑے کو سلام کرے گزرنے والا بیٹھنے والے کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

صَوَّأَتْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْكَنَةَ خَيْرًا مِنْ رَسُولٍ
صَبَّ مَسْكَنَةً عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَيَاتَهُ، وَكُنْتُ
أَعْلَمُ النَّاسَ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَئِذٍ، وَقَدْ
كَانَ أَقْبَرُ بَنِي كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ وَكَانَ أَوَّلُ مَا
نَزَلَ فِي مَبْنِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ: أَهْلِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَمَارِدُونَ فَدَا مَا الْقَوْمُ فَأَمَّا بُدَا مِنْ
الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ مِنْهُمْ سَهْطٌ عِنْدَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذُوا الْمَلْتَ فَقَاهَرَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَ
خَرَجْتُ مَعَهُ كَيْ يَخْرُجُوا فَخَسِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةُ
حُجْرَةَ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعُوا وَرَجَعْتُ مَعَهُ
حَتَّى دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ خُبُوسٌ لَمْ يَتَفَرَّقُوا
فَرَجَعِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ
حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةُ حُجْرَةَ عَائِشَةَ فَظَنَّا أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعُوا
وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ فَدَا خَرَجُوا فَأَنْزَلَ آيَةُ
الْحِجَابِ فَفَتَرَبَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا؛

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ
أَبَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا
نَزَّ وَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ دَخَلَ
الْقَوْمُ فَطَعَسُوا ثُمَّ حَبَسُوا يَتَحَدَّثُونَ فَأَخَذَ كَاتِبُهُ
يَقْتُمُ لِيَقِيَامَ فَلَمْ يَقْبَلُوا فَلَمَّا سَأَلَ لِيكَ قَامَ
فَلَمَّا قَامَ قَامَ مِنْ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ
وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ
فَأَذَا الْقَوْمُ خُبُوسٌ ثُمَّ انْتَهَمُوا قَامُوا فَانْطَلَقُوا
فَأَخْبَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَتَّى
دَخَلَ فَدَا هَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْفِي الْحِجَابَ

کر کے تشریف لائے تو آپ کی عمر دس سال تھی۔ پھر میں نے آنحضرتؐ کی زندگی
کے باقی دس سالوں میں آپ کی خدمت کی۔ اور میں پردہ کے حکم کے متعلق سب
سے زیادہ جانتا ہوں کہ کب نازل ہوا تھا۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مجھ سے اس
کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ پردہ کے حکم کا نزول سب سے پہلے اس رات ہوا
جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کے
عقدان کے ساتھ پہلی خلوت کی تھی۔ آنحضرتؐ ان کے دو گھاتھے اور آپؐ نے صحابہؓ
کو دعوت دہلیہ پر بلا یا تھا۔ کھانے سے فارغ ہو کر سب حضرات چلے گئے لیکن چند
حضرات حضور اکرمؐ کے پاس بھی باقی رہ گئے اور بہت دیر تک وہیں ٹھہرے رہے
اور آپؐ میں بائیں کرتے رہے، آنحضرتؐ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور میں
بھی آنحضرتؐ کے ساتھ چلا گیا تاکہ وہ درگ بھی چلے جائیں۔ آنحضرتؐ چلے رہے اور
میں بھی آنحضرتؐ کے ساتھ چلا رہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ تک
پہنچے آنحضرتؐ نے سمجھا کہ وہ لوگ اب چلے گئے ہیں اس لیے واپس تشریف
لائے اور میں بھی آنحضرتؐ کے ساتھ واپس آیا لیکن آپؐ جب زینب رضی اللہ عنہا
کے حجرہ میں داخل ہوئے تو وہ لوگ ابھی بیٹھے ہوئے تھے اور ابھی نہ واپس
نہیں گئے تھے۔ آنحضرتؐ دوبارہ دہان سے واپس تشریف لائے اور میں بھی
آنحضرتؐ کے ساتھ آیا جب آپؐ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ تک پہنچے
تو آپؐ نے سمجھا کہ وہ لوگ نکل چکے ہیں۔ آپؐ پھر واپس آئے اور میں بھی آپؐ
کے ساتھ واپس آیا تو واقعی لوگ جا چکے تھے۔ پھر پردہ کی آیت نازل ہوئی اور
آنحضرتؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکایا۔

۱۱۶۹۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے حدیث بیان
کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان سے ابو جعفر نے حدیث بیان کی اور ان
سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ
عنہا سے نکاح کیا تو لوگ اندر آئے اور کھانا کھایا، پھر بیٹھ کے باتیں کرتے
رہے، آنحضرتؐ نے اس طرح اظہار کیا گویا آپؐ کھڑے ہونا چاہتے ہیں تاکہ
حور لوگ بیٹھے ہیں وہ بھی چلے جائیں، لیکن وہ کھڑے نہیں ہوئے جب آنحضرتؐ
نے یہ دیکھا تو آپؐ کھڑے ہو گئے۔ آپؐ کے کھڑے ہونے پر قوم کے جن لوگوں کو
کھڑا ہونا تھا وہ بھی کھڑے ہو گئے لیکن بعض حضرات اب بھی بیٹھے رہے اور
جب آنحضرتؐ اندر داخل ہونے کے لیے تشریف لائے تو کچھ لوگ بیٹھے رہے
تھے (آنحضرتؐ واپس ہو گئے) اور پھر جب وہ لوگ بھی کھڑے ہوئے اور چلے

بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى:
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْكُنُوا
 مَا خَلَقْنَا لَكُمْ مِنْهُ لَنْبَئِ
 الْأَيَّامِ

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بْنِ
 مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ
 السُّكَيْبِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَلَّتْ بِكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
 يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَحُبُّ
 نِسَائِكَ تَأَلَّتْ فَكُلَّهَا يَفْعَلُ، وَكَانَ أَسْرَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ فَيَكِلُ الْمَنَاجِمَ
 فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ وَكَانَتْ أَمْرًا طَوِيلَةً فَذَرَا
 عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْحَبْلِ فَقَالَ: عَزَّ وَكَلَّ
 يَا سَوْدَةُ حِزْمًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ، قَالَتْ فَأَنْزَلَ
 اللَّهُ عَزَّ وَكَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ

بَابُ ۶۹۵ الَّذِي سَيُتَذَكَّرُ مِنْ أَجْلِ

النَّبِيِّ

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
 قَالَ الْمَرْثَدِيُّ خَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ حَدَّثَنَا عَنْ سَهْلِ
 بْنِ سَعْدٍ قَالَ أِطْلَعَهُ وَحْدَهُ مِنْ جُحْدٍ
 فِي حَجْرٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِزْمَرِي يَحْكُفُ
 بِهِ أَسْأَلُ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ
 لَطَعَنْتُ بِهِ فَا عَيْنَكَ إِنَّمَا جَعَلَ
 الَّذِي سَيُتَذَكَّرُ مِنْ أَجْلِ

النَّبِيِّ

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْرُودٍ
 عَنْ مُبَيِّنِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
 وَحْدًا أِطْلَعَهُ مَعَ بَعْضِ حُجْرٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کئے تو میں نے آنحضرتؐ کو اس کی اطلاع دی آنحضرتؐ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے
 میں نے بھی اندر جانا چاہا لیکن آنحضرتؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور
 اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اُسے لوگو جو ایمان لے آئے ہر نبی کے گھر میں داخل
 ہو آخر تک۔

۱۱۶۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انھیں یعقوب نے خبر دی، ان سے
 میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کی۔
 کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ
 مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آنحضرتؐ سے
 کہا کرتے تھے کہ آنحضرتؐ ازواج مطہرات کا پردہ کرائیں۔ بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے
 ایسا نہیں کیا اور ازواج مطہرات رفع محبت کے لیے صرف رات ہی کے وقت
 نکلتی تھیں۔ (اس وقت گھر دل میں بیت الخلا نہیں تھے) ایک مرتبہ سودہ بنت
 زمعہ رضی اللہ عنہا باہر گئی ہوئی تھیں، ان کا دل بہ تھا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
 نے انھیں دیکھا، اس وقت وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا سودہ
 میں نے آپ کو چھان لیا۔ آپ نے اس لیے کہا کہ یہ تو آپ پر وہ کے حکم کے نازل ہوا
 کے بڑے متمنی تھے۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے پر وہ کی آیت نازل کی۔

۶۹۵۔ اجازت کا حکم اس لیے ہے تاکہ رپڑیوٹ کاموں پر نظر

دڑے۔

۱۱۶۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
 بیان کی، ان سے نہری نے بیان کیا (سفیان نے کہا کہ میں نے یہ حدیث نہری سے
 سن کر اس طرح یاد کی ہے جیسے تم اس وقت یہاں موجود ہو۔) اور اس میں کسی شرا
 شک، کی گنجائش نہیں (اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی جوڑی سوراخ میں سے دیکھا، آنحضرتؐ کے پاس اس
 وقت ایک کنگھا تھا جس سے آپؐ سر مبارک کھارہے تھے آنحضرتؐ نے ان سے
 فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو یہ کنگھا تہدی آنکھ میں چھپو دیتا۔
 (اندر داخل ہونے سے پہلے) اجازت مانگنا تو ہے ہی اس لیے کہ (اندر کی کوئی
 رپڑیوٹ چیز) نہ دیکھی جائے۔

۱۱۶۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زبیر نے حدیث بیان
 کی، ان سے عبید اللہ بن ابی بکر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ
 صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی جوڑے میں جھانک کر دیکھا تو آنحضرتؐ ان

وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ الْيَتِيمُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَشْفَعِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَتَقْرَأُ إِلَيْهِ يَحْيَى
السَّجْدُ لِيَطْعُمَهُ ۖ

باب ۶۹ بَيْنَنَا الْجَوَارِحُ دُونَ الْفَرَجِ ۖ

۱۱۶۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ
طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ: لَمْ أَرَ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي
هُرَيْرَةَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ نَاعِمُ الدَّرَّاجِ أَنَّ الْخَلِيزَ
مَعْنَى ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
مَا أَرَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى
ابْنِ آدَمَ حَقَّهُ مِنَ الدِّنَارِ أَذَمَكَ ذَلِكَ لَدَى خَلَاءِهِ
فَبَيْنَا الْعَيْنُ السَّخِرُ وَبَيْنَنَا اللِّسَانُ الْمُنَطَّقُ
وَالنَّفْسُ تَمْنَى وَتَشْتَهِي وَانْفَرَجَ
بِعَمْدٍ ذَلِكُ كَلَمَةٍ
أَوْ يَكْدُ مَبْنًى ۖ

باب ۷۰ السَّلَامُ وَالرَّسْمُ أَنْ تَلَا ثَلَاثًا -

۱۱۶۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُنْكَثَرِ حَدَّثَنَا شَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا
تَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا ۖ

۱۱۶۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حُصَيْنَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي جُلُوسٍ مِنْ حُجَّالِيسِ
الْقَضَا إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَدْعُومٌ - فَقَالَ
إِسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَمْرٍو ثَلَاثًا فَكَوْنُوهُ قَدْ لِيَ فَرَجَعْتُ
فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ؟ قُلْتُ: اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُجِزْ
لِيَ فَرَجَعْتُ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی طرف تر کاجل یا بہت سے جمل سے کر پڑھے، گویا میں انخیز کو دیکھ رہا ہوں،
ان صاحب کی طرف اس طرح چپکے چپکے تشریف لارہے تھے (گویا آپ وہ چپل
انہیں چھو دیں گے۔

۶۹۶ - شرمگاہ کے علاوہ دوسرے اعضاء کی زنا۔

۱۱۶۳ - ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان
سے ابن طاووس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان
کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے زیادہ صحیح و گناہوں سے مشابہ میں نے اور
کوئی چیز نہیں دیکھی۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی۔
انہیں عمر بن زبیری، انہیں ابن طاووس نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کوئی چیز صحیح و گناہوں سے مشابہ اس
حدیث کے مقابل میں نہیں دیکھی جسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے مقابل میں زنا میں سے اس کا
حصہ لکھ دیا ہے۔ جس سے وہ لاعلمہ و دجلہ ہوگا۔ پس اگھر کسی نے زنا دیکھا ہے
زبان کی زنا بولنا ہے۔ دل کی زنا یہ ہے کہ وہ خواہش اور آرزو کرتا ہے۔
اور شرمگاہ ان سب چیزوں کی تصدیق کر دیتی ہے (اگر واقعی زنا میں ملوث ہو
گیا یا جھٹلا دیتی ہے (اگر سچا رہا۔)

۶۹۷ - سلام اور اجازت تین مرتبہ ہونی چاہیے۔

۱۱۶۴ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبد الصمد نے خبر دی، انہیں
عبداللہ بن مثنیٰ نے خبر دی، ان سے شامہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے
انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو سلام کرتے (اور جواب
دے) تو تین مرتبہ سلام کرتے تھے۔ اور جب آپ کوئی بات فرماتے تو زیادہ
سے زیادہ تین مرتبہ دہراتے۔

۱۱۶۵ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے یزید بن حنفیہ نے حدیث بیان کی، ان سے بسر بن سعید نے
اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا
کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، جیسے گجراتے ہوئے ہوں، انہوں نے
کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں تین مرتبہ اندازے کی اجازت چاہی لیکن مجھے
کوئی جواب نہیں ملا۔ اس لیے واپس چلا آیا (جب عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو انہوں
نے دریافت فرمایا کہ اندازے میں کیا بات مانع تھی؟ میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ

إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ لِدَاكُمَا فَكَلِمَةُ مَوْذِنٍ لَكُمْ
مَكْبَرٌ جَمْعٌ ، فَقَالَ اللَّهُ لَتَقِيَنَّ عَنْكَ مَبِيَّةٌ
أَمْ يَكْفُرُ أَحَدٌ سَعِيَهُ مِنَ السَّيِّئِ مَكِّي اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُجَابُ بْنُ كَعْبٍ : وَاللَّهِ مَا
يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ النَّعُومِ فَكُنْتُ
أَصْغَرُ النَّعُومِ فَكُنْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عَنْهُ
أَنَّ السَّيِّئَ مَكِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
ذَلِكَ ، وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي
زَيْنُ عَيْنَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ
عَنْ يَسْرِ سَمِعْتُ أَبَا
سَعِيدٍ يَهْدِي :

باب ۶۹۸ إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلْ
يَسْتَأْذِنُ ؟ قَالَ سَعِيدٌ عَنْ ثَنَادٍ عَنْ أَبِي بَلْعَمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ : هُوَ إِذْنُهُ :

۱۱۶۴ // حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ -
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ أَخْبَرَنَا جُبَاهِدٌ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَا فِي قَدَاجٍ فَقَالَ : يَا هَؤُلَاءِ
أَهْلُ الصَّقْفِ فَأَذَعَهُمْ إِلَيَّ ، قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ ذَا عَوْكِهِمْ
فَأَقْبَلُوا فَأَسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا :

باب ۶۹۹ التَّسْلِيمُ عَلَى الصَّبْيَانِ :
۱۱۶۵ // حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجَرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْبُنَاءِ عَنْ أَبِي بَلْعَمٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَبِيَّةٍ قَالَ : فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ :
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى الرِّجَالِ عَلَى التَّيْمَانِ
وَالشَّيْءِ عَلَى الرِّجَالِ :

انڈر آنے کی اجازت مانگی اور جب مجھے کوئی جواب نہیں ملا تو واپس چلا گیا۔ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت
چاہے اور اسے اجازت دے تو واپس چلا جانا چاہیے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا واللہ انھیں اس حدیث کے لیے کوئی گواہ لانا ہو گا (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے
عہدیں والوں سے پوچھا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے انھنوں سے یہ حدیث
سنی ہو؟ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ ہمارے ساتھ وہ اس کی
گواہی دینے) سوا جماعت میں سب سے کم عمر شخص کے اور کوئی نہیں کھڑا ہو گا۔
اور میں ہی جماعت کا وہ سب سے کم عمر فرد تھا میں ان کے ساتھ تھا کہ گیا اور
عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی۔ اور ابن
المبارک نے بیان کیا انھیں ابن عیینہ نے خبر دی۔ ان سے یہ حدیث بیان
کی، ان سے لہجہ نے اور انھوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی۔

۶۹۸ - اگر کوئی شخص بلائے پر آیا ہو تو اسے بھی اجازت لینا

چاہیے (اندر داخل ہونے کے لیے)؛ سعید نے قتادہ کے واسطے
سے بیان کیا ان سے الراح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہی (دہانا) اس کے لیے اجازت ہے۔

۱۱۶۶ // ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن ذر نے حدیث بیان
کی اور ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے
ذہب نے خبر دی انھیں مجاہد نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راک کے گھر میں داخل ہوا، انھنوں
نے ایک بڑے پیالے میں دو دوہرا پیا تو فرمایا، ابو ہریرہ! اہل صقف کے پاس جاؤ
اور انھیں میرے پاس بلا لاؤ۔ میں ان کے پاس آیا اور انھیں بلا لایا وہ آئے اور
(انڈر آنے کی) اجازت چاہی، پھر جب اجازت دی گئی تو داخل ہوئے۔

۶۹۹ - بچوں کو سلام کرنا۔

۱۱۶۷ // ہم سے علی بن الحواری نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں
سیار نے، انھیں ثابت بن ابی نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ
آپ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کیا اور فرمایا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۷۰۰ // مردوں کا عورتوں کو سلام کرنا اور عورتوں کا مردوں
کو۔ پ

خبر دی۔ ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید بقری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب مسجد میں داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے نماز پڑھی اور پھر حاضر ہو کر آنحضرت کو سلام کیا، آنحضرت نے فرمایا: "وعلیک السلام" جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس گئے اور نماز پڑھی، اور پھر آکر سلام کیا۔ آنحضرت نے فرمایا: "وعلیک السلام" واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے، ان صاحب نے دوسری مرتبہ، یا اس کے بعد، عرض کی یا رسول اللہ مجھے سکھا دیجئے، آنحضرت نے فرمایا جب نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو پیسے پوری طرح دھو کر دو۔ پھر قبیلہ بدر کو تجیر (تحریم) کہو۔ اس کے بعد قرآن مجید میں سے جو تمہارے لیے آسان ہو وہ پڑھو، پھر رکوع کا دو حسب رکوع کی حالت میں برابر پڑھاؤ، دوسرا اٹھاؤ، حسب سیدھے کھڑے ہو جاؤ، تو اب سجدہ میں جاؤ۔ حسب سجدہ پوری طرح کر لو دوسرا اٹھاؤ، اور اچھی طرح سے بیٹھ جاؤ یہی عمل اپنی سر رکعت میں کرو۔ اور ابو اسامہ نے امیر کے متعلق یہ بیان کیا کہ انہیں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۱۸۲۔ ہم سے ابن ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بھیجی گئی حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے سعید بن حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر سر اٹھاؤ۔ اور اچھی طرح بیٹھ جاؤ۔

۶۰۳۔ حسب کوئی کہے کہ فلاں تمہیں سلام کہتا ہے۔

۱۱۸۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ علیہ السلام درعزہ اللہ۔

۶۰۴۔ ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک

سب ہوں۔

۱۱۸۴۔ ہم سے ابوسعید بن ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، ان سے عروہ بن زہری نے بیان کیا کہ مجھ ابو اسامہ بن زہرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھمبے پر سوار ہوئے،

بَعَثَ فَسَبَّحَهُ ثَلَاثًا عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَعْبُورِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي تَاجِئَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامُوا ثُمَّ جَاءَ فَسَبَّحَهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاعْلَيْكَ السَّلَامُ أَرَأَيْتَ قَعْلًا فَإِنَّكَ لَتَقْتُلُ، فَدَخَجَ فَقَامَ ثُمَّ جَاءَ فَسَبَّحَهُ فَقَالَ: وَاعْلَيْكَ السَّلَامُ أَرَأَيْتَ قَعْلًا فَإِنَّكَ لَتَقْتُلُ، فَدَخَجَ فَقَامَ فَقَامَ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغْ اَلْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَسْتَرْعِلُ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ اذْكُرْ عَشْرَ تَعْلِيمَاتٍ رَأَيْتُكُمْ أَرْفَعُ حَتَّى تَسْجُدَ فَأَيُّهَا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَعْلِينَ سَاجِدًا ثُمَّ اذْكُرْ عَشْرَ تَعْلِيمَاتٍ جَالِسًا ثُمَّ اُجْعِدْ حَتَّى تَعْلِينَ سَاجِدًا ثُمَّ اذْكُرْ حَتَّى تَعْلِينَ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا، وَقَالَ أَبُو اسَامَةَ فِي الْأَخْبَارِ عَنْ شَيْبَةَ قَائِمًا:

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْرُورٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْتُ مَكِّيٌّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَسْفَحَ حَتَّى تَعْلِينَ حَالِيًا

بَابُكَ إِذَا قَالَ مُدَنَّ يَفْرُغُكَ السَّلَامُ

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكِيَّا قَالَ سَمِعْتُ

عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الدَّهْمَنِ أَنَّ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ حَبِيرَ بْنَ يُغْرِفَ السَّلَامَ،

قَالَتْ وَاعْلَيْكَ السَّلَامُ وَرَأَيْتُ حَمَتَهُ

بَابُكَ التَّسْلِيمُ فِي جُلُوسٍ فِيهِ الْخَطْبُ

بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ

أَخْبَرَنِي أَبُو اسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ سَكَبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مَحْتَهُ قَطِيفَةً
 فَذَكِيَّةً وَأَسَدًا وَرَأَاهُ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ
 يُعَوِّدُ سَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ فِي بَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ
 وَذَلِكَ قَبْلَ دَفْنِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ
 أَخُوهُ لُطَيْمٌ الْمُسْلِمِيُّ وَالْمُسْرِكِيُّ عِنْدَ ذِيانَ
 وَالْيَهُودِ وَفِيهِمْ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَجْبَةَ ابْنُ سَلُولٍ وَفِي
 الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ
 عَجَابَهُ الدَّائِيَةُ خَمْعًا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ أَجْبَةَ فَبَدَأَ
 قُرْعًا قَالَ: لَا تَغْبِرُوا عَلَيَّاسُكُمْ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَذَاعَهُمْ إِلَى
 اللَّهِ وَقَدَّ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَجْبَةَ
 ابْنُ سَلُولٍ: أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أُحْسِنُ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ
 مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَاسْمَعْ إِلَى
 رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ - قَالَ
 ابْنُ رَوَاحَةَ اغْشَيْنَا فِي مَجَالِسِنَا فَأَيُّ نَجْبٍ ذَلِكَ،
 فَاسْتَبَتِ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُسْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا
 أَنْ يَتَوَاتَبُوا فَخَرَّ يَدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَحْفَظُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ وَابْتَنَّهُ حَتَّى مَخَلَ
 عَلَى سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَكْرَهْتُمْ مَا قَالَ أَبُو
 حُبَابٍ؟ يَرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَجْبَةَ، قَالَ كُنَّا وَكُنَّا - قَالَ
 اغْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ
 أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ، وَلَقَدْ اصْطَلَحَ أَهْلُ
 هَذِهِ الْبَحْرِ عَلَى أَنْ يَتَوَجَّهُوا فَيَحْضِرُونَهُ
 بِالْعَصَا بَعْدَ مَا سَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي
 أَعْطَاكَ شَرِيقَ يَدِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا
 سَأَلْتُ، فَعَفَا عَنْهُ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ

يَا هُوَ مَنْ لَمْ يَسْلَمْ عَلَى مَنْ إِذْ تَرَى
 ذُنُوبًا وَلَمْ يُدِرْ سَلَامًا حَتَّى تَتَبَيَّنَ ذُنُوبُهُ

جس پر پاؤں بندھا ہوا تھا اور نیچے مذک کی بنی ہوئی ایک مجلس چادر کچی ہوئی تھی۔
 آنحضرتؐ نے سواری پر اپنے پیچھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بٹھایا تھا۔ آپؐ بنی حارث
 بن خزرج بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا
 رہے تھے۔ یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضرتؐ ایک مجلس سے گزر رہے
 جس میں مسلمان بت پرست، مشرک اور یہودی سب ہی شریک تھے عبداللہ بن
 ابی بن سلول بھی شریک میں تھا۔ مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی
 موجود تھے جب مجلس پر سواری کا گرد و پاؤ عبداللہ نے اپنی چادر سے اپنی
 ناک چھپائی اور کہا کہ ہمارے اوپر غبارِ رزائز اڑ رہا ہے۔ پھر حضورؐ اکرمؐ نے سلام کیا اور
 وہاں رک گئے اور قرآن کریم کی طرف بلایا اور ان کیلئے قرآن مجید کی
 تلاوت کی عبداللہ بن ابی بن سلول بلا، میاں میں ان باتوں کے سمجھنے سے قاصر
 ہوں۔ اگر وہ چیز حق ہے جو تم کہتے ہو تو ہماری مجلسوں میں اگر ہمیں تکلیف نہ
 دیا کرو۔ اپنے گھر جاؤ اور ہم سے جو تمہارے پاس آئے اس سے بیان کرو
 اس پر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آنحضرتؐ ہماری مجلسوں میں تشریف لیا
 کریں۔ کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پھر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں
 اس بات پر تو تو میں میں برسے لگی اور فریب تھا کہ وہ کوئی ارادہ نہ کر سکتے تھے اور
 ایک دوسرے پر حملہ کریں۔ لیکن آنحضرتؐ انھیں برابر خاموش کر لے رہے۔
 اور جب وہ خاموش ہو گئے (اور معاملہ رفع دفع ہو گیا) تو آنحضرتؐ اپنی سواری
 پر بیٹھ کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا
 سعد! آپ نے نہیں سنا کہ ابوجہاب نے آج کیا بات کہی ہے۔ آپ کا اشارہ
 عبداللہ بن ابی کی طرف تھا کہ اس نے یہ یہ باتیں کہی ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے
 عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے۔ اور درگزر فرمائیے اللہ تعالیٰ
 نے وہ حق آپ کو عطا فرمایا ہے جو عطا فرمایا تھا۔ اسی یعنی (مدینہ منورہ) کے
 لوگ آپؐ کی ہجرت اور انصار کے ایمان سے پہلے اس پر متفق ہو گئے تھے کہ
 اسے (عبداللہ بن ابی کو تاج پہنائیں اور شاہی عمامہ اس کے سر پر باندھ دیں لیکن
 جب اللہ تعالیٰ نے اس حضورؐ کو اس حق کی دہر سے غم کر دیا جو اس نے آپؐ کو
 عطا فرمایا ہے تو اسے حق سے حسد ہو گیا اور اسی وجہ سے اس نے یہ معاملہ کیا
 ہے جو آپؐ نے دیکھا چنانچہ آنحضرتؐ نے اسے معاف کر دیا۔

۶۰۵۔ جس نے گناہ کے مرتکب کو سلام نہیں کیا، اور اس وقت
 تک اس کو سلام کا جواب بھی نہیں دیا جب تک اس کا توبہ کرنا ظاہر

نہیں ہو گیا اور کہتے وہ نیک گنہگار کا توبہ کرنا ہر سہ ماہ ہے اور
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شراب پینے والوں کو سلام دیکرو۔
۱۱۸۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے سیث نے حدیث بیان کی،
ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ نے اور
ان سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔
وہ بیان کرتے تھے کہ جب وہ غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے اور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی تھی اور میں انھوں
کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا تھا اور یہ انفرادہ لگاتا تھا کہ انھوں نے جواب
سلام میں بڑے مبارک بلائے یا نہیں، آخر پچاس دن گزر گئے اور انھوں
نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ کے قبول کئے جانے کا منازعہ کر کے بوجہ اعلان کیا۔

۶۰۶۔ ذمیر کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے۔

۱۱۸۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں
زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان
کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ
”السام علیک“ انھیں موت آئے، میں ان کی بات سمجھ گئی اور میں نے جواب
دیا ”وعلیکم السام واللعنۃ“ انھوں نے فرمایا عائشہ صبر سے کام لو کہ نبی اللہ
تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ!
کیا آپ نے سنائیں کہ انھوں نے کیا کہا تھا، انھوں نے فرمایا کہ میں نے ان کا
جواب دے دیا تھا کہ ”وعلیکم“ (اور انھیں بھی)۔

۱۱۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر
دی، انھیں عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم یہودی سلام کریں اور اگر ان میں
سے کوئی ”السام علیک“ کہے تو تم اس کے جواب میں صرف ”وعلیک“ (اور
انھیں بھی) کہہ دیا کرو۔

۱۱۸۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے خبر
بیان کی، انھیں عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے خبر دی، ان سے انس بن مالک نے
اسعد بن زید نے حدیث بیان کی۔ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کتاب تمہیں سلام کریں تو تم اس کے جواب میں صرف ”وعلیکم“ کہو۔

۶۰۷۔ جس نے حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے ایسے شخص کا

وَالْمَنْ مَنِ تَنَبَّأَ تَوْبَةً لِّلْعَاصِي۔ وَقَالَ عَبْدُ
بْنِ عُمَرَ وَلَا تَسْأَلُوا عَلَى شَرْبَةِ الْخَمْرِ۔
۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَجْزِيٍّ حَدَّثَنَا النَّدِيمُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
يُحَدِّثُ جِذِينَ يَخْتَلِفُ عَنْ قَوْلِهِ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا وَآفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسْلِمَ۔ عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي حَرِيكَ
سَفْتِيهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَهْلًا؟ حَتَّى كَمَلْتُ خَمْسِينَ
لَيْلَةً وَأَذَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَبَّعُ اللَّهَ عَلَيْنَا جِذِينَ مَلِكِي

بَابُ كَيْفَ يُرَدُّ عَلَى أَهْلِ الدِّمَةِ السَّلَامُ
۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَبِلْنَاهُمْ فَقُلْتُ
عَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهَلَّا يَأْتِيَانِي شَيْءٌ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرَّحْفَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَافٍ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ
عَلَيْكُمْ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُم السَّلَامُ
عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
هَشِيمٌ وَأَخْبَرَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ
بَابُ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابٍ مِنْ تَجَنُّدٍ رَضِيَ

السُّلَيْمِيُّ لَيْسَ بَيْنِي وَأَمْرًا

۱۱۸۹ حَدَّثَنَا أَبُو سَافٍ بْنُ مَهْلُولٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
 إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
 سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ
 عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَبِعْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَدَامِ وَابْنُ
 مَرْثَةَ الْعَنَوِيُّ وَكُنَّا نَارِي قَتَالَ أَنْطَلِقُوا
 حَتَّى نَأْتُوا وَصَلَةَ خَازِجٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً قِوَتْ
 الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا مَخِيفَةٌ مِنْ خَاطِبٍ بَنِي إِفْلَحَ
 إِلَى الْمُشْرِكِينَ، قَالَ فَأَذْرَكُنَا سَيْدُ عَلَى جَمَلٍ
 لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ قُنَّا مِنْ أَيْكُنَابِ النَّبِيِّ مَعَكَ؟ قَالَتْ مَا مَعِيَ
 كِتَابٌ فَأَخَذْنَا بِهَا مَا نَبْعَيْنَا فِي سَاطِعِهَا فَمَا وَجَدْنَا
 شَيْئًا. قَالَ مَا حَبَايَا مَا نَزَى كِتَابًا، قَالَ قُلْتُ لَقَدْ
 عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَالَّذِي يُخَالِفُ بِهِ لَخُرَجَتِ الْكِتَابِ أَوْ لَجَرَدَتْ لِي
 قَالَتْ فَلَمَّا أَتَيْتُ الْحِجَةَ مَتَّيْ أَهْوَتْ بِيَدِي إِلَى مَجْرُفَتَا
 هِيَ مَخْتَصِرَةٌ بِكِسَاكِهَا فَاخْرَجَتِ الْكِتَابَ، قَالَ فَأَنْطَلَقْنَا
 بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا
 حَمَلَكَ يَا خَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ مَا بِي إِلَّا أَنِّي أَكُونُ
 مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَا غَيَّرْتُ وَلَا بَدَّلْتُ،
 أَسَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدًا مَيْدَةً فَعَزَّ اللَّهُ
 بِهَا عَنْ أَحَدٍ وَمَا بِي وَكَيْسِي مِنْ أَمْعَابِكَ هَذَا
 إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَحَدٍ وَمَا لِي
 قَالَ - مَهْ قَوْلَا تَقُولُوا لَهُ الْآخِرُ
 قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ
 اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعَانِي
 فَأَنْصَرِبُ عَنْقَهُ قَالَ فَقَالَ: يَا عُمَرُ
 وَمَا مِنْ رِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَتَلَ

خط دیکھا جس میں مسلمانوں کے خلاف کوئی بات تھی:

۱۱۸۹۔ ہم سے یوسف بن بہلول نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ادريس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حصین بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زبیر بن عوام اور ابو مرثد غفوی رضی اللہ عنہم کو بھیجا، ہم سب گھوڑوں پر سوار تھے، آنحضرت نے فرمایا کہ جاؤ اور جب روضۂ خازج، (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) پر پہنچو تو وہاں تمہیں مشرکین کی ایک عورت ملے گی۔ اس کے پاس خاطب بن ابی بلتعجا کا ایک خط ہو گا جو مشرکین کے پاس بھیجا گیا ہے۔ بیان کیا کہ ہم نے اس عورت کو پایا۔ وہ اپنے اونٹ پر جا رہی تھی اور وہیں پر (دلی جہاں) آنحضرت نے بتایا تھا۔ بیان کیا کہ ہم نے اس سے کہا کہ خط جو تم ساتھ لے جا رہی ہو وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس کے اونٹ کو کھینچا یا اور اس کے کچادہ میں تلاشی لی لیکن ہمیں کوئی چیز نہیں ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ ہمیں کہیں کوئی خط نظر نہیں آتا؛ بیان کیا کہ میں نے کہا مجھے یقین ہے کہ حضور اکرم نے غلط بات نہیں کہی ہے قسم ہے اس کی جس کی قسم کھاتی جاتی ہے، تم خط نکالو ورنہ میں تمہیں ننگا کر دوں گا۔ بیان کیا کہ جب اس عورت نے دیکھا کہ میں واقعی اس معاملہ میں سنجیدہ ہوں تو اس نے ازار باندھنے کی جگہ کی طرف ہاتھ بڑھایا، وہ ایک چادر ازار کے طور پر باندھے ہوئے تھی، اور خط نکالا بیان کیا کہ ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت نے دریافت فرمایا، خاطب تم نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے عرض کی کہ میں اب بھی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ میرے اندر کوئی تغیر و تبدل نہیں آئی ہے۔ میرا مقصد (خط بھیجنے سے) صرف یہ تھا کہ (قریش پر آپ کی فوج کشی کی اطلاع دوں اور اس طرح) میرا ان لوگوں پر احسان ہو جائے اور اس کی وجہ سے اللہ میرے اہل اور مال کی طرف سے (ان سے) مدافعت کر لے۔ آپ کے جتنے (مہاجر) صحابہ ہیں ان کے مکہ معظمہ میں ایسے افراد ہیں جن کے ذریعہ اللہ ان کے مال اور ان کے گھر والوں کی حفاظت کر لے گا۔ آنحضرت نے فرمایا، انھوں نے سچ کہہ دیا ہے۔ اب تم لوگ ان کے بارے میں سوا جھگڑائی کے اور کچھ نہ کہو۔ بیان کیا کہ اس پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے اللہ اس کے رسول اور مومنوں کے ساتھ خیانت کی ہے۔ مجھ اجازت

اَتَلَعَّ عَلَىٰ اَهْلٍ مِّنْهَا فَقَالَ اِعْمَلُوا
مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ قَالَ
فَمَا مَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللَّهُ وَ
رَسُولُهُ اَعْلَمُ

باب كَيْفَ يُكْتَبُ الْكِتَابُ إِلَىٰ اَهْلِ الْكِتَابِ

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحُسَيْنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْحٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ
إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا
أَنَّهُ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ فِي خَيْرِ مَن قَرَّبَ لَيْسَ وَكَانُوا
يُجَاهِدُونَ بِالشَّامِ فَأَتَوْهُ فَقَالَ كَرِّمُوا نَبِيَّكُمْ قَالُوا
يَكْتَبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ نَزْدَافِيهِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هُنَّ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَ
رَسُولِهِ إِلَىٰ هَؤُلَاءِ عَلَىٰ عِلْمِ الْمُرُومِ اسْلَمُوا عَلَىٰ
مِنَ اتَّبَعَ الْفُتَىٰ أَمَا بَعْدُ

باب مَن يُبَيِّدُ فِي الْكِتَابِ وَقَالَ

الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَيْبَعَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ سَاجِدًا مِّنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ
أَخَذَ حَشَبَةً فَتَقَرَّهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَفْ وِثْيَانًا
وَمُحِيفَةً مِّنْهُ إِلَىٰ صَاحِبِهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَرَّ حَشَبَةً فَجَعَلَ
الْمَاءَ فِي جَوْفِهَا وَكَتَبَ إِلَيْهِ مُحِيفَةً مِّنْ فَلَانٍ
إِلَىٰ فُلَانٍ

باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ مَرَّ إِلَىٰ سَيِّدٍ كَعْبَةٍ

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَرَّاهُ لَمَّا رَدَّ بَيَانَ كَيْفَ كُنْزُ مَن فَرَّ بِمَا يَحْتَقِرُ كَمَا عَلِمَ
اللَّهُ تَعَالَىٰ وَبَرَّكَ لِي فِي شَرِّ مَا كُنْزُ كَيْفَ كُنْزُ مَن فَرَّ بِمَا يَحْتَقِرُ كَمَا عَلِمَ
تَمَّ جَوَابُ كَرَّاهُ لَمَّا رَدَّ بَيَانَ كَيْفَ كُنْزُ مَن فَرَّ بِمَا يَحْتَقِرُ كَمَا عَلِمَ
كَيْفَ كُنْزُ مَن فَرَّ بِمَا يَحْتَقِرُ كَمَا عَلِمَ كَيْفَ كُنْزُ مَن فَرَّ بِمَا يَحْتَقِرُ كَمَا عَلِمَ

۱۱۹۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابو الحسن نے حدیث بیان کی، ابھی عبد اللہ
نے خبر دی، ابھی یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ
بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی، ابھی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ اور
ابھی ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ مرقل نے قریش کے چند افراد
کے ساتھ انھیں بھی بلا بھیجا۔ یہ لوگ شام بخاری کی طرف سے گئے تھے۔ سب
لوگ مرقل کے پاس آئے۔ پھر انھوں نے واقعہ بیان کیا۔ بیان کیا کہ پھر مرقل نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منکویا اور وہ پڑھا گیا خط میں یہ لکھا ہوا
تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد کی طرف سے جو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول
ہے صلی اللہ علیہ وسلم ہر قریبی و دُور کی طرف سلام ہو ان پر جنہوں نے
ہدایت کی اتباع کی۔ ابا بعد۔

۱۱۹۱۔ خط کس کے نام سے شروع کیا جائے لیث نے

بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیع نے حدیث بیان کی۔ ان سے
عبد الرحمن بن ہریرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، کہ آنحضرت نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا
ذکر کیا کہ انھوں نے لکھی کا ایک لکھا لیا اور اس میں سوراخ کر کے
ایک ہزار دینار اور خطار رکھ دیا۔ وہ خط ان کی طرف سے ان کے ساتھی
(قرض خواہ) کی طرف تھا اور عربی الیاسم نے بیان کیا کہ ان سے ان کے
والد نے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھوں نے کوئی شے کے ایک لکھ میں سوراخ کیا اور
مال اس کے اندر رکھ دیا۔ اور ان کے پاس ایک خط لکھا، غلام کی
طرف سے منسلک کر دیے۔

۱۱۹۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اپنے سردار کے
لیے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۱۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوامامہ بن سہیل بن حنیف اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ قرظ کے پہری سعد رضی اللہ عنہ کو نکالتے بناتے پیتا رہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا بھیجا، جب وہ آئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ یا (آنحضرت نے) فرمایا کہ اپنے میں سب سے افضل (کے لیے کھڑے ہو جاؤ) پھر وہ حضور اکرم کے پاس بیٹھ گئے اور آنحضرت نے فرمایا کہ لوگ آپ کی تائیدی پر آمادہ ہیں سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری نصیب کرنا ہل کر ان میں جو جنگ کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں عورتوں کو قتل کر دیا جائے، آنحضرت نے فرمایا کہ آپ نے وہی نصیب کیا جس نصیب کو فرشتے کے آیتھا۔ ابوعبد اللہ مصنف نے بیان کیا کہ مجھے میرے بعض اصحاب نے ابوالولید کے واسطے سے ابوسعید رضی اللہ عنہ کا قول (علی کے بجائے بعد) "الی" حاکم نقل کیا ہے۔

۱۱۱ - مصنف - ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھایا تو میری دونوں ہتھیلیاں آنحضرت کی ہتھیلیوں کے درمیان تھیں اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے، طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اسے اٹھ کر بڑی تیزی سے میری طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور رتوب کے قبول ہونے پر مجھے مبارکباد دی۔

۱۱۲ - ہم سے عمر ابن عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے بہام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا مصافحہ کا دستور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں تھا، انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۳ - ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وجب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حیرہ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابو عقیل زہری نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آنحضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

۱۱۴ - دونوں ہاتھ پکڑنا۔

اور صلح بن زید نے ابن مبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

سَعْدُ بْنُ ابْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهِيلِ بْنِ حَنِيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَحَدَ قُرَظٍ نَزَلُوا عَلَى حَكَمٍ - سَعْدٍ فَأَسَلَّ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَدَ فَقَالَ: قَوْمُوا إِلَيَّ سَيِّدُكُمْ أَوْ قَالَ غَيْرُكُمْ فَقَدْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حَكَمٍ قَالَ فَأَقْبَلَهُمْ أَنْ تُقَاتِلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِي ذِمَّتِهِمْ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِنَا حَكَمَ يَوْمَ الْمَلِكِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَفْهَمُنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ أَبِي النَّوَلِيدِ مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ إِلَى حَكَمٍ:

بِأَمْرِ الْمَصَافَحَةِ - وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْتَةَ وَكَهْنُ بَيْنَ كَفَيْهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: وَخَلَّتِ الْمَسْجِدَ فَأَذَا يَرْسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَهَلَكَةُ بْنُ عَبِيدٍ اللَّهُ يُهْرِدُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَذَا فِي:

۱۱۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِبِ كَانَتْ الْمَصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ:

۱۱۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَجْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيُّوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهَيْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ سَمِعَ حَبَابَةَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَحْذِي يَدَيْ هُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ:

بِأَمْرِ الْإِحْذِي بِالْيَدِ بَيْنَ - وَمَصَافَحَ حَمَّامُ بْنُ زَيْدٍ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ:

۱۱۹۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیف نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا۔ کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن سجرہ البرم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھایا، اس وقت میرے ہاتھ آنحضورؐ کی ہتھیلیوں کے درمیان میں تھے، اس طرح سکھایا جس طرح آپ قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے تھے، التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبداً ورسولہ۔ آنحضورؐ اس وقت حیات تھے حبیب آپ کی وفات ہو گئی تو ہم (خطاب کا صیغہ کے بجائے) اس طرح پڑھنے لگے "السلام" یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ ۵۔ ۶۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنَا شَيْخُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَجْرَةَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنِيَ بَيْنَ كَفَتَيْهِ التَّشَهُّدُ كَمَا لَعِنَتْنِي السُّوَارَةُ مِنَ الْغَمْرِ أَنَّ: التَّحِيَّاتُ يَتْلُو وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اسْتَلَامَ مِنْ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اسْلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ اشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِمَا فَلَمَّا قَبِعْنَا قُلْنَا اسْلَامَ مِنْ عَنِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

الحمد لله تفہیم النجاری کا پچیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۶

چھیسو ال پاره

باب ۱۳۔ الْمُعَاقِبَةُ وَقَوْلُ الرَّبُّلِ كَيْفَ

۱۳۔ معانقہ اور کسی کا یہ کہنا کہ صبح کیسے گزاری؟

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا بَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ هَجَرَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَجَرَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوِيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ يَارِثًا فَأَخَذَ بِيَدِ الْعَبَّاسِ فَقَالَ لَا تَرَاكَ أَنْتَ بِاللَّهِ بَعْدَ الثَّلَاثِ عَبْدُ الْعَقَادِ اللَّهُ إِنْ لَمْ يَأْمُرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَبُوتُنِي فِي وَجْعِهِ وَإِنِّي لَأَعْرِفُ فِي وَجْعِهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَلَمُوتَ قَدْ ذَهَبَ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا لَهُ فِيمَنْ يَكُونُ الْأَمْرُ فَإِنْ كَانَ فِينَا عَلَيْنَا ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا أَمْرُنَا قَدْ وَضَعِي بِنَا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْنَا هَذَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمْنَعُنَا لَا يَعْطِلُنَا هَا النَّاسُ أَبَدًا وَإِنِّي لَا أَسْأَلُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا؛

باب ۱۴۔ مَنْ أَجَابَ يَلْبَيْكَ وَسَعْدَيْكَ؛

۱۴۔ جس نے "لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ" سے جواب دیا؛

۱۱۹۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں بشر بن شعیب نے خبر دی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں عبد اللہ بن کعب نے خبر دی اور انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ یعنی ابن ابی طالب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے نکلے اور ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن شہاب نے بیان کیا انہیں عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی اور انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے نکلے، یہ اس مرض کا واقعہ ہے جس میں آنحضور کی وفات ہوئی تھی، لوگوں نے پوچھا، ابوالحسن (حضرت علی کی کنیت) حضور اکرم نے صبح کیسے گزاری؟ انہوں نے فرمایا کہ بحمد اللہ، سکون رہا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ عباس رضی اللہ عنہ نے پکڑ کر فرمایا، کیا تم آنحضور کو دیکھتے نہیں، واللہ! تین دن کے بعد تمہیں دنگے سامنے جھکا پڑے گا۔ واللہ میں جانتا ہوں کہ حضور اکرم اس مرض میں وفات پا جائیں گے۔ میں بنی عبد المطلب کے چہروں پر موت کے آثار کو خوب جانتا ہوں اس لئے ہمارے ساتھ رسول اکرم کے پاس چلو تاکہ پوچھا جائے آنحضور کے بعد خلافت کس کے ہاتھ میں رہے گی، اگر ہمیں لوگوں کو ملنی ہے تو ہمیں معلوم ہو جائے گا۔ اور دوسروں کے پاس جائے گی تو ہم عرض کریں گے تاکہ حضور ہمارے بارے میں کچھ وصیت کر دیں، علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ اگر ہم نے اس حضور سے خلافت کی درخواست کی اور اس حضور نے انکار کر دیا تو پھر لوگ ہمیں کبھی نہیں دینگے میں تو آنحضور سے کبھی اس کے متعلق نہیں پوچھوں گا؛

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ، أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ قَالَ وَمِثْلَهُ ثَلَاثًا هَلَّا تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ؟ إِنْ يَتَعَبَّدُونَ وَلَا يَشْكُرُونَ بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلَّا تَذَرِي مَا حَقَّ الْإِبْرَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، أَنْ لَا يَعْبُدُوا مُسْخَرًا

آپ حضورؐ کی دیر چلتے رہے اور فرمایا۔ اے معاذ! میں نے عرض کی کہ کیا حق ہے؟ یہ کہ انہیں عذاب نہ دے؟

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا هُدَايَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ بِهَذَا

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا حَمْرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي لَرَبْدَةَ قَالَ، كُنْتُ أَمَشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرِّكَ الْمَدِينَةِ عِشَاءً وَاسْتَقْبَلَنَا أَحَدٌ فَقَالَ يَا أَبَا دَاوُدَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُحَدِّثَ لِي ذَهَبًا يَأْتِي عَنِّي كَيْلَهُ أَوْ ثَلَاثٌ يَنْدِي مِنْهُ دِينَارًا إِلَّا أَرْصُدُهُ لِيَدِينِ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَأَرَأَيْتَ يَدُهُ. ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا دَاوُدَ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ، أَلَا تَعْلَمُونَ هُمْ الْأَقْلُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْعُرْ يَا أَبَا دَاوُدَ حَتَّى أَجْعَلَ فَاظْلُقَ حَتَّى تَغَابَ عَنِّي فَسَبَّحْتُ صَوْتًا فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عِزٌّ مَنِ يَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْعُرْ فَمَكُنْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَبَّحْتُ صَوْتًا فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عِزٌّ مَنِ لَكَ

۱۱۹۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آں حضورؐ کے پیچھے سوار تھا، آں حضورؐ نے فرمایا اے معاذ! میں نے کہا "لبیک وسعدیک" (حاضر ہوں، حکم کی بجا آوری کے لئے) پھر آں حضورؐ نے تین مرتبہ مجھے اسی طرح مخاطب کیا اس کے بعد فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ (پھر خود ہی جواب دیا) ... یہ کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہریں پھر "لبیک وسعدیک" فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ جب وہ یہ کریں تو اللہ پر بندوں

۱۱۹۷۔ ہم سے ہدایہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث۔

۱۱۹۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی (کہا کہ) واللہ ہم سے ابو زر رضی اللہ عنہ نے مقام زہدہ میں حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے وقت مدینہ منورہ کی کالی پتھروں والی زمین پر چل رہا تھا کہ احد پہاڑی دکھائی دی آں حضورؐ نے فرمایا اے ابو زر مجھے پسند نہیں کہ اگر احد پہاڑی کے برابر بھی میرے پاس سونا ہو اور مجھ پر ایک رات بھی اس طرح گزر جائے یا (آں حضورؐ نے ایک رات کی بجائے) تین رات (فرمایا) کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس بچے، سوا اس کے کہ جو میں قرعہ کی ادائیگی کے لئے محفوظ رکھ لوں (میں اس سارے سونے کو) اللہ کی مخلوق میں اس طرح تقسیم کر دوں گا، ابو زر رضی اللہ عنہ نے اس کیفیت کو اپنے ہاتھ سے ہمیں دکھایا پھر آں حضورؐ نے فرمایا، اے ابو زر! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ! آں حضورؐ نے فرمایا۔ زیادہ جمع کرنے والے ہی (دُوب کی حیثیت سے) کم حاصل کرنے والے ہوتے ہیں، سوا اس کے جو اللہ کے بندوں پر مال اس طرح خرچ کرے اکثریت کے ساتھ خرچ کرے) پھر فرمایا ہمیں ٹھہرے ہو ابو زر۔ یہاں سے اس وقت تک نہ ہٹنا۔ جب تک میں واپس نہ آجاؤں پھر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے آواز سنی اور مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پریشانی نہ پیش آگئی ہو اس لئے میں نے اس حضہ کو دیکھنے کے لئے جانا چاہا۔ لیکن فوراً ہی آنحضرت کا ارشاد یاد آیا کہ یہاں سے نہ بٹھنا، چنانچہ میں وہیں رک گیا (جب آنحضرت تشریف لائے تو) میں نے عرض کی، میں نے آواز سنی تھی اور مجھے خطرہ ہو گیا تھا کہ کہیں آپ کو کوئی پریشانی نہ پیش آجائے، پھر مجھے آپ کا ارشاد یاد آیا، اس لئے یہیں ٹھہر گیا، اس حضہ نے فرمایا یہ جبرئیل علیہ السلام تھے میرے پاس آئے تھے اور مجھے اطلاع دی ہے

کہ میری امت کا جو بھی فرد اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا تو وہ جنت میں جائے گا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو، اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو، (العمش نے بیان کیا کہ) میں نے زید بن وہب سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس حدیث کے راوی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ہیں؟ زید نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث مجھ سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے مقام بزد میں بیان کی تھی العمش نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو صلح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح حدیث بیان کی۔ اور ابو شہاب نے العمش کے واسطے سے بیان کیا (ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ اگر سونا اعد پہاڑی کے برابر بھی ہو تو میں پسند نہیں کروں گا کہ امیرے پاس تین دن سے زیادہ رہے۔

باب ۷۰۔ لَا يُقْبِلُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ

۷۰۔ کوئی شخص کسی دوسرے بیٹھے ہوئے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے؛

۱۱۹۹۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کے بیٹھے کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے،

۷۱۔ جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کشادگی کر لیا کرو، تو کشادگی کر لیا کرو، واللہ تعالیٰ تمہارے لئے کشادگی کرے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں مزید افراد کے لئے گنجائش پیدا کرنے کے لئے کھڑے جاؤ تو اٹھ جا کر کھڑے ہو؛

۱۲۰۰۔ ہم سے خلا د بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا کہ کسی شخص کو اس کے بیٹھے کی جگہ سے اٹھایا جائے تاکہ دوسرا اس کی جگہ بیٹھ

البتہ (آنے والے کو مجلس میں) جگہ دے دیا کرو اور کشادگی کر دیا کرو، اور

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْبِلُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ؛

باب ۷۱۔ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجْلِسِ

فَامْتَسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ اشْرَوْا فَانْشَرُوا الْآيَةُ؛

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ

عَنْ جُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَهُ أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ آخَرُ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَمَسَّحُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہما پانہر کرتے تھے کہ کوئی شخص مجلس میں سے کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے،

وَيَجْلِسُ فِيهِ اَخَرٌ دَلِيكَ تَفْسَحُوا وَتَوْشَعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ مَكَانَهُ

۷۱۷۔ جو اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر مجلس یا گھر میں کھڑا ہوا، یا کھڑے ہونے کے لئے اہتمام کیا، تاکہ دوسرے لوگ کھڑے ہو جائیں،

باب ۱۷۔ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ اَوْ بَيْتِهِ وَلَمْ يَتَذَكَّرْ اَصْحَابَهُ اَوْ يَهَيِّئَ لِلْقِيَامِ يَقُومُ النَّاسُ

۱۲۰۱۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے معتمد نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ ابو جازع کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں۔ تھے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو (دعوت ولیمہ پر) بلایا لوگوں نے کھانا کھایا اور پھر بیٹھ کر باتیں کرتے رہے بیان کیا کہ پھر آنحضرتؐ نے اس کا اظہار کیا گویا آپ اٹھنا چاہتے تھے لیکن لوگ (جو بیٹھے باتیں کر رہے تھے) کھڑے نہیں ہوئے جب آپؐ نے یہ دیکھا تو آپؐ کھڑے ہو گئے جب آپؐ نے حضورؐ کھڑے ہو گئے تو آپؐ کے ساتھ اور بھی صحابہ کھڑے ہو گئے لیکن تین حضرات اب بھی باقی رہ گئے۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ اندر جانے کے لئے تشریف لائے لیکن وہ لوگ اب بھی بیٹھے تھے۔ اس کے بعد وہ لوگ بھی چلے گئے بیان کیا کہ پھر میں آیا اور میں نے آنحضرتؐ کو اطلاع دی کہ وہ (تین حضرات) بھی جا چکے ہیں، آنحضرتؐ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے، میں نے بھی اندر جانا چاہا، لیکن آنحضرتؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو انہی کے گھر میں اس وقت تک نہ داخل ہو جب تک تمہیں (اجازت

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدٌ سَمِعْتُ اَبِي يُذَكِّرُ عَنْ اَبِي مَجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَعْفَرٍ دَعَا النَّاسَ طَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يُتَخَذَتُونَ قَاعًا كَانَتْ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا قَلَمَا رَأَى ذَلِكَ قَامَ قَلَمَا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ كَمَلَاةٍ وَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَاءً لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ انْتَهَمُوا قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَبَعَثْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَقَدْ هَبْتُ ادْخُلُ فَأَرَاهِي الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِذَا أَنْ يُؤْتُونَ لَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا

دی جائے ارشاد) "اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا" تک،

باب ۱۸۔ الْاِغْتِبَاءُ بِالْيَدِ وَهُوَ الْقِرْفُصَاءُ

۷۱۸۔ ہاتھ سے اختیار کرنا یہ قرقصاء کو کہتے ہیں (یعنی اس

طرح سرین پر بیٹھنا کہ دونوں رانیں پیٹ سے ملائی جائیں

اور دونوں ہاتھوں سے ہنڈی پکڑے رہا جائے،

۲۰۲۔ ہم سے محمد بن ابی غالب نے حدیث بیان کی انہیں ابراہیم بن منذر حزامی نے خبر دی ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ناخ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحن کعبہ میں اپنے ہاتھ سے اس

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدُ بْنُ اَبِي خَالِبٍ اخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَرَّاحِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدُ بْنُ قَيْزٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِقَاءِ اللَّعْبَةِ مُعْتَبِرًا يَدِي هَكَذَا ۱
باب ۷۱۹ - مَنِ اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيِ أَصْحَابِهِ
 قَالَ خَبَابٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَمِّدٌ يَرُدُّهُ قُلْتُ لَا تَذْكُرْ
 اللَّهُ؟ فَقَعَدَ ۱

طرح اقباء کئے ہوئے دیکھا،
 ۷۱۹۔ جو اپنے ساتھیوں کے سامنے کسی چیز پر ٹیک لگا
 کر بیٹھا۔ خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک
 چادر پر ٹیک لگائے ہوئے تھے میں نے عرض کی اے حضور
 اللہ سے دعا نہیں کرتے! آپ (یہ سن کر) بیٹھ گئے،

۱۲۰۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن مفضل
 نے حدیث بیان کی ان سے جریر بن حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن
 بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کی خبر دوں؟ صحابہ
 نے عرض کی، کیوں نہیں یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک
 کرنا۔ اور والدین کی نافرمانی کرنا،

۱۲۰۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی اور ان سے بشر نے اسی طرح
 حدیث بیان کی (اور یہ بھی بیان کیا کہ) اے حضور پر ٹیک لگائے ہوئے تھے
 پھر آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا ہاں، اور جھوٹی بات بھی، اے حضور! اسے
 بار بار دہراتے رہتے کہ ہم نے کہا، کاش آپ خاموش ہو جاتے،
 ۷۲۰۔ جو کسی ضرورت یا کسی اور مقصد کی وجہ سے تیز

چلا،

۱۲۰۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن یحییٰ نے
 حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیک نے اور ان سے عقبہ بن عبد اللہ رضی
 اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر
 پڑھائی اور پھر بڑی تیزی کے ساتھ آپ گھر میں گئے۔
 ۷۲۱۔ تخت،

۱۲۰۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان
 کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو الطفلی نے، ان سے مسروق نے، اور
 ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تخت کے درمیان میں نماز پڑھتے تھے اور میں اُحْضُوْر اور قبلہ کے درمیان
 لیٹی رہتی تھی، مجھے کوئی ضرورت ہوئی لیکن میں اٹھا پسند نہیں کرتی تھی
 البتہ آپ کی طرف سے رخ کر کے اہستہ سے کھسک جاتی تھی،

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 بَشَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْجَرِيرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِكَبِيرِ الْكِبَائِرِ؟ قَالُوا بَلَى
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَا شَرُّكَ بِلَاطِهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ
 ۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بَشَرٌ حَدَّثَنَا
 دُكَّانٌ مُتَكِيًا نَجَلَسَ فَقَالَ: أَلَا دَقُولُ الرَّوْرُ قَسَا
 نَأَى يَلْزِمُهَا حَتَّى لَمْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ ۱

باب ۷۲۱ - مَنِ اسْتَرْعَى فِي مِثْنِهِ رِجَالًا
 أَوْ قَصْدًا ۱

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُبَيْرِ بْنِ
 سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْغَارِثِ
 حَدَّثَهُ قَالَ، صَلَّى الْمُنَبِّیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْعَصْرَ فَأَسْرَعُوا ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ ۱

باب ۷۲۲ - السَّرِيرُ ۱
 ۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا ثَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
 الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضَّمْحِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَسَطَ السَّرِيرِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ
 بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تَكُونُ لِي الْحَاجَةُ فَأَكْثَرُ
 أَنَّ أَمْرًا قَامَتْ قَبْلَهُ فَأَسْأَلُ النَّسْلَ ۱

۷۲۲۔ جس کے لئے گدا بچھایا گیا :

۱۲۰۷۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی اور مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن عبد اللہ طحان نے حدیث بیان کی، ان سے خالد (حذار) نے ان سے ابو قلابہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابو یلیع نے خبر دی، انہوں نے ابو قلابہ کو مخاطب کر کے بیان کیا کہ میں تمہارے والد کے ساتھ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے روزے کا ذکر کیا گیا، آنحضرت میرے یہاں تشریف لائے میں نے آپ کے لئے چمڑے کا ایک گدا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی بچھا دیا، اُن حضور زمین پر بیٹھے اور گدا میرے اور آنحضرت کے درمیان جوں کا توں پڑا رہا، پھر آنحضرت مجھ سے فرمایا، کیا تمہارے لئے ہر مہینے میں تین دن کے (روزے) کافی نہیں؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آنحضرت نے فرمایا، پھر پانچ دن رکھا کرو، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! فرمایا سات دن میں لے کے عرض کی، یا رسول اللہ! فرمایا نو دن، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! فرمایا دو اور علیہ السلام کے روزے سے زیادہ کوئی روزہ نہیں ہے، زندگی کے نصف ایام، ایک دن کا روزہ اور ایک دن بلا روزہ کے :

۱۲۰۸۔ مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے میسرہ نے، ان سے ابراہیم نے اور اوران سے علقمہ نے کہ آپ شام آئے، اور مجھ سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے میسرہ نے اوران سے ابراہیم نے بیان کیا کہ علقمہ شام گئے اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھی، پھر یہ دعا رکھی اے اللہ، مجھے ایک ہفتہ میں عطا فرما، چنانچہ آپ ابوذرؓ کے مجلس میں بیٹھے، ابوذرؓ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا، تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ فرمایا، اہل کوفہ سے پوچھا، کیا تمہارے یہاں (نفاق اور منافقین کے) راز جاننے والے وہ صاحب نہیں ہیں جن کے سوا کوئی اور ان سے واقف نہیں ہے آپ کا اشارہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ کیا تمہارے یہاں وہ نہیں ہیں یا (فرمایا کہ) تمہارے وہ تو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سے شیطان سے پناہ دی تھی؟ اشارہ عمار رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، کیا

بَابُ ۷۲۲ مَنِ الْيَقِيْ لَهُ وِسَادَةً ۷۲۲۔ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَنُوفٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قِلَابَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْيَلْبِغِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَيْمَنَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَتَحَدَّثْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرُكَ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ مَا لَقِيتُ وَسَاوَةً مِنْ أَوْجُوْهَا لَيْفٌ فَجَلَسَ عَلَيَّ الْأَرْضِ وَصَارَتْ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِيْ، أَمَا لَكُنْغِيْلَتِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً أَيَّامٍ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَنَسًا، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ إِهْدِيْ عَشْرَةً قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ لِصَوْمٍ فَرُوقٍ صَوْمٍ وَادَّشَطَرَ النَّهْهَرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَافْطَارُ يَوْمٍ :

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَدِمَ الشَّامَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِيْ حَلِيْسًا فَقَعِدْ إِلَى أَبِي الدَّرَاءِ فَقَالَ وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السَّرَادِ الَّذِي كَانَ لَا يَعْلَمُهُ قَوْمُهُ؟ يَعْنِي حَذِيْقَةَ، أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ كَانَ فِيكُمْ الَّذِي أَجَادَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ؟ يَعْنِي عَمَّارًا أَوْ لَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ الْوِسَادَةِ؟ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ أَلَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلُ إِذَا

تمہارے یہاں مسواک اور گدھے والے نہیں ہیں؟ آپ کا اشارہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، بعد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس سورۃ "واللیل اذا یغشی" کس طرح پڑھا کرتے تھے؟ علامہ نے کہا کہ وہ "والذکر والاُنْثٰی" پڑھا کرتے تھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ یہ لوگ اپنے مسلسل عمل سے قریب تھا کہ مجھے شبہ میں ڈال دیتے، حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود اسے سنا تھا:

۴۲۳۔ جمعہ کے بعد قیلولہ :

۱۲۰۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم کھانا اور قیلولہ جمعہ بعد کرتے تھے۔

۴۲۴۔ مسجد میں قیلولہ :

۱۲۱۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن حازم نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ کو کوئی نام "ابو تراب" زیادہ عزیز نہیں تھا، جب آپ کو اس نام سے بلایا جاتا تو آپ خوش ہوتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ علیہا السلام کے گھر تشریف لائے تو علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہیں پایا اور دیا نت فرمایا کہ تمہارے چمکے رکے (اور شوہر) کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا میرے اور ان کے درمیان کچھ ننھی ہو گئی تھی، وہ مجھ پر غصہ ہو کر باہر چلے گئے اور میرے یہاں (گھر میں) قیلولہ نہیں کیا ان حضوٰر نے ایک شخص سے کہا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں، وہ صاحب واپس آئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! مسجد میں سوئے ہوئے ہیں آنحضرت تشریف لائے تو علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر آپ کے پہلو سے گر گئی تھی اور گردن و لود ہو گئی تھی، آنحضرت مٹی اس سے صاف کرنے لگے اور فرماتے گئے، "ابو تراب، (مٹی والے) اٹھو، ابو تراب اٹھو"۔

۴۲۵۔ کچھ کو کوئی ملاقات کیلئے گیا اور قیلولہ نہیں کی یہاں کیا،

۱۲۱۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد اللہ انفادی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چمڑے کا فرش بچھا

یغشی؟ قَالَ وَالتَّذْكَرِ الْاُنْثٰی، فَقَالَ مَا زَالَ هُوَ لَا یَغْشٰی کَاذِبًا یُشْکِکُوْا فِیْ وَقَدْ سَمِعْتُمَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

کہ وہ "والذکر والاُنْثٰی" پڑھا کرتے تھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ یہ لوگ اپنے مسلسل عمل سے قریب تھا کہ مجھے شبہ میں ڈال دیتے، حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود اسے سنا تھا:

باب ۲۳۔ القَائِلَةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ :

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ کُنَّا یَقِیْلُوْنَ وَنَتَعَدُّ فِی بَعْدِ الْجُمُعَةِ :

باب ۲۴۔ القَائِلَةُ فِی الْمَسْجِدِ :

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِی حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا کَانَ یَقِیْلُوْنَ اِسْمُ اَحَبِّ اِلَیْهِ مِنْ اَبِی تُرَابٍ وَ اِنْ کَانَ لَا یَفْرَحُ بِهٖ اِذَا دُعِیَ اِلَیْهَا، جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَنَتْ فَاِطَمَةً عَلَیْهَا السَّلَامُ فَلَمْ یَجِدْ عَلِیًّا فِی الْبَیْتِ فَقَالَ اَیْنَ اَبْنُ عَمِّکَ؟ فَقَالَتْ کَانَ بَیْنِی وَبَیْنَهُ شَیْءٌ فَقَامَتْ بَیْنِی وَتَخَرَّجَ فَلَمْ یَقِیْلُ عِنْدِی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَسَانِ، اَنْظُرَا اِنَّ هُوَ قَعَاءٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِی الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُفْطَحٌ قَدْ سَفَطِرَ دَاوُلًا عَنْ شِقَیْهِ فَاَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ عَنْهُ وَهُوَ یَقُوْلُ قَدْ اَبَا تُرَابٍ قَدْ اَبَا تُرَابٍ :

باب ۲۵۔ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ :

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْإِنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی اَبِی عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ اَلِیْسَ اَنَّ اُمَّ سَلِیْمٍ کَانَتْ تَبْسُطُ الْبِیْتِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِطْعًا فِیْقِیْلُ عِنْدَهَا

عَلَى ذَلِكَ الْيَطْعُ قَالَ فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذْتُ مِنْ عَرْقِهِ وَشَعْرِهِ فَجَعَلْتُهُ فِي قَارُورَةٍ ثُمَّ جَعَلْتُهُ فِي سُلَيْكٍ، قَالَ فَلَمَّا خُفِرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْوَقَاةُ أَوْحَىٰ أَنْ يَجْعَلَ فِي خَنْوُطِهِ مِنْ ذَلِكَ سُلَيْكٍ، قَالَ فَيَجْعَلُ فِي خَنْوُطِهِ :

قریب ہوا تو آپ نے وصیت کی کہ اس سبک (جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ ملا ہوا تھا) میں سے اس کے سنوٹ میں ملایا جائے

بیان کیا کہ پھر ان کے سنوٹ میں اسے ملایا گیا :

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى مَبَارٍ يَدْخُلُ عَلَى أَمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مَدْحَانَ فَتَقَطِّعُهُ، وَكَأَنَّهُ تَحْتَ عُبَارَةٍ بَيْنَ الصَّامِتِ فَتَدْخُلُ يَوْمًا فَاطَعَتْنَاهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ ثَلَاثَ فَعَلْتُ مَا يَضْحَكُ يَارَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَزْكَبُونَ قَبْعَ هَذَا الْبَحْرِ مَلُوكًا عَلَى الْأَسْتَرَةِ أَوْ قَالَ مِثْلَ الْكَلْبِ عَلَى الْأَسْتَرَةِ شَلَتْ إِسْحَاقُ، فَقُلْتُ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ فِدَاعًا، ثُمَّ وَضَعْتُ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ، مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَزْكَبُونَ قَبْعَ هَذَا الْبَحْرِ مَلُوكًا عَلَى الْأَسْتَرَةِ - فَقُلْتُ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ قَالَ، أَنَا مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَأَيْتَ الْبَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَصَرَفْتُ عَنْ دَابَّتَيْهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ :

دیتی تھیں اور آنحضرت نے ان کے یہاں اسی پر قیلولہ کر لیتے تھے، بیان کیا کہ پھر جب آنحضرت سو گئے اور بیدار ہوئے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت کا پسینہ اور (بھرے ہوئے) آپ کے بال لئے، اور (پسینہ کو) ایک شیشی میں جمع کیا اور نمک (ایک خوشبو) میں اسے ملا لیا، بیان کیا کہ پھر جب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے وصیت کی کہ اس سبک (جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ ملا ہوا تھا) میں سے اس کے سنوٹ میں ملایا جائے

۲۱۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، عبد اللہ بن ابی طلحہ نے آپ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبائے تشریف لے جاتے تھے تو ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے یہاں بھی جاتے تھے اور وہ اس حضور کو کھانا کھلاتی تھیں۔ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں ایک دن آنحضرت ان کے یہاں تشریف لے گئے اور انہوں نے آنحضرت کو کھانا کھلایا، پھر آنحضرت سو گئے اور بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے (خواب میں) میرے سامنے پیش کئے گئے، جو اس سمندر کے اوپر (کشتیوں میں) اسوار ہوں گے، (جنت میں وہ ایسے ہیں) جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں، یا بیان کیا کہ بادشاہوں کی طرح تخت پر اسحاق کو اس سلسلے میں شہ تھا (ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا) کہ میں نے عرض کی آنحضرت دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنائے، آنحضرت نے دعا کی، پھر آنحضرت اپنا سر رکھ کر سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے، میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے تھے؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ غزوہ کرتے ہوئے اللہ کے راستے میں میرے سامنے پیش کئے گئے جو اس سمندر کے اوپر اسوار ہوں گے، جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں یا مثل بادشاہوں کے تخت پر! میں نے عرض کی، اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اس میں سے کر دے۔ اسی حضور نے فرمایا کہ تم اس طبقہ کے سب سے پہلے لوگوں میں ہو گی، پناہ خواہم حرام رضی اللہ عنہا نے معاویہ رضی اللہ عنہ (کی شام پر گورنری کے زمانہ میں) اس سمندری سفر کیا اور خشکی پر اترنے کے بعد اپنی سواری پر سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں :

باب ۲۶۱ - الْجُلُوسُ كَيْفَ مَا تيسَّرَ

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْعَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْسَتَيْنِ - وَهْنُ بَيْعَتَيْنِ اشْتَمَالَ الْقَهْوَرُ وَالْإِخْتِبَاءُ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى قَوْمٍ الْإِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمَلَأَ مَسْتَهُ وَالْمُنَابَذَةُ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جَدْنِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

باب ۲۶۲ - مَنْ تَابَعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ وَ مَنْ لَمْ يُخْبِرْ بِسِرِّ مَا جِئَهُ فَإِذَا مَاتَ اخْتَرِيَهُ

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ حَدَّثَنَا نِوَّاسٌ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: إِنَّمَا كُنَّا أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَا جِئْنَاهُ لَعَادَ رَمِيًّا وَاحِدَةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَشِيًّا لَا وَدَّيْهِ مَا تُخْفِي مِنْهَا مِنْ مَشِيئَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهَا رَجَعَتْ قَمَالَ: هَرَجًا يَا بَنِيَّ، ثُمَّ اجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَحَهَا فَبَكَتْ يُكَادُ شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى عُدَّتَهَا سَارَحَهَا الْفَأَنِيَّةَ إِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَقُلْتُ لَهَا: أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ خَفِيفُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْهَا عَمَّا سَارَحَ، قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأَفْشِي عَالِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَلَمَّا تَوَلَّى قُلْتُ لَهَا: عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا فِي عَيْنِكَ مِنَ الْحَقِّ لَمْ أَخْبَرْتَنِي، قَالَتْ: أَمَا أَرَأَيْتَ قَتَعْنَا مَا خَبَرْتَنِي

۲۶۲۔ سہولت کے مطابق بیٹھا

۱۲۱۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عطاء بن یزید لیشی نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے اور دو طرح کی خرید و فروخت سے منع کیا تھا؟ اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں اس طرح احتیاء کرنے سے کہ انسان کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو اور صلا مست اور منابت سے اس روایت کی متابعت معمر محمد بن ابی حفصہ اور عبد اللہ بن بدیل نے زہری کے واسطے سے کی

۲۶۲۔ جس نے لوگوں کے سامنے سرگوشی کی اور جس نے اپنے ساتھی کا راز نہیں بتایا، پھر جب ساتھی کی وفات ہوگئی تو بتایا

۱۲۱۴۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابووانہ نے ان سے نواس نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے ان سے مسروق نے کہ مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، ایمان کیا کہ یہ تمام ازواج مطہرات حضور اکرم کے مرض وفات میں آنحضور کے پاس تھیں، کوئی وہاں سے نہیں بٹا تھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، تہیں خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے الگ نہیں تھی بلکہ بہت ہی مشابہ تھی جب حضور اکرم نے انہیں دیکھا تو خوش آمدید کہا، فرمایا بیٹی! سر جہاں پھر آنحضور نے اپنی بائیں طرف یا دائیں طرف انہیں بٹھایا۔ اس کے بعد آہستہ سے انہیں کچھ کہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ رونے لگیں، جب آپ حضور نے ان کا غم ملاحظہ فرمایا تو دوبارہ ان سے سرگوشی کی اس پر وہ ہنسنے لگیں، تمام ازواج میں سے میں نے ان سے کہا کہ حضور اکرم نے ہم میں سے صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی، پھر آپ رونے لگیں جب آنحضور اٹھے تو میں نے ان سے پوچھا کہ ان کے کان میں آپ حضور نے کیا فرمایا تھا، انہوں نے کہا کہ میں آپ حضور کا راز نہیں کھول سکتی، پھر جب آنحضور کی وفات ہوگئی تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ میرا جو حق آپ پر ہے اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتا دیں

۱۔ دونوں پہناووں اور خرید و فروخت کی صورتوں کی تشریح ایک سے زیادہ مرتبہ گزری چکی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہاں اب بتا سکتی ہوں، چنانچہ انہوں نے مجھے بتایا، کہا کہ جب اس حضورؐ نے مجھ سے پہلی مرتبہ سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال اس حضورؐ سے سال میں ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال مجھ سے انہوں نے دو مرتبہ دور کیا اور میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے، اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا، کیونکہ میں تمہارے لئے ایک اچھا آگے جانے والا ہوں۔ بیان کیا کہ اس وقت میرا دونا جو آپؐ نے دیکھا تھا اس کی وجہ یہی تھی، جب اس حضورؐ نے میری پریشانی دیکھی تو آپؐ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی، فرمایا۔ فاطمہ، کیا تم اس پر خوش نہیں، کہ تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہوگی، یا (فرمایا کہ) اس امت کی عورتوں کی سردار ہوگی:

۷۲۸۔ چت لیٹنا،

۱۲۱۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عباد بن تیمیم نے خبر دی، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے دیکھا تھا، آپؐ ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے:

۷۲۹۔ تیسرے ساتھی کو نظر انداز کر کے دو آدمی آپؐ میں

سرگوشی نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو جب تم کسی سے سرگوشی کرو تو سرگوشی گناہ اور زیادتی اور نافرمانی رسول کی نہ کرو، اور نیکی اور پرہیزگاری کی سرگوشیاں کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو" ارشاد "اور ایمان والو کو تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے، کچھ خیرات دے دیا کرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اور پاک ہونے کا اچھا ذریعہ، لیکن اگر تم قدرت نہ رکھتے ہو تو اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے" ارشاد "اللہ بخیر بما تعملون" تک ۷۷۰

۱۲۱۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول

قَالَ: اَمَّا حِينَ سَارَ فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ اخْبَرَني أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاحِدَةً قَدْ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْاَجَلَ إِلَّا قَدْ اخْتَرَبَ فَأَتَيْتُ اللَّهَ وَاصْبِرْ فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكَ قَالَتْ فَيَكُنْتُ بِكَ فِي الَّذِي رَأَيْتَ فَلَمَّا رَأَى جَرِي سَارَ فِي الثَّانِيَةِ قَالَ يَا فَاطِمَةُ لَا تُؤْمِنِينَ إِنَّ تَكُونِي سَيِّدَةً لِّنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةً لِّنِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

۷۲۸۔ الاِستسنان،

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَتِي بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اخْبَرَني عِبَادُ بْنُ تَيْمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلِيقًا وَاضْعًا أَحَدِي رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

۷۲۹۔ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَسَا

بَعِثْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْأَسْمِ وَالْعُدْوَانِ، وَ مَفْصِيَةِ الرَّسُولِ وَمَنَاجِرَ الْبَيْتِ فَالْتَقَوْا إِلَى قَوْلِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ وَقَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِ ابْتِغَايْتُمْ يَدَهُ فَجَاؤُكُمْ مَذْمُومَةٌ ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَظْهَرُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تین آدمی ساتھ ہوں تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر، آپس میں سرگوشی نہ کریں۔
۷۳۔ راز داری:

۱۲۱۷۔ ہم سے عبد اللہ بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے مقبر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک راز کی بات کہی تھی اور میں نے وہ راز کسی کو نہیں بتایا (آپ کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بھی مجھ سے اس کے متعلق پوچھا لیکن میں نے انہیں بھی نہیں بتایا:

۷۳۱۔ جب تین سے زیادہ افراد ہوں تو سرگوشی میں کوئی حرج نہیں:

۱۲۱۸۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم تین افراد ہو تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر (دو آپس میں سرگوشی نہ کریں) یا ان جب لوگوں کے ساتھ مجلس میں ہوں (تو دو آدمی سرگوشی کر سکتے ہیں) یہ اس

۱۲۱۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حمزہ نے، ان سے عائشہ نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کچھ تقسیم کیا اس پر قبائل انصار کے ایک شخص نے کہا کہ یہ ایسی تقسیم ہے جس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں تھی میں نے کہا کہ ہاں، خدا کی قسم، میں حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو گیا، چنانچہ حاضر ہوا، اس حضور اس وقت مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے اس حضور کے کان میں یہ بات کہی تو آپ غصہ ہوئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا، پھر فرمایا موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی رحمت ہو، انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا:

۷۳۲۔ دیر تک سرگوشی کرنا۔ آیت "اذہم نجوی" میں نجوی ناجیت کا مصدر ہے، ان لوگوں کا وصف اس سے بیان کیا گیا ہے مفہوم یہ ہے کہ وہ سرگوشی کرتے ہیں،

مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَجَّوْنَ بِلِغَتَيْنِ دُونَ الثَّلَاثَةِ ؛
باب ۳۱۔ حَفِظُ السِّرِّ ؛

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، أَسْرَأَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أُخْبِرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ وَلَقَدْ سَأَلْتَنِي أَمَّا سُلَيْمٌ فَمَا أُخْبِرْتُهَا بِهِ ؛

باب ۳۱۔ إِذَا كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَأْسَ بِالسَّلَاةِ وَالْمُنَاجَاةِ ؛

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْطِطُوا بِاللَّيْلِ أَجَلَ أَنْ يُحْزَنَهُ ؛

لئے ہے تاکہ تیسرا ساتھی کبیدہ خاطر نہ ہو جائے،
۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّ هَذِهِ لِقِسْمَةٌ بَنَاءُ أُمَيَّةٍ بِهَا وَجْهٌ اللَّهُ قُلْتُ أَمَّا وَاللَّهِ لَا تَبْقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلَتُهُ دَهْرِي مَلَأَ قَسَارَتُهُ غَضَبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ ، رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى مُؤْمِنِي أَوْ ذِي بَالِكُثْرَيْنِ هَذَا قَصَبٌ ،

باب ۳۲۔ طَوِيلُ النَّحْوِ . وَإِذَا هُمْ يَجْوِي مَصْدَرًا مِنْ تَأْجِيتٍ ، قَوْمَتُهُمْ بِهَا وَالْبَيْتُ أَيْتَانِ جَوْنُ ؛

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ مُرَجُلًا يَتَابَعِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَالَ يَتَابَعُهُ حَتَّى تَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ۝

۱۲۲۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کر رہے تھے، پھر وہ دیر تک سرگوشی کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ کے صحابہ سوئے گئے اس کے بعد آپ اٹھے اور نماز پڑھی ۝

بَابُ ۳۳۔ لَا تُنْكِرُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ ۝
۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو يُونَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ إِمِيَّةَ قَبِيلِ النَّبِيتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكِرُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ ۝

۳۳۔ سوتے وقت گھر میں آگ نہ رہنے دی جائے ۝
۱۲۲۱۔ ہم سے ابو یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب سونے لگو تو گھر میں آگ نہ چھوڑو ۝

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مَرْثُئٍ قَالَ اخْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْبَيْتَيْنَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَخَبِثَ بِشَائِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارُ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا أَيْمَنْتُمْ قَاتِلُوهَا عَنْكُمْ ۝

۱۲۲۲۔ مجھ سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک گھر رات کے وقت جل گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آگ نہہاری دشمن ہے اس لئے جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو ۝

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَيَّةِ وَأَجْنَفُ الْأَبْوَابِ وَأَطْفَعُ الْمَصَابِيحِ قَاتِلُ الْفَوَاسِقِ رَبُّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةُ فَأَخْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۝

۱۲۲۳۔ ہم سے قتیبہ بن نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے کثیر نے، ان سے عطاء نے، ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سوتے وقت) برتن ڈھک لیا کرو، دروازے بند کر لیا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ یہ چوباب بعض اوقات چراغ کی بتی بجھنے لیتا ہے اور گھر والوں کو جلا دیتا ہے (کیونکہ اس سے آگ سلگ جاتی ہے) ۝

بَابُ ۳۴۔ اغْلَاقِ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ ۝
۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَبِي عُبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَصَابِيحُ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدَتْ ثُمَّ وَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِیَّةَ وَغَبَرُوا الْبُلْعَامَ وَاشْرَبُوا قَالَ هَمَّامٌ وَخَبِثَةُ قَالَ وَتَوَبَّعُوا

۳۴۔ رات کے وقت دروازے بند کرنا ۝
۱۲۲۴۔ ہم سے حسان بن ابی عباد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رات میں سونے لگو تو چراغ بجھا لیا کرو اور دروازے بند کر لیا کرو، اشقیقہوں کا منہ بند کر دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک دیا کرو، حماد نے بیان کیا کہ میرا

خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ "اگرچہ ایک لکڑی سے ہی ہو"۔

باب ۳۷۔ الْيَتَامَانُ بَعْدَ الْيَكْبَرِ وَتَنْفِ

الْإِبْطِ

۷۳۵۔ بڑے ہونے کے بعد ختنہ، اور بغل کے بال

صاف کرنا

۱۲۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزفہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ چیزیں فطری ہیں، ختنہ، مونے زیر ناف بنانا، بغل کے بال صاف کرنا، مونچھ چھوٹی کرنا اور ناخن کاٹنا

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَفَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الشَّيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْيَتَامَانُ وَالْإِسْتِحْدَادُ وَتَنْفِ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَقَلِيلُ الْأَكْفَادِ

۱۲۲۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعب بن حمزہ خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابراہیم علیہ السلام نے سنی سال کی عمر میں ختنہ کرایا، اور آپ نے قدم۔ بالتخفيف (ختنہ کا آلہ) سے ختنہ کرایا، ہم سے قیس نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو الزناد نے بالقدم و تشدید کے ساتھ بیان کیا

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَنْزَلَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَمَنَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً وَاخْتَمَنَ بِالْقَدُومِ مُخَفَّفَةً حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْخَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدُومِ

۱۲۲۷۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں عباد بن موسیٰ نے خبر دی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے ان سے ابواسحاق نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر کیا تھی؟ فرمایا کہ ان دنوں میرا ختنہ ہو چکا تھا اور ابن ادیس نے اپنے والد کے خوالہ سے بیان کیا، ان سے ابن اسحاق نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میرا ختنہ ہو چکا تھا

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا عِبَادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سِئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِمَّنْ أَنتَ حِينَ قُبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْرُوءٌ قَالَ، وَكَانُوا لَا يَخْتَمُونَ الزَّجْلَ حَتَّى يَذْرِبَكَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي رَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قُبِصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَتَمْتُ

۳۔ شریعت اسلامی میں ختنہ بالغ ہونے سے پہلے ہی مشروع ہے اس کے بعد نہیں، البتہ شاہ اسمحاق رحمۃ اللہ علیہ وسلم کو بعد البلوغ بھی ختنہ کا فتویٰ دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک ادھر عمر آدمی نے اسلام قبول کیا، اور شاہ صاحب نے اسے ختنہ کا فتویٰ دیا، نتیجہ یہ ہوا کہ ختنہ سے اس کی موت واقع ہو گئی، یہی وجہ ہے کہ علماء اس سلسلے میں احتیاط کرتے ہیں اور نو مسلم بالغوں کو بھی ختنہ کے لئے نہیں کہتے۔ کیونکہ بلوغ کے بعد ختنہ میں غیر معمولی تکلیف ہوتی ہے اور بعض اوقات موت تک نوبت پہنچتی ہے

۷۳۶۔ ہر کھیل جو اللہ کی عبادت سے غافل کر دے، باطل ہے، اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ، جو کھیلیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد :

بَابُ ۳۶۔ یُحِبُّ تَهْوِیَ بَاطِلٍ اِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ. وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالٰ اُقَامِرْتُ وَقَوْلِهِ تَعَالٰی. وَمِنْ النَّاسِ مَنْ یَشْتَرِی تَهْوِیَ الْحَدِیْثِ لِیُفِیْلَ عَنْ مِیْثِلِ اللَّهِ.

۱۲۲۸۔ ہم سے یحییٰ بن یحیر نے حدیث بیان کی، ان سے لہث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس نے قسم کھائی اور کہا کہ "لات وعزریٰ کی قسم، تو پھر وہ لا الہ الا اللہ کہے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ، جو کھیلیں، اسے صدق دینا چاہیے :

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی بْنِ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اَللِّیْثُ عَنْ عُقِیْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَمِیْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزْرِیِّ فَاَیْقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالٰ اُقَامِرْتُ فَلِیْتَصَدَّقْ :

۷۳۷۔ عمارت کے متعلق روایات۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ موسیٰ چرانے والے کو ٹیوں میں اکڑنے لگیں گے :

بَابُ ۳۷۔ مَا جَاءَ فِي الْبَنَاءِ. قَالَ أَبُو هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْوَاطِ السَّعَالَةِ اِذَا انْقَطَعَتْ رِجَالُ الْبُھْمَةِ فِي الْبَنَیَانِ :

۱۲۲۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق نے حدیث بیان کی، آپ ابی سعید ہیں۔ ان سے سعید نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے ہاتھوں سے ایک گھر بنایا، تاکہ بارش سے حفاظت ہے اور دھوپ سے سایہ حاصل ہو اللہ کی مخلوق میں سے کسی نے اس کام میں میری مدد نہیں کی :

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِیْمٍ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ هُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُنِيْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَنَیْتُ بَیْدَیْ بَیْنَتًا یَكْنِیْ مِنَ الطَّيْرِ وَیُطْلِیْنِ مِنَ الشَّمْسِ مَا اَعَانَنِیْ عَلَیْهِ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللَّهِ :

۱۲۳۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نہ میں نے کوئی اینٹ کسی اینٹ پر رکھی اور نہ کوئی باغ لگایا، سفیان نے بیان کیا کہ میں نے کہا، پھر یہ بات اپنی عمر رضی اللہ عنہ نے گھر بنانے سے پہلے ہی ہو گئی :

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانٌ قَالَ عُمَرُو قَالَ عُمَرُو وَاللَّهِ مَا وَفَعْتُ لَبِیْنَةَ عَلَیِّ لَبِیْنَةَ وَلَا عُرُسْتُ نَحْلَةَ مُنْذُ قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ سُفْیَانٌ قَدْ كَرَّرْتُهُ لِبَعْضِ أَهْلِیْ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ بَیْنْتُ، قَالَ سُفْیَانٌ قُلْتُ قَلَعْتُ قَالَ قَبْلَ اَنْ یَبْنِیَ :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الدَّعَوَاتِ ۝ کِتَابُ الدَّعَوَاتِ ۝

۷۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جھے پکارو! میں تمہیں جواب دوں گا، بلاشبہ جو لوگ میری عبادت سے تکر کرتے ہیں وہ جلد دوزخ میں ذیل ہو کر داخل ہوں گے اور ہر نبی کو دعا مستجاب حاصل ہوتی ہے“

بَابُ ۳۸۔ قَوْلُهُ تَعَالَى مَا دَعَوْنِي اسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ وَكَذَلِكَ نَجْزِي دَعْوَةَ الْمُنْتَدِبَةِ

۱۲۳۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ ایک مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے، ان سے المزج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی کو ایک دعا حاصل ہوتی ہے (جو قبول کی جاتی ہے) اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں، اور مجھ سے خیاف نے بیان کیا، ان سے معمر نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی نے کچھ چیزیں مانگی ہیں یا فرمایا کہ ہر نبی کو دعا دی گئی جس کی اس نے دعا مانگی اور پھر اسے قبول کیا گیا لیکن میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے مخصوص کر رکھی ہے

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْمَزْجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَتْلُوْهَا وَيُرِيْدُ اَنْ اُخْتَبَى دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ، وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ قَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِي عَنَ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤلاً اَوْ قَالَ يَكُلُّ نَبِيًّا دَعْوَةً قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتَجِيبَ فَبَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۷۳۹۔ سب سے بہتر استغفار۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

بَابُ ۳۹۔ أَفْضِلُ الاستغفار وقوله تَعَالَى اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُبْذِلُ الْوَيْلَ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا. وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفِرُوا لِذَنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ

۱۲۳۲۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن کعب عدوی نے کہا کہ مجھ سے شذاد بن اوس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي شَذَادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا سَأَلْتُكَ عَوْدِيكَ مِنْ شَيْءٍ مَا مَنَعْتُكَ أَبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي عَلَى وَابِئُوكَ بِذُنُوبِي أَغْفِرْ لِي ذُنُوبِي لَا تَغْفِرُ إِلَّا أَنْ تَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَاتَلَهَا مِنَ النَّهَارِ مَوْتًا بِهَا قَاتَلَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يَمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَاتَلَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِهَا قَاتَلَ قَبْلَ أَنْ يَضِيحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

علیہ وسلم نے، کہ سید الاستغفار (مغفرت مانگنے کا سب سے بہتر طریقہ) یہ ہے کہ یوں کہے، اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی استغاثت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں، ان بری چیزوں سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں مجھ پر نعمتیں تیری ہیں اس کا اعتراف کرتا ہوں، اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں معاف کرتا، اُن حضور نے فرمایا کہ جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دلی میں اسے کہہ لیا اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا، شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں اسے کہہ لیا، اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا

تو وہ جنتی ہے

۴۴۰۔ دن اور رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

استغفار

باب ۴۰۔ اِسْتِغْفَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

۱۲۳۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اُن حضور نے فرمایا کہ اللہ گواہ ہے، میں دن میں سو مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغفار اور اس سے توبہ کرتا ہوں

۴۴۱۔ توبہ۔ قنادہ نے فرمایا کہ توبوا اِلَى اللَّهِ تَوْبَةً

تَقْصُوهَا فِي نَفْسِهِ مِنْ نَفْسِهِ مِنْ نَفْسِهِ مِنْ نَفْسِهِ

۱۲۳۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابو شہاب نے حدیث بیان کی ان سے اُمّ الشیخ نے، ان سے عمارہ بن علیہ نے ان سے عمارت بن سوید نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں بیان کی، ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور دوسری خود اپنی طرف سے، فرمایا کہ مومن اپنے گناہوں کو ایسا محسوس کرتا ہے جیسے وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور دُرتا ہے کہ کہیں وہ اس کے اوپر نہ گر جائے اور بدکار اپنے گناہوں کو کسی کی طرح سمجھتا ہے کہ وہ اس کے ناک کے پاس سے گزری اور اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اس کی طرف اشارہ کیا، ابو شہاب نے ناک پر اپنے ہاتھ کے اشارہ سے اس کی کیفیت بتائی۔ فرمایا رسول اللہ

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَآتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُثَيْمٍ عَنِ الْعَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا جَعْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي النَّبْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجَهُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعٌ تَعْتَبُ جَبَلٌ يُخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هَكَذَا قَالَ أَبُو شَهَابٍ بَيِّنٌ قَوِيٌّ أَنْفُهُ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے کسی پر خطر چڑھا دیا ہو، اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو اور اس پر کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوں۔ وہ سر رکھ کر سو گیا ہو، اور جب بیدار ہوا تو اس کی سواری غائب رہی ہو آخری بھوک و پیاس یا جو کچھ اللہ نے چاہا اسے سخت لگ جائے وہ اپنے دل میں سوچے کہ مجھے اب گھر واپس چلا جانا چاہیئے اور جب وہ واپس ہوا تو پھر سو گیا لیکن اس نیند سے جو سر اٹھایا تو اس کی سواری وہاں موجود ہو، اس روایت کی متابعت ابو عوانہ اور جریر نے اعمش کے واسطے سے کی، اور ابو اسامہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم تیمی نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی ان سے عمارث نے سنا اور شعبہ اور سلم نے بیان کیا ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم تیمی نے اور ان سے عمارث بن سوید نے اور معاویہ نے بیان کیا ان سے اعمش بن سوید نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اور ابراہیم تیمی سے روایت ہے ان سے عمارث

مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلِكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا طَعَامَةٌ وَشَرَابَةٌ قَوْمَهُ رَأْسُهُ قَتَامُ نَوْمَةٍ فَأَسْتَبَقَطَ وَقَدْ دَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى اسْتَمَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي فَرَجِعَ قَتَامُ نَوْمَةٍ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَجَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ أَبُو اسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ سَمِعْتُ الْحَارِثَ - وَقَالَ شُعْبَةُ وَابْنُ مُسْلِمٍ وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ - وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے، ان سے اسود نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اور ابن سوید نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَبَانُ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ أَهْلَكَ فِي أَرْضٍ قَلِيلَةٍ

کا اونٹ غیر متوقع طور پر چانک اسے مل گیا ہو، حالانکہ وہ ایک چٹیل میدان میں گم ہوا تھا۔

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ هُرْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْمِلِي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَإِذَا أَطْلَمَ الْقَبْرُ مَلَّتِي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ أَصْطَبَجَ عَلَى شِقْبِهِ الْإِيسَ حَتَّى يَجِيءَ الْمُؤَذِّنُ

فیہ فرقہ

۱۲۳۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں حبان نے خبر دی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اور ہم سے ہدبہ نے حدیث بیان کی ان سے ہم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی انس سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس

۱۲۳۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر بن زہری نے انہیں زہری نے انہیں عروہ نے اور اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں دو تہجد کی آگاہی رکعتیں پڑھتے تھے، پھر جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو لمبی رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے، اس کے بعد آپ دائیں پہلو لیٹ جاتے، آخر مؤذن آتا اور آپ کو اطلوع دیتا۔

۴۲۔ دائیں پہلو لیٹنا

۴۴۳۔ طہارت کی حالت میں رات گزارنا :

۱۲۳۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے منصور سے سنا ان سے سعد بن عیدرہ نے بیان کیا کہ مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم سونے لگو تو نماز کی طرح وضو کر لو، پھر دائیں کروٹ لیٹ جاؤ، اور یہ دعا پڑھو "اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیری اطاعت میں دے دیا، اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا، اپنے معاملات تیرے حوالے کر دیئے، خوف کی وجہ سے اور تیری (رحمت و ثواب کی) امید میں، کوئی پناہ گاہ کوئی مخلص تیرے سوا نہیں، میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا ہے" اس کے بعد اگر تم گر گئے تو فطرت دین اسلام اپر رو گے، پس ان کلمات کو (رات کی) سب سے آخری بات بناؤ، جنہیں تم اپنی زبان سے ادا کرو۔ (براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کی "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کہتے ہیں کیا وجہ ہے؟" آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں "وَبَيْعُكَ الْمَذَى أَرْسَلْتُ لَكُمْ"۔

۴۴۴۔ سوتے وقت کیا کہنا چاہیئے :

۱۲۳۸۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے ربیع بن حراش نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ کہتے "تیرے ہی نام کے ساتھ میں مر اور زندہ رہتا ہوں، اور جب بیدار رہتے تو کہتے اسی اللہ کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا

(جگایا) اس کے بعد کہ اس نے موت طاری کر دی تھی (سلا یا تھا) اور اسی کی طرف لوٹنا ہے :

۱۲۳۹۔ ہم سے سعد بن ربیع اور محمد بن عروہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے، انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو حکم دیا، اور ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق جملانی نے حدیث بیان کی اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو وصیت کی اور فرمایا کہ بستر پر جانے لگو تو یہ دعا پڑھا کرو "اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا معاملہ تجھے سونپا، اور اپنے آپ کو تیری طرف

باب ۴۴۔ اذابات طہارۃ :

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عِيدِرَةَ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَيْتُ مُضْبِعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْسَرِ وَقُلْ، اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَّةَ ظَهَرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَّةَ رَجَبَةً وَمَرْغَبَةً إِلَيْكَ لَا مَدْجَاءَ وَلَا مَدْجَانِيكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مَسَّكَ مَتَى عَلَى الْفِطْرِ فَاجْعَلْهُتْ أَخْرَ مَا تَقُولُ فَقُلْتُ اسْتَنْكُرُ هُنَّ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَبِكِتَابِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ :

باب ۴۴۔ مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ :

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْفِرَاشَ قَالَ بِاسْمِكَ آمَوْتُ وَأَجَا. وَإِذَا قَامَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آفَيْانَا بَعْدَ مَا آمَانَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ :

(جگایا) اس کے بعد کہ اس نے موت طاری کر دی تھی (سلا یا تھا) اور اسی کی طرف لوٹنا ہے :

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ التَّرْبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ جُلًّا وَحَدَّثَنَا أَوْمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْقَهْمَدَانِيُّ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ رَجُلًا فَقَالَ إِذَا أَمَدَّتْ مُضْبِعَكَ فَقُلْ، اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَجَنَّةً وَجَنَّةً ظَهَرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَّةَ رَجَبَةً وَمَرْغَبَةً إِلَيْكَ لَا مَدْجَاءَ وَلَا مَدْجَانِيكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مَسَّكَ مَتَى عَلَى الْفِطْرِ فَاجْعَلْهُتْ أَخْرَ مَا تَقُولُ فَقُلْتُ اسْتَنْكُرُ هُنَّ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَبِكِتَابِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ :

متوجہ کیا، اور تجھ پر بھر دسریا، تیری طرف رغبت اور تیرے خوف کی وجہ سے، تجھ سے تیرے سوا کوئی جانے پناہ نہیں، میں تیری کتاب پر ایمان لایا، جو تو نے نازل کی، اور تیرے نبی پر جنہیں تو نے بھیجا، پھر اگر وہ مرا تو فطرت (اسلام) پر مرے گا۔

۴۷۵۔ دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھنا:

۱۲۴۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک نے ان سے ریح نے اور ان سے خلفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کہتے "اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مرا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو کہتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا۔ اس کے بعد کہ ہمیں تو (مرا نہیں دے) دی تھی۔ اور تیری ہی طرف جانا ہے۔"

۴۷۶۔ دائیں کرٹ پر سونا:

۱۲۴۱۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب بن زیاد نے حدیث بیان کی ان سے علاء بن سیب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تو دائیں پہلو پر لیٹتے اور پھر کہتے "اللہم اسلمت نفسی الیک ووجعت وجهی الیک وفوضت اموری الیک، والجات ظہری الیک" سبغت ورجۃ الیک، لا ملجاء ولا منجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت ونبیتک الذی ارسلت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے یہ دعا پڑھی اور پھر اس رات اگر اس کی وفات ہو گئی تو اس کی وفات فطرت پر ہوگی، اسے "موت" سے محفوظ ہے، "ملکوت" بمعنی ملک سے جیسے "مہبوت خیر من رحموت" بولتے ہیں "مترعب خیر من غیر" ان ترحمہ۔

۴۷۷۔ رات میں جاگنے کے وقت کی دعا:

۱۲۴۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن ہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے، ان سے سلمہ نے ان سے کریم

رغیۃ وراۃ الیک، لا ملجاء ولا منجا منک الا الیک، امنت بکتابک الذی انزلت ونبیتک الذی ارسلت، فان مت مت علی الفطرۃ۔

۱۲۴۰۔ **باب ۳۱۔** وَضِعَ الْيَدِ الْبُيْنَتِ تَحْتَ الْغَدِّ الْاَيْمَنِ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِيعٍ عَنْ خَلْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَفَعَّ يَدَاهُ وَخَفَّتْ قَدَاةُ تَحْتَهُ، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ يَا سَمِيعَ أَمْوَاتٍ وَأَحْيَاءٍ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

۱۲۴۱۔ **باب ۳۲۔** النَّوْمُ عَلَى الشِّئِ الْاَيْمَنِ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّوَّاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ السَّيْتِيبِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَى فَرَأْسِهِ نَامَ عَلَى شِئِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اسَلِّمْتْ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَأتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَاغِبَةً وَرَاجِعَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجِيَاءَ إِلَّا إِلَيْكَ اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ لَمْ يَزَلْ مَا تَفَعَّتْ لَيْلِيهِ مَا تَفَعَّتْ عَلَى الْفَطْرَةِ، اسْتَرْجِعُوا عَنْهُمْ مِنَ الرَّجْبَةِ - مَلَكُوتٌ، مَلَكُوتٌ مَثَلُ رَهْبُوتٍ خَيْرٌ مِنْ رَحْمُوتٍ - تَقُولُ، تَرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ تَرْحَمَةٍ۔

۱۲۴۲۔ **باب ۳۳۔** الدُّعَاءُ إِذَا انْتَبَهَ بِاللَّيْلِ: حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ

اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں معیون رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک رات سویا تو (میں نے دیکھا کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب (رات میں) بیدار ہوئے تو آپ نے ضرورت پوری کرنے کے بعد اپنا چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر سو گئے اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور ٹخنہ کے پاس گئے اور آپ نے اس کا منہ کھولا۔ پھر درمیانی وضو کی ادھالہ کے ساتھ اور نہ معمولی ہلکے قسم کا (ایک تین مرتبہ سے) کم اعضا کو دھویا۔ البتہ پانی ہر جگہ پہنچا دیا، پھر آپ نے نماز پڑھی میں بھی کھڑا ہوا اور آپ کے پیچھے ہی رہا، کیونکہ میں اسے پسند نہیں کرتا تھا کہ آنحضرتؐ یہ سمجھیں کہ میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں میں نے بھی وضو کر لی تھی، آنحضرتؐ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا کان پکڑ کر دائیں طرف کر دیا میں نے آنحضرتؐ کی رافضہ میں اتیرہ رکعت نماز مکمل کی، اس کے بعد آپ سو گئے اور آپ کی آواز میں آواز پیدا ہونے لگی آنحضرتؐ جب سوتے تھے تو آپ کی سانس میں آواز پیدا ہونے لگتی تھی اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کی اطلاع دی، چنانچہ آپ نے (نیا وضو) کئے بغیر نماز پڑھی۔ آنحضرتؐ اپنی دعا میں یہ کہتے تھے "اے اللہ میرے دل میں نور پیدا کر، میری نظر میں نور پیدا کر، میرے کان میں نور پیدا کر، میرے دائیں طرف نور پیدا کر، میرے بائیں طرف نور پیدا کر۔" میرے اوپر نور پیدا کر، میرے نیچے نور پیدا کر، میرے آگے نور پیدا کر، میرے پیچھے نور پیدا کر، اور خود مجھے نور بنا، اور کریم نے بیان کیا کہ ابوت میں سات (نور) تھے۔ پھر میں نے عائشہؓ کے ایک صاحبزادے سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے ان کے متعلق حدیث بیان کی کہ میرے

پچھے میرا گوشت، میرا خون، میرے بال اور میرا چمڑا، اور دو چیزوں کا اور ذکر کیا:

۱۲۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی انہوں نے سلیمان بن ابی سلم سے سنا انہوں نے طاہس سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے "اے اللہ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان وزمین اور ان میں تمام چیزوں کا نور تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان وزمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں، تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیرا قول حق ہے تجھ سے ملنا حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے انبیاء حق ہیں اور محمد حق ہیں،

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَا اَمْلَهُ عَنْهُمَا قَالَا بَشَتْ عِنْدَا مِنْهُنَّ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافًى حَاجَتَهُ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ تَامَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا بِقِيَمَةٍ فَاُطْلِقَ شَتَا قَهْمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا بَيْنَ وَضُوءَيْنِ لَمْ يَكْثُرْ وَقَدْ اَبْلَغَ فَصَلَّى قَبْلَتُ فَنَمَطِيَّتُ كِرَهِِيَةً اَنْ يَرْمِيَ اِتَى كُنْتُ اَلَيْهِ فَنَوَضَّأَ فَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَاخَذَ بِاِذِي... فَاَدَارَ فِي عَنَائِيْنِهِ فَنَامَتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ، فَادَّخَلَهُ بِلَالٌ بِالْصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَقَرَتِي نُورًا وَفِي سُنْبُعِي نُورًا وَمَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا فَاجْعَلْ لِي نُورًا، قَالَ كَرِيْبٌ وَسَمِعَ فِي النَّبَاوِثِ، فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهَذَا فَدَكَرَ عَقَبِي وَتَحِيْمِي وَدَرِي وَشَعْرِي وَبَشْرِي ذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ :

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ اَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاهِسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِمْ وَكَانَتْ اَلْعُمْدَةُ اَنْتَ قِيَمَةُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِمْ وَكَانَتْ اَلْعُمْدَةُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَبِقَاوَلِكَ حَقٌّ وَبِالْحَقِّ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالْقِيَمَةُ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ. اَللّٰهُمَّ لَكَ

اے اللہ تیرے سپرد کیا، تجھ پر بھروسہ کیا تجھ پر ایمان لایا، تیری طرف بھاگ گیا، دشمنوں کا معاملہ تیرے سپرد کیا، فیصلہ تیرے سپرد کیا، پس میری اگلی پچھلی خطائیں معاف کر، وہ بھی جو میں نے چھپ کر کی ہیں اور وہ بھی جو کھل کر کی ہیں تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے، صرف تو ہی معبود ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں؛

۴۷۸۔ سوتے وقت تکبیر و تسبیح؛

۱۲۴۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابن ابی سلی نے، ان سے علی نے کہ فاطمہ علیہا السلام نے حکمی کی وجہ سے اپنے ہاتھ کو ... شکایت کی اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خادم مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں آپ حضور گھریں موجود نہیں تھے اس لئے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا، جب آنحضرت آئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا ذکر کیا، بیان کیا کہ پھر آپ حضور ہمارے یہاں تشریف لائے، ہم اس وقت تک اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے میں کھڑا ہونے لگا آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم دونوں کو وہ چیز بتا دوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو، جب تم اپنے بستر پر جانے لگو، تو تنینیس مرتبہ اللہ اکبر کہو، تنینیس مرتبہ سبحان اللہ کہو، اور تنینیس مرتبہ الحمد للہ کہو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے اور شعبہ سے روایت ہے ان سے خالد نے، ان سے ابن سیرین نے بیان کیا کہ سبحان اللہ پونہیس مرتبہ؛

۴۷۹۔ سوتے وقت اٹھو باللہ پڑھنا اور تلاوت کرنا؛

۱۲۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انہیں سزودہ نے خبر دی اور ابنیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹتے تو اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور معوذات پڑھتے اور دونوں ہاتھ اپنے جسم پر پھرنے؛

باب ۵۰

۱۲۴۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی اسی سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ

أَمَلْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا خَاصُّكَ وَأَلِيكَ حَاكَمْتُ فَأَغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَنَنْتَ وَمَا أَخْرَجْتَ وَمَا أَسْرَرْتَ وَمَا أَعْلَنْتَ، أَنْتَ الْمُقْتَرِمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْلَا إِلَهَ غَيْرُكَ؛

باب ۵۱۔ التَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ عِنْدَ النَّسَامِ

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَسَّتْ مَا تَلْفَى فِي يَدِهَا مِنْ التُّرْحَلِ فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَاوِمَةً فَلَمْ تَجِدْهُ فَكَرَّتْ ذَلِكَ لِعَاشِيَتِهِ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَصَابِعَنَا فَذَهَبَتْ أَقْرَبُ فَقَالَ مَكَانُكَ، فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدَتْ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ، إِلَّا أَذْكَمًا أَعْلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ إِذَا أَوَيْتُمْ إِلَى قَرَارِكُمْ أَوْ أَهَضْتُمْ مَصَابِعَكُمْ، فَكَبِّرُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَأَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَعَلَّا خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ. وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي سَيْرِينَ قَالَ، التَّسْبِيحُ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ؛

باب ۵۲۔ التَّعَوُّذُ وَالْقِرَاءَةُ عِنْدَ النَّسَامِ

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَهَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ؛

باب ۵۳

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي مَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْقَبْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
میں سے کوئی شخص بستر پر لیٹے تو پہلے اپنا بستر اپنے ازار کے کنارے سے
بھاڑ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی لاعلمی میں کیا چیز اس پر لگئی ہے
پھر یہ دعا پڑھے، میرے پائے والے تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا
ہے اور تیرے ہی نام سے اسے اٹھا دوں گا اگر تو نے میری جان کو روک لیا
تو اس پر رحم کرنا، اور اگر چھوڑ دیا د زندگی باقی رکھی تو اس کی اسی طرح حفاظت
کرنا، جس طرح تو صالحین کی حفاظت کرتا ہے اس کی روایت ابو نعیمہ اور
اسماعیل بن زکریا نے علیہ اللہ کے حوالہ سے کی اور یحییٰ اور بشر نے بیان کیا
اس سے علیہ اللہ نے ان سے سعید نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کی روایت مالک اور ابن ماجہ

۱۷۴۷۔ آدھی رات میں دعا ۴

۱۷۴۷۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو عبد اللہ الاغر
اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا
تک نزول فرماتا ہے اس وقت جب رات کا آخری تھا ہی حصہ باقی رہ
جاتا ہے اور فرماتا ہے کون ہم سے دعا کرے کہ میں اس کی دعا قبول کروں
کون مجھ سے مانگا ہے کہ میں اسے دوں کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے
کہ میں اس کی مغفرت کروں ۴

۱۷۴۸۔ بیت الخلاء کے لئے دعا ۴

۱۷۴۸۔ ہم سے محمد بن زکریا نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی ان سے عبد العزیز بن صہب نے اور ان سے انس بن مالک رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا
پڑھتے "اے اللہ براہیوں اور بری چیزوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں ۴

۱۷۴۹۔ صبح کے وقت کیا کہے ۴

۱۷۴۹۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع
نے حدیث بیان کی ان سے حسین نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَدَى
أَحَدُكُمْ إِلَى قَرَابَتِهِ فَلْيَتَّقْ قَرَابَتَهُ بِدَاخِلَةٍ
أَزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ
بِاسْمِكَ رَبِّ وَصَعْتُ بَعْثُ دِيكَ أَرَقَعَهُ إِنَّ اسْمَكَ
نَفْسِي قَارَعَتَهَا وَإِنْ أَرَسَلَتْهَا فَأَحْفَظُهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ
الْقَوَالِحِينَ، تَابِعَهُ أَبُو ضَمْرَةَ وَاسْتَعِينُ بْنُ زَكْرِيَا
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَقَالَ يَحْيَى وَبَشِيرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: وَزَادَ مَا لَكَ وَأَبْنُ عَجَلَانَ عَنْ مَعْبُودٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۴

۱۷۴۷۔ آدھی رات میں دعا ۴

۱۷۴۷۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو عبد اللہ الاغر
اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا
تک نزول فرماتا ہے اس وقت جب رات کا آخری تھا ہی حصہ باقی رہ
جاتا ہے اور فرماتا ہے کون ہم سے دعا کرے کہ میں اس کی دعا قبول کروں
کون مجھ سے مانگا ہے کہ میں اسے دوں کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے
کہ میں اس کی مغفرت کروں ۴

۱۷۴۸۔ بیت الخلاء کے لئے دعا ۴

۱۷۴۸۔ ہم سے محمد بن زکریا نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی ان سے عبد العزیز بن صہب نے اور ان سے انس بن مالک رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا
پڑھتے "اے اللہ براہیوں اور بری چیزوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں ۴

۱۷۴۹۔ صبح کے وقت کیا کہے ۴

۱۷۴۹۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع
نے حدیث بیان کی ان سے حسین نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ

عَنْ يُسَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَدْنَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَلْبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ وَأَلْبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي قَاغُفِرْ لِي قَاتِلَهُ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ ذَنْبًا إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ إِذَا قَالَ حِينَ يُسَبِّحُ قَسَمَاتٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِذَا قَالَ حِينَ يُمْسِكُ قَسَمَاتٍ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلُهُ ۝

بن بریدہ نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن کعب نے اور ان سے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے عمدہ استغفار یہ ہے "اے اللہ تو میرا پالنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں تیرے عہد پر قائم ہوں اور تیرے وعدہ پر، جہاں تک مجھ سے ممکن ہے۔ تیری نعمت کا طالب ہو کہ تیری پناہ میں آتا ہوں اور اپنے گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، پس تو میری مغفرت فرما، کیونکہ تیرے سوا گناہ اور کوئی معاف نہیں کرتا میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے برے کاموں سے، اگر کسی نے رات ہوتے ہی یہ کہہ لیا اور اسی رات اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنت میں جائے گا یا (فرمایا کہ) وہ اہل جنت میں ہو گا اور اگر یہ دعا صبح کے وقت پڑھی اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا تو وہ بھی ایسا ہی ہو گا،

۱۲۵۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عمر نے ان سے ربیع بن حراش نے، اور ان سے حذیفہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو کہتے تیرے نام کے ساتھ "اے اللہ! میں مرتا ہوں اور جیتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی دی، اور اسی کی طرف لوٹنا ہے" ۝

۱۲۵۱۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے منصور نے ان سے ربیع بن حراش نے ان سے خرشہ بن الحر نے اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں سونے لگتے تو کہتے "اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں" اور جب بیدار ہونے کو فرماتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں، جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف جانا ہے" ۝

۵۴۔ نماز میں دعا ۝

۱۲۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں لیث نے خبر دی کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابو الجحر نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے ایسی دعا سکھا دیجئے جس سے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں، آنحضرت نے فرمایا کہ یہ کہا کرو "اے اللہ

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُبَيْعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ بِأَسْمَاكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَإِذَا أَجَاءَ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ نَمَائِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ عَنٍّ مَنِ مَعْمُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خِرَاشَةَ بْنِ الْخَزَعَرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ بِأَسْمَاكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسِيدٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي دُعَاءَ أَذْهَابِهِمْ صَلَاتِي قَالَ قُلْ، اللَّهُمَّ

إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَأَعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَأَمَّا حَنِينِي أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، وَقَالَ عُمَرُ وَعَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ أَنَّ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا رَأَى اللَّهُ عَنْهُ وَلَقِّنَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَافَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ تَخَافُ بِهَا أَنْزَلَ فِي الدُّعَاءِ وَلَا تَخَافُ بِهَا

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ االسَّلَامُ عَلَى اللَّهِ االسَّلَامُ عَلَى ثَلَاثٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ إِلَى قَوْلِهِ الصَّلَامُ الْحَيُّ، فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَ كُلُّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَلَاحٌ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا شَاءَ

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ عَنْ سُتَيْمٍ عَنْ أَبِي سَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالْإِسْلَامِ رَجَاتٍ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، قَالَ كَيْفَ نَالَتْ؟ قَالَ... صَلُّوا كَمَا صَلَّيْنَا وَجَاهِدُوا كَمَا جَاهَدْنَا وَالْفَقْرُ أَمِنْ فَضُولِ أَمْوَالِهِمْ وَلَيْسَتْ كُنَّا أَمْوَالًا قَالُوا أَفَلَا أَخْبَرَكُمْ بِأَمْرٍ تَدْرِكُونَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَتَسْبِقُونَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ بِشَيْءٍ

میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا اور کوئی معاف نہیں کرتا، پس میری مغفرت کر، ایسی مغفرت جو تیرے پاس ہے اور مجھ پر رحم کر، بلاشبہ تو بڑا مغفرت کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے اور عمر و نے کہا، ان سے یزید نے، ان سے ابو الجوز نے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا

۱۲۵۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عمرو نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ“

۱۲۵۴۔ ہم سے عثمان بن شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نمازیں یہ کہا کرتے تھے، کہ ”اَللّٰهُمَّ سَلَامٌ هُوَ، فَلَاحٌ بِسَلَامٍ هُوَ، پھر اُن حضور نے ہم سے ایک دن فرمایا، ”اللہ خود ”سلام“ ہے اس لئے جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ پڑھا کرو ”التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ“ ارشاد ”الصالحین“ تک اس لئے کہ جب تم کہو گے تو آسمان و زمین میں موجود اللہ کے ہر صالح بندہ کو پہنچے گا“

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اس کے بعد ثنا میں اختیار ہے جو چاہو پڑھو۔

۱۲۵۵۔ نماز کے بعد دعا

۱۲۵۵۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں یزید نے خبر دی انہیں ورقاء نے خبر دی انہیں ستمی نے انہیں ابو صالح نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ، مالدار لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت کی نعمتوں کو حاصل کر لے گئے آنحضرت نے فرمایا یہ کیسے؟ صحابہ نے عرض کی جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، جس طرح ہم جہاد کرتے ہیں وہ بھی جہاد کرتے ہیں اور اس کے ساتھ وہ اپنا زائد مال بھی (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرتے ہیں اور ہمارے پاس مالی نہیں ہے، اُن حضور نے فرمایا، پھر کیا میں تمہیں

اپنی ہمدی سناؤ۔ وہ ہمدی پڑھنے لگے اور کہنے لگے: "سبحا اگر اللہ نہ ہوتا تو ہدایت نہ پاتے" اس کے علاوہ دوسرے اشعار بھی انہوں نے... پڑھے، مجھے وہ یاد نہیں ہیں (اونٹ ہدی سن کر تیز چلنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سواریوں کو کون ہٹکار رہا ہے لوگوں نے کہا کہ عامر بن اکوع ہیں آں حضور نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے مسلمانوں میں سے ایک فرد نے عرض کی، یا رسول اللہ اکاش ابھی آنحضور ان سے ہیں اور فائدہ اٹھانے دیتے؟ پھر جیب صف بندی ہوئی تو مسلمانوں نے کفاد سے جنگ کی اور عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار (غلطی سے ٹڑتے وقت) خود ان کے پاؤں پر لگ گئی اور آپ کا انتقال ہو گیا۔ شام ہوئی، تو لوگوں نے جگہ جگہ آگ جلائی، آں حضور نے دریافت فرمایا یہ آگ کیسی ہے اسے کیوں جلائی گیا ہے؟ صحابہ نے کہا کہ پالتو (گدھوں کا گوشت پکانے کے لئے) آنحضور نے فرمایا جو کچھ ہانڈیوں میں (گوشت) ہے اسے اٹیل دو، اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کی، یا رسول اللہ ایسا کیوں نہ کر لیں کہ ہانڈیوں میں جو کچھ ہے اسے پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں؟ آں حضور نے فرمایا یہی کر لو!

۱۲۵۸۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، انہوں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اگر کوئی شخص صدقہ لاتا تو آں حضور فرماتے کہ اے اللہ! آل فلاں (لانے والے) پر اپنی رحمتیں فرما، میرے والد صدقہ لائے تو آں حضور نے فرمایا کہ اے اللہ! ابن ابی اوفی پر اپنی رحمتیں نازل فرما!

۱۲۵۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے جریر سے سنا بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم مجھے ذوالخضر سے سخاوت نہیں دو گے؟ یہ ایک بت تھا جس کی مشرکین عبادت کرتے تھے اور اس کا نام "الکعبۃ الیمانیہ" رکھتے تھے، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا، آں حضور نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی کہ اے اللہ! اسے ثبات قدم عطا فرما، اور اسے ہدایت کرنے والا ہدایت پایا ہو، ابنا۔ بیان کیا کہ پھر میں اپنی قوم کے پچاس عمدہ سواروں کو لے کر نکلا، اور بعض اوقات سفیان نے روایت اس طرح

الْقَوْمِ، أَبَاعَامِرٌ تَوَاسَّعَتْنَا مِنْ هُنَيْبَاتِكَ فَتَزَلَّ يَخْدُوهُمْ يُدَاكِرُوهُ تَأْتِلُهُ لَوْرَا مَا هَتَدْنَا. وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هَذَا أَوْلَيْتِي لَمْ أَخْقُظْهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا؟ الشَّائِقُ؟ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ. قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ. وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ لَا مَنَعْتَنَا بِهِ فَلَمَّا صَافَ الْقَوْمُ قَاتَلُوهُمْ فَأَصِيبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةٍ سَيْفٍ نَفْسِهِ قَمَاتٍ، فَلَمَّا أَمْسُوا أَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا؟ الْقَامِرُ؟ عَلَى آتَى شَيْءٍ تَوَقَّعُ دَقًّا؟ قَالُوا عَلَى حُمُرٍ تَسِيرُ فَقَالَ: أَهْرِنُوا مَا فِيهَا وَكَسِّرُوا هَا قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَهْرِيْقُ مَا فِيهَا، وَتَغْسِلُهَا؟ قَالَ أَوْ ذَالِشْ.

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَتِ التَّيْمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَا لَهَا جُلُ بِمِدْقَةٍ قَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ قَاتَاكَ أَبِي فَقَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى:

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ تَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرَبِّحُنِي مِنْ زِي الْخَلَصَةِ؟ وَهُوَ نُسْبٌ كَانُوا يَعْبُدُونَ وَتَسْمَى الْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَّةُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَجُلٌ لَا أَتَيْتُ هَٰذَا الْخَيْلِ فَصَلَّيْتُ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ قُوِّمِيهِ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مُهْدِيًا قَالَ فَهَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ مِنْ أَمْسَسَ مِنْ قَوْمِي وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانٌ فَانْطَلَقْتُ فِي عَصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي فَأَتَيْتُهَا

بیان کی کہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ نکلا اور وہاں پہنچ کر میں نے اس بہت کو جلا دیا اس کے بعد اس حضور کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھ! میں آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا ہوں جب میں نے اس بتکرہ کو (جلا کر) غارش زدہ اونٹ کی طرح کر ڈالا ہے اے حضور نے قبیلہ احس اور اس کے سواروں کے لئے دعا کی

۱۲۶۰۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ انس آپ کا خدمت گزار ہے اے حضور نے فرمایا کہ اے اللہ اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا، اس میں برکت عطا فرما

۱۲۶۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے شام نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو مسجد میں پڑھتے سنا تو فرمایا، اللہ فلاں پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلادیں، جو میں فلاں فلاں سورتوں سے بھول گیا تھا

۱۲۶۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی انہیں سلیمان نے خبر دی، انہیں ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تقسیم کی تو ایک شخص بولا کہ یہ ایسی تقسیم ہے کہ اس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی تو آپ اس پر غصہ ہوئے اور میں نے ناراضگی کے آثار آپ کے چہرہ مبارک پر دیکھے اور آپ نے فرمایا اللہ خوشی پر رحم کرے انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی تھی لیکن انہوں نے صبر کیا

۵۷۔ صبیح کی رعایت کے ساتھ دعا کرنا مکروہ ہے

۱۲۶۳۔ ہم سے یحییٰ بن محمد بن سکن نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن ہلال ابو حنیبلہ نے حدیث بیان کی ان سے ہارون مرقی نے حدیث بیان کی ان سے خیریت نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں سے (دین کی باتیں ہفتہ میں صرف

تَاخَرْتُهَا ثُمَّ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ مَا آتَيْتُكَ حَتَّى تَرْكَبَهَا يُثَلِّمُ الْبَحْلِلُ الْأَجْرَابِ قَدْ عَارِ لَاحِصٍ وَيَحِيلُهَا ۚ

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَبِيعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ تَأَلَّثُ أُمُّ سَلِيمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَ لَعَادُمِكَ قَالَ: اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِمَا عَظِيمَةً

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي السَّجْدِ فَقَالَ رَجِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا فِي صُورَةٍ كَذَا وَكَذَا ۚ

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَمَسَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذَا لَا يَقْسِمُهُ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجَدَ اللَّهُ مَا أَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ الْقَضْبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوَلَّى لَقَدْ أَذْكَرَنِي يَاكَرَمُ مِنْ هَذَا أَقْصَبَرُ ۚ

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الشَّجْعِ فِي الدُّعَاءِ ۚ

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَكَنٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ هَلَالٍ أَبُو حَنِيبَةَ حَدَّثَنَا هَارُونُ مُقْرِئٌ حَدَّثَنَا الثَّرْبِيُّ بْنُ الْغُرَيْبِ عَنْ يَكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَ النَّاسَ كُلَّ جَنَعَةٍ

مَثَرَةً فَإِنْ آتَيْتَ قَوْمَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرَتْ قَتَلَاثَ
مَثَرَاتٍ وَلَا قَبِيلَ النَّاسِ هَذَا الْقُرْآنُ وَلَا الْقَبِيلُ
فَإِنْ الْقَوْمَ وَهُوَ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقَطُّ
عَلَيْهِمْ فَتَقَطُّ عَلَيْهِمْ حَدِيثُهُمْ وَإِنْ أَنْفَرْتَ
قَادًا أَمْرًا فَهَذَا شُهُمٌ وَهُوَ يَشْتَهْوُهُ فَإِنْ ظَنَرَ
أَسْبَحَ مِنَ الدَّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنْ عَهِدْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ
إِلَّا ذَلِكَ بَعْنِي لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ الْاجْتِنَابُ ۝

ایک دن ہر جمعہ کو کیا کروا اگر تم اس پر تیار نہ ہو تو دوسرے، اگر تم زیادہ بھا کرنا
چاہتے ہو تو بس تین دن، اور لوگوں کو اس قرآن سے اکتانہ دینا، ایسا نہ
ہو کہ تم کچھ لوگوں کے پاس پہنچو، وہ اپنی باتوں میں مصروف ہوں اور تم پہنچتے
ہی ان سے اپنی بات بیان کرنے لگو اور ان کی آپس کی گفتگو کو کاٹ دو،
کہ اس طرح وہ اکتا جائیں، بلکہ ایسے مواقع پر تمہیں خاموش رہنا چاہیے
جب وہ تم سے کہیں تو تم بھی انہیں اپنی بات سناؤ دین کی اس طرح کہ وہ
بھی اس کے خواہش مند ہوں اور دعائیں سمیع کی رعایت کی طرف دھیان نہ
رکھنا اور اس سے پرہیز کرتے رہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور آپ کے صحابہ کو دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتے تھے، یعنی ہمیشہ اس سے پرہیز کرتے تھے ۝

۵۸۔ دعا عزم و یقین کے ساتھ کرنی چاہیے، کیونکہ

اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے ۝

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
الْخُبَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا
أَحَدُكُمْ فَلْيَعِزِّمْ الْمَسْئَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللَّهُمَّ
إِنْ شِئْتَ فَأَنْفَعْنِي فَإِنَّهُ مُسْتَكْبِرٌ لَهُ ۝

۱۲۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث
بیان کی انہیں عبدالعزیز نے خبر دی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو
عزم و یقین کے ساتھ کرے، اور یہ نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے عطا
فرما، کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے ۝

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اللَّهُمَّ أَمَا حَسْبِي
إِنْ شِئْتَ لِيَعِزِّمِ الْمَسْئَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرَ لَهُ ۝

۱۲۴۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان
سے مالک نے، ان سے ابوالزناد نے، ان سے الاعرج نے اور ان سے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی
شخص اس طرح نہ کہے کہ "اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے میری
معفرت کر دے، بلکہ عزم کے ساتھ دعا کرے، کہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے
والا نہیں ہے ۝

۵۹۔ بَابُ ۵۹۔ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يُعْجَلْ ۝

۵۹۔ بندہ جلد بازی نہیں کرتا تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے ۝

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ
أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ
يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجِبْ لِي ۝

۱۲۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے
خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں ابن ازہر کے مولا ابو عبیدہ نے اور انہیں
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ کی
دعا قبولی ہوتی ہے اگر وہ جلدی نہ کرے، کہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی،
اور میری دعا قبول نہیں ہوئی ۝

۶۰۔ دعائیں باعقوں کا اٹھانا، اور ابو موسیٰ اشعری

بَابُ ۶۰۔ رَفِيعُ الْأَيْدِي فِي الدَّعَاءِ ۝

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور اپنے ہاتھ اٹھائے تو میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے (اور کہا) اے اللہ! خالد نے جو کچھ کیا، میں اس سے اپنی برأت کرتا ہوں ابو عبد اللہ نے کہا اور اویس نے کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید اور شریک نے، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی:

۷۱۔ قبلہ کی طرف رخ کئے بغیر دعا:

۱۲۴۷۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کرو، کہ ہمارے لئے بارش برسائے (آں حضور نے دعا کی) اور آسمان براؤد ہو گیا اور بارش برسنے لگی۔ یہ حال ہو گیا کہ ہمارے لئے گھڑ تک پہنچا دشوار ہو گیا یہ بارش لگے جمعہ تک ہوتی رہی، وہی صاحب یا کوئی دوسرے صاحب اس جمعہ کو کھڑے ہوئے اور کہا کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ ایب بارش بند کر دے ہم تو ڈوب گئے، آں حضور نے دعا کی، کہ اے اللہ! ہمارے چاروں طرف کی بستیوں کو میراب کر، اور ہم پر بارش بند کر دے، چنانچہ بادل ٹوٹے ہو

۷۲۔ قبلہ رو ہو کر دعا کرنا:

۱۲۴۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عید گاہ استسقاء کی دعا کے لئے نکلے اور دعا کی، اور بارش کی دعا کی، پھر آپ قبلہ رو ہو گئے اور اپنی چلوں کو پلٹا:

۷۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے خادم کے لئے

وَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بِيَاضَ أَبْطِينِهِ. وَقَالَ ابْنُ عُمرَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، أَلَسْتُ بِأَبْرَأُ إِلَيْكَ وَمَا صَنَعَ خَالِدٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشُرَيْكٍ سَمِعَا أَنَسَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بِيَاضَ أَبْطِينِهِ:

باب ۷۱۔ الدُّعَاءُ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ:

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَجْزُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْطِبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذْ دُعِيَ اللَّهُ أَنْ يُسْقِنَا فَعَلِمْتَ السَّمَاءَ وَمُطَرًا حَقٌّ مَا كَادَ الرَّجُلُ يُصِلُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمْ تَزَلْ تَقْطُرُ إِلَى الْجُمُعَةِ لِلْقِبْلَةِ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْغَيْرُهُ فَقَالَ إِذْ دُعِيَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنَّا فَقَدْ عَرَفْنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا يُمَطِّرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ:

باب ۷۲۔ الدُّعَاءُ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ:

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ تَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْمَوْصِلِ يَسْتَسْقِي قَدْعًا وَاسْتَسْقَى ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلْبُ رِذَاءَةٍ:

باب ۷۳۔ دَعْوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِخَادٍ بِهِ يَطْوِي الْعُرُ

بِكُتْمَةٍ مَالِهِ

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا هَرَجِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسُ أَدْعُ اللَّهَ لَهُ، قَالَ أَلَيْسَ أَكْثَرُ مَالَهُ وَكَذَلِكَ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ

۱۲۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری والدہ نے کہا یا رسول اللہ انس کاپ کا خادم ہے اس کے لئے دعا فرمادیں۔ آنحضرت نے دعا کی کہ اے اللہ اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔

۱۲۶۷۔ پریشانی کے وقت دعا :

۱۲۶۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ابو العالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم ہے اور بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا پلنے والا ہے اور عظیم کا رب ہے"

۱۲۶۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ہشام بن ابی عبد اللہ نے ان سے قتادہ نے ان سے ابو العالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرب و پریشانی میں یہ دعا کرتے تھے "اللہ عظیم اور بڑا ہے سو کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے" اور وحیب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اسی طرح :

۱۲۶۵۔ سخت مصیبت سے پناہ :

۱۲۶۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے سمی نے حدیث بیان کی ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کی سختی، تباہی تک پہنچ جانے، فیصلہ کی برائی اور شتمت اعدا سے پناہ مانگتے تھے اور سفیان نے بیان کیا کہ حدیث میں تین صفت کا

باب ۴۱۔ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْكَرْبِ

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْعَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْعَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، وَقَالَ وَهَبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

باب ۴۲۔ التَّعَوُّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سَمِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسَوْعِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ، قَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيثُ

بیان تھا ایک میں نے بڑھادی تھی اور مجھے یاد نہیں کہ وہ ایک کلمہ کنسی
... صفت ہے ؟

۷۶۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کہ " اے
اللہ " رفیق اعلیٰ کے ساتھ ؟

۱۲۶۳۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے حدیث
ابن شہاب نے انہیں سعید بن المسیب نے اور مردہ بن زبیر نے بہت
سے اہل علم کی موجودگی میں خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار نہیں تھے تو فرماتے تھے،
جب بھی کسی نبی کی روح قبض کی جاتی ہے تو پہلے جنت میں اس کا
ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے اس کے بعد اسے اختیار دیا جاتا ہے (کہ چاہیں یا
میں رہیں یا جنت کے اپنے گھر میں) چنانچہ آنحضرتؐ جب بیمار تھے، اور
سر مبارک میری ران پر تھا اس وقت آپؐ پر نفوڑی دیر تک غشی طاری
ہوئی، پھر جب آپؐ کو اس سے افادہ ہوا تو چھت کی طرف مٹکی باز ہو کر
دیکھنے لگے، پھر فرمایا، اے اللہ رفیق اعلیٰ کے ساتھ! میں نے سمجھ لیا کہ اس
حضورؐ اب ہمیں اختیار نہیں کر سکتے، میں سمجھ گئی کہ جو حدیث اس حضورؐ
صحت کے زمانہ میں فرمایا کرتے تھے یہ وہی بات ہے۔ بیان کیا کہ یہ آنحضرتؐ

۷۶۷۔ موت اور زندگی کی دعا ؟

۱۲۶۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے قیس نے حدیث بیان
کی کہ ایک میں خواب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ نے سات
داغ (کسی بیماری کے علاج کے لئے) لگوائے تھے، آپؐ نے فرمایا کہ

۱۲۶۵۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہ
میں خواب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ نے اپنے پیٹ
پر سات داغ لگوائے تھے میں نے سنا کہ آپؐ کہہ رہے تھے کہ اگر نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور

ثَلَاثُ رِذَاتٍ أُنَادِي حَتَّى لَا أَدْرِي أَيُّهُنَّ حَيٌّ ۝

باب ۷۶۶۔ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى ۝

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ
قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَرُ
فَلَمَّا تَوَلَّى بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غَشِيَ
عَلَيْهِ سَاعِطٌ ثُمَّ آتَانِي فَاشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَيَّ
اسْتَشْفَفْتُ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى. قُلْتُ:
إِذَا لَا يَخْتَارُنَا وَعَلِمْتُ أَنَّكَ أَنْحَدَيْتُ الَّذِي
كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ، قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ
أَخْرُجُ كَلِمَةً تَكَلَّمُ بِهَا اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى ۝

کا آخری کلمہ تھا، جسے آپؐ نے کلمہ فرمایا کہ اے اللہ رفیق اعلیٰ کے ساتھ !

باب ۷۶۷۔ الدُّعَاءُ بِالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ ۝

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ خُبَابًا وَقَدْ اكْتَوَى
مَبْنَعًا قَالَهُ تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَهَانًا أَنْ تَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ۝

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا،

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ
أَتَيْتُ خُبَابًا وَقَدْ اكْتَوَى مَبْنَعًا فِي بَطْنِهِ فَسَمِعْتُهُ
يَقُولُ تَوَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَهَانًا أَنْ تَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ۝

اس کی ضرورت دعا کر لیتا ہے۔
۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْتَنِينَ أَحَدٌ مِنْكُمْ الْمَوْتَ يَصُغِرُ نَوَلٌ بِهِ إِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَتِّيًا يَلْمُوتُ فَلْيَقِلَّ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتْ التَّوْفَاةُ خَيْرًا لِي ۝

باب ۷۸۔ الدُّعَاءُ لِلْمُتَمَتِّينَ بِالْبَرَكَةِ -
 مُسْنِعٌ رَوَاهُمْ وَقَالَ أَبُو مُوسَى دُلِّيَ عَلَامٌ
 قَدْ دَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ الْجَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ بْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ دَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَنِي أَخِي وَجَعُوا فَسَمِعَ رَأْسِي دَوْعَالِي بِالْبُرْكََةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَدَّعْتِهِ ثُمَّ نَمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِيٍّ الْحَجَلَةِ شَانُونَ كے درمیان میں معنی جملہ عروسی کی گھنڈی کی طرح ۝

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ دَهَبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ مِنَ الشُّوقِ أَوَّلِي الشُّوقِ فَيَشْتَرِي اللَّطْعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ التَّرْبِيزِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُولَانِ أَشْرَكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبُرْكََةِ فَتَرَبُّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ ۝

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۱۲۷۶۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل نے خبر دی انہیں عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے، جو اسے ہونے لگی ہو، موت کی تمنا نہ کرے، اگر موت کی تمنا ناگزیر ہی ہو جائے تو یہ کہے کہ اے اللہ! جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے مجھے زہرہ رکھ اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے اٹھالے ۝

۷۸۔ بچوں کے لئے برکت کی دعا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے برکت کی دعا کی ۝

۱۲۷۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے حاتم نے حدیث بیان کی ان سے جعفر بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے صاحب بن زید سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میری خالہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرا یہ بھانجہ بیمار ہے چنانچہ آپ نے حضورؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا، اس کے بعد میں آپ کی پشت کی طرف کھڑا ہو گیا اور میں نے ہنر موت دیکھی، جو دونوں

۱۲۷۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابن دہب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو عقیل نے کہ انہیں ان کے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ بازار سے نکلتے تھے بازار جاتے تھے اور کھانے کی کوئی چیز خریدتے تھے پھر اگر ابن ربیعہ یا ابن عمر رضی اللہ عنہم کی ان سے ملاقات ہو جاتی تو وہ کہتے کہ ہمیں بھی اس میں شریک کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے برکت کی دعا کی تھی۔ بسا اوقات تو سواری پر بلند ہوا پورا کا پورا غلہ منافع میں آتا تھا اور وہ اسے گھر بھیج دیتے تھے ۝

۱۲۷۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوسعید

بن مسعود نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے خبر دی، آپ ہی وہ ہیں جن کے منہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی تھی، وہ اس وقت پہنچے تھے، انہیں کے منہ میں سے پانی نہ نکلے گا۔

۱۲۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچوں کو لایا گیا تو آپ ان کے لئے دعا کرتے تھے، ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا اور اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا پھر اسے حضور نے پانی منگایا اور پیشاب کی جگہ پر اسے ڈالا، کپڑے کو دھویا انہیں؛

۱۲۸۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعب بن جبرری انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ پر ہاتھ پھیرا تھا۔ انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک رکعت نماز وتر پڑھنے دیکھا تھا؛

۷۶۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا؛

۱۲۸۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعب نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی سیلی سے سنا کہا کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور فرمایا کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں تشریف لائے تو ہم نے کہا، یا رسول اللہ، یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کو سلام کس طرح کریں، لیکن آپ پر درود ہم کس طرح بھیجیں گے؟ ان حضور نے فرمایا کہ اس طرح کہو اے اللہ، محمد پر اپنی رحمت نازل کرو اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور پاک ہے؛ اے اللہ محمد پر اور آل محمد پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل کی بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور پاک ہے؛

۱۲۸۳۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابی حازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے عبد اللہ بن حباب نے ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا، یا رسول

خَدَّائِنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَعْبَانَ قَالَ اخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ رَبِيعٍ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِمَّنْ بِيَرِهِمْ؛

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْنِي بِالْيَضْبِيَانِ يَدْعُو لَهُمَا قَائِي بِصُتَيْ قَبِيلٍ عَلَى ثَوْبِهِ قَدَّ عَابِيَاءَ قَاتَبَعَهُ آيَا لَهُمْ يَفِيْلُهُ

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَنْهُ آتَاهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي دَقَاصٍ يُوتِرُ بِرُكْعَةٍ؛

۷۶۹۔ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

۱۲۸۲۔ اَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْكَعْبُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي يَسْلَى قَالَ لَقِيتُنِي كَعْبُ بْنُ جَرَّةٍ فَقَالَ اَلَا اُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ اَقُولُو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَيِيْدٌ مُّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَيِيْدٌ مُّجِيْدٌ؛

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّارُ وَرَدِي عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

اللہ، آپ کو سلام اس طرح کیا جاتا ہے لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجا جاتا ہے؟ اُن حضور نے فرمایا کہ اس طرح کہو ”اے اللہ اپنی رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی“

قُلْنَا يَا رَسُولُ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ تَكْفِيْفُ
نُصَلِّيْ قَالِ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى
وَمَا سُوْدِيْكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلِ
اِبْرٰهِيْمَ ؕ

۷۷۰۔ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور پر درود بھیجا جاسکتا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وصل علیہم ان صلاتکم سکن لہم“

بَابُ ۷۷۰۔ هَلْ يُصَلَّى عَلٰى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّی
اَللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ، وَقَوْلِ اَللّٰهُ تَعَالٰی وَصَلِّ
عَلَیْہِمْ اِنْ صَلَّاتُکُمْ سَکَنَ لَہُمْ ؕ

۱۲۸۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مروہ نے اور ان سے ابن ابی ادنیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص اپنا صدقہ لے کر آتا تو آپ فرماتے ”اللہم صل علیہ“ اے اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرما میرے والد بھی اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْوَةَ عَنْ ابْنِ ابْنِ اَدْنٰی قَالِ
كَانَ اِذَا اَتٰی رَاجِلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ
بِصَدَقَتِہِ قَالِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ قَاتَاكَ اَجِبْ
بِصَدَقَتِہِ فَقَالِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ ابْنِ اَدْنٰی ؕ
تو اُن حضور نے فرمایا کہ اے اللہ، آل ابی ادنیٰ پر اپنی رحمت نازل کر۔

۱۲۸۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے عبد اللہ بن ابی بکر نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمرو بن سلیم زرقی نے بیان کیا کہ مجھے ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ انھوں نے فرمایا کہ اس طرح کہو ”اے اللہ محمد، آپ کی ازواج اور آپ کی نسل پر اپنی رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، اور محمد کی ازواج اور ان کی نسل پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے ابراہیم پر برکت نازل کی، بلاشبہ تو ستودہ صفات پاک ہے“

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُسْلِمَہِ عَنْ مَالِکٍ عَنْ
عَنْ مَالِکٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ ابْنِ اَبْنِ بَكْرِ عَنْ اَبِیْہِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیِّ قَالِ اَخْبَرَنِی الْوُحَّیْدِ
السَّاعِدِیُّ اَنَّهُمْ قَالُوْا، یَا رَسُوْلُ اللّٰہِ کَیْفَ
نُصَلِّیْ عَلَیْکَ؟ قَالِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَآَزْوَاجِہِ وَذُرِّیَّتِہِ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ
وَبَارِکْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآَزْوَاجِہِ وَذُرِّیَّتِہِ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ ؕ

۷۷۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اے اللہ! اگر مجھ سے کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو اسے کفارہ اور رحمت

بَابُ ۷۷۱۔ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمْ مَنْ اَذِیْبَتْہُ فَاَجْعَلْہُ لَہٗ زَكَٰوَةً
وَرَحْمَةً ؕ

۱۲۸۶۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں سعید بن المسیب نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ قَالِ اَخْبَرَنِی یُوْنُسُ عَنْ ابْنِ شَہَابٍ
قَالِ اَخْبَرَنِی سَعِیدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ ابْنِ ہُرَیْرَہِ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

غلیہ وسلم سے سنا، اُس حضور نے فرمایا کہ اے اللہ! میں نے جس مومن کو بھی برا بھلا کہا ہو تو اس کے لئے قیامت کے دن اپنی قرین کا ذریعہ بنا دے۔

۷۷۲۔ فتنوں سے پناہ مانگنا،

۱۲۸۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کئے اور جب بہت زیادہ کئے تو اُن حضور کو ناراضی ہوئی، پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، آج تم مجھ سے جو بات پوچھو گے میں بتاؤں گا، اس وقت میں نے دائیں بائیں دیکھا تو تمام صحابہ میرے کپڑوں میں پیسے ہوئے زور سے تھے۔ ایک صاحب جن کا اگر کسی سے جھگڑا ہوتا تو انہیں ان کے باپ کے سوا اور کسی کی طرف دھتھرنے کے طور پر غصوب کیا جاتا تھا، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ اُس حضور نے فرمایا کہ مذاکرہ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کی اُس حضور کی ناراضگی کو دور کرنے کے لئے ہم اللہ سے راضی ہیں کہ وہ رب ہے اسلام سے کہ وہ دین ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ رسول ہیں ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اُس حضور نے فرمایا، آج کی طرح خیر و شر کے معاملہ میں میں نے کوئی دن نہیں دیکھا، میرے سامنے جنت اور دوزخ کی تصویر لائی گئی اور میں نے انہیں دیوار کے اوپر دیکھا، قتادہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت اس آیت کا ذکر کیا کرتے تھے، اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے متعلق نہ سوال کرو کہ اگر تمہارے سامنے واضح ہو جائے تو تمہاری تکلیف کا باعث ہوں؛

۷۷۳۔ لوگوں کے غلبہ سے پناہ؛

۱۲۸۸۔ ہم سے قتیبہ بن ساعد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن ابی عمر و مطلب بن عبد اللہ بن حنظل کے مولانے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ظہر رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اپنے یہاں کے لوگوں میں سے کوئی کچھ تلاش کرو جو میرے کام کر دیا کرے، چنانچہ ابو ظہر رضی اللہ عنہ مجھے اپنی

علیہ وسلم یقول، اَللّٰهُمَّ قَاتِلْنَا مُؤْمِنِي سَبِيَّتِهِ قَاتِلْ لَكَ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛

باب ۷۷۲۔ التَّعَوُّذُ مِنَ الْفِتَنِ؛

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

هَشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخْفَوْهُ الْمَسْئَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ، لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنَّتْهُ كَعْدُ فَبَجَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَأَفْ مَأْمُوسَةٍ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي، فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى التَّجَالَى يَدْعُو لِغَيْرِ آبَائِهِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ هَذَا قَوْمٌ ثُمَّ أَنشَأَ عُمَرُ فَقَالَ، رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا تَعَوُّذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا مَا آيَةُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطْرُ آتَاهُ مَوَارِدُ إِلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا وَمَا أَرَى الْعَارِضَ وَكَانَ قَتَادَةُ يَدُورُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُونِ عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ؛

باب ۷۷۳۔ التَّعَوُّذُ مِنْ غَلْبَةِ الرِّجَالِ؛

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْتَغُوا الْفِتْنَةَ لَنَا غُلَامًا مِنْ غُلَامِكُمْ يَخْذُ مِنِّي، فَخَرَجَ ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ يُرِدُّنِي وَرَأَى

فَكَنتُ أَخَذْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلَّمَا نَزَلَ فَكَنتُ أَسْمَعُهُ يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ
اعْزُزْ بَيْتَ الْهَمِّ وَالْغَزِيَّةَ وَالْعَجْزَةَ وَالْكَسَلَ
وَالْبُخْلَ وَالْجُبْنَ وَصَلِّ عَلَى السَّيِّدِ وَعَلْبَةِ الرَّجَالِ
فَلَمَّا أَذَلْ أَخَذْتُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلُ
بِصَفِيَّةَ بِنْتَ حِثِّي قَدْ حَارَّهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يَوْمِي
وَرَأَاهُ لَا يُعْبَأُ وَلَا أَوْ كَسَاءٍ ثُمَّ يُرِدُّهَا وَرَأَاهُ حَتَّى
إِذَا كُنَّا بِالْمَهْجَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطْعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي
فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَكَلُوا أَوْ كَانَتْ ذَلِكَ بِنَاءً هَاهُنَا
ثُمَّ أَقْبَلْتُ حَتَّى بَدَأَ اللَّهُ أَحَدًا قَالِ هَذَا أَجْبَلُ
يُجِبُنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ
قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعِزُّهُ مَا بَيْنَ يَمِينَيْهَا وَمِثْلُ
مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي
مَدِينِهِ وَمَسَاكِينِهِ

پر پیچھے بٹھا کر لے گئے۔ آنحضورؐ عجیب بھی گھر ہوتے تو میں آپؐ کی خدمت کیا کرتا تھا، میں نے سنا کہ آنحضورؐ یہ دعا اکثر پڑھا کرتے تھے، اے اللہ! یہی تیری پناہ مانگتا ہوں، غم و الم سے، بجز دکھ و رنج سے اور غم و الم سے اور بزدلی سے اور فرہنی کے بوجھ سے اور انسانوں کے غلبہ سے، میں ان حضورؐ کی خدمت کرتا تھا، پھر جب ہم خیبر سے واپس آئے اور آنحضورؐ المینس صیفہ بنت حمی رضی اللہ عنہا کے ساتھ واپس ہوئے آنحضورؐ نے انہیں اپنے لئے منتخب کیا تھا، آنحضورؐ نے ان کے لئے عبایا چادر سے پردہ کیا اور انہیں اپنی سواری پر پیچھے بٹھا لیا، جب ہم مقام صہبا پہنچے، تو آپؐ نے دتر خوان پر چلیس تیار کر لیا، پھر مجھے بھیجا اور میں کچھ صحابہ کو بلا لیا اور سب نے اسے کھایا، یہ آپؐ کی دعوتِ دلیمہ تھی اس کے بعد آپؐ اگے بڑھے اور احد پہاڑی دکھائی دی، آنحضورؐ نے فرمایا: یہ پہاڑی ہم سے محبت کرتی ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں آپؐ جب مدینہ منورہ پہنچے تو فرمایا، اے اللہ! میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان علاقہ کو اس طرح باحمت قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو

با حرمت قرار دیا تھا، اے اللہ! یہاں والوں کو برکت عطا فرما ان کے مدد میں اور ان کے صامع میں :

بِالتَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

١٢٨٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدِ بْنِ
خَالِدٍ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

١٢٩٠. حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ كَانَ سَعْدِيًّا مُرَبِّحِيًّا
وَيَذْكُرُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
كَانَ يَأْمُرُ بِهِنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُعْلِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَيْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى
أَمَارِئِ الْعُيُورِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا
يَعْنِي فِتْنَةَ الْمَدَاحِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۹۱۲۸۔ ہم سے حمید بنی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ام خالدہ رضی اللہ عنہا سے سنا (موسیٰ نے) بیان کیا کہ میں نے کسی سے نہیں سنا کہ ان کی بیان کی ہوئی حدیث سے مختلف کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے؟

۲۹۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی ان سے مصعب نے کہ سعد رضی اللہ عنہ پانچ باتوں کا حکم دیتے تھے اور انہیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ذکر کرتے تھے کہ اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ بدترین بڑھاپا مجھ پر طاری کر دیا جائے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، دنیا کے فتنہ سے، اس سے مراد جہاں کا فتنہ ہے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، قبر کے عذاب سے :

۱۲۹۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابو دائش نے، ان سے مروی نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ کے یہودیوں کی دو بوری عورتیں میرے پاس آئیں اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوگا، لیکن میں نے انہیں جھٹلایا اور ان کی تصدیق نہیں کر سکی، پھر وہ دونوں عورتیں چلی گئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے ۴۸ کی یا رسول اللہ دو بوری عورتیں تھیں، پھر میں نے آپ سے واقعہ کا ذکر کیا، انھوں نے فرمایا کہ انہوں نے صحیح کہا قبر والوں کو عذاب ہوگا اور ان کے عذاب کو تمام پوپائے سینے گے، پھر میں نے دیکھا کہ انھوں نے ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے:

۷۷۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ:

۱۲۹۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، عاجزی سے سستی سے، بزدلی اور بہت زیادہ بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائشوں سے۔

۷۸۔ گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا:

۱۲۹۳۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی، بہت زیادہ بڑھاپے گناہ اور فتنے سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے، اور دوزخ کا آزمائش سے اور دوزخ کے عذاب سے اور مالدار کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں محتاج کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال سے اور آزمائش سے اے اللہ! مجھ سے میرے گناہوں کو عرف اور ازلے کے پانی سے وھودے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے اور مجھ سے اور میرے گناہوں میں اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب میں

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَجُوزٍ أُنْ مِنْ عَجُزٍ يَهُودِيٍّ الْمَدِينَةِ فَقَالَتْ لِي: إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أَعْلَمْ أَنَّ أَصْدَقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَجُوزَيْنِ وَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: صَدَقَتَا إِنَّهُمَا يُعَذَّبُونَ عَذَابًا سَمِعَهُ النَّبِيُّ مِنْهُمَا، فَسَارَ آيَتُهُ بَعْدَ فِي مَلَائِكَةٍ لَا تَعُوذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

۷۹۔ التَّعَوُّدُ مِنَ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَوْتِ:

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكِسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَوَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَوْتِ:

۸۰۔ التَّعَوُّدُ مِنَ الْمَأْثِمِ وَالْمَقْرَمِ:

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكِسَلِ وَالْهَوَمِ وَالْمَأْثِمِ وَالْمَقْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغَنَى، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ غَيِّيَ خَطَايَايَ بِمَاءِ الْكَلْبِ وَالْبَرَدِ وَلَسْتُ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا قُفِنْتُ الشُّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّلَاسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ

خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدَتْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۖ
باب ۷۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
 سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمُو بْنُ أَبِي عَمِيرٍ وَقَالَ
 سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقَحْرِ وَالْحَزَنِ
 وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفَسَلِخِ الْمَدِينِ
 وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ۖ

باب ۷۸۔ التَّعَوُّذُ مِنَ الْبُخْلِ، الْبُخْلِ وَالْبُخْلِ
 وَاحِدًا، مِثْلُ الْحَزَنِ وَالْحَزَنِ ۖ
۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُعْتَمَدُ بْنُ الْمُشَنَّى حَدَّثَنِي
 عَنْدَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ
 عَنْ مَصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ يَأْمُرُ بِهَذَا الْعَمَلِ وَ
 يُحَدِّثُهُمْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ
 الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يُوَدَّ إِلَى أَرْضِي الْعُصْرُ وَأَعُوذُ بِكَ
 مِنْ فِتْنَةِ الْمَدَنِيَّاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۖ
باب ۷۹۔ التَّعَوُّذُ مِنَ أَرْضِي الْعُصْرِ
 أَرْضَانَا، اسْقَاطُنَا ۖ

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
 عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَصْعَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
 مِنَ الْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ
 مِنَ الْقَهْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ ۖ

باب ۸۰۔ الدَّعَاءُ بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجَعِ ۖ
۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ إِبْنِ عَنٍّ

۷۷۔ بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا ۖ

۱۲۹۴۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے
 حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمرو بن ابی عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ میں
 نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے
 اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، غم و الم سے، عاجزی، سستی
 بزدلی، بخل، قرض چڑھ جانے اور لوگوں کے غلبہ سے ۖ

۷۸۔ بخل سے پناہ مانگنا، بخل اور بخل ایک ہی ہیں،
 جیسے حزن اور حزن ۖ

۱۲۹۵۔ ہم سے محمد بن مشن نے حدیث بیان کی ان سے عند نے حدیث
 بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عمیر نے
 ان سے مصعب بن سعد نے اور ان سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ
 عنہ نے کہ آپ ان پانچ باتوں کا حکم دیتے تھے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا
 ہوں بخل سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، میں تیری پناہ مانگتا
 ہوں اس سے کہ ناکارہ عمر میں پہنچا دیا جاؤں میں تیری پناہ مانگتا ہوں
 دنیا کی آزمائش سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے ۖ
 ۷۹۔ ناکارہ عمر سے پناہ ۖ اراضنا ۖ اسقاطنا ۖ

۱۲۹۶۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے
 حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن مصعب نے انس بن مالک
 بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے
 تھے کہ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، تیری پناہ مانگتا
 ہوں بزدلی سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں، ناکارہ عمر سے اور
 تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے ۖ

۸۰۔ دعا، وبا اور پریشانی کو دور کرتی ہے ۖ

۱۲۹۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان
 نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد

نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ہمارے دل میں مدینہ کی ایسی ہی محبت پیدا کر دے جیسی تو نے مکہ کی محبت ہمارے دل میں پیدا کی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کے سحر کو جحفہ میں منتقل کر دے، اے اللہ ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

۱۲۹۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، انہیں ابن شہاب نے خبر دی انہیں عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر اکہ معظمہ میں میری عیادت کے لئے تشریف لائے، میری اس بیماری نے مجھے موت سے قریب کر دیا تھا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اخصفونہ مشاہدہ فرما رہے تھے کہ بیماری پہنچا دیا ہے اور میرے پاس مال و دولت ہے اور سوا ایک ٹرکی کے اس کا اور کوئی وارث نہیں کیا میں اپنی دولت کا دو تہائی صدقہ کر دوں؟ اس حضور نے فرمایا کہ نہیں! میں نے عرض کی، پھر آدمی کا کر دوں؟ فرمایا کہ ایک تہائی بہت ہے اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ میلانے پھر اس اور یقین رکھو کہ تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اور اس سے مقصود اللہ کی خوشنودی ہوئی ہو تو تمہیں اس پر ثواب ملے گا، یہاں تک کہ اگر تم اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ رکھو گے تو اس پر بھی ثواب ملے گا، میں نے عرض کی کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ اخصفونہ فرمایا کہ اگر تم پیچھے چھوڑ دیئے جاؤ اور پھر کوئی عمل کرو جس سے مقصود اللہ کی رضا ہوئی ہو تو تمہارا مرتبہ بلند ہوگا اور امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے اور کچھ تو میں تم سے فائدہ اٹھائیں گی۔ اور کچھ نقصان اٹھائیں گی اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو کامیاب فرما اور انہیں اٹے پاؤں واپس نہ کر، البتہ افسوس سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا ہے، سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر افسوس کا اظہار اس وجہ سے کیا تھا کہ ان کی وفات مکہ معظمہ میں ہو گئی تھی۔

عَاشَتْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَانْقُلْ خُتَمَهَا إِلَى جُحْفَةٍ أَلَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَةِ نَادٍ صَاعِنَا

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شُهَابٍ مِّنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: إِعَادِلِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِمَّنْ شَكُرِي أَشَقَيْتُ مِنْهَا عَلَى النَّبِيِّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغْ فِي تَرَوِيٍّ مِنَ الْوَجْعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ إِلَّا يَرْتَضِي إِلَّا أَمْتُ لِي وَاحِدَةً أَفَنَا تَقْدَرُ عَلَى مَا لِي؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَيَسْتَضِرُّ؟ قَالَ، أَلْثَمْتُ كَثِيرًا إِنَّكَ إِنْ قَدَّرَ وَرَسَلْتَ غَنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَأَنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجَرْتُ حَتَّى مَا تَجْعَلَ لِي فِي أَمْرَاتِكَ، قُلْتُ أَخْلِفَ بَعْدًا مُصَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَخْلَفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِذَا ارْزَدَدْتَ وَرَجَعْتَ وَرَفَعْتَ وَتَعَلَّكَ تَخْلَفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيَفْقُوكَ انْعَرُونَ أَلَّهُمَّ آمِنْ لِأَصْحَابِي هَجَرَتَهُمْ وَلَا تَوَدُّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَاسِئِ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ، قَالَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تَوَدُّ بِمَكَّةَ

نہ کر، البتہ افسوس سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا ہے، سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر افسوس کا اظہار اس وجہ سے کیا تھا کہ ان کی وفات مکہ معظمہ میں ہو گئی تھی۔

باب ۱۰۔ الاستعاذۃ من آزال العسر ومن فتنۃ الدنیا وفتنۃ الناری

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

۸۱۔ ناکارہ عمر، دنیا کی آزمائش اور دوزخ کی آزمائش سے پناہ مانگنا۔

۱۲۹۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں حید نے

الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مَصْعَبٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الْمَدْيَنَةِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ :

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْغُيُومِ
وَالْمَائِمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغَيِّ
وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ رَجَاءُ الْبَلَدِ وَالْمَقَرِّ
وَلِي قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُغْفِرُ الْغُيُومُ الْآبِيقُ
مِنَ الدَّكْسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ
كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ :

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
سَلَامُ بْنُ أَبِي مَطْلُحٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِشَةَ عَنْ خَالَتِهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ
النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغَيِّ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ
۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
سَلَامُ بْنُ أَبِي مَطْلُحٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِشَةَ عَنْ خَالَتِهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ :

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
سَلَامُ بْنُ أَبِي مَطْلُحٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِشَةَ عَنْ خَالَتِهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ :

خبر دی انہیں زائدہ نے انہیں عبد الملک نے انہیں مصعب نے اور
ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ
مانگو، جن کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے۔ اے
اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، تیری پناہ مانگتا ہوں بخل
سے، تیری پناہ مانگتا ہوں، اس سے کہ ناکارہ عمر کو پہنچوں تیری پناہ
مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے :

۱۳۰۰۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے
حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان
کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، ہستی سے
ناکارہ، بڑھاپے سے، قرض سے اور گناہ سے، اے اللہ! میں تیری پناہ
مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے، دوزخ کی آزمائش سے، قبر کے
عذاب سے مالدار کی بری آزمائش سے، محتاج کی بری آزمائش سے
اور مسیح و جال کی بری آزمائش سے اے اللہ! میرے گناہوں کو برف
اور ایلے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے پاک کر دے
جس طرح سفید کپڑے میل سے صاف کر دیا جاتا ہے، اور میرے
گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا فاصلہ مشرق و مغرب میں ہے
۱۳۰۱۔ مالدار کی آزمائش سے اللہ کی پناہ :

۱۳۰۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے سلام بن
ابی مطلع نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے
اور ان سے ان کی خالہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
پناہ مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، دوزخ کی آزمائش
سے، دوزخ کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کی آزمائش سے
اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مالدار
کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح و جال کی آزمائش سے :

۱۳۰۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابو معاویہ نے خبر دی انہیں
ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اے

اور تیرے عظیم فضل کا طلب گار ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے اور مجھے قدرت نہیں، تو علم والا ہے، مجھے علم نہیں اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے، میرے دین کے اعتبار سے میری معاشی اور میرے انجام کار کے اعتبار سے یا دعا میں یہ الفاظ کہئے فی عاجل امری واجلہ تو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے برا ہے میرے دین کے لئے میری زندگی کے لئے اور میرے انجام کار کے لئے یا یہ الفاظ فرمائے فی عاجل امری اجلہ تو اسے مجھ سے پھر دے اور مجھے اس سے پھر دے اور میرے لئے بھلائی مقدر کر دے جہاں کہیں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اس سے مطمئن کر دے (یہ دعا کرتے وقت) اپنی ضرورت کا یقین کر دینا چاہیئے،

۷۸۶۔ وضو کے وقت دعا :

۱۳۰۶۔ ہم سے محمد بن غلام نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا، پھر آپ نے وضو کیا۔ پھر اٹھ اٹھا کہ یہ دعا کی ۔ اے اللہ ! بعید او غامر کی مغفرت فرما میں نے اس وقت آں حضور کی بغل کی سفیدی دیکھی۔ پھر آپ نے دعا کی " اے اللہ قیامت کے دن اسے اپنی بہت سی مخلوق سے بلند مرتبہ پر رکھو "

۷۸۷۔ کسی گھائی پر چڑھتے وقت کی دعا :

۱۳۰۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر ان سے سلیمان نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب ہم کسی بلند جگہ پر پہنچے تو تکبیر کہتے آنحضرتؐ نے فرمایا لوگو! اپنے آپ پر رحم کرو، تم کسی پہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ تم تو اس ذات کو پکارتے ہو جو بہت زیادہ سننے والا ہے بہت زیادہ دیکھنے والا ہے پھر آں حضورؐ میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت زیر لب کہہ رہا تھا، " لا حول ولا قوۃ الا باللہ " آنحضرتؐ نے فرمایا، عبد اللہ بن عباس، کہو لا حول ولا قوۃ الا باللہ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ یا آں حضورؐ نے یہ فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت

لَمْ يَقُولِ اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْتَغِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَعِيْذُ بِقُدْرَتِكَ وَاسْتَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ يَا اَكْبَرُ تَقْدِيْرُ وَلَا اَقْدِيْرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَانْتَ غَلَامُ الْغِيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا الْاَمْرُ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَآخِرِهِ فَاَقْدِرْ لِّيْ وَارِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا الْاَمْرُ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَآخِرِهِ فَاصْرِ فُهِ مَعِيْ وَاصْرِ مَنِيْ عَنْهُ لَا قُدْرَ لِيْ الْخَيْرِ عِيْنُ كَانَ لَمْ رَقِيْنِيْ بِهٖ وَيَسْتَعِيْ حَاجَتَهٗ،

باب ۷۸۶۔ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْوُضُوْءِ :

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَآةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِيْ اِنِّيْ غَافِرٌ وَمَا اَيْتُ بِمِآءٍ اِنْطَبِهَ فَقَالَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قُوًى كَثِيْرًا مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ،

باب ۷۸۷۔ الدُّعَاءُ اِذَا عَلَا عَقَبَةً :

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبُوْبَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ مُوسَى رَافِعِيٍّ اَللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِسْتَقْبَحْنَا فَاَعْلَوْنَا كَبْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنْبُجُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاتَكَلَّمُوْا مَا عَوْنُكُمْ وَلَا غَايَبًا وَلٰكِنْ مَا عَوْنُ سَيِّئَاتِكُمْ يَمِيْنُ. ثُمَّ اَتَى عَلٰى وَاَنَا اَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ، يَا عَبْدُ اللَّهِ اِنْ تَبِيْسُ قُلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاتَّهَّاهَا كُنُوْا مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ اَوْ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، اَدْعُوا إِلَى اللَّهِ

باب ۸۸۷۔ اَلدَّعَاءُ اِذَا هَبَطَ وَاَدْيَا

فِيهِ حَدِيثُ جَابِرٍ

باب ۸۸۸۔ اَلدَّعَاءُ اِذَا اَمَّاوَسَفَرًا وَاَدْبَحَ

۸۸۷۔ کسی وادی میں اترتے وقت کی دعا اس باب میں

جابر رضی اللہ عنہ کی بھی حدیث ہے:

۸۸۸۔ سفر کا ارادہ کرنے کے وقت یا سفر سے واپسی

کے وقت دعا پڑھنے کا بیان:

۱۳۰۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تھے تو زمین سے ہر بلند چیز پر چڑھتے وقت یمن تکبیریں کہا کرتے تھے ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اتنا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے سلطانی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ سوئے ہیں تو برا کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور حمد بیان کرتے ہوئے اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندہ کی مدد کی اور تنہا تمام شکر کو شکست دی“

۸۸۹۔ شادی کرنے والے کے لئے دعا:

۱۳۰۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زیدی کا اثر دیکھا تو فرمایا، یہ کیا ہے؟ کہا کہ میں نے ایک عورت سے گھٹی کے برابر سونے پر شادی کی ہے اُن حضور نے فرمایا کہ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ولیمہ کرو، چاہے ایک بکری کا ہی ہو:

۱۳۱۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد شہید ہوئے۔ تو انہوں نے سات یا نوڑکیاں چھوڑی تھیں، درودی کو تعداد میں شبہ تھا پھر میں نے ایک عورت سے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، جابر کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں، فرمایا کنواری سے یا بیاہی سے؟ میں نے کہا کہ بیاہی سے، فرمایا کسی لڑکی سے کیوں نہ کی، تم اس سے کھلتے اور وہ تمہارا ساتھ کھلتی یا (اُن حضور نے فرمایا) کہ تم اسے ہنسائے اور وہ تمہیں ہنسائی

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ تَارِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ إِذَا أَقْبَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يَكْتَبِرُ

عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ

يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمَلِكُ

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَيُّبُونَ

تَأْتِبُونَ عَابِدُونَ لِيَوْمِنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ

وَحْدَهُ لَا تَنْفَرُ عَيْدُهُ وَتَهْوَمُ الْأَحْرَابُ وَحْدَهُ :

باب ۸۸۸۔ اَلدَّعَاءُ لِلْمُسْتَرْوِجِ :

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ مَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَشْرَ صَغُورَةً فَقَالَ : مَهْمَةً

أَوْ مَلَةً : قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَرَنِ نَوَاقٍ

مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ : بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوَلَمْ تَكُنْ بِشَاةٍ :

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ هَلَكْتُ أَبِي وَتَرَكْتُ سَبْعَ أَوْ لِسْعَ مَيَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ

امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتُ

يَا جَابِرُ ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ : بَكْرًا أَمْ ثَيْبًا ؟ قُلْتُ

ثَيْبًا قَالَ : هَلَّا جَارِيَةٌ تَمْلَأُ جَمْعًا تَلَامِيكَ أَوْ

تَمْلَأُ حَكْمًا وَتُضَاحِكُ ؟ قُلْتُ هَلَكْتُ أَبِي فَتَرَكْتُ

سَبْعَ أَوْ لِسْعَ مَيَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْيِيَهُنَّ بَعْدِي

میں نے عرض کی، میرے والد شہید ہوئے سات یا نو لڑکیاں چھوڑی ہیں اس لئے میں نے پسند نہیں کیا کہ میں ان کے پاس اپنی جیسی لڑکی لاؤں، چنانچہ میں نے ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی نگرانی کر سکے آنحضرتؐ نے فرمایا، اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ابن عیینہ اور محمد بن مسلمہ نے عمرو کے واسطے سے روایت میں "اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے" کے الفاظ نہیں کہے۔

باب ۱۱۱۔ مَا يَقُولُ إِذَا آتَىٰ أَهْلَهُ،

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحٍ عَنْ كُرَيْبٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَاتَّ أَهْلُهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بَارِئُ اللَّهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا شَيْئًا الشَّيْطَانُ وَجَتِبِ الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْنَا قِيَامَهُ إِنَّ يَقْدَرُ بَيْنَهُمَا وَكَذَلِكَ نَحْنُ فِيقَرًا شَيْطَانُ أَهْلًا

باب ۱۱۲۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَرَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

عَنْ عَبْدِ الْغَزِيِّ عَنْ الْأَسَدِ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ الدُّعَاءِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ جَاءَنَا عَذَابُ النَّارِ

باب ۱۱۳۔ التَّعَوُّذُ مِنَ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا كُرُوزَةُ بْنُ أَبِي الْعَفْرَاءِ

حَدَّثَنَا عَمِيْنَةُ بْنُ حَمِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مَعْدِي بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ تَرَفِيْعِي اللَّهِ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَذِهِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تَعْلَمُ الْكَلِمَةُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْعُزْبِلَةِ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ تُرَدِّيَ إِلَى آذَانِ الْعُرَى

۱۱۱۔ جب اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا دعا کہنی چاہئے

۱۱۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے سالم نے ان سے کریم نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے "اللہ کے نام سے اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو کچھ ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے دور رکھ" تو اگر اس صحبت کے نتیجہ میں کوئی اولاد مقدر میں ہوگی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۱۱۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "اے ہمارے

رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر

۱۱۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواث نے حدیث بیان کی ان سے عبد الغزی نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی "اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی (حسنہ) عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

۱۱۳۔ دنیا کی آزمائش سے پناہ

۱۱۳۔ ہم سے فروہ بن ابی المغیراء نے حدیث بیان کی ان سے عبیدہ بن جمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عبید نے، ان سے مصعب بن سعد بن ابی وقاص نے اور ان سے ان کے والد نے رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے، جیسے لکھنا سکھاتے تھے "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بخل سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ناکارہ عمر سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ؛

باب ۹۲ فَيَكُونُ رِثَاةً عَاقِبَةً

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مَنْذَرٍ حَدَّثَنَا

أَنَسُ بْنُ عَمِيٍّ عَنْ عِيسَى بْنِ عَمِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طَلَبَ حَتَّى إِذَا لَمْ يَخْبَلُ إِلَيْهِ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا

صَنَعَهُ، وَرَأَتْهُ دَعَا رَبَّهُ ثُمَّ قَالَ: أَشَعَرْتُ أَتَى

اللَّهُ قَدْ أَفْتَا فِيهِمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؛ فَقَالَتْ:

عَائِشَةُ: فَعَلَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؛ قَالَ: أَجَاؤُنِي

رَجُلَانِ تَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ سَائِسِي وَالْآخَرُ

عِنْدَ رَجُلِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: وَمَا دَجِعُ

الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّه؟ قَالَ: لَبِيدُ

بْنِ الْأَعْقَسِ، قَالَ فِيهِمَا: أَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُطَاةٍ

وَجِفَّ طَلْعَايَ، قَالَ فَايُنْ هُوَ؟ قَالَ فِي دُرَدَاتٍ،

وَدَرَدَاتٍ بِمُرِّي بَنِي زُرَيْقٍ قَالَتْ: فَأَتَاهَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ

فَقَالَ: وَاللَّهِ لَكُنَّ مَاءَ هَا نَعَاقَةَ الْحَيَا وَنَكَاةَ

تَحْلَمَا وَسُوءِ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ: فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهَا عَيْنَ الْبَيْتِ

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَمْ لَمْ أَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: أَمَا أَنَا فَقَدْ شَفَّاقِي اللَّهُ

وَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّرَ حَتَّى آتِيَ سِتْرًا زَادَ عَيْشِي

ابْنُ يُونُسَ وَآلِيئْتُ عَنْ هَتَاهُ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُبْحَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَدَامَا وَمَا دَسَاقِي الْحَدِيثَ؛

باب ۹۳ أَلَدُّ عَائِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَدُّهُمْ أَعْيَى عَلَيْهِمْ؛

۷۹۴۔ بار بار دعا کرنا،

۱۳۱۴۔ ہم سے ابراہیم بن غندر نے حدیث بیان کی ان سے انس

بن عیاض نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد

نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر جادو کیا گیا اور یہ کیفیت ہوئی کہ اس حضور سمجھنے لگے کہ فلاں کام آپ

نے کر لیا ہے حالانکہ وہ کام آپ نے نہیں کیا تھا، اور اس حضور نے اپنے

رب سے دعا کی تھی، پھر آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے اللہ نے مجھے دو بات

بتادی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا

یا رسول اللہ! وہ جواب کیا ہے؟ فرمایا میرے پاس دو دروازے اور ایک

میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کے پاس، پھر ایک نے اپنے

دوسرے ساتھی سے کہا، ان صاحب کے پیاری کیا ہے؟ دوسرے نے جواب

دیا ان پر جادو ہوا ہے پہلے نے پوچھا اس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا

لبید بن العصم نے، پوچھا کہ وہ جادو کس چیز میں ہے؟ جواب دیا ان

کنگھی پر کھجور کے خوشہ میں، پوچھا کہ وہ ہے کہاں؟ کہا کہ دران میں

اور دران بنی زریق کا ایک کنواں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان

کیا کہ پھر اس حضور اس کنویں پر تشریف لے گئے اور جب عائشہ رضی

اللہ عنہا کے پاس دوبارہ واپس آئے تو فرمایا، اللہ اس کا پانی تو مہندی

سے نچوڑے ہوئے پانی کی طرح تھا، اور وہاں کے کھجور کے درخت شیطان

کے سر کی طرح تھے، بیان کیا کہ پھر اس حضور تشریف لائے اور انہیں کنویں

کے متعلق بتایا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! پھر آپ نے انہیں نکالا

کیوں نہیں؟ اس حضور نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شفا دے دی ہے، اور

میں نے یہ پسند کیا نہیں کہ لوگوں میں ایک بری چیز پھیلا دوں، عیسیٰ

بن یونس اور لیث نے ہشام کے واسطے سے امانہ کیا ہے کہ ان سے

ان کے والد نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بنی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا ہے تو آپ مسلسل دعا کرتے رہے اور پھر پوری حدیث بیان کی،

۷۹۵۔ مشرکین کے لئے بددعا، ابن مسعود رضی اللہ

عنه نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا، اے

اللہ! میری مدد کیجئے! ایسے محط کے ذریعہ جیسا یوسف

علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ اور آپ نے بددعا کی اسے
اللہ بوجہ اہل کو پکڑ لیجئے“ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یہ دعا کی کہ اے
اللہ فلاں فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دے یہاں
تک کہ قرآن کی آیت ”لیس لك من الامر شئ“ نازل ہوئی“

۱۳۱۵۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں وکیع نے فہر دی
انہیں ابن ابی خالد نے کہا میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”احزاب“ کے لئے بددعا کی ”اے
اللہ کتاب کے نازل کرنے والے، حساب جلدی لینے والے“ احزاب کو
(مشرکین کی جماعتوں کو غزوہ احزاب میں) شکست دے، انہیں شکست
دیدے اور انہیں مہجور کر دے“

۱۳۱۶۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے
حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشا کی آخری رکعت
میں (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے تو دعائوں
پڑھتے تھے ”اے اللہ عیاش بن ابی ریعہ کو نجات دے اے اللہ ولید
بن ولید کو نجات دے اے اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دے اے اللہ
کمزور و ناقوان مومنوں کو نجات دے اے اللہ قیبا مضر پر اپنی بکری کو صحت
کہ دے اے اللہ وہاں ایسا تھپ پیدا کر دے جیسا یوسف علیہ السلام
کے زمانہ میں ہوا تھا“

۱۳۱۷۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاحوص
نے حدیث بیان کی ان سے عاصم نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم بھیجی جس میں شریک افراد
کو ”قرار“ (یعنی قرآن مجید کے عالم) کہا جاتا ہے۔ ان حضرات کو شہید
کر دیا گیا میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کسی چیز
کا اتنا غم ہوا ہو، جتنا آپ کو ان کی شہادت کا ہوا تھا، چنانچہ آنحضرت
نے ایک جیسے تک فجر کی نماز میں ان کے لئے بددعا کی اور کہا کہ ”نقیصہ
نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی“

يَسْبِقُ كَسْبِهِ يُوسُفَ وَ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بَابِي
جَهْدِي وَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ
أَلْحِنَّا مُلَانًا وَ قُلَانًا حَتَّى آتُرِلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَ كَيْعٌ
عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُزِيلَ الْكِتَابِ
سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ أَهْزِمْهُمْ وَ زَلِزِلْهُمْ

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ
سَمِعَ اللَّهُ لَيْسَ حَمْدٌ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ
وَمِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ قَبْلَ اللَّهُمَّ أَنْجِ عِيَاشَ
بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ
سَلَمَةَ بْنَ هَشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ طَائِفَتَكَ عَلَى مُضَرَ
اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سَيْنِينَ كَسَيْنِي يُوسُفَ

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا
أَبُو الْأَحْوَسِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً
يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ فَأَصِيبُوا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ
عَلَيْهِمْ فَقَبِلَتْ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَيَقُولُ إِنَّ
عَصِيَّةَ عَصَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ الْيَهُودُ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُونَ، اَلَسَّامُ عَلَيْكَ فَقَطَّطَتْ عَائِشَةُ
إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ، عَلَيْكُمْ اِسْلَامٌ وَاللَّعْنَةُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَهْلًا يَا عَائِشَةُ
إِنِّي اللَّهُ يُحِبُّ الزُّفَرِيَّ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ
اللَّهُ اذْكَرْ تَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ؟ قَالَ، أَوَلَمْ تَسْمَعِي
أَرَدَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ وَعَلَيْكُمْ؟

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَنَةِ فَقَالَ، مَلَأَ اللَّهُ
قُبُورَهُمْ وَبَيَّرَهُمْ نَارًا كَمَا تَسْخَرُونَ مِنْ صَلَاةِ
الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ

باب ۷۴۔ اَلْحَدَّثَاءُ لِمُشْرِكِيْنَ؛

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
أَبُو الْوَثَّانِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
دُوسًا قَدْ عَصَيْتُ وَأَنْتَ قَاذِرُ اللَّهِ عَلَيْهَا فَخَلَّتِ
النَّاسُ أَنَّهُ يَذْعُرُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَهْلِي
دُوسًا وَأَنْتَ بِمِثْلِهِ

باب ۷۵۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا
آخَرْتُ؛

حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عروہ نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو سلام کرتے تو کہتے اَلَسَّامُ عَلَيْکُمْ (آپ کو موت آئے) عائشہ
رضی اللہ عنہا ان کا مقصد سمجھ گئیں اور جواب دیا کہ "علیکم السلام
واللعنة" (تمہیں بھی موت آئے اور تم پر لعنت ہو) آنحضرت نے فرمایا
مٹھو، عائشہ اللہ تمام امور میں نرمی کو پسند کرتا ہے، عائشہ رضی اللہ
نے عرض کی، یا رسول اللہ، کیا آپ نے نہیں سنا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں،
آنحضرت نے فرمایا تم نے نہیں سنا کہ میں ان کو کس طرح جواب دیتا ہوں،
میں کہتا ہوں، "علیکم" (اور تم پر بھی)

۱۳۱۹۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے انصاری نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حسان نے حدیث بیان کی ان سے
محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی
ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ غزوہ خندق
کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آنحضرت نے
فرمایا ان کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے انہوں نے میں
"صلوة وسطیٰ" نہیں پڑھنے دی، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔
صلوة وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے۔

۷۴۔ مشرکین کے لئے دعا،

۱۳۲۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اسرج نے اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ طفیل بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول
اللہ، قبیلہ اوس نے نافرمانی اور سرکشی کی ہے آپ ان کے لئے بد دعا
کیجئے، لوگوں نے سمجھا آنحضرت نے ان کے لئے بد دعا ہی کریں گے لیکن ان
حضرت نے دعا کی کہ اے اللہ قبیلہ اوس کو ہدایت دے اور انہیں میرے
پاس آ بیج دے؛

۷۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا کہ "اے اللہ!
جو کچھ میں پہلے کرچکا ہوں اور جو کچھ بعد میں کروں گا اس
میں میری مغفرت فرما؛

۱۳۲۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے ان سے ابن ابی موسیٰ نے ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اے میرے رب! میری غلطیاں میری کمالات اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما۔ اور تو اس کا مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے اے اللہ میری کمفرت کر، میری غلطیوں میں، میرے بالا راہ اور بالا راہ کاموں میں اور میرے ہنسی مزاج کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہے اے اللہ میری ہی طرف سے ہے اے اللہ میری مغفرت کر ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں اور انہیں جو کروں گا اور جنہیں میں نے چھپایا اور جنہیں میں نے ظاہر کیا ہے تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اور عید اللہ بن معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے

ان سے ابو ہریرہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے :

۱۳۲۲۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے عید اللہ بن عبد الجبار نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیلی نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکر بن ابی موسیٰ اور ابو ہریرہ نے، اور میرا خیال ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اے اللہ میری مغفرت کر، میری غلطیوں میں میری نادانی میں، اور میری کسی معاملہ میں زیادتی میں، اور مجھ سے اسی کا زیادہ جاننے والا ہے اے اللہ میری مغفرت کر میرے ہنسی مزاج اور میری سنجیدگی میں اور میرے ارادہ میں، اور یہ سب کچھ میری ہی طرف سے ہے :

۷۹۸۔ اس گھڑی میں دعا کرنا جو جمعہ کے دن آتی ہے :

۱۳۲۳۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں ابو بکر نے خبر دی انہیں محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جسے اگر کوئی مسلمان اس حال میں پا

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي عَلَيْهَ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي غَطَايَا وَعُمْدِي وَجَهْلِي وَهَوْلِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي أَفْهَمَ اغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَتَّ وَمَا أَخْرَفْتُ وَمَا امْتَرَفْتُ وَمَا أَفْلَنْتُ أَنْتَ الْمُعْدِمُ وَأَنْتَ الْمُؤْتِمِرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَقَالَ عُيَيْنَةُ بْنُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جُرَيْجَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ جُرَيْجَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَوْلِي وَجَدِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي :

۱۳۲۳۔ بِاجِبِ الدُّعَاءِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ :

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَأَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُمُعَةٍ سَاعَةٍ لَا يَوَافِقُهَا

مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ خَيْرَ الْأَعْطَاةِ
وَقَالَ يَبْدُهَا قُلْنَا يَغْلِبُهَا يَوْهَدُهَا -

باب ۷۹۹۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لَنَا فِي الْيَهُودِ وَلَا يُسْتَجَابُ
لَهُمْ فِينَا،

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي مُثَيْبٍ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْيَهُودَ اتَّوَأَسَّتِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا الشَّامُ عَلَيْكَ قَالَ
وَعَلَيْكُمْ أَفَقَالَتْ عَائِشَةُ أَسَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ
اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ أَفَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَكَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ بِالْحَرِيقِ
وَالْمَلِكِ وَالْعُفَّةِ أَوِ الْفُخْشِ أَفَقَالَتْ أَوْلَمْ تَسْمِعْ
مَا قَالُوا؟ قَالَ أَوْلَمْ تَسْمِعِي مَا قُلْتُ مَا دُذْتُ
عَلَيْهِمْ فَيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِي -

باب ۸۰۰۔ الثَّامِنُ -

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا مَنَّ الْقَارِئُ مَا مَنُو فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَوَثُّونَ
فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينَتَهُ تَأْمِينُ الْمَلَائِكَةِ غُفْرَانَهُ
مَا تَقَدَّرَ مِنْ ذَنْبِهِ -

باب ۸۰۱۔ فَضْلِ التَّهْنِئَةِ -

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

لے کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو بھلائی وہ مانگے گا اللہ عنایت فرمائے
گا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور ہم نے اس سے یہ سب کچھ اخذ فرمایا
اس گھڑی کے منقرض ہونے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں -

۷۹۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ یہود کے

بارے میں ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں، لیکن ان
کی کوئی دعا ہمارے بارے میں قبول نہیں ہوتی -

۱۳۲۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب
نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابی ملیکہ
نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ یہود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا "اسام وعلیکم" اخذ فرمایا،
وعلیکم لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا "اسام علیکم وعلکم اللہ وفضلہ
علیکم" ان حضور نے فرمایا، ٹھہرو، عائشہ، ترم غوثی اختیار کرو اور سختی
اور بدکلامی سے پرہیز کرو۔ انہوں نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا کہ یہودی
کیا کہہ رہے ہیں، اخذ فرمایا، تم نے نہیں سنا میں نے انہیں کیا
جواب دیا۔ میں نے ان کی بات انہیں پر لوٹادی اور میری ان کے بارے میں
دعا قبول کی گئی اور ان کی میرے بارے میں نہیں سنی گئی -

۸۰۰۔ آئین کہنا -

۱۳۲۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، کہ زہری نے بیان
کیا کہ ہم سے حدیث سعید بن مسیب نے بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قرآن پڑھنے
والا آئین کہے تو تم بھی آئین کہو۔ کیونکہ اس وقت ملائکہ بھی آئین کہتے ہیں،
جس کی آئین ملائکہ کی آئین کے ساتھ ہوتی ہے اس کے پچھلے گناہ معاف
کر دیئے جاتے ہیں -

۸۰۱۔ لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت -

۱۳۲۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے
ان نے سہمی نے، ان سے ابوصالح نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو یہ دعا کی اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں، انہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے سلطانی ہے

عندہ کے واسطے سے کی۔ ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے،

باب ۸۰۲۔ فِیْضُ النَّبِیِّ

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حَطَّتْ خطاياهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

باب ۸۰۳۔ فَضْلُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُوَدَّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مِثْلُ النَّتِيِّ وَالْمَيْمَةِ

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَوْشَعُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ مَلَأَ يَدَيْكَ يَطْوُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الْأَذْكَرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَافَوْا هَلُمُّوا إِلَيَّ حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحْقُوقُهُمْ يَأْخُذُ بِهِمْ إِلَى اسْمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي قَالُوا يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيُجَيِّدُونَكَ

۸۰۲۔ سبحان اللہ کی فضیلت،

۱۳۲۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے سُمَی نے ان سے ابو صالح نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سبحان اللہ محمدی دن میں سو مرتبہ کہا اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں،

۱۳۲۸۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے، ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو کلمے جو زبان پر رکھے ہیں لیکن ترازو پر بھاری ہیں اور رحمان کو عزیز ہیں ”سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ عظیم“

۸۰۳۔ اللہ عزوجل کے ذکر کی فضیلت،

۱۳۲۹۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے،

۱۳۳۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے المشی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے فرشتے جو راستوں میں پھرتے بہتے ہیں اور اللہ کے ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں پھر جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں، جو اللہ کا ذکر کرتے ہوتے ہیں تو آواز دیتے ہیں کہ ”آؤ اپنی ضرورت کی طرف“ بیان کیا کہ پھر اپنے پرندوں سے ان کا احاطہ کر کے وہ آسمان دنیا کی طرف چلے جاتے ہیں بیان کیا کہ پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ اپنے بندوں کے متعلق ان سے بہتر جانتا ہے کہ یہ میرے بندے کیا کہتے

ہیں، وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح پڑھتے ہیں تیری بکریاں بیان کرتے ہیں، تیری گھڑیاں کرتے ہیں اور تیری بڑائی کرتے ہیں، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ پوچھا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ کہا کہ وہ خوب دیتے ہیں انہیں واللہ انہوں نے مجھے نہیں دیکھا ہے بیان کیا کہ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر ان کا اس وقت کیا حال، تو اجب وہ مجھے دیکھتے ہوئے موتے، بیان کیا وہ جواب دیتے ہیں اگر وہ تیرے دیدار سے مشرف ہونے تو تیری عبادت سب سے زیادہ کرتے، نیز بڑائی سب سے زیادہ بیان کرتے تیری تسبیح سب سے زیادہ کرتے، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا پھر وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ کہیں گے کہ جنت مانگتے ہیں، بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے جواب دیں گے، نہیں، واللہ اسے رب انہوں نے جنت دیکھی نہیں ہے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا ان کا اس وقت کیا عالم ہوتا، اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا، کہا کہ فرشتے جواب دیں گے کہ اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا تو وہ اس کے سب سے زیادہ خواہشمند ہوتے سب سے بڑھ کر اس کے طلب گار ہوتے اور سب سے زیادہ اس کے رند منہ ہوتے، بیان کیا کہ وہ کسی چیز سے پناہ مانگتے ہیں، بیان کیا کہ فرشتے جواب دینگے دوزخ سے، بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ پوچھے گا، کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ کہا کہ وہ جواب دیں گے، نہیں، واللہ انہوں نے جہنم کو دیکھا نہیں ہے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر اگر انہوں نے اگر اسے دیکھا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا، ایسا کیا کہ پھر وہ جواب دیں گے کہ اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو اس سے فرار میں سب سے آگے ہوتے اور سب سے زیادہ اس سے خوف کھاتے، بیان کیا کہ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی نفرت کیا، بیان کیا کہ اس پر ایک فرشتہ بول دے گا کہ ان میں فلاں بھی تھا، جو ان میں (ذاکرین) میں نہیں تھا بلکہ وہ کسی حرمت سے گیا تھا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ یہ (ذاکرین) وہ لوگ ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی ناسر اور نہیں رہتا، اس کی روایت شعبہ نے کی ان سے اعمش نے بیان کیا اور اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں دیا ہے اس کی روایت ہسین نے کی۔ ان سے ان کے والد نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے،

۸۴۴۔ لَّا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

۱۳۱۳۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں سلیمان بنی نے خبر دی انہیں ابو عثمان نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعرانی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھائی پر چڑھ رہے تھے۔ بیان کیا کہ ایک اور صاحب بھی ان کے ساتھ اس پر چڑھ گئے تو انہوں نے آواز دی اور بلند آواز سے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ" بیان کیا کہ اس وقت

قَالَ يَقُولُ، هَلْ مَرَّ أَتَى قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا كَرَأْتُكَ، قَالَ يَقُولُونَ كَيْفَ تَوَمَّ أَدْنَى؟ قَالَ يَقُولُونَ مَا أَوَّلَكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَسْبِيحًا وَكَثْرًا لَكَ تَسْبِيحًا، قَالَ يَقُولُونَ فَمَا يَسْتَعُونِي؟ قَالَ يَسْتَعِينُونَكَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ يَقُولُونَ دَهْلُ مَا أَدَهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ أَدَهَا قَالَ يَقُولُونَ فَكَيْفَ تَوَمَّ أَدْنَى؟ قَالَ يَقُولُونَ تَوَمَّ أَشَدَّ مَا أَدَهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا مَرْغَبَةً، قَالَ قَسَمَ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ الشَّيْءِ، قَالَ يَقُولُونَ وَهَلْ مَرَّ أَدَهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا مَرَّ أَدَهَا، قَالَ يَقُولُونَ فَكَيْفَ تَوَمَّ أَدَهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ تَوَمَّ أَدَهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ يَقُولُونَ فَأَشْهَدُكُمْ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ، قَالَ يَقُولُونَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فَلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْفِي بِهِمْ جَلِيسُهُمْ مَا وَادَّ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَكَثَمَ يَرْقَعُهُ. وَمَرَّ وَادَّ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

۸۴۴۔ قَوْلٌ لَّا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَلِيمَانُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَقْبَةِ آدَمَ فِي تَلْبِيَةِ قَالَ فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى قَرَفَ صَوْتَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

آنحضرت اپنے غم پر سوار تھے۔ ان حضور نے فرمایا کہ تم لوگ کسی بہتے اندر غیر حاضر کو نہیں پکارتے پھر فرمایا، ابو موسیٰ، یا فریاء، اے ابو عبد اللہ، کیا میں نہیں ایک کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے، ایمنہ نے عرض کی، ضرور اللہ فرمائی، فرمایا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ؛

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، قَالَ وَمَا سَوَّلَ اللّٰهُ صَلَاتِيْ اِلَيْهِ وَسَلَّمْ عَلٰى بَغْلِيَّتِهِ، قَالَ فَاَنْتُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ، يَا اَبَا مُوسٰى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِّنْ كَثْرِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ،

باب ۱۰۵۔ فِيْهِ مَا شَأْنُهُ سُبْحَانَ وَبِحَمْدِهِ

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاكَ مِنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَا دِيَّاهُ قَالَ، فِيْهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اِسْمًا مَّائَةً اَوْ وَاحِدًا لَا يُحْفَظُهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ ذُوْ رِيْحٍ اَبْوَحَرٍ،

باب ۱۰۶۔ اَلْمَوْعِظَةُ سَلَاةٌ بَعْدَ سَلَاةٍ

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُو حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيقٌ قَالَ لَنَا مِّنْظَرُ عَبْدِ اللّٰهِ اِذَا جَاءَ يَزِيْدُ بْنُ مَعَاوِيَةَ فَقُلْنَا اَلَا تَجْلِسُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَدْخُلْ فَلْخُزْجِ اِلَيْكُمْ صَاحِبُكُمْ وَاِلَّا جِئْتُ اَنَا فَجَلَسْتُ، فَخُزِجَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ اَخِذٌ بِبِيْدِهِ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَمَّا اِنِّيْ اَخْبَرُ بِمَا كُنْتُ وَلِكِنَّهُ يَمْنَعُنِيْ مِنَ الْخُرُوجِ اِلَيْكُمْ اَنْ مَّسَّ سَوْءُ اللّٰهِ صَلَاتِيْ اِلَيْهِ وَسَلَّمْ كَاَنِّيْ تَخَوَّلْتُ بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَسَرَاهِيَّتِهِ السَّامَةِ عَلَيْنَا؛

آنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وعظ و نصیحت کرنے میں اس کا خیال رکھتے تھے کہ کہیں ہم اکتانہ جائیں،

باب ۱۰۷۔ مَا جَاءَ فِي التَّوْقَاتِ وَآتَى لَا

عَيْنٌ اِلَّا عَيْنُ الْاٰخِرَةِ؛

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا اَلْحَكَمِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ ابْنُ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَاتِيْ اِلَيْهِ وَسَلَّمْ، اِنْعَمَتَانِ مَغْبُورٌ فِيْهَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ، قَالَ عَبَّاسُ الْعَبْرِيُّ

۸۰۵۔ ایک نام حامل کے سوا اللہ کے تلافی دوسرے نام ہیں؛

۱۳۳۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نے یہ حدیث ابوالزناد نے یاد کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے تلافی نام ہیں ایک کم سو، جو شخص بھی انہیں یاد کرے گا جنت میں جائے گا اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے؛

۸۰۶۔ وقفہ کے ساتھ وعظ و نصیحت؛

۱۳۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے ایش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے تھے کہ یزید بن معاویہ تا بقی اسے، ہم نے کہا، تشریف رکھیے، لیکن انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں اندر جاؤں گا اور تمہارے ساتھی (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو باہر لاؤں گا۔ اگر وہ نہ آئے تو میں ہی تنہا آ جاؤں گا۔ اور تمہارے ساتھ بیٹھوں گا، پھر عبد اللہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے، اور آپ یزید بن معاویہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ پھر تمہارے سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا میں تمہاری یہاں موجودگی کو خوب جانتا ہوں، لیکن تمہارے پاس باہر آنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وعظ و نصیحت کرنے میں اس کا خیال رکھتے تھے کہ کہیں ہم اکتانہ جائیں،

۸۰۷۔ دل میں نرمی و رقت پیدا کرنے والی احادیث

اودھ کہ زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے۔

۱۳۳۴۔ ہم سے حکم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ بن مسعود نے خبر دی، وہ ابو ہند کے صاحبزادے ہیں انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت عباس بخاری نے بیان کیا کہ ہم نے صفوان بن عیسٰی نے حدیث بیان کی،

ان سے عبد اللہ بن ابی ہند نے، ان سے ان کے والد نے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح :

۱۳۳۵۔ ہم سے محمد بن بشام نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے معاویہ بن قرق نے، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی زندگی نہیں پس تو انصار اور مہاجرین میں صلاح کو باقی رکھ :

۱۳۳۶۔ ہم سے احمد بن مقدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضیل بن یسکان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہیل بن سعدی رضی اللہ عنہ نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خندق کے موقع پر موجود تھے، آن حضور بھی خندق کھودتے تھے اور ہم سب منتقل کرتے تھے اور آن حضور ہمارے قریب سے گزرتے ہوئے فرماتے، اے اللہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہی ہے پس تو انصار و مہاجرین کی مغفرت کر۔ اس روایت کی متابعت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی :

۸۰۸۔ آخرت میں دنیا کی مثال، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، "بلاشبہ دنیا کی زندگی کھیل کو دے، اور زمین اور آس میں ایک دوسرے پر غرور کرنے اور مال و اولاد کو زیادہ کرنے کا نام ہے اس کی مثال اس بارش کی ہے جس کے بڑونے کفار کو لہجھالیا ہے پھر جب اس میں ابھار آتا ہے تو تم دیکھو گے کہ وہ زرد ہو چکا ہے۔ پھر وہ روند ڈالا جاتا ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے، اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی بھی ہے اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی ٹٹلی ہے :

۱۳۳۷۔ ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن ابی حازم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک کورسے جہنم دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے :

حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ :

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرْقَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ ، فَاصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ :

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَخْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَيَمْزُجُنَا فَقَالَ : اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ . فَاصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ ، تَابَعَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ :

باب ۸۰۸۔ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى : إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَأُهُ ثُمَّ يَهِيْجُ فَنَقْرَاءُ مُصَفَّرًا لَّهُمْ يَكُونُ حُطًّا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ :

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَوْضِعٌ سَوَّطِي فِي الْعَتَاةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَعْدُوَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مَرَاوَحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا :

باب ۸۰۹۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْنُ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّا غُرَبَاءُ أَوْ عَابِدُ سَبِيلٍ،
۱۳۳۸۔ **حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَبُو الْمُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ
سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ، كُنْ فِي الدُّنْيَا
كَأَنَّا غُرَبَاءُ أَوْ عَابِدُ سَبِيلٍ، وَكَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ
إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرُ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا
تَنْتَظِرُ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صَبْحِكَ لِرَبِّكَ وَمِنْ
حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ؛

باب ۸۱۰۔ فِي الْأَمَلِ وَطَوَلِهِ، وَقَوْلِ اللَّهِ
تَعَالَى: فَمَنْ نُحْزِرْ عَنْ النَّارِ وَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ
فَقَدْ قَازَا وَمَا الْعَيْوَةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ
الْعُرُورِ، أَوْ مَا هُمْ يَا كَلُوا وَيَسْمَعُوا وَيَكْتُمُونَ
أَلَا مَلَأْتُمْ قُتُوفَ يَعْلَمُونَ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي
الدُّنْيَا مَذْبُوحَةً وَأَمَّا تَعَلَّتِ الْغُرَّةُ مُقْبِلَةً
وَبِكُنْ وَاحِدَةً فِي مَنَاسِكُوتٍ فَكَلُوا مِنْ
أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا
فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَرَبِّ سَابٍ وَغَدًا حِسَابٌ
وَلَا تَعْلَمُ بِمَرْحُومِهِ، وَتَبَاعُدُهُ؛

۱۳۳۹۔ **حَدَّثَنَا** صَدَقَةُ بْنُ الْفُطَيْسِ
أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ سَرِيعٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَطًّا مَرَّتَعًا وَخَطًّا خَطًّا فِي الْوَسْطِ فَارْجَا مِنْهُ وَخَطًّا
خَطًّا مَرَّتَعًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ
الَّذِي فِي الْوَسْطِ وَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا الْجَلَدُ
فِيهِ قَطِيعٌ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَهَذَا

۸۰۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد دنیا میں اس طرح

ہو جاؤ جیسے تم مسافر ہو یا راستہ چلنے والے ہو؛

۱۳۳۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد الرحمن
ابو منذر طغافوی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان العمش نے بیان کیا
ان سے مجاہد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا، دنیا
میں اس طرح ہو جاؤ جیسے تم مسافر یا راستہ چلنے والے ہو، شام ہو جائے
تو صبح کے منتظر نہ رہو۔ اور صبح کے وقت شام کے منتظر نہ رہو بلکہ جو
عمل نیک کرنا ہے اسے اسی وقت کر لو اپنی صحت کو مرض سے پہلے غنیمت
جانو، اور زندگی کو موت سے پہلے؛

۸۱۰۔ امید اور اس کی درازی۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد پس
جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا، وہ
کامیاب رہا۔ اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کی ٹہنی ہے انہیں
چھوڑ دو کہ وہ کھاتے رہیں مرنے لگیں اور امید انہیں دھوکے
میں رکھتی ہے پس وہ عنقریب جان لیں گے۔ علی رضی اللہ
عنه نے فرمایا کہ دنیا پیٹھ پھرتی ہوئی چلی گئی اور آخرت سامنے
آگئی، انسانوں میں دنیا و آخرت دونوں کے اہل ہیں۔ پس تم
آخرت کے اہل ہو، دنیا کے اہل نہ بنو، کیونکہ آج تو کام ہی
کام ہے حساب نہیں ہے، اور کل حساب ہوگا اور عمل کا وقت
نہیں رہے گا۔ "بمَرْحُومِهِ" بمعنی مبادعہ؛

۱۳۳۹۔ ہم سے صدق بن فضال نے حدیث بیان کی انہیں یحییٰ نے بخبری
ان سے سفیان نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے
منذر نے ان سے ربیع بن خثیم نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوکھٹا خط کھینچا، پھر اس کے درمیان میں
ایک خط کھینچا جو چوکھے خط سے نکلا ہوا تھا اس کے بعد درمیان والے
خط کے اس حصے میں، جو چوکھے کے درمیان میں تھا، چھوٹے چھوٹے بہت
سے خطوط کھینچے اور پھر فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو
اسے گھرے ہوئے ہے اور یہ جو (بیچ کے خط کا حصہ) ہے یا باہر نکلا ہوا ہے

الْخَطَاةَ الصَّغَارَ الْأَعْرَاضَ فَإِنْ أَخْطَا هَذَا تَمَحَّشَهُ هَذَا وَإِنْ
أَخْطَا هَذَا تَمَحَّشَهُ هَذَا
۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ شَاهَمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَأَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطُوطًا
فَقَالَ هَذَا الْأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ
الْخَطُّ الْقَتَبُ ۝

باب ۱۱ مَن بَلَغَ سِتِينَ سَنَةً فَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ الْكِبَرَ
فِي الْعَمْرِ لِقَوْلِهِ: أَوَلَمْ نَحْمَدْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن
تَذَكَّرَ وَجَاءَهُ لَكُمْ الشَّيْخُ ۝

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَطَرٍ عَنْ شَاهَمٍ
عَنِ ابْنِ مَعْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَفَّارِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ
عَنِ ابْنِ مَرْثُومَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَعَدَّ اللَّهُ
لِي أَمْرِي آخِرًا أَجَلَهُ حَتَّى بَلَغَهُ سِتِينَ سَنَةً - تَابَعَهُ أَبُو
حَارِثٍ وَابْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ۝

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ
شَاغِلًا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ قَالَ الْكَلْبِيُّ
حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ
۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكْبُرُ بْنُ آدَمَ وَيَكْبُرُ
مَعَهُ أَشَدُّ حُبِّ الْمَالِ وَطُولِ الْعُمُرِ وَالْأَشْعَبُ
عَنْ قَتَادَةَ ۝

باب ۱۲ الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى
بِهِ وَجْهُ اللَّهِ فِيهِ
سَعْدٌ ۝

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا

وہ اس کی امید میں اور چھوٹے چھوٹے خطوط مشکلات میں پس انسان جب ایک مشکل سے
بچ کر نکلتا ہے تو دوسری پہنچتا جاتا ہے اور دوسری نکلتا ہے تو تیسری پہنچتی جاتا ہے
۱۳۴۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد
بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند
خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ امید ہے اور موت ہے انسان اسی حالت (امید و موت) میں پہنچنے
کی میں رہتا ہے کہ قریب والے خط (موت) ایک پہنچ جاتا ہے۔

۸۱۱۔ جو شخص ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر

کے بارے میں اس پر رحمت تمام ہوگی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ "کیا
تم تعین اتنی عمر نہیں دیتی کہ جو شخص ستر ہیبت حاصل کرنا چاہتا کر لیتا اور پھر راس و اوائیا۔

۱۳۴۱۔ ہم سے عبد السلام بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان
کی ان سے یونس بن عمر غفاری نے ان سے سعید بن سعید مقبری نے اور ان سے ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر عذ کے سلسلے میں حجت تمام
کروں جس کی موت کو مؤخر کیا ہوا تھا کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا اس روایت کی نسبت
ابو حازم اور ابن عثمان نے مقبری کے واسطے سے کی۔

۱۳۴۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوصفوان عبد اللہ بن سعید
نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے
سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضور نے فرمایا کہ بڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہر
جوان رہتا ہے دنیا کی محبت اور زندگی کی درازی کی امید لیتے ہیں کیا کہ مجھ سے یونس نے
حدیث بیان کی اور یونس ابن شہاب کے واسطے سے بیان کیا کہ مجھے سعید اور ابوسلمہ نے خبر دی۔

۱۳۴۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان
کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ
چیزیں اس کے اندر بڑھتی جاتی ہیں مال کی محبت اور عمر کی درازی اس کی دعا
شعبہ نے قتادہ کے واسطے سے کی۔

۸۱۲۔ ایسا کام جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

مقصود ہو۔ اس باب میں سعد رضی اللہ عنہ کی

روایت ہے :-

۱۳۴۴۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے

خبر دی، انہیں خبر دی ان سے نہری نے بیان کیا کہ مجھے محمود بن بربع نے خبر دی اور محمود اس یقین کا اظہار کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات خوب ان کے ذہن میں محفوظ ہے انہیں یاد ہے کہ آنحضرتؐ نے ان کے گھر کی ایک دُول میں پانی بے کرکلی کی مٹی انہوں نے میان کیا کہ عتبان بن مالک انساری رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا پھر بنی سالم کے ایک اور صاحب سے سنا۔ انہوں نے میان کیا کہ آنحضرتؐ میرے بیان تشریف دے اور فرمایا کوئی جہد جب قیامت کے دن اس حالت میں پیش ہو گا کہ اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو گا اور اس سے اس کا مقصود اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوگی تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو اس پر حرام کر دے گا۔

۱۳۴۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے سعید مقرر کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے سون بندے کاس کی کوئی مزیزہ چیز میں دینا سے اٹھالوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا کچھ نہیں ہے۔

۸۱۲۔ دنیا کی زینت اور اس میں ایک دوسرے سے آگے

بڑھنے سے بچنے کے متعلق احادیث

۱۳۴۶۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے اسماعیل بن ابی ہاشم بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی اور انہیں سور بن محرمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو بنی عامر بن عدی کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انہوں نے انہیں خبر دی کہ آنحضرتؐ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بحرن وہاں کا جزیرہ لانے کے لئے بھیجا، اُن حضورؐ نے بحرن والوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر علاوہ بن الحفری کو امیر مقرر کیا تھا جب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرن کا جزیرہ کا مال لے کر آئے تو انھارے ان کے لئے کئے متعلق پوچھا اور صبح کی نماز حضورؐ اکرم کے ساتھ پڑھی، اور جب آنحضرتؐ جانے لگے تو وہ آپ کے سامنے آگئے۔ آنحضرتؐ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ میرا خیال ہے ابو عبیدہ کی آمد کے متعلق تم نے سن لیا ہے اور یہ بھی کہ وہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ انھارے نے ہنسی کی

عَنْدُ اللَّهِ أَحْبَبْنَا مَعْمَرًا عَنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْمَرُ بْنُ الرَّبِيعِ دَرَّعَهُ مَحْجُورٌ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: دَعَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَوَاكَانٍ فِي دَارِ عَمْرِو قَالَ سَمِعْتُ عَتَبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثَعْلَةً أَحَدَ بَنِي سَلَمٍ قَالَ عَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ يَوَّارِي عَمْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَفِي بِهِ دَجَّةُ اللَّهِ الْأَحْرَمُ اللَّهُ عَالِمُ النَّارِ

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَا يَعْبُدُ الْمُؤْمِنُ عِنْدِي جَزَاءً إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّةً مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ اخْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ

بَابُ مَا يُحَدَّثُ مِنَ زِينَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيهَا

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْيَسُورَانَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرُوا أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ ثَوْبٍ كَانَتْ شَهَادَةً بَيْنَهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزِيرَتَيْهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالِحُ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعُلَاءَ ابْنَ الْحَضَرِيِّ فَقَدَّمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بَقُولِهِ قَوْمَانَهُ صَلَاحُ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْفَوَّتْ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ حِينَئِذٍ

[illegible][illegible]

مَوْضِعًا إِلَّا الشَّرَابُ ۖ
۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
 يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ قَالَ آتَيْتُ
 خُبَابَ وَهُوَ يَذْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ اإِنَّا أَصْحَابُ الَّذِينَ
 مَقْصُورٌ كَمْ تَنْفَقُهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا وَرَأَيْنَا أَصْبَنًا مِنْ
 بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا تَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا الشَّرَابَ ۖ

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ
 عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ خُبَابِ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ ۸۱۴۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ
 إِنِّي وَدَّعْتُ اللَّهُ هَٰذَا قَدْ تَخَرَّتْكُمْ الْحَيَاةُ
 الدُّنْيَا وَلَا يُغْنِي عَنْكُمْ يَاللَّهُ الْغُرُورُ إِنَّ الشَّيْطَانَ
 لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُوا
 حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۖ جَمَعَهُ
 سُفَرُ ۖ قَالَ مَجَاهِدُ الْغُرُورُ الشَّيْطَانُ ۖ

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
 شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيِّ
 قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
 أَخْبَرَهُ قَالَ آتَيْتُ عَنْهُ أَنَّهُ يَطْهَرُ وَهُوَ جَالِسٌ
 عَلَى الْمَقَاعِدِ تَوَضُّأً فَأَحْسَنَ التَّوَضُّعِ ۖ ثُمَّ قَالَ
 مَا آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضُّأً وَهُوَ
 فِي هَٰذَا الْمَجْلِسِ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّعِ ۖ ثُمَّ قَالَ مَنْ
 تَوَضَّأَ مِثْلَ هَٰذَا التَّوَضُّعِ ثُمَّ آتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ
 ثَمَّ كَعْتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ غُفْرَ كَهْ مَا تَقْدَرُ مِنْ دُنْيِهِ
 قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْتَرُّوا ۖ

بَابُ ۸۱۵۔ ذَهَابِ النَّفَالِطِ ۖ

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا
 الْأَوْعَاثُ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ

۱۳۵۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اپنے باغ کی چہار دیواری بنوا رہے تھے آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھی جو گزر گئے دینا نے ان کے اٹال میں سے کچھ بھی کی نہیں کی لیکن ہم نے ان کے بعد اتنا حاصل کیا کہ کڑی کے سوا ان کے رکھنے کی کوئی جگہ ہی نہیں ملتی ۖ

۱۳۵۳۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے العشاء نے، ان سے ابوداؤد نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ۖ

۸۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے لوگو! اللہ کا وعدہ حق ہے پس تمہیں دنیا کی زندگی دھوکہ میں نہ ڈال دے اور نہ کوئی دھوکہ کی چیز تمہیں اللہ سے غافل کرے، بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم اسے اپنا دشمن ہی سمجھو، وہ تو اپنے گردہ کو لاتا ہے کہ وہ جہنمی ہو جائے (سیر کی جمع) سفر ہے مجاہد نے فرمایا کہ الغرور سے مراد شیطان ہے ۖ

۱۳۵۴۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے محمد بن ابراہیم قرشی نے بیان کیا کہ مجھے معاذ بن عبد الرحمن نے خبر دی، انہیں ابن ابی انی نے خبر دی کہا کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے وضو کا پانی لے کر آیا آپ بیٹورے پر بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ نے اچھی طرح وضو کیا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ وضو کرتے دیکھا تھا آنحضرتؐ نے اچھی طرح وضو کیا پھر فرمایا کہ جس نے اس طرح وضو کیا اور سجدیں اگر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا میں نہ آجانا ۖ

۸۱۵۔ نیکوں کے گزر جانے کے بارے میں ۖ

۱۳۵۵۔ مجھ سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی ان سے ابوحازم نے حدیث بیان کی ان سے بیان نے، ان سے قیس نے بن ابی حازم

نے اور ان سے مروا اس اسلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نیک بندے کے بعد دیگرے گزر جائیں گے اور نہایت فرومایہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو اور کھجور میں سے پھینک دینے کے قابل چیزوں کی طرح کے، اللہ تعالیٰ ان کی ذرا بھی پروا نہیں کرے گا، ابو عبد اللہ نے کہا کہ ”حفالتہ“ اور مثالتہ“ بولا جاتا ہے (ایک ہی معنی میں)

۸۱۶۔ مال کی آزمائش سے بچنے کے متعلق اور اللہ تعالیٰ

کا ارشاد: ”بلاشبہ تمہارے مال و اولاد آزمائش میں“

۱۳۵۶۔ مجھ سے بخئی بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں ابو بکر نے خبر دی، انہیں حصین نے انہیں ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دینار و درہم کے غلام عمدہ ریشمی چادروں کے غلام تباہ ہوئے، اگر انہیں دیا جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر نہیں دیا جاتا تو ناراض رہتے ہیں :

۱۳۵۷۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے اور ان سے عطاء نے بیان کیا کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اُن حضور نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال کی دو واریاں ہوں تو وہ تیسری کا خواہشمند ہوگا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا ہے :

۱۳۵۸۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں خالد نے خبر دی کہا کہ میں نے عطاء سے سنا کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال (بھڑ بھڑی) کی پوری وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ اسے ویسی ہی ایک اور وادی مل جائے اور انسان کی آنکھ کو مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو اللہ سے توبہ کرتا ہے وہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں یہ قرآن میں سے ہے یا نہیں، بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ منبر پر کہتے سنا ہے :

۱۳۵۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن سلیمان ابن فضیل نے حدیث بیان کی ان سے عباس بن سہیل بن سعد نے بیان

عَنْ مَرْوَانَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَذْهَبُ الْقَالِحُونَ الْأَوَّلُ فَلَا ذَوْلَ وَتَبَعِي حَفَالَةٌ كَحَفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ الشَّرِّ لَا يُبَالِيهِمْ اللَّهُ بَالَةً، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يُقَالُ حَفَالَةٌ وَحَفَالَةٌ :

بَابُ ۸۱۶ - مَا يَتَّقِي مِنَ فِتْنَةِ الْمَالِ وَقَوْلُ:

اللَّهُ تَعَالَى: إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ :

۱۳۵۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَفْسٌ عَبْدٌ لِلْيَأْسِ وَاللَّامِ هُمُ وَالْقَيْطِفَةُ وَالْحَمِيمَةُ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ اللَّهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ :

۱۳۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَوْنَا كَانُوا بَنِي آدَمَ وَآدَمُ وَآدَمُ مِنْ قَالٍ تَزْتَعِي ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جُوفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا الشَّرَابُ وَيَتَوَبَّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ :

۱۳۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَوْنَا بَنِي آدَمَ مِثْلَ وَادٍ تَمَلَّا لَا حَبَّ أَتَلَهُ إِلَّا يَنِيهِ مِثْلُهُ وَلَا يَمْلَأُ عَيْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا الشَّرَابُ وَيَتَوَبَّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَا أَدْرِي مِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا، قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ :

۱۳۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْعَيْلِيلِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ

الْمُكْثَرِينَ هُمُ الْمَقْلُوتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ
 أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَتَقَعَ فِيهِ يَمِينُهُ وَشِئَانُهُ وَبَيْنَ
 يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ لَا دَوِيلَ فِيهِ خَيْرًا قَالَ فَتَشَيَّتُ
 مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي أَجْلِسْ هَهُنَا قَالَ فَاجْلِسْ
 فِي تَارِعِ حَوْلِهِ حِجَابَةٌ فَقَالَ فِي أَجْلِسْ هَهُنَا حَتَّى
 أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَاَنْطَلَقَ فِي الْخَوْرَةِ حَتَّى لَا أَرَاكَ
 فَلَبَثْتُ غَنِيً فَاَطَالَ اللَّبَثُ ثُمَّ رَأَيْتُ سَيِّعَتَهُ وَهُوَ
 مُتَعِيلٌ وَهُوَ يَقُولُ رَأَيْتُ سَوْدَ وَدَانَ دَلَى، قَالَ فَلَمَّا
 جَاءَ كَرَّمَ أَصْبَرَ حَتَّى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ
 فِدَاكَ مَنْ تَكْتُمُ فِي جَانِبِ الْعَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا
 يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا، قَالَ ذَلِكَ جَبْرِئُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 عَوَّضَ لِي فِي جَانِبِ سَوْدَ الْخَوْرَةِ قَالَ: بَشِّرْ أُمَّتَكَ
 إِنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُسْرِكَ بِلِلِّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ
 قُلْتُ يَا جَبْرِئُ! وَإِنْ سَوْدَ وَإِنْ دَلَى قَالَ نَعَمْ، قَالَ
 قُلْتُ وَإِنْ سَوْدَ وَإِنْ دَلَى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ
 الْخَمْرَ قَالَ النُّصْرَا اخْبَرْنَا شُعْبَةَ وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ
 بَنِ أَبِي ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشِيُّ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَرْفُوعٍ حَدَّثَنَا
 زَيْدُ بْنُ دُهَيْبٍ بِهَذَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَا هَذَا حَدِيثُ أَبِي
 صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّهْدَاءِ مُرْسَلٌ لَا يَصَحُّ أَنَّمَا أَرَدْنَا
 لِلْعَرَّةِ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي دَرٍّ قِيلَ لِي فِي عَبْدِ اللَّهِ
 حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الدَّهْدَاءِ، قَالَ
 مُرْسَلٌ أَيْضًا لَا يَصَحُّ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي دَرٍّ
 قَالَ أَضْرِبُوا عَلَيَّ حَدِيثَ أَبِي الدَّهْدَاءِ هَذَا إِذَا مَاتَ
 قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِنْدَ الْمَوْتِ ۝

ساتھ چلتا رہا اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ہو لوگ (دنیا میں) زیادہ مال و
 دولت جمع کئے ہوئے ہیں قیامت کے دن وہی کم مایہ ہوں گے سوا ان کے
 جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور انہوں نے اسے دائیں بائیں اگے پیچھے
 خرچ کیا ہو اور اسے بھلے کاموں میں خرچ کیا ہو! بیان کیا کہ پھر میں تھوڑی
 دیر تک آنحضرت کے ساتھ چلتا رہا، ان حضرات نے فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ یہاں
 کیا کہ ان حضرات نے مجھے ایک ہموار زمینی پر بٹھا دیا جس کے چاروں طرف
 پتھر تھے اور فرمایا ہمیں اس وقت تک بیٹھے رہو جب تک میں تمہارے پاس
 لوٹ کے آؤں، بیان کیا کہ پھر ان حضرات پتھر ملی زمین کی طرف چلے گئے اور
 نظروں سے اوجھل ہو گئے آپ وہاں رہے اور دیر تک وہیں رہے پھر میں نے
 آپ سے سنا آپ یہ کہتے ہوئے تشریف لا رہے تھے چاہے چوری کی چاہے
 زنا کی ہو! بیان کیا کہ جب ان حضرات تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکا
 اور میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی، اللہ آپ پر قرآن کرے، اس پتھر ملی
 زمین کے کنارے آپ کس سے گفتگو فرما رہے تھے میں نے تو کسی دوسرے
 کو آپ سے گفتگو کرتے دیکھا نہیں تھا! ان حضرات نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام
 تھے پتھر ملی زمین (عرہ) کے کنارے مجھ سے ملے اور کہا کہ اپنی امت کو خوشخبری
 سنا دو، کہ جو بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرتا
 ہو گا تو وہ جنت میں چلے گا، میں نے عرض کی اے جبرئیل، خواہ اس نے چوری
 کی ہو اور زنا کی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی، خواہ
 اس نے چوری کی ہو، زنا کی ہو؟ کہا کہ ہاں، خواہ اس نے شراب ہی پی ہو۔
 فقر نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی (کہا) اور ہم سے حبیب بن ابی ثابت،
 الحکمش اور عبد العزیز بن رفیع نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے
 حدیث بیان کی، یہی حدیث، ابو عبد اللہ نے کہا کہ ابوصالح کی حدیث بواسطہ
 ابو درداء رضی اللہ عنہ مرسل ہے صحیح نہیں ہے ہم نے اسے اس لئے بیان کیا
 کہ معلوم ہو جائے، صحیح ابو درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، ابو عبد اللہ سے (امام

بخاری) پوچھا گیا کہ عطاء ابن یسار کی بواسطہ ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا کہ وہ بھی مرسل ہے اور صحیح نہیں
 ہے، صحیح ابو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے اور کہا کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اتنا اضافہ اور کر لو کہ یہ حکم اس وقت ہے جب مرتے وقت
 کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا، اور ثابت ہو گیا تو جنت میں جائے گا

سہ امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ زانی اور جو مسلمان کے جنت میں داخل ہونے کی جو تصریح حدیث میں ہے اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ بہر حال
 وہ جنت میں داخل ہو گا، بلکہ مقصد یہ ہے کہ اگر مرنے سے پہلے اس نے توبہ کر لی تو جنت میں داخل ہو گا، لیکن بعض علماء نے اس کا مفہوم یہ بیان

۸۲۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ مجھے یہ پسندینے سے کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر لونا ہو۔

۱۳۶۳۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ارشاد کیا کہ میں نے بیان کیا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے پتھر لیے علاقہ میں چل رہا تھا اسی دوران احد پہاڑ ہم کے سامنے آگیا انھوں نے دریافت فرمایا ابو ذر! میں نے عرض کی حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا، مجھے اس سے بالکل خوشی نہیں ہوئی کہ میرے پاس اس حد کے برابر لونا ہو اور اس پر دن اس طرح گزر جائیں کہ اس میں ایک دینار بھی بقمہ نہ جائے سو اس تھوڑی سی رقم کے جو میں قرظ کی ادائیگی کے لئے رکھ چھوڑوں بلکہ میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح خرچ کر اپنی دائیں طرف سے بائیں طرف سے اور پیچھے سے پھر آں حضور چلتے رہے اس کے بعد فرمایا زیادہ مال رکھنے والے ہی قیامت کے دن کم ماہ ہوں گے سو اس شخص کے جو اس مال کو اس طرح دائیں طرف سے، بائیں طرف سے اور پیچھے سے خرچ کرے اور ایسے لوگ کم ہیں پھر مجھے فرمایا، یہیں ٹھہرے رہو، یہاں سے اس وقت تک نہ جانا جب تک میں داپس نہ آجاؤں پھر آں حضور رات کی تاہی میں چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے اس کے بعد میں نے آواز سنی جو بلند تھی، مجھے ڈر لگا کہ کہیں آں حضور کو کوئی دشواری پیش آگئی ہو، میں نے آں حضور کی خدمت میں پہنچنے کا ارادہ کیا لیکن آپ کا ارشاد یاد آگیا کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، جب تک میں آں جاؤں، چنانچہ جب تک آں حضور تشریف نہیں لائے میں وہاں سے نہیں ہٹا، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی تھی مجھے خطرہ بھی محسوس ہوا لیکن پھر آپ کا ارشاد یاد آیا، آں حضور نے دریافت فرمایا کہ تم نے سنا تھا؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ اور انہوں نے کہا کہ آپ کی امت کا جو شخص اس حال میں مر جائے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو جنت میں جائے گا، میں نے پوچھا، خواہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں زنا اور چوری ہی کیوں نہ کی ہو؟

باب ۸۲۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُحِبُّ أَنْ يَكُنِيَ مِثْلُ أَحَدٍ دَهَبًا

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ دَهَبٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَرَّةِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أَحَدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَلُكْتُ بَنِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا يَسْتَوْفِي آتٍ عِنْدِي مِثْلُ أَحَدٍ هَذَا دَهَبًا تَمْضِي عَلَى ثَلَاثَةِ دِينَارٍ مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْئًا رُصِدَ لِأَيِّدِينَ إِلَّا أَنَا أَقُولُ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ثُمَّ مَشَى فَقَالَ إِنَّ الْكَثْرَيْنَ هُمُ الْأَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ أَثَرُ قَالَ لِي مَكَانَاتٍ لَا تَبْرَحُ حَتَّى آتِيكَ ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادٍ أَلْبَلِ حَتَّى تَوَارَى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدَارُ تَفْعَةٍ فَتَخَوَّفْتُ أَنِّي يَكُونُ قَدْ عَرَضَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَدْتُ أَنْ أَتِيَهُ فَكَذَرْتُ قَوْلَهُ لِي لَا تَبْرَحُ حَتَّى آتِيكَ فَلَمَّا أَبْرَحُ حَتَّى آتَانِي، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ فَكَذَرْتُ لَهُ فَقَالَ : وَهَلْ سَمِعْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَلِكَ جِبْرِيلُ آتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يَشْرِكُ بِإِلَهِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَفَقُلْتُ وَأَنْ تَرَانِي وَأَنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ تَرَانِي وَإِنْ سَرَقَ :

کا جو شخص اس حال میں مر جائے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو جنت میں جائے گا، میں نے پوچھا، خواہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں زنا اور چوری ہی کیوں نہ کی ہو؟

بقیہ ۔ کہ مقصد یہ ہے کہ اگر مسلمان گنہگار رہے تو گناہوں کی سزا کے بعد جنت میں جائے گا گویا کفار سے مقابلہ دکھانا مقصود ہے، لو کہ آخر کبھی جنت میں نہیں جاسکتا۔ اس کے برخلاف کلمہ گو ضرور جنت میں جائے گا، اور اگر وہ گنہگار ہے تو بھی جائے گا، اپنے گناہوں کی سزا پالنے کے بعد بہر حال مسلمان آخر الامر جنت میں ضرور جائے گا۔ جب کہ منکر کبھی نہیں جاسکتا :

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ وَدِقَالٍ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَوْحَرِيْرَةٌ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ كَانَتْ بِلَى مِثْلُ أَحَدٍ دَهَبًا لَسَرَفِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا وَرَضْتُ لَأَسْأَلَهُ بَيْنَهُمَا"۔
 ۱۳۶۵۔ مجہد سے احمد بن حنبل نے حدیث بیان کی کہ ان سے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس اچھا بھارے کے برابر بھی سونا ہو تو مجھے اس میں خوشی ہوگی کہ تین دن بھی مجھ پر اس حال میں نہ گزرنے پائیں کہ اس میں میرے پاس کچھ بھی باقی بچے، سوا اس معمولی رقم کے جو میں وقف کی ادائیگی کے لئے رکھ لوں۔

باب ۸۲۱۔ الغنی غنی النفس وقول الرسول (ص) "لَوْ كَانَتْ بِلَى مِثْلُ أَحَدٍ دَهَبًا لَسَرَفِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا وَرَضْتُ لَأَسْأَلَهُ بَيْنَهُمَا"۔
 ۸۲۱۔ سرمایہ داری تو دل کی سرمایہ داری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے کارشاد ایچوں ان ماتمدم من مال ونبینہ کے علاوہ شادی خداوندی "من دون ذلک حم لہا عالمون" ابن عتبہ نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ انہوں نے کیا نہیں لیکن وہ ضرور کریں گے۔

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ الْغَنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْمَغْنَى عَنِ النَّفْسِ"۔
 ۱۳۶۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی ان سے حصین نے حدیث بیان کی ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمایہ داری نہیں ہے کہ سامان زیادہ ہوں، بلکہ سرمایہ داری غنی النفس ہے کہ دل بے نیاز ہو۔

باب ۸۲۲۔ فضل الفقير وقول الرسول (ص) "لَوْ كَانَتْ بِلَى مِثْلُ أَحَدٍ دَهَبًا لَسَرَفِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا وَرَضْتُ لَأَسْأَلَهُ بَيْنَهُمَا"۔
 ۸۲۲۔ فقر کی فضیلت وقول الرسول (ص) "لَوْ كَانَتْ بِلَى مِثْلُ أَحَدٍ دَهَبًا لَسَرَفِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا وَرَضْتُ لَأَسْأَلَهُ بَيْنَهُمَا"۔

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ الشَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ: "مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَارِسٌ، مَا أَيْكَ فِي هَذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَشْرَافِ الثَّمَانِ، هَذَا وَاللَّهِ حُرِّيٌّ إِنْ خَطَبْتُ أَنْ تُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَيْكَ فِي هَذَا؟ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ مِّنْ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ"۔
 ۱۳۶۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ ابن العزیز نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے تو ان حضور نے ایک دوسرے صاحب سے جو آپ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، پوچھا کہ ان صاحب اگر ان کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ معزز لوگوں میں سے ہیں۔ اور بخدا یہ اس قابل ہیں کہ اگر یہ پیغام نکاح بھیجیں تو ان سے نکاح کر دیا جائے، اگر یہ سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔ بیان کیا کہ ان حضور اس پر خاموش ہو گئے اس کے بعد ایک دوسرے صاحب گزرے ان حضور نے ان سے اس مرتبہ ان کے متعلق دریافت

ہذا جوتی اِنْ عَطَبَ اَنَا لَا يُنْكِرُ وَاَنْ شَفَعَ
 اَبْنُ زَيْدٍ فَهِيَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَا يَسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا اخِي
 وَنَحْنُ جُلُوسٌ بِالْأَمْرِ مِنْ مِثْلِ هَذَا
 ان حضور نے اس کے بعد فرمایا یہ شخص (غریب) اسی کے (ایمیر) جیسے دنیا بھر کے انسانوں سے بہتر ہے

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ وَابْنُ جَدِّ شَا شُعْبَانُ
 حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قَالَ عَدْنَا
 خُبَابًا فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَوْبًا وَجِبَةَ اللَّهِ فَوَقَعَ آخِرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ
 مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ آخِرٍ وَلَا مِنْهُمْ مُصَقِّبٌ نَحْنُ
 قِيلَ يَوْمَ آخِرِهِ وَسَرَّكَ رُبُّكَ فَإِذَا غَطَيْنَا مَرَّاسِعَهُ
 بِلَهْمٍ رَخِيَّةٍ وَلَا إِذَا غَطَيْنَا رِجْلَيْهِ بِلَهْمٍ مَرَّاسِعِهِ
 فَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلًا نَحْنُ
 لَأَسْمَهُ وَنَجْعَلُ عَلَى رِجْلَيْهِ مِثْلَهُ إِذَا خَرَّ وَمِنَّا مَنْ
 لَمْ يَفْعَلْ لَمْ يَفْعَلْ فَمِنْهُمْ مِثْلُهُمْ

۱۳۶۸۔ ہم سے حمید بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے علی بن ابی حمزہ نے بیان کی ان سے انس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو ذرؓ سے سنا کہ ہم نے نبیؐ کے ساتھ ہجرت کی، چنانچہ ہمارا اجر اللہ کے ذمہ رہا۔ پس ہم سے کوئی تو گزر گیا اور ہمارا (اجر) اس دنیا میں نہیں لیا، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ انہی میں سے تھے آپ جنگ احدہ کے موقع پر شہید ہوئے تھے اور ایک چادر چھوڑی تھی اس چادر کا آپ کو کفن دیا گیا تھا، اس چادر سے ہم اگر آپ کا سر ڈھکتے تو آپ کچھ پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا تھا، چنانچہ آنحضورؐ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھک دیں اور پاؤں پر ازخراش والدین اور ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کی طرف دنیا میں براہروی اور وہ اپنی کمائی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ
 بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَفْصِينَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 أَطْلَعْتُ لِي لِمَنْ يَخْرُجُ قَرِيبًا أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءُ
 وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ قَرِيبًا أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْبُغَاةُ
 أَبُو ذَرٍّ وَغَرِيبٌ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَجْهٌ لِي
 فِي بَاطِنِهِ عَيْنٌ ابْنُ عَمْرِو بْنِ حَفْصِينَ
 ۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَسْتُ بِأَكْبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ عَلَى خُرَيْبٍ حَتَّى مَلَأَ دُمَا أَعْيُنُهُ خُرَيْبٌ
 قُبَاعَتِي مَاتَ

۱۳۶۹۔ ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے مسلم بن زید نے حدیث بیان کی ابو جعفر نے حدیث بیان کی عمار بن حنفیہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو ذرؓ نے حدیث بیان کی ان سے انس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو ذرؓ سے سنا کہ ہم نے نبیؐ کے ساتھ ہجرت کی، چنانچہ ہمارا اجر اللہ کے ذمہ رہا۔ پس ہم سے کوئی تو گزر گیا اور ہمارا (اجر) اس دنیا میں نہیں لیا، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ انہی میں سے تھے آپ جنگ احدہ کے موقع پر شہید ہوئے تھے اور ایک چادر چھوڑی تھی اس چادر کا آپ کو کفن دیا گیا تھا، اس چادر سے ہم اگر آپ کا سر ڈھکتے تو آپ کچھ پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا تھا، چنانچہ آنحضورؐ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھک دیں اور پاؤں پر ازخراش والدین اور ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کی طرف دنیا میں براہروی اور وہ اپنی کمائی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 ۱۳۷۱۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ

حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ تَوَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِمَافِي رَأْيِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ دُوكَيْدٌ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَأْيِي لِي تَأْكُلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فِكْرَتُهُ تَقْضِي:

باب ۳۳ - كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَتَخْلِيْفُهُمْ فِي الدُّنْيَا:

۳۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ بِخَبَرِهِ مِنْ رِصْفٍ

هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ أَنَّ

أَبَاهُ مَرَّةً كَانَتْ يَقُولُ: اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ

كُنْتُ لَا تَعْتَمِدُ بِكَ بِيَدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ،

وَأِنْ كُنْتُ لَا شِدَّةَ الْحَجَرِ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ لَقَدْ

تَعَدَّدْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ قَوْمِهِمُ الَّذِي يُخَوِّجُونَ مِنْهُ

فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلَتْهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا

سَأَلْتُهُ إِلَّا تَشِبَّعَنِي فَمَرَّ أَمْرٌ يَفْعَلُ، ثُمَّ سَرَّ

بِي عُمَرُ فَسَأَلَتْهُ، عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ

إِلَّا تَشِبَّعَنِي فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَبَّعْتُمْ حِينَ رَأَى دَعَرَتْ

مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: أَبَاهُ تَكُنْتُ

لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ الْحَقُّ وَمَضَى فَتَبَعَتْهُ

فَدَخَلَ فَاِسْتَادَنَ فَادَّتْ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ بَيْنَا فِي

فَدَخَلَ فَقَالَ: مِنْ آيِنَ هَذَا اللَّبَنُ؟ قَالُوا: هَذَاكَ

لَكَ فَلَاؤُ أَوْ فَلَاؤُ، قَالَ: أَبَاهُ تَكُنْتُ لَبَيْكَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادَّعَهُمْ

لِي، قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْذُونَ

إِلَّا أَهْلًا وَلَا مَالًا وَلَا عَمَلًا أَحَدًا إِذَا آتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ

بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاولْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا آتَتْهُ هَدِيَّةٌ

أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَاشْتَرَكَهُمْ فِيهَا فَبَاءَنِي

ذَلِكَ فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ؟

حدیث بیان کی ان سے مٹا ہے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوتا ہوئی تو ہماری الماری میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوتی۔ سوا مقورے سے جو کہ جو میری الماری میں تھے، میں اس میں سے کھاتی رہی، بہت دن ہو گئے تو میں نے انہیں کھانا دیا اور وہ بھی ختم ہو گئے۔

۳۳۲ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی زندگی کیسے

گزرتی تھی؟ اور ان سے دنیا کی علیحدگی کے متعلق روایات:

۳۳۲ - مجھ سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی اس حدیث کا دھارحہ۔ ان

سے عمر بن ذر نے حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے حدیث بیان کی کہ ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ کہہ کرتے تھے کہ اللہ جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں میں بھوک

کے سبب زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا، میں بھوک کی وجہ سے

اپنے پیٹ پر پھر باندھا کرتا تھا ایک دن میں راستہ پر بیٹھ گیا جس سے صحابہ

نکلے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ گزرے اور میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک

آیت کے بارے میں پوچھا، میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ مجھے کچھ کھلا دیں

وہ چلے گئے اور کچھ نہیں کیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں

نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت پوچھی اور پوچھنے کا مقصد صرف یہ

تھا کہ مجھے کھلا دیں وہ بھی گزر گئے اور کچھ نہیں کیا۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم گزرے اور آپ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرائے اور آنحضرت میرے

دل کی بات سمجھ گئے اور میرے چہرے کو آپ نے تڑپایا پھر آپ نے فرمایا ابہر!

میں نے عرض کی لیک، یا رسول اللہ! فرمایا میرے ساتھ آ جاؤ اور آپ چلے

گئے، میں آنحضرت کے پیچھے بولیا، پھر آنحضرت اندر تشریف لے گئے، پھر اجازت

چاہی، مجھے اجازت ملی، پھر داخل ہوئے تو ایک پیالے میں دودھ ملا، دریافت

فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ کہا کہ فلاں یا فلاں نے آنحضرت کے لئے

ہدیہ بھیجا ہے آنحضرت نے فرمایا، ابہر! میں نے عرض کی لیک یا رسول اللہ!

فرمایا کہ اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ کہا کہ اہل صفہ اسلام

کے مہمان ہیں وہ نہ کسی کے گھر نہ پناہ دھونڈھتے، نہ کسی کے مال میں اور نہ کسی کے

پاس! جب آنحضرت کے پاس صدقہ آتا تو اسے آنحضرت انہیں کے پاس بھیج دیتے

اور خود اس میں سے کچھ نہ رکھتے البتہ جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو انہیں بلا

بھیجتے اور خود بھی اس سے تناول فرماتے اور انہیں بھی شریک کرتے چنانچہ

مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا کہ یہ دودھ ہے ہی کتنا کہ سارے صفہ والوں میں تقسیم ہو جائے گا اس کا توہ قدر میں تھا۔ اسے پی کر کچھ قوت حاصل کرتا، جب اہل صفہ آئیں گے تو ان حضور مجھ سے ہی فرمائیں گے اور میں انہیں اسے دے دوں گا مجھے تو شاید اس میں سے کچھ نہیں ملے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے سوا بھی کوئی اور چارہ کار نہیں تھا، چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آنحضور کی دعوت پہنچائی، وہ آگئے اور اجازت چاہی انہیں اجازت مل گئی پھر وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے ان حضور نے فرمایا: ابہر! میں نے عرض کی البیک یا رسول اللہ! فرمایا لو اور ان سب حضرات کو دو، بیان کیا کہ میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک ایک کو دینے لگا ایک شخص جب دودھ پی کر میرا ہو جاتا تو مجھے واپس کر دیتا اور اس طرح تیسرا پی کر مجھے پیالہ واپس کر دیتا اس طرح میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا سب لوگ پی کر میرا ہو چکے تھے۔ آنحضور نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر آپ نے میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا ابہر! میں نے عرض کی البیک یا رسول اللہ! فرمایا اب میں اوتھم پاتی رہ گئے ہیں، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا، ان حضور نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں بیٹھ گیا اور میں نے دودھ پیایا، اور ان حضور برابر فرماتے رہے کہ اور پیو آخر مجھے کہنا پڑا، انہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب تمنا کش نہیں ہے ان حضور نے فرمایا۔ پھر مجھے دید و

میں نے پیالہ ان حضور کو دے دیا ان حضور نے اللہ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر پچا ہوا خود پی گئے ۶

۱۳۷۱- ہم سے سعد بنے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں سب سے پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلائے ہم نے اس حال میں گزارا ہے کہ غزوہ کر رہے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز، خبثہ کے پتوں اور اس بموں کے سوا، کھانے کے لئے نہیں تھی اور بکری کی میسنگیوں کی طرح براڑ کرتے تھے اب یہ بنو اسد کے لوگ میرے اسلام پر طعن کرنے لگے میں پھر قومیں بالکل نا نامرد رہا اور میرا سارا کیا اکار ت گیا ۶

۱۳۷۲- مجھ سے عثمان نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ

كُنْتُ اَحَقَّ اَنَا اَنْ اُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرِبَةً اَتَعُوْا بِهَا فَاَهْلًا اَمْرِيْ فَاَنْتُمْ اَنْتُمْ اَعْطَيْتُمْ وَمَا عَلَيَّ اَنْ يُّبَلِّغُنِيْ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ وَتَعْلَمُوْنَ مَنْ طَاعَ اللّٰهَ وَطَاعَ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْتُمْ هُمْ فَدَعُوْهُمْ فَاَنْتُمْ اَفَا شَا ذُوْا اَنْ تَهْمُوْا وَاَخَذُوْا لِحَاظِهِمْ مِنَ الْبَيْتِ، قَالَ: يَا اَبَاهِرَ قُلْتُ لَبِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا عَطَيْتُكَ مَا فَاحَظْتَ الْقَدْحَ فَجَعَلْتُ اَعْطِيْتَنِيْ الرَّجُلُ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَزُوْى ثُمَّ يَزُوْى عَلٰى الْقَدْحِ وَاعْطِيْتَنِيْ الرَّجُلُ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَزُوْى ثُمَّ يَزُوْى عَلٰى الْقَدْحِ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَزُوْى ثُمَّ يَزُوْى عَلٰى الْقَدْحِ حَتّٰى اَنْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَدَى الْقَوْمُ كُلَّهُمْ فَخَذْتُ الْقَدْحَ فَوَضَعْتُهُ عَلٰى يَدِيْهِ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ: اَبَاهِرَ قُلْتُ لَبِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ بَقِيْتُ اَنَا وَاَنْتُ، قُلْتُ صَدَقْتَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اَقْعُدْ فَاَشْرَبْ، فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اَشْرَبْ فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اَشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُهُ مَسْكًا، قَالَ فَاَرِنِيْ فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدْحَ فَخَمِدَ اللّٰهُ وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ ۶

۱۳۷۳- حَدَّثَنَا عَنْ مُسَدَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اُوْلُ الْعَرَبِ سَا فِيْ سَنَنِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُنَا نَعْزُوْ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَدَقُّ الْجَنْبَلَةِ وَهَذَا اَشْتَرُ وَاَنَا اَحَدٌ نَا لَيْصَعُ كَمَا تَصْعُقُ اَنْشَاةُ مَا لَهٗ خِلَاطُ ثُمَّ اَصْبَحْتُ بَنُوْ اَسِيْدَ تَعُوْرُ فِيْ عَمَلِ الْاِسْلَامِ حِيْنَ اِذَا وَ مَثَلٌ سَعِيْنِي ۶

۱۳۷۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ مَا شِئْتَ اِنْ مُنِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُنْذُ قَدَامِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ طَعَامِ بُرْنَاثَ لَيْلِي
حَتَّى يَبُصَّ:

٥٤٣- حَدَّثَنَا شَيْخُنَا أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الْأَنْدَلِيُّ عَنْ مَسْعُودِ
بْنِ كَثَامٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَكَلَ ابْنُ مَرْثَدٍ مَعَنَا ابْنُ أَبِي
وَسَيْلَةَ الْكَلْبِيِّ فِي يَوْمٍ إِلَّا أَحَدًا هُمَا تَبَوَّ

١٢٤٤ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
كَانَ فِرْدَوْسٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
الْأَنْبِيَاءِ وَخَشَعُوا مِنْ لَيْفِ

١٣٤٤. حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
هَبَاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا مَعَ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ وَغَنِيَّاتٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَنَايِلُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيْفًا مَرَقًا فَجَنَى
لَحْيَ يَدَيْهِ وَرَأَى مَاءً شَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطْرًا

١٣٤٨. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لُثْفٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا فِي رَأْسِ عَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي
عَتَا قَالَ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشُّهُرُ مَا نَقْدِرُ فَيُرِيدُ عَلَيْنَا
إِنَّمَا هُوَ التَّمَرُ وَالْزَّعْتَرُ إِلَّا أَنْ تَرُكُنِي بِاللَّحِيمِ

١٤٤٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَزْرِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَرْبُودِ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَعَنُوا (الْبَنِي) أَخْبَرَنِي أَنَّ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْيَهُودِ ثَلَاثَةَ أَجْنَابٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أَوْقَعَتْ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارًا، فَقُلْتُ مَا كَانَ يُعَذِّبُهُمْ.

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو مدینہ
آسنے کے بعد کبھی تین دن تک تنہا رہ گئیوں کھانے کے لئے ہمیں ملا تھا
یہاں تک کہ اس حضور کی وفات ہوگئی ۵

۱۳۶۵ھ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے حدیث بیان کی
ان سے اسحاق اللہ رزق نے حدیث بیان کی ان سے مسعر بن کدام نے
ان سے ہلال نے ان سے عمرو نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے
بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آنے کے بعد ایک دن میں دو مرتبہ
کھانا کھایا تو لازماً اس میں ایک وقت کھجوریں تھیں۔

۱۳۷۶- مجھ سے احمد بن محمد نے حدیث میں ان کی ان سے نصرت حدیث
میں ان کی ان سے مشام نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چڑے کا تھا اور اس
میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی

۱۳۔ ہم سے ہدیین خالد نے حدیث بیان کی ان سے جہام بن بجیح نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کا باورچی وہیں موجود ہوتا آپ فرماتے کہ کھاؤ میں نے کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتلی روٹی تناول فرماتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ اللہ سے جاملے اور نہ آل غصنہ نے کبھی اپنی نیکہ سے بھنی ہوئی مسلم بکری دیکھی :

۱۳۷۸۔ ہم کے محمد بن منشی نے حدیث بیان کی کہ میں نے محمد بن یحییٰ سے حدیث سنی
یہ کہ ان سے شہاب نے حدیث بیان کی کہ انیس سال کے والد نے خبر دی کہ ابو
ن سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمارے ابو نے یقیناً بیعت بھی کر رکھا تھا
تھا کہ چوہا نہیں جلتا تھا، صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا، ہاں اگر کبھی گوشت
بھاتا (تو چوہا جلتا تھا)۔

۱۳۷۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے حدیث بیان کی ان سے
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے یزید بن رومان
 نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ نے عروہ سے کہا
 ہے: ہم دو ہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی ازواج کے گھروں میں چولہا نہیں جلتا تھا میں نے پوچھا کہ پھر آپ
 کی زندگی میں کس چیز سے رہتی تھیں؟ فرمایا کہ صرف دو کالی چیزوں پر، کھجور اور

حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو اور عمل کرتے رہو، تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں نہیں داخل کر سکے گا، میرے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر مداومت اختیار کی جائے خواہ کم ہی کیوں نہ ہو :

۱۳۸۵۔ مجھ سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون عمل اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا کہ جس پر مداومت اختیار کی جائے، خواہ وہ کم ہی ہو، اور فرمایا انہیں کاموں کو اپنے سر لو جن کی تم میں طاقت ہو :

۱۳۸۶۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے ابراہیم نے اور ان سے عقبہ نے بیان کیا کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، میں نے پوچھا ام المؤمنین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا کیا طریقہ تھا؟ کیا آپ نے کچھ خاص دن خاص کر لئے تھے؟ فرمایا کہ نہیں اُن حضور کے عمل میں مداومت ہوتی تھی اور تم میں کون؟ جو ان اعمال کی طاقت رکھتا ہے جن کی اُن حضور طاقت رکھتے تھے :

۱۳۸۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زبرقان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو اور ہمیں بشارت ہو کیونکہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا، صحابہ نے عرض کی اور آپ بھی نہیں، یا رسول اللہ! فرمایا اور میں بھی نہیں۔ سو اس کے کہ اللہ اپنی مغفرت و رحمت کے سایہ میں مجھ لے، بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ یہ روایت ابوالنضر کے واسطے سے ہے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔ اور عفان نے بیان کیا ان سے وہی نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا انہوں نے ابوسلمہ

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَادُّوْا قَارِبُوْا وَاعْلَمُوا أَنَّ تَنْ يَدْخُلُ أَحَدَكُمْ عَمَلَهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللَّهِ وَإِنْ قَلَّ :

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ، وَقَالَ أَكَلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تَطِيقُونَ :

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ، سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ هَلْ كَانَ يَخْصُفُ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلَهُ دِيْنَةً، وَأَبْكَرُ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ :

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَادُّوْا قَارِبُوْا وَابْشُرُوا فَإِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ قَالَ أَظَنُّهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ عُفَانَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور انہوں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر آپ نے فرمایا ایمانہ روی اختیار کرو اور تمہیں بشارت ہو، اور مجاہد نے بیان کیا کہ "سداً اسیداً" ہدق کے معنی میں ہے۔

۱۳۸۸۔ مجھ سے ابوہریرہ بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن قلیع نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہلال نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس وقت جب میں نے ہمیں نماز پڑھائی تو مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئی اس کی شکلیں اس دیوار پر بنادی گئیں تھیں، آج سے پہلے اچھائی اور برائی اس شکل میں کبھی نہیں دیکھی آج سے پہلے اچھائی و برائی میں نے اس شکل میں کبھی نہیں دیکھی تھی؛

۸۲۵۔ خوف کے ساتھ امید، سفیان نے فرمایا کہ قرآن کی کوئی آیت میرے لئے اس سے زیادہ سخت نہیں ہے "تم کسی چیز پر نہیں ہو جب تک تم تورات، انجیل اور کوچہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے ان سب کو قائم نہ کرو؛

۱۳۸۹۔ ہم سے قینبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن ابی عمرو نے، ان سے سعید بن ابی مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن پیدا کیا تو اس کے سوا حصے کئے اور اپنے پاس ان میں ننانو رکھے، اس کے بعد تمام مخلوق کے لئے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا پس اگر کافر کو وہ تمام رحمتیں معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ دوزخ سے بے خوف نہ ہو؛

۸۲۶۔ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنا بلاشبہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیتا ہے۔

سَيَدُّوْا وَابْتِشِرُوْا وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَيَدُّوْا سَيَدُّوْا

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا يَوْمًا، الصَّلَاةَ ثُمَّ رَفَعَ يَمِينَهُ فَأَشَارَ بِهَا قَبْلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: قَدْ أُرَيْتُمُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُكُمْ الصَّلَاةَ الْبَحَّةَ وَالنَّارَ مُتَنَتَيْنِ فِي قُبُلِ هَذَا الْجِدَارِ فَلَمَّا أَرَاكُمْ يَوْمَ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَلَمَّا أَرَاكُمْ يَوْمَ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ؛

۸۲۵۔ الْوَحَاءِ مَعَ الْخَوْفِ. وَقَالَ سُفْيَانُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَاقِبَةً لَكُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تَقِيْمُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ؛

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةً مِائَةٍ فَأَمْسَكَ مِنْهَا تِسْعَةً وَتِسْعِينَ مِائَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ مِائَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَبْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ؛

۸۲۶۔ الصَّبْرُ عَنْ مُجَاهِدٍ أَمَّا يُؤْتَى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

وَقَالَ عُمَرُ، وَجَدْنَا أَخْبَرَ يَنْشَأُ بِالْقَبْرِ؛
۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَ فِي عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا
 سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسًا مِمَّنْ إِذَا نَصَرَ سَأَلُوا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ
 أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا عَطَا حَتَّى تَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ
 لَهُمْ حِينَ تَفِدُ كُلُّ شَيْءٍ أَلْفَقِي بِيَدِهِ، مَا يَكُنْ
 عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ وَلَا أَذْخَرُهُ عَنْكُمْ وَإِنَّهُ مَنْ
 يَسْتَعِفُّ بَعْفَهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَيِّرْهُ اللَّهُ
 وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَكُنْ تَعْطُوا عَطَاءَ
 خَيْرًا أَوْ سَمِعَ مِنَ الْقَبْرِ؛

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا خَلَّافُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
 مُسْقَرٌ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاةٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ
 بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُصَلِّي حَتَّى تَرْمَ أَوْ تَنْقُصَ قَدْ مَاءٌ فَيَقُولُ لَهُ،
 يَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا اشْكُرُوا؛

بَابُ ۸۷۔ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ
 حَسْبُهُ، قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ، مِنْ كُلِّ
 مَا صَاقَ عَلَى النَّاسِ؛

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ
 عِبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ
 فَقَالَ عَيْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ، يَدْخُلُ الْجَنَّةُ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا
 يَغْفِرُ حَسَابَ هُمْ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْفُونَ وَلَا يَتَطَرَّقُونَ
 وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ؛

۸۷۸۔ مَا يَكْرَهُ مِنْ قِيلٍ وَقَالَ
۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے سب سے عمدہ زندگی جبر میں پائی۔
۱۳۹۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی
 ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عطاء بن یزید نے خبر دی اور انہیں ابو سعید
 رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ چند انصاری صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے مانگا اور جس نے بھی ان حضور سے مانگا اس حضور نے اسے دیا، یہاں تک
 تک کہ جو مال اس حضور کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا جو حضور نے اپنے ہاتھ
 سے دیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ جو بھی اچھی چیز میرے پاس ہوگی میں اسے تم سے
 بچا کے نہیں رکھ سکتا ہوں البتہ جو تم میں (سوال سے) بچا رہے گا اللہ بھی
 اسے محفوظ رکھے گا اور جو ہبر کرے گا اللہ بھی اسے ہبر کرے گا اور جو استغنا
 اختیار کرے گا اللہ بھی اسے استغنا کرے گا۔ تمہیں ہبر سے بڑھ کر اور اس سے
 زیادہ وسیع کوئی بھی بھلائی نہیں دی گئی۔

۱۳۹۱۔ ہم سے غلاب بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے مسقر حدیث بیان کی
 ان سے زیاد بن علاقہ نے حدیث بیان کی کہ انہیں نے مغیرہ بن سعید رضی
 اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی نماز پڑھتے
 تھے آپ کے قدموں میں ورم آجاتی یا کہ آپ کے قدم پھول جاتے،
 اس حضور سے عرض کی جاتی کہ آپ کی خطائیں تو معاف ہیں اس حضور پر
 کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

۸۷۷۔ جو اللہ پر توکل کرے گا اللہ اس کے لئے کافی ہوگا
 ربیع بن خثیم نے بیان کیا کہ مراد ہے کہ تمام انسانی مشکلات
 میں ہبر کرے؟

۱۳۹۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے روح بن عبادہ
 نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ انہیں نے حصین
 بن عبد اللہ سے سنا، کہا کہ میں سعید بن جبیر کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا
 آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا، میرے امت کے ستر ہزار (مراکز) تھے ابے حساب
 جنت میں جائیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھار چھونک نہیں کرتے اور
 اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں؟

۸۷۸۔ قیل وقال نالیندیہ ہے؟

۱۳۹۳۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے

آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پروسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمان کی عزت کرے۔

۱۳۹۶۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی ان سے سعید مرقی نے حدیث بیان کی ان سے ابو فریح خزاعی نے بیان کیا کہ میرے دونوں کانوں نے منہ سے اور میرے دل نے محفوظ رکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا مہمانی تین دن کی ہے اور اس کا جائزہ پوچھا گیا، اس کا جائزہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک دن اور ایک رات اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے ہمان کی عزت کرنی چاہیئے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

۱۳۹۷۔ مجھ سے اور ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن حاتم نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے عیسیٰ بن طلحہ تیس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، ان حضور نے فرمایا بندہ ایک بات زبان سے نکالتا ہے اور اس کے متعلق سوچتا نہیں (کہ کتنی غلط نازیبا ہے) جس کی وجہ سے وہ پھسل کے درخت میں چلا جاتا ہے، حالانکہ وہ اس سے انسادر رکھتا تھا۔ جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان (فاصلہ ہے)

۱۳۹۸۔ مجھ سے عبد اللہ بن منیر نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو النضر سے سنا ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ یعنی ابن دینار نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ابو صالح نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اللہ کی خوشنودی کے لئے ایک بات زبان سے نکالتا ہے۔ اس کی کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اسی کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور دوسرا ایک بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں چلا جاتا ہے۔

۸۳۶۔ اللہ کی خشیت سے رونا۔

۱۳۹۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نعیم بن عبد الرحمن

خَيْرًا أَوْ لَيْسَ خَيْرًا، وَمَنْ كَانَ يَوْمًا بِإِلَهِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُوَدِّعَ جَارًا وَلَا مَنَ كَانَ يَوْمًا بِإِلَهِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ مَنَ يَنْفَعُهُ؛

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا يَثْرِبُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَدْنَانِي وَوَعَالَهَ قُلَيْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفِيئَانَةُ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٌ جَائِزَتُهُ: قِتْلُ مَا جَائِزَتُهُ قَالَ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَنْ كَانَ يَوْمًا بِإِلَهِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ مَنَ يَنْفَعُهُ، وَمَنْ كَانَ يَوْمًا بِإِلَهِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقِلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسَ خَيْرًا؛

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا إِبْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ النَّدِيمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْتَكِلُهُ بِإِلْكِمَةٍ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا يَزُلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبَعَدَ مَا بَيْنَ الْبَشْرِ؛

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْتَكِلُهُ بِإِلْكِمَةٍ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي كُفَاً لَا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْتَكِلُهُ بِإِلْكِمَةٍ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي كُفَاً لَا يَرْفَعُ بِهَا فِي جَهَنَّمَ؛

بَابُ ۸۳۶۔ الْبَكَاءُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ؛

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُقَيْدٍ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

نے حدیث بیان کی ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات طرح کے لوگ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں پناہ دے گا (ان میں ایک) وہ شخص ہے جس نے اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے:

۸۳۱۔ اللہ سے خوف:

۱۴۰۰۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ربعی نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچھلی امتوں کا ایک شخص جس کا لگاں اپنے اعمال کے متعلق خراب تھا۔ اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں سر جھاؤں تو مجھے گرم دین میں اٹھا کر دیا میں ڈال دینا اس کے گھر والوں نے اس کے ساتھ ایسا کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا اور اس سے پوچھا کہ یہ جو تم نے کیا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ اس شخص نے کہا مجھے اس پر صرف تیرے خوف نے آمادہ کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی:

۱۴۰۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سنان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے عقبہ بن عبد الغافر نے اور ان سے ابو سعید خدی رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی امتوں کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد عطا فرمائی تھی، فرمایا کہ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے لڑکوں سے پوچھا باپ کی حیثیت سے میں نے کیسا اپنے آپ کو ثابت کیا؟ لڑکوں نے کہا کہ بہترین باپ! پھر اس شخص نے کہا کہ اس نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں جمع کی ہے۔ قتادہ نے (لم یتتر) کی تفسیر لم یدرؤ نہیں جمع کی ہے اور (اس نے یہ بھی کہا) کہ اسے اللہ تعالیٰ نے حضور میں پیش کیا گیا تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا (اس نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ) دیکھو جب میں سر جھاؤں تو میری لاش کو جلا دینا اور جب میں کوئلہ بوجھاؤں تو مجھے پھینک دینا اور کسی تیرہواں دن مجھے اس میں اڑا دینا، اس نے اپنے لڑکوں سے اس پر ہمدلیا۔ چنانچہ لڑکوں نے اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بوجھا، چنانچہ وہ ایک مرد کی شکل میں کھڑا نظر آیا، پھر فرمایا کہ میرے بندے یہ جو تم نے کیا ہے اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے کہا کہ تیرے خوف نے اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ اس پر رحم فرمایا، میں نے یہ حدیث

عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ مَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فَقَاضَتْ عَيْنَاهُ:

بَابُ الْخَوْفِ مِنَ اللَّهِ:

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رُبَيْعٍ عَنْ حَذِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسْنِيءُ أَنْظَتَ يَحْمِلُهُ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَخَذُّوْنِي قَدْ رَوَيْتُ فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَقَعَلُوا بِهِ فَبَجَعَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا حَمَلَتْ عَلَى الَّذِي صَنَعْتُ؟ قَالَ مَا حَمَلَنِي إِلَّا مُخَانَتُكَ فَغَفَرْتَهُ

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا فَيَسَنُ كَانَ سَلَفٌ أَوْ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ اللَّهُ مَا لَا دَلَّادَ يَعْنِي غَطَاكَ. قَالَ فَلَمَّا خَضِرَ قَالَ لِمَنْ يَنْبَغِي أَيْ أَبٍ كُنْتُ؟ قَالُوا خَيْرُ أَبٍ. قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْبَغِي عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا أَفْسَرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَخِرْ وَإِنْ يَتَقَدَّمُ عَلَى اللَّهِ يُعَذِّبُهُ، فَاظْهَرُوا فَإِذَا مِتُّ فَارْجُوْنِي حَتَّى إِذَا مِرْتُ فَحُمًّا فَاسْتَعْقُونِي أَوْ قَالَ فَاسْهَكُونِي ثُمَّ إِذَا كَانَتْ رُبْعُ عَاصِفٍ، فَأَذْهَبُوا فِيهَا فَاخْتَدَمُوا فَيَقْفَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي فَقَعَلُوا فَقَالَ اللَّهُ كُنْ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَتْ عَلَى مَا قَعَلْتُ؟ قَالَ مَخَانَتُكَ أَوْ فَحَرْتُ مِنْكَ، فَمَا تَلَا فَالَهُ أَنْ رَاحَهُ اللَّهُ. فَحَدَّثَ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ نَادَرُوْنِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثْتَ، وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

تَوَعَّلُونَ مَا أَعْلَمُ فَصَحَّحَكُمْ قَلِيلًا وَلَبَّيْكُمْ كَثِيرًا

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا

الْيَمِثُ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ أَبِي شُعَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

السَّيِّبِ أَنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَتْ يَقُولُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَعَّلُونَ

مَا أَعْلَمُ فَصَحَّحْتُكُمْ قَلِيلًا وَلَبَّيْكُمْ كَثِيرًا

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا سَيِّدَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي النَّسْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَعَّلُونَ

مَا أَعْلَمُ فَصَحَّحْتُكُمْ قَلِيلًا وَلَبَّيْكُمْ كَثِيرًا

بَابُ مَجِيئِ النَّارِ بِأَشْهُوَاتٍ

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَرْبٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْبَتْ النَّارُ

بِأَشْهُوَاتٍ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْكَارِ

بَابُ مَا أَقْرَبَ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ

شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارِ مِثْلُ ذَلِكَ

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ

شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارِ مِثْلُ ذَلِكَ

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَمَدُ قُبَيْتٍ قَالَهُ

أَشْهُو، إِلَّا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ

بَابُ مَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ

مِنْهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ هُوَ مَوْفَقُهُ

معلوم ہو جاتا جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنستے کم اور زیادہ روتے

۱۴۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے

ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں معلوم

ہوتا وہ جو میں جانتا ہوں اور تم ہنستے کم اور روتے زیادہ

۱۴۰۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے

حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ

نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا

جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ

۸۳۴۔ دوزخ کو خواہشات نفسانی سے ڈھک دیا گیا

۱۴۰۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث

بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے الاعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی

اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ خواہشات نفسانی

سے ڈھک دی گئی ہے اور جنت مشکلات اور دشواریوں سے ڈھکی ہوئی ہے

۸۳۵۔ جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے

قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی ہے

۱۴۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن مسعود نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے

حدیث بیان کی ان سے منصور دمشقی نے ان سے ابو وائل نے اور ان سے

عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی

۱۴۰۹۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے غدر نے

حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک

بن عمیر نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچا شعر ہے شاعر نے کہا ہے

یہ ہے ہاں اللہ کے سوا تمام چیزیں بے بنیاد ہیں

۸۳۶۔ اسے دیکھنا چاہئے جو سچے درجہ کا ہے اسے نہیں

دیکھنا چاہئے جس کا مرتبہ اس سے اونچا ہے

۱۴۱۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے اخرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل و صورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت کسی ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہیے جو اس سے کم درجہ ہے۔

۸۳۷۔ جس طرح کسی نیکی یا برائی کا ارادہ کیا :

۱۴۱۱۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی ان سے جعد ابو عثمان نے حدیث بیان کی ان سے ابو جہا عطاردی نے حدیث بیان کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث قدسی میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے نیکیاں اور برائیاں مقدر کر دی ہیں اور پھر انہیں واضح کر دیا ہے پس جس نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک مکمل نیکی کا بدلہ لکھا ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے یہاں دس گنا سے لے کر سات سو گئے تک نیکیاں لکھی ہیں اور اس سے بڑھا کر! اور جس نے برائی کا ارادہ کیا پھر اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اپنے یہاں ایک نیکی لکھی ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اپنے یہاں اس کے لئے ایک برائی لکھی ہے۔

۸۳۸۔ گناہوں کو معمولی سمجھنے سے بچنا چاہیئے :

۱۴۱۲۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے ہمدی نے حدیث بیان کی ان سے غیلان نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ بہت سے اعمال کرتے ہو اور وہ تمہاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ معمولی ہوتے ہیں حالانکہ ہم انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ”موبقات“ سمجھتے تھے ابو عبد اللہ نے کہا کہ موبقات سے اپنے ہلاک کرنے والے مراد لیا ہے :

۸۳۹۔ اعمال کا اعتبار خاتمہ سے ہوتا اور اس سے دُرتے رہنے کے متعلق تھا :

۱۴۱۳۔ ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہیل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ قَصِلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْعِلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ :

۸۳۷۔ مَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ :

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْدُ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو جَهَا عَطَارْدِيُّ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَرَوِي عَنْ تَرَاتِبِهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَّ ذَلِكَ فَمَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَهُ بِعَمَلِهَا كِتَابُهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ كَامِلَةٌ فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمَلُهَا كِتَابُهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ كَامِلَةٌ فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمَلُهَا كِتَابُهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَةٌ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَهُ بِعَمَلِهَا كِتَابُهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ كَامِلَةٌ فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمَلُهَا كِتَابُهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةٌ وَاحِدَةٌ :

۸۳۸۔ مَا يَنْقُلِي مِنْ مُحْضَرَاتِ الدُّنْيَا :

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمْدِيُّ عَنْ عَيَّلَانَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَنْتُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَنْفُسِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ أَنْ كُنَّا نَقْدَحُهَا عَنِ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَبَّاتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُهْلَكَاتِ :

۸۳۹۔ الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ وَمَا تَعَانُهَا :

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عُمَى بْنُ عِيَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ : نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو مشرکین سے جنگ میں معروف تھا یہ شخص مسلمانوں کے صاحب مال و دولت لوگوں میں سے تھا اس حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ کسی جہنمی کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھے اس پر ایک صاحب اس شخص کے پیچھے ہوئے وہ شخص مسلسل لڑتا رہا اور آخر زخمی ہو گیا پھر اس نے چاہا کہ جلدی مرحلے پہنچا پھر اپنی تلوار کی دھارا اپنے سینے کے درمیان رکھ کر اس پر اپنے ہاتھ کو ڈال دیا اور تلوار اس کے شانوں کو چیرتی ہوئی نکلی گئی حضور اکرمؐ نے فرمایا، بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جنت کے کام کرنا رہتا ہے حالانکہ وہ اہل جہنم میں سے ہو تب بھی ایک دوسرا بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جہنم کے کام کرنا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہو تب بھی کیونکہ آخری زندگی میں صالح ہو جاتا ہے اور اعمال کا اعتبار تو خاتمہ سے ہوتا ہے :

وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ مِنَ أَكْظَرِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنْهُمْ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا، فَتَبِعَهُ رَجُلٌ فَلَمَّ يَزِلُّ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جُورِحَ فَاسْتَعَجَلَ الْمَوْتُ فَقَالَ بُدْبَابَةَ سَيْفِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ شَدَائِيهِ ثُمَّ عَامَلَ عَلَيْهِ حَتَّى عَوَّجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُّ أَهْلُ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُّ أَهْلُ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا.

۸۴۰۔ گوشت نشینی بڑے ساقیوں سے نجات کا ذریعہ ہے :

۱۴۱۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے فردی ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عطاء بن زید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہا کہ سوال کیا گیا یا رسول اللہ! اور محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عطاء بن زید لیشی نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ! کون شخص سب سے اچھا ہے؟ فرمایا کہ وہ شخص جس نے اپنی جان اور مال کے ذریعہ جہاد کیا اور وہ شخص جو کسی گھاتی میں ٹھہرا ہوا اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں سے ان کی بڑائیوں کی وجہ سے الگ تھلک رہتا ہے اس روایت کی متابعت ابویزید، سلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری کے حوالہ سے کی اور معمر نے زہری کے حوالہ سے بیان کیا ان سے عطاء یا عبید اللہ نے ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یونس و ابن مسافر اور یحییٰ بن سعید نے ابن شہاب (زہری) کے حوالہ سے بیان کیا ان سے عطاء نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے :

۸۴۱۔ اَنْبَاءُ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. وَقَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ يُونُسَ. حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَاءَ عُرْبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي النَّاسُ خَيْرٌ قَالَ: رَجُلٌ جَاهِدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ فِي شُعْبٍ مِّنَ الشُّعَابِ بَعْدُ مَرَاتَهُ وَيَدَارُ النَّاسِ مِنْ شَرِّهِ، تَابَعَهُ الرُّبَيْدِيُّ وَسَلَمَةُ بْنُ كَثِيرٍ وَالتَّغْلَفَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ مَعْرُوفُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ مَسَايَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۸۴۲۔ اَنْبَاءُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ

بیان کی ان سے عبدالرحمن بن ابی سعصعہ نے ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا دورائے گا جب ایک مسلمان کا سب سے بہتر مال میرٹیں ہونگی وہ انہیں نے کہ پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں پر چلا جائے اس دن وہ اپنے دین کی حفاظت کیلئے نقصان سے فرار اختیار کرے گا۔

۸۴۱۔ امانت کا اٹھ جانا۔

۱۴۶۔ ہم سے محمد بن مسلمان نے حدیث بیان کی ان سے یلعج بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عطارب بن ہبل نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگوں سے امانت اٹھ جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ پوچھا یا رسول اللہ امانت کس طرح اٹھ جائے گی فرمایا جب کام نااہل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔

۱۴۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے ان سے حذیفہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں ارشاد فرمائیں، ایک تو دیکھ چکا ہوں اور دوسرے کا منتظر ہوں آں حضور نے ہم سے فرمایا امانت لوگوں کے دلوں کی گہریٹیوں میں اتار دی گئی پھر انہوں نے اسے قرآن سے جانا پھر سنت سے جانا اور آں حضور نے ہم سے اس کے اٹھ جانے کے متعلق ارشاد فرمایا، فرمایا کہ آدمی ایک نیند سوئے گا اور وہ اسی میں امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی اور اس کا اثر ابد کی طرح باقی رہ جائے گا جیسے لک کی چنگاری نہارے پاؤں میں پڑ جائے اور اس کی وجہ سے پاؤں پھول جائے تم اسے ابھرا ہوا دیکھو گے، حالانکہ اندر کوئی چیز نہیں ہوتی حال یہ ہو جائے گا کہ صبح اٹھ کر وہ فرید فروخت کریں گے اور کوئی شخص امانتدار نہیں ہوگا کہا جائے گا کہ بنی فلاں میں ایک امانتدار شخص ہے کسی شخص کے متعلق کہا جائے گا کہ کتنا عقل مند ہے کتنا بلند عرصہ ہے اور کتنا بہادر ہے حالانکہ اس کے دل میں رانی برا بر بھی ایمان (امانت) انہیں ہو گا میں نے ایک ایسا وقت بھی گزرا ہے کہ اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کرے ہوں اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کو اسلام (بے انصافی سے) اسے روکتا تھا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعَصَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَرَامَانٌ خَيْرٌ مِمَّا لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمُ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفُ الْعِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفْرُدُ يَدَيْهِ مِنَ الْفِتَنِ،

بَابُ ۸۴۱۔ رَافِعُ الْأَمَانَةِ،

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْتَانَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَارِبِ بْنِ هَبَلٍ يَسَارِعُنَا فِي هَذِهِكَ رَأَيْتُ اللَّهَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحْتَ الْأَمَانَةَ فَأَنْتَظِرُ الْعِلْمَةَ قَالَ كَيْفَ أَصَابَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ إِذَا أَسْنَدَ الْأَمْرَ إِلَى خَيْرِ أَهْلِهَا فَأَنْتَظِرُ السَّاعَةَ،

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حَذِيفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ تَزُكَّتْ فِي جُذُرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ هَلِكُوا مِنَ الْقُرَابِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ، وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفِيعٍ قَالَ، يَتَامُ الرُّجُلُ التَّوَمَّةَ فَتَقْبُضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ بَعْلُ أَنْثَاهَا مِثْلُ أَنْثَى الْوَكْتِ ثُمَّ يَتَامُ التَّوَمَّةُ فَتَقْبُضُ يَبْقَى أَنْثَاهَا مِثْلُ الْمِجْلِ لَبَعْرٍ وَخُرْجَتُهُ عَلَى رَجُلٍ فَتَقْبُضُ فَتَكْرَهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيَضِيعُ النَّاسُ يَنْبَاقِعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يَتَوَعَّى الْأَمَانَةَ، أَيْ قَالَ أَقَى فِي بَنِي فَلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَفْقَدَهُ وَمَا أَظْفَرَهُ وَمَا أَجْدَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِنْ شَقَالٍ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ بَنِي بَنِيهِ. وَلَقَدْ أَتَى عَلَى نَمَانٍ وَمَا أَجَالِي أَيْكُمْ بِأَيْغَتِ لَيْسَ كَانَتْ مُسْلِمًا تَرَدُّكَ الْأَيْسْلَامُ وَإِنْ كَانَتْ تَقَرُّ إِنَّا رَدُّكَ عَلَى

ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر اس حضور تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا
معاذ بن جبل! میں نے عرض کی لیک و سعید، یا رسول اللہ! ہمیں معلوم
ہے کہ جب بندہ یہ کر لیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے میں نے عرض کی اللہ اور اس
کے رسول کو زیادہ علم ہے فرمایا کہ بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے :

۸۴۲۸- تواضع :

۱۴۲۱- ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے زبیر
نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی بیان کیا کہ
اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں خبری نے اور ابو خالد حمزہ بن زری
انہیں حمید طویل نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام "عصبا" تھا (کوئی جانور دور
میں) اس سے آگے نہیں بڑھ پاتا تھا پھر ایک اعرابی اپنے اونٹ پر سوار ہو
کر آیا اور وہ اس حضور کی اونٹنی سے آگے بڑھ گیا مسلمانوں پر یہ معاملہ بڑا
شاق گزرا اور کہنے لگے کہ عصبا پر چھ رہ گئی! اس حضور نے اس پر فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہے کہ جب دنیا میں کوئی چیز بلند ہوتی ہے تو اسے وہ پست کرتا

۱۴۲۲- مجھ سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن محمد نے
حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی ان سے شریک
بن عبد اللہ نے بن ابی نر نے حدیث بیان کی ان سے عطار نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے
اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ میری طرف سے فرض کی ہوئی ان چیزوں سے
جو مجھے پسندیدہ ہیں، امیر اقرب نہیں حاصل کر سکتا، اور میرا بندہ نوافل کے
ذریعہ مجھ سے قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت
کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن
جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا
ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اس کا پاؤں بن جاتا ہوں
جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور
اگر وہ میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں جو میں کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے پس و پیش نہیں ہوتا، جیسا کہ مجھے اسی مومن
کی جان کے بارے میں پس و پیش ہوتا ہے، جو موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اس ناگواری کو پسند نہیں کرتا :

بُنِ جَبَلٍ قُلْتُ بَقِيْتُ سَأُولُ اللَّهِ وَسَعْدِيكَ
قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا قَعُوا؟
قُلْتُ اللَّهُ وَسَأُولُهُ قَالَتْ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ لَا يَعْذِبُهُمْ
كَرَسُولٍ كَزِيَادِهِ عِلْمُهُ فَرِيَاكَ بِنْدُونَكَ اللَّهُ بِرِيقِ حَقِّ هُوَ وَهُوَ أَهْلُ عَذَابٍ نَدَى :

۸۴۲۹- التواضع :

۱۴۲۱- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ؛ قَالَ وَتَدَنَنِي
مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْقُرَاسِيُّ وَابْنُ خَالِدٍ الْأَخْبَرُ عَنْ حُمَيْدِ
الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعُصْبَاءَ، وَكَانَتْ لَا تُسَبِّقُ
فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى تَعَرُّدٍ فَاسْبَقَهَا فَاسْتَدَّ ذَلِكَ
عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا سَبَقَتِ الْعُصْبَاءُ، فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقَّ عَلَى اللَّهِ
أَنْ لَا يَرْفَعُ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ :

۱۴۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ
بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا كِلْسَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا شَرِيكَ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نُرٍّ عَنْ عَطَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا أَدْنَيْتُهُ بِالْعُزْبِ وَمَا تَقَرَّبَ
إِلَى عَبْدِي يَمْشِي أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا انْتَرَضَتْ عَلَيْهِ وَمَا
يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى آجِبَهُ
فَإِذَا أَجَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ
الَّذِي يَبْصُرُ بِهِ وَيَدَّكَ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرَجْلَهُ
الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي رَغِيظَتَهُ وَلَيْتُنِ اسْتَعَاذَ
لَا عِيْدُنْهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدِي
عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكُونُ الْوَيْسُ وَآنَا الْكَرُوءُ مَسَاءَتُهُ :

۱۲۲۵۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ، وَمَا أَمُرُ السَّاعَةَ إِلَّا كَمَا يُخْرِجُ الْبَصِيرُ، أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

۸۲۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہیں (قرب میں) اور قیامت کا معاملہ تو بس آنکھ کھلنے کی طرح یا اس بھی جلدی، بلاشبہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے:

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَاةٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا وَيُسَيَّرُ بِمَا صَبَّغَتْهُ فِي ذُنُوبِهَا.

۱۲۲۳۔ ہم سے سعید بن مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو عسانہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت اتنے قریب قریب ہیں جیسے گئے ہیں اور ان حضورؐ نے اپنی دو انگلیوں کے اشارہ سے (اس قرب کو بتایا۔ پھر ان دونوں کو پھیلا دیا:

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَبَادَةَ وَآبِي التَّيَامِ عَنْ الْأَسَدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ.

۱۲۲۲۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ابو التیام نے اور ان سے اسد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دونوں (انگلیوں) کی طرح (قریب قریب) جیسے گئے ہیں

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَاحَيْنِ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ.

۱۲۲۵۔ مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں ابو بکر نے خبر دی، ابو حصین نے انہیں ابو صالح نے انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دو کی طرح جیسے گئے ہیں آپ کی مراد دو انگلیوں سے معنی اس روایت کی متابعت اسرائیل نے ابو حصین سے کی:

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَأَلَهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشُّسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا هَلَلَتْ فَرَأَاهَا النَّاسُ أَمْشَوْا جَمْعُونَ قَدْ ذَلِكَ حِينَ لَا يَنْقُصُ لَفْشًا إِيْمَانَهُمَا لَمْ تَكُنْ أَمْنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهِمَا خَيْرًا وَتَقُومُ مِنَ السَّاعَةِ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ تَوْبَهُمَا يَتَنَقَّاهَا فَلَا يَنْبَغِي بَعْدَهُ وَلَا يَطُوبُ بَعْدَهُ، وَتَقُومُ السَّاعَةُ وَقَدْ انْقَرَفَ الرَّجُلُ بِكَبِيرٍ لَفْخَةٍ فَلَا يَطْعَمُ وَتَقُومُ السَّاعَةُ وَهُوَ يَطْعَمُ حَوْضَهُ فَلَا يَشْبِي.

۱۲۲۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب سورج مغرب سے طلوع نہ ہونے لگے۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے، یہی وہ وقت ہوگا جب کسی کے لئے اس کا ایمان نفع بخش نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا، یا جس نے ایمان کے بعد مل خیر نہ کیا ہو پس قیامت آجائے گی اور دو آدمی کھڑا درمیان میں (خرید و فروخت کے لئے) پھیلائے ہوئے ہوں گے۔ ابھی خرید و فروخت مکمل بھی نہیں ہوئی ہوگی اور نہ انہوں نے اسے لیتا ہی ہوگا کہ قیامت برپا ہو جائے گی اور قیامت اس حال میں قائم ہو

فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَفَدَى رَفَعَهُ اَكْلَتْنَا اِلٰى فِيْهِ
فَلَا يَطْعَمُهَا :

شخص اپنا حوض تیار کر رہا ہوگا اور اس کا پانی بھی نہ پی پائے گا، قیامت اس حال میں برپا ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنا لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا اور اسے کھانے بھی نہ پائے گا :

۱۴۷۸۔ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ
اللَّهُ لِقَاءَهُ :

۸۴۷۸۔ جو اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی

اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے :

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ : وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ : قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَقِيعَةُ أُمِّي وَوَلَدِي : إِنَّا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ : لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنْ الْمُنُوسُ إِذَا خَفَوْهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِمَوَاتِ اللَّهِ وَكَرَاهِيَتِهِ فَلَيْسَ قَسِيًّا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ : وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خِصِرَ بِمَوْتِ بَعْدَ ابِ اللَّهِ وَعَقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْئًا أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ : أَخْصَرَ الْبُودَ أَدَّرَ وَعَسَرَ وَهَنَ شُعْبَةً وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۴۷۹۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند نہیں کرتے اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور یاران حضور کی بعض ازواج نے عرض کیا کہ مرنا تو ہم بھی نہیں پسند کرتے ؟ ان حضور نے فرمایا یہ بات نہیں ہے بلکہ جب تمہیں کی موت کا وقت قریب آئے تو اسے اللہ کی خوشنودی اور اس کے یہاں اس کی عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے اس وقت مومن کو کوئی چیز اس سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جو اس کے آگے (اللہ سے ملاقات اور اس کی خوشنودی کا حصول) ہوتی ہے اس لئے اللہ سے ملاقات کا خواہش مند ہو جاتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آئے تو وہ اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے اس وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی ہے وہ اللہ سے جا ملنے کو ناپسند کرنے لگتا ہے پس اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اس روایت کو ابو داؤد اور ترمذی و اسطی شعبہ اقصا کے ساتھ بیان کیا اور سعید نے بیان کیا ان سے قتادہ نے ان سے زرارة اور عمر بن ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم کے حوالہ سے :

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُنِيرٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ : وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ :

۱۴۷۸۔ مجھ سے محمد بن علامہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے ابو بردہ نے ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے :

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَ فِي سَعِيدٍ ابْنِ الشَّيْبِ وَعُزْرَةَ بِنْتِ التَّوْبِيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ :

۱۴۷۹۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید بن المسیب نے اور عروہ بن زبیر نے چند اہل علم حضرات کی موجودگی میں خبر دی کہ نبی کریم

عَاشَتْهُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبُهُ: إِنَّهُ لَفِي قَبْضِ يَدِي قَطْعًا حَتَّى يَبْرَأَ مَقْعَدًا مِنْ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَرُ، فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسَهُ عَلَى قَبْضِ يَدِي عَشِيَّةً عَلَيْهِ سَاعَةٌ ثُمَّ آفَاقًا وَاشْتَخَصَ بَصَرَهُ إِلَى الشَّقِيفِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى، قُلْتُ إِذَا لَرَيْتُمَا تَعَرَّفْتُ أَنَّهُ الْعَدِيدُ الَّذِي كَانَ يَحْدِثُنَا بِهِ قَالَتْ: فَكَانَتْ يَلْتَمِزُ لَمَعًا كَلِمَةً تَكْلِمُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ: اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى.

باب ۸۳۸۔ مَبْنُوتَاتُ الْمَوْتِ،

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ أَبَا عَمِيرٍ وَذَكَرَاتُ مَوْلَى عَاشِئَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ أَوْ غُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ يَشْلُكُ عُمُرُ فَيَجْعَلُ يَدْخُلُ يَدَايِهِ فِي الْمَاءِ فَيَسْتَسَحِمُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ ثُمَّ تَصَبُّ بِأَيْدِيهَا فَيَجْعَلُ تَقُولُ: فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى يَقْبَضَ وَمَا لَتَيْدُ.

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مَدَنِيٌّ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاشِئَةَ قَالَتْ: كَانَ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاءً يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَعَى السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ: إِنَّ لِحَبْرَتِهِ هَذَا الْأَيْدِيَا كَرَّمَ اللَّهُ عَنْهُمُ تَقُولُ عَلَيْهِمْ سَاعَتُكُمْ. قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي مَوْتَهُمْ.

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا شَيْخٌ إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدٍ

صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ خند رست تھے فرمایا تھا کبھی کسی نبی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی جاتی جب تک جنت میں رہنے کی جگہ سے دکھا نہیں جاتی تو پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ پھر جب آپ حضور ہمارے ہوئے اور آپ حضور کا سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ پر تقویٰ دیر کے لئے غشی طاری ہو گئی پھر جب آفاق ہوا تو آپ چھت کی طرف ٹٹکنی لگا کر دیکھنے لگے اور پھر فرمایا: "اللہم الرفیق الاعلیٰ" میں نے کہا کہ اب آپ حضور ہمیں تبریع نہیں دے سکتے اور میں سمجھ گئی کہ وہی حدیث ہے جو آپ حضور نے ایک مرتبہ ارشاد فرمائی تھی۔ بیان کیا کہ یہ آپ حضور کا آخری کلمہ تھا جو آپ نے اپنی زبان سے ادا فرمایا۔ یعنی یہ ارشاد کہ "اللہم الرفیق الاعلیٰ"۔

۸۳۸۔ جان کنی،

۱۴۳۰۔ مجھ سے محمد بن عبد بن مہمون نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن سعید نے بیان کیا، انیس ابن ابی ملیکہ نے خبر دی انیس عائشہ رضی اللہ عنہا کے مولا ابو عمر و ذکوان نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کے سامنے ایک بڑا برتن رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا، عمر کو شبہ تھا کہ برتن کے لئے لفظ رکوا کہا تھا یا غلبہ، آپ حضور اپنا ہاتھ اس برتن میں ڈالنے لگے اور پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرہ پر ملتے اور فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، بلاشبہ موت میں تکلیف ہوتی ہے، پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمانے لگے: "فی الرفیق الاعلیٰ" یہاں تک کہ آپ کی روح قبض ہو گئی اور دست مبارک جھک گیا،

۱۴۳۱۔ مجھ سے ہمدانہ نے حدیث بیان کی، انیس عہدہ نے خبر دی انیس ہشام نے، انیس ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ چند بدوی جو نینچ پاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور آپ سے دریافت کرتے تھے کہ قیامت کب آئے گی۔ آپ حضور ان میں سے کم عمر کو دیکھ کر فرمانے لگے کہ اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے تم پر قیامت آجائے گی۔ ہشام نے کہا کہ آپ حضور کی مراد (تمہاری قیامت) سے ان کی موت تھی،

۱۴۳۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان

سے محمد بن عمرو بن حنفیہ نے، ان سے سعد بن کعب بن مالک نے، ان سے ابوقادہ بن ربیع الصدی نے آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے لوگ جنازہ لے کر گزرے تو ان حضور نے فرمایا کہ "مسترج" اور مستراح منہ اسے آرام مل گیا یا اس سے آرام مل گیا صحابہ نے عرفی کی یا رسول اللہ المسترج والمستراح منہ کیا چیز ہے، ان حضور نے فرمایا کہ بندہ مومن دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں سے اللہ کی رحمت میں نجات پا جاتا ہے اور فاجر بندہ سے اللہ کے بندے، شہر، درخت اور چوپائے نجات پاتے ہیں :

۱۴۳۳-۱- مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے بعد بن سعید نے ان سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی حنفیہ بن کعب نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ مسترج اور مستراح منہ ایماندار و نام پا جاتا ہے :

۱۴۳۴-۱- ہم سے حمید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے حدیث بیان کی انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں دو تو واپس آجاتی ہیں صرف ایک اس کے ساتھ رہ جاتی ہے اس کے ساتھ اس کے گھر والے اس کا مال اور کاما مل جلتا ہے اس کے گھر والے اور مال تو واپس آجاتے ہیں بس اس کا مل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے :

۱۴۳۵-۱- ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مرد یا عورت صبح و شام اس کے رہنے کی جگہ سے دکھائی جاتی ہے، خواہ دوزخ ہو یا جنت اور کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارے رہنے کی جگہ ہے، یہاں تک کہ قیامت آجاتی ہے :

۱۴۳۶-۱- ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں اعمش نے انہیں مجاہد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو برا بھلا نہ کہو، کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا اس کے پاس وہ خود پہنچ چکے ہیں :

بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَنْفِيَّةٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رَبِيعٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّكَ كَانَتْ يُعَذِّبُكَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ: مُسْتَرَجٍ وَمُسْتَرَحٍ مِنْهُ. تَالُوْا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرَجُ وَالْمُسْتَرَحُّ مِنْهُ؟ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يُسْتَرَجُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يُسْتَرَجُ مِنْهُ الْعِبَادَةُ وَالْمِلَادَةُ الشَّجَرِ وَالْذَوَابِّ.

۱۴۳۳-۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَنْفِيَّةٍ حَدَّثَنَا أَبُو كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُسْتَرَجٍ وَمُسْتَرَحٍ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يُسْتَرَجُ :

۱۴۳۴-۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ أَلَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ الشَّانِ وَيَنْتَقِلُ مَعَهُ وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ :

۱۴۳۵-۱- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ تَرْمِذٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عَرِضَ عَلَيْهِ مُقْعَدٌ عُذْوَةٌ وَعَشِيئَةٌ أَمَا النَّاسُ أَمَا الْجَنَّةُ يَقُولُ هَذَا مُقْعَدٌ حَتَّى تَبْعَثَ :

۱۴۳۶-۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جُعْدَةَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَبِّحُوا أَمْوَاتَ قِبَلِكُمْ قَدْ أَقْصُوا إِلَى مَا قَدْ مَوَاتَ :

الحمد لله کہ چھیواں پارہ پورا ہوا ۔

سائیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۸۴۹ نَفَرٌ مِّنَ الْقَوْدِ - قَالَ مُحَمَّدٌ الْقَوْدُ
كَفَيْتُو الْبُؤْسَ - دَجْدَلًا - صِيحَةً - وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ - النَّاقُورُ - الْقَوْدُ - الرَّجْفَةُ
النَّفْخَةُ الْأُولَى - وَالرَّادِفَةُ - النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ

۸۴۹ احکام ثانی عبید بن العزیز بن عبید اللہ قال
حدثنی ابراہیم بن سعد عن سعد بن ابی شہاب عن
سلمۃ بن عبید الرحمن وعبید الرحمن الزہری عن
آلہما حدثنانہ ان ابامریضۃ قال استب رجلا من
رجل من المسلمین ورجل من الیہود فقال المسلم
والیہودی مطلقا علی الاعمالین - فقال الیہودی
والیہودی مطلقا مودی علی الاعمالین - قال ففضبت
المسلم عن ذلک فکلمہ وجہ الیہودی فکلمہ
الیہودی یرى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فأخبرہ بما کان من امرہ واما المسلم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحبوا ذی
علی مودی فان الناس یفعلون یوم القیامۃ
فان کون فی اول من یفعل فاما مودی باطنی بجانب الیہودین
فلا ادعی ان کان مودی فیمین فاما قلی او کان من الیہودین
۸۴۸ احکام ثانی ابوالیمان اخبرنا شعیب حدثننا

۸۴۹ - صور پھونکنے کے متعلق مجاہد نے کہا کہ صور بوق کی طرح
کی ایک چیز ہے ترجمہ "ای صیحہ"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ "الناقور" سے مراد صور ہے "الواجفہ" سے نفخہ اولی اور الرادفہ
سے نفخہ ثانیہ مراد ہے۔

۸۴۸ - مجھ سے عبدالعزیز بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی سلمہ ابن عبدالرحمن اور عبدالرحمن
الاعرج نے، ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ دو افراد نے آپس میں گالی گلوچ کی، ایک مسلمان تھا اور دوسرا یہودی مسلمان نے
کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے محمد کو تمام جہان میں منتخب و برگزیدہ بنایا پھر یہودی
نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام جہان میں مقرب و برگزیدہ بنایا۔ بیان کیا
کہ مسلمان یہودی کی اس بات پر غصے ہو گیا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ پھر یہودی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آنحضرت سے اپنا اور مسلمان کا معاملہ بیان کیا
آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام پر میری برتری کا دعویٰ نہ کرو کیونکہ
قیامت کے دن تمام لوگ یہ ہوش ہوا میں گئے اور میں سب سے پہلے ہوش ہوں گا
جسے ہوش آئے گا اس وقت میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ ہوش الہی کا کناہ
پکڑے ہوئے ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ موسیٰ بھی ان لوگوں میں ہوں گے جو یہ ہوش
ہوئے تھے اور پھر مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آگئے تھے۔ یا ان میں سے تھے جنہیں
اللہ تعالیٰ نے اس بے ہوشی سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔

۸۴۸ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی

ابو انوفہ نے حدیث بیان کی، ان سے اس طرح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے ہوشی کے وقت تمام لوگ بیہوش ہو جائیں گے اور سب سے پہلے اٹھنے والا میں ہوں گا۔ اس وقت موسیٰ عرض الہی کو پہنچے ہوں گے اب مجھے نہیں معلوم کہ موسیٰ ان میں تھے جو بیہوش ہوئے تھے یا نہیں اس کی روایت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۸۵۰۔ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیگا اس کی روایت نافع نے ابن ابی عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ۱۴۳۹۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیگا اور آسمان کو اپنے ہاتھ سے لپیٹ دیکھا اور پھر فرمایا کہ میں ہوں بادشاہ، دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں۔

۱۴۴۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے ان سے سعید بن ابی بلال نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی، جسے اللہ تعالیٰ اہل جنت کی میزبانی کے لیے اس طرح سمیٹ کر رکھ لیگا جس طرح تم سفر کے موقع پر اپنی روٹی سمیٹ کر رکھتے ہو پھر ایک یہودی آیا اور بولا۔ ابوالقاسم تم پر رحمان برکت نازل کرے کی میں تمہیں قیامت کے دن اہل جنت کے حساب پہلے کھانے کی دھن سے ان کی ضیافت کی جائے گی خبر نہ دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ کیوں نہیں تو اس نے وہی کہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، کہ زمین ایک روٹی ہو جائے گی پھر آنحضرت نے ہماری طرف دیکھا اور مسکرائے ہم سے آپ کے آگے کے دانت دکھائی دینے لگے، پھر پوچھا میں تمہیں اس کے سالن کے متعلق خبر نہ دوں؟ کہا کہ ان کا سالن بالام و لون، ہوں گے صحابہ نے عرض کیا یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ بیل اور مچھلی جن کی کلبھی کے چھوٹے ٹھوسے کو شتر خراؤں کا کھیر ہو جائے گی۔

۱۴۴۱۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ قیامت کے دن

أَبُو النَّزْدِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْعَقُ النَّاسُ حِينَ يَصْعَقُونَ فَكَوْنُ أَقْوَلُ مَنْ قَامَ فَإِذَا مَوْسَىٰ أَحَدًا يَا لَعْرُشٍ فَمَا أَذْرِي أَكَاثَ فَيْتُ صَعَقَ دَا أَلَا أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب يَصْعَقُ اللَّهُ الْأَرْضَ - دَوَاةٌ تَأْفِقُ عَنْ رَأْسِ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۴۳۹ أَحَدًا تَنَا مَحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبَعُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَتَطْوِي السَّمَاءَ بِمِثْلِهِمْ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا إِلَهُكَ أَيُّنَ مَلُوكِ الْأَرْضِ۔

۱۴۴۰ أَحَدًا تَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَبْزَةً وَاحِدَةً يَتَلَفُوهَا الْجِبَّادُ بِسِدِّهِمْ كَمَا يَتَلَفُوهَا أَحَدًا كَمْ خَبْزَتَهُ فِي السَّعَةِ نَزَلَتْ لَهَا هَلِ الْجَنَّةُ كَانَتْ دُجُلًا مِّنَ الْأَعْوَدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ الْأَخْبَرُكَ بِئِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ بَلَى، قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خَبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ فَعَلَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُ لَا تَعْرِفُ قَالَ: أَلَا أَخْبَرُكَ بِأَدْوَمِ قَالَ: إِذَا مَهْمَرٌ لَا مَرَّةً وَتَوْنٌ، قَالُوا وَاهِلًا؟ قَالَ: تَوْنٌ وَتَوْنٌ يَأْكُلُ مِنْ رَأْسِهِ وَكَأَنَّهُمَا سَبْعُونَ أَلْفًا۔

۱۴۴۱ أَحَدًا تَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ خَاذِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْبَثُ

دن لوگ سفید و صاف ٹیکر کی طرح ایک سفید چٹھی زمیں پر جمع کیے جائیں گے پہل
یا ان کے سولے بیان کیا کہ اس زمین پر کسی کا کوئی جھنڈا نہیں ہوگا۔

۸۵۱۔ حشر کس طرح ہوگا؟

۱۴۲۲۔ ہم سے مطاہن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے ان سے ان کے والد نے اور ان کے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں کا حشر تین طرح پر
ہوگا (ایک اس طرح کہ) لوگ رغبت کرنے ملے لیکن ڈرتے ہوئے ہوں گے
دوسرے گروہ ان لوگوں کا ہوگا کہ ایک اونٹ پر دو آدمی ہوں گے کسی اونٹ
پر تین ہوں گے، کسی پر چار ہوں گے اور کسی پر دس ہوں گے اور باقی لوگوں کو
آگ جمع کرنے کی (یہ حشر کی عیسوی صورت ہوگی) جب وہ قبیلہ کریں گے تو آگ
بھی اس وقت ان کے ساتھ رات کے وقت موجود ہوگی، جب وہ رات گزارینگے
تو آگ بھی ان کے ساتھ رات کے وقت موجود ہوگی، جب وہ صبح کریں گے تو آگ
بھی ان کے ساتھ صبح کے وقت موجود ہوگی اور جب وہ شام کریں گے تو آگ بھی
ان کے ساتھ موجود ہوگی؟

۱۴۲۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن عمر الغدیری
نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور
ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا
نبی اللہ! کافروں کو ان کے چہروں کے بل کس طرح جمع کیا جائے گا؟ قیامت کے دن
آنحضور نے فرمایا کیا وہ ذات جس نے دنیا میں دو پاؤں پر چلایا اس پر قادر
نہیں ہے؟ کہ قیامت کے دن انھیں چہرے کے بل چلائے، قتادہ نے فرمایا فرور
ہے ہمارے رب کی عزت کی قسم!

۱۴۲۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو
نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا
اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ تم اللہ سے قیامت
کے دن اننگے پاؤں اننگے بدن اور پیادہ پا ملاقات کرو گے۔ سفیان نے بیان کیا کہ
یہ حدیث ان میں سے ہے جن کے متعلق ہم سمجھتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔

۱۴۲۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی، ان سے عمرو نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے

النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْبَعٍ مِثَالٍ عَقْلًا وَكُفْرًا
يَقِي قَالَ سَمِعْتُ أَوْ عَزَّ وَكَلِمَاتٍ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ۔
باب كَيْفَ الْحَشْرِ

۱۴۲۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ عَنْ ثَنَا وَهْبٍ عَنْ
ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سُرَيْجَةَ كَرِهُي
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثٍ طَرَائِقٍ :
لَا رَيْبَ لَهَا هَيْبَتِي ، وَالثَّانِي عَلَى بَعْضٍ وَالثَّلَاثَةُ
عَلَى بَعْضٍ وَالثَّلَاثَةُ عَلَى بَعْضٍ عَشْرَةٌ عَلَى
بَعْضٍ وَيُحْشَرُ بَقِيَّةُ النَّاسِ قَبِيلٌ مَعَهُمْ
حَيْثُ قَالُوا وَتَسَيَّيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ يَأْتُوا
وَتَفْصِيحٌ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتَفْصِيحٌ
مَعَهُمْ حَيْثُ
أَمْسُوا۔

۱۴۲۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ
قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَجِوْهِهِ قَالَ : أَلَيْسَ الَّذِي أَمْسَاةً عَلَى التَّوَجُّلَيْنِ فِي
الْمَنَاسِكِ قَادِرًا عَلَى أَنْ يُثَبِّتَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةُ رَبِّنَا۔

۱۴۲۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ ثَنَا سَفْيَانُ قَالَ عَمْرُو
سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
إِنَّكُمْ مُلَا قَوْمِ اللَّهِ حَمَلَةٌ عَرَاةٌ مُشَاةٌ غُرْلًا قَالَ
سَفْيَانُ هَذَا مِمَّا لَعَنَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۲۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
مَنْ عَمْرُو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

جان ہے مجھے امید ہے کہ تم لوگ (امت مسلمہ) اہل جنت کا آدھا ہو گے اور ایسا ہی
لیسہ ہو گا کہ جنت میں مسلمان روح کے سوا اور کوئی داخل نہ ہو گا اور تم لوگ اہل شرک
کے درمیان اس طرح ہو جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں یا جیسے سرخ بیل
کے جسم پر سیاہ بال ہوتے ہیں۔

۱۲۴۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ان کے بانی نے حدیث بیان کی، ان
سے سلیمان نے، ان سے ثور نے، ان سے ابو الغیث نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے ادا ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب پہلے آدم
علیہ السلام کو پکڑا جائے گا پھر ان کی نسل انھیں دیکھے گی تو کہا جائے گا کہ یہ تمہارا جد امجد
آدم ہیں وہ کہیں گے کہ لیک و سدیك اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ انہی نسل کے جنہوں کو
نکال ڈالو۔ آدم عرض کریں گے اے رب! کتنوں کو نکالوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر سویرے
ننانوے کو نکال دو۔ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ جب ہم میں سویرے سے ننانوے
نکال دیئے جائیں گے تو پھر باقی کیا رہ جائیں گے آنحضرت نے فرمایا کہ تمام امتوں میں
سے میری امت اتنی ہی تعداد میں ہوگی جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں۔

۸۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد بلاشبہ قیامت کا جھنجھوڑنا بڑا ہی سخت

ہوگا۔ اذقت الاذخۃ، یعنی قیامت قریب آگئی۔

۱۲۵۰۔ محمد سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان
کی ان سے اعش نے، ان سے ابو صالح نے ادا ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، اے آدم! آدم
علیہ السلام عرض کریں گے حاضرین تیرے حکم کی بجا آوری کے لیے تمام بعدائیاں تیرے
ہی ہاتھ میں ہیں۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے انھیں
نکال دو، آدم پوچھیں گے جہنم میں ڈالے جانے والے لوگ کتنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے
گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے یہی وہ وقت ہوگا جب بچے بوڑھے ہو جائیں گے
اور حاملہ عورت اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو نشہ کی حالت میں محسوس کرو گے حالانکہ
وہ واقعی نشہ کی حالت میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔ صحابہ کو یہ بات
بہت سخت معلوم ہوئی تو عرض کی، یا رسول اللہ! پھر ہم میں وہ شخص کون ہوگا جو ایک ہزار
میں سے جنت کے لیے منتخب ہوگا! آنحضرت نے فرمایا کہ تمہیں خوشخبری ہو، ایک ہزار یا جو
ماجوہ کی قوم سے ہوں گے اور تم میں سے وہ ایک ہوگا جو جنت میں جائے گا پھر آنحضرت نے
نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا ایک
تہائی حصہ ہو گے، بیان کیا کہ ہم نے اس پر اللہ کی حمد بیان کی اور اس کی تحسین کی پھر آنحضرت

ذَٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ
وَمَا اَنْتُمْ فِي اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ
فِي جُلْدِ الشَّوْازِ اسْوَدَ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ
فِي جُلْدِ الشَّوْازِ الْاَحْمَرِ۔

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي اَخِي عَنْ
سَلِيْمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ يَنْتَبِهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
آدَمُ فَتَرَامِي دَوْبَتُهُ فَقَالَ هَذَا اَبُو كُرَادَمٍ يَقُولُ
لَبَيْكَ وَنَعْدَايْكَ يَقُولُ اَخْرِجْ بَعَثْ جَعَلْتُمْ مِنْ دَوْبَتِكَ
يَقُولُ يَا رَبِّ كَرُّ خِيَرٍ يَقُولُ اَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مَاشَةٍ
يَنْفَعُ وَتَنْفَعُنِي فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِذَا اخَذَ مَنَامٌ
مِنْ مَاشَةٍ نَفَعَتْ وَتَنْفَعُونَ فَمَاذَا يَنْفَعُنِي مَنَامٌ قَالَ اِنَّ
اَمَّتِي فِي الْاُمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الشَّوْازِ الْاَسْوَدِ۔
باب ۵۵۔ قَوْلُهُ مَرَّ وَجَلَّ اِنَّ دُرَّةَ

النَّاعَةِ تَمِيَّ عَلَى طَيْرٍ۔ اَزَلَّتْ الدَّرَقَةُ اَقْتَرَبُوا لِنَاظِهِ
۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنِ اَبِي مُنْشَرٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اللّٰهُ يَا اَدَمُ يَقُولُ لَبَيْكَ وَنَعْدَايْكَ وَالْمُخَيَّرُ فِي
يَدَايْكَ، قَالَ يَقُولُ اَخْرِجْ بَعَثَ النَّارِ، قَالَ وَمَا
بَعَثَ النَّارِ؟ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْبٍ تَبْعًا سِدَّةً وَتَبْعَةً
وَتَبْعَيْنَ، فَاِذَا الْوَحْيُ يَنْشِئُ الْخَبِيرُ وَتَنْفَعُ كُلُّ
ذَاتٍ حَيٍّ حَتَّى تَمُوتَ النَّاسُ سُكُوتًا وَمَا هُمْ
بِسُكُوتٍ وَلكِنْ عَذَابُ اللّٰهِ شَدِيدٌ، فَاَسْتَدَّ
ذَٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيْنَا ذَٰلِكَ
الْوَحْيُ؟ قَالَ الْبَشَرُ وَالْاَنْفَانُ مِنَ الْاَجْوَجِ وَمَا جَوْجُ
اَلْفٍ وَنُكْلُهُ رَجُلٌ؟ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ
اِنِّي لَا طَمَعٌ اَنْ تَكُونُوا اَتَمَلُّ اَهْلَ الْجَنَّةِ، قَالَ
فَحَمْدُكَ اَللّٰهُ وَكَذَبُوا نَاثَمًا قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ

نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ اہل جنت کا آدھا ہو گے تنہا ہی مثال دوسری امتوں کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بالوں کی ہوتی ہے، یا وہ سفید دان جو گدھے کے کتے کے پاؤں پر ہوتا ہے۔

۸۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کیا خیال نہیں کرتے کہ یہ لوگ عظیم دن میں اٹھائے جائیں گے، اس دن جب تمام لوگ رب العالمین کے حضور میں کھڑے ہوں گے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وقطعت بهمہم الا سباب کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں جو حسن سلوک وہ ایک دوسرے سے کہتے تھے وہ ختم ہو جائیں گے۔

۱۲۵۱۔ ہم سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم یقوم الناس لرب العالمین کی تفسیر میں فرمایا کہ تم میں سے ہر کوئی اپنے پسینہ میں خراب ہو کر کھڑا ہوگا، کان کی ٹوک۔

۱۲۵۲۔ مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے قہر بن زید نے، ان سے ابو القیس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ پسینہ میں شرابور ہو جائیں گے اور حالت یہ ہو جائے گی کہ تم میں سے ہر کس کا پسینہ زمین پر سترہا چھبیک پھیل جائے گا اور نہ تک پہنچ کر کانوں کو چھونے لگے گا۔

۸۵۴۔ قیامت کے دن قعاص اور اسی کے لیے الحاقہ کہا گیا ہے، کیونکہ اس دن بدلہ دیا جائے گا، الحقة اور الحاقہ، ہم معنی ہیں اسی طرح، القادحہ، الغاشیہ اور الصاخۃ، بھی اور القعابن کا مفہوم یہ ہے کہ اہل جنت اہل دوزخ کو فراموش کر دیں گے۔

۱۲۵۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے شفیق نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ لوگوں کے درمیان ہوگا وہ خون کے بدلہ کا ہوگا۔

۱۲۵۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ماہک نے حدیث بیان کی، ان سے سعید قبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیے ہو تو اسے چاہیے کہ اسے

إِنِّي لَا أَمْنَمُ أَنْ تَكُونُوا أَشْطَرًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنَّكُمْ تَكُونُونَ فِي الدَّامِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي خِلْدٍ أَسْوَدٍ أَوْ الدَّرَقَةِ فِي ذَرَاةِ الْحِمَارِ۔

۸۵۳۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَلَا تَتْلُونَ آيَاتِي الَّتِي أَنْزَلْتُكُمْ بِهَا أَنْتُمْ تَتَّبَعُونَ شَرَّ مَا يَوْمَ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَقَطَعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ۔ قَالَ أَبُو مَسْلَةَ فِي النَّبِيِّ۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَجْعِهِ إِلَى النَّاسِ ذَنبُهُ۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ قُورَيْبٍ رَضِيَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَعْمَى النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُجِهُهُمْ بَيْتُهُمْ إِذَا احْمَرَّتْ۔

۸۵۴۔ الْقِيَامَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ الْحَقَّةُ لَا تَرَى فِيهَا الثَّوَابَ وَخَوَاقِ الْأُمُورِ الْحَقَّةُ وَالْحَاقَّةُ وَاحِدَةٌ وَالْقَارِعَةُ وَالْقَاشِيَةُ وَالْقَاضِيَةُ وَالنَّاعِيَةُ عَنِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلُ النَّارِ۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَفْقَهُ بَيْنَ النَّاسِ يَأْتِي مَاءٌ۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَلْدَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعْدٍ الْقَدِيرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عُنْدَهُ مَقْلَبَةٌ

لَا خَيْرَ فَلَیْسَ حَالَهُ مِنْهَا وَآتَهُ لَیْسَ ثُمَّ دُمِنَا وَ
وَلَدَ دُرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ یُؤْخَذَ لِإِخْبَرِ مِثْ
حَسَابِهِ فَإِنْ لَمْ یُکُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ
سَيِّئَاتِ إِخْبَرِ فَمُكْرَحَتْ عَلَيْهِ -

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا الْقَلْبُ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا یُؤْنُسُ بْنُ
أَبْنِ دُرْهَمٍ وَنَزَعَنَا مَا فِي مُصَدِّ دُرْهَمٍ مِنْ غِلٍّ قَالَ
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ ثَنَادٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى النَّاجِیِ
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدَّارِیَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: یُخْلَصُ الْمُؤْمِنُونَ
مِنَ النَّارِ فِیْ حُسْبُونٍ عَلَى قَطْعِهِ لَا یَبْقَى الْخَبْرَةُ وَالنَّارُ فِیْقَعُونَ
لِیَعْفُوهُمْ بَعْضُ مَخَالِبِهِمْ فِی النَّارِ حَتَّى إِذَا
هَذَا یُؤْخَذُ أَوْ لَعْنُوا أَوْ دَخَلُوا الْخَبْرَةَ فَوَالَّذِیْ لَفْسُ
مُحَمَّدٍ بَیْدٌ لَا أَحَدًا هَذَا هَذَا یَمْثُلُونَ فِی الْخَبْرَةِ مِنْهُ یَنْزِلُونَ
بَارِعًا مَنْ تَوَقَّشَ الْحِسَابَ عَذَابٌ -

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ
ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ الشَّیْخِ مَسْرُومٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَنْ تَوَقَّشَ الْحِسَابَ عَذَابٌ قَالَتْ قُلْتُ أَلَيْسَ
یَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى تَسْوَفَ یَحْسَبُ حِسَابًا
لِیَسِّرُوا قَالَ ذَٰلِكَ الْقَصْدُ -

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا ثَنَادٌ عَنْ ابْنِ عَدَى حَدَّثَنَا یُؤْنُسُ بْنُ
عُمَرَ ابْنِ الْأَسْوَدِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ
سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یُسَلِّدُهُ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَیْجٍ وَحَسَنُ بْنُ سَلِیمٍ
وَأَبُو بَرْزَةَ وَصَالِحُ بْنُ رُسْتَمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ الشَّیْخِ مَسْرُومٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا ثَنَادٌ عَنْ ابْنِ عَدَى حَدَّثَنَا یُؤْنُسُ بْنُ
عُمَرَ ابْنِ الْأَسْوَدِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَوَقَّشَ
الْحِسَابَ عَذَابٌ قَالَتْ قُلْتُ أَلَيْسَ یَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى
تَسْوَفَ یَحْسَبُ حِسَابًا لِّیَسِّرُوا قَالَ ذَٰلِكَ الْقَصْدُ -

(اس دنیا میں) معاف کرنے۔ اس لیے کہ آخرت میں دینار و درہم نہیں ہونگے۔ اس سے پہلے کہ
معاف کر لے کہ اس کے بجائی کے لیے زمین طرح ہر اس نے ظلم کیا ہوگا، اس کی نیکیوں
میں سے لیا جائے گا اور اگر اس کے یہاں نیکیاں نہ ہوں تو اس کے مظلوم بجائی کی برائیاں
اس پر ڈال دی جائیں گی۔

۱۴۵۵۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث
بیان کی و نزعنا ما فی مصدورہم من غل، کے متعلق کہا کہ ہم سے سعید نے حدیث
بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے ابو التوکل الناجی اور ان سے ابو سعید خدری رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومنین جہنم سے چھٹکارا پا
جائیں گے، لیکن دوزخ و جنت کے درمیان ایک پل پر انھیں روک لیا جائے گا اور ہر ایک
کے دوسرے پر ان مظالم کا بدلہ لیا جائے گا اور جب کانٹ چھانٹ کر لی جائے گی
اور صفائی ہو جائے گی تب انھیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی پس اس
پل پر اس نے چڑھا، کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ جنتیوں میں ہر کوئی جنت میں
اپنے گھر کو دنیا کے اپنے گھر کے مقابلہ میں زیادہ بہتر طریقہ پر پہچان لے گا۔

۸۵۵۔ جس کے حساب میں کھود کر یہ کی گئی اس پر عذاب یقینی ہے۔
۱۴۵۶۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن الاسود نے
حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حساب میں کھود کر یہ کی گئی اس پر عذاب یقینی ہے۔ بیان کیا کہ
اس پر میں نے چڑھا، کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ پھر غرقِ مہل ان سے ہلکا
حساب لیا جائے گا و جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حساب نجات پانے والوں سے بھی ہوگا
آنحضرت نے فرمایا کہ اس سے مراد بس پیشی ہے۔

۱۴۵۷۔ مجھ سے محمد بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان
کی، ان سے عثمان بن الاسود نے، میں نے ابن ملیکہ سے سنا، کہا کہ میں نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا، اسی طرح اور روایت کی متابعت ابن جریر، محمد بن سلیم، ایوب،
اور صالح بن رستم نے ابن ملیکہ سے کی، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور
انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۴۵۸۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عبادہ
نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن ابی صغیر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن
ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے

حائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے بھی قیامت کے دن حساب لیا جائے گا پس وہ ہلاک ہوا میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے خود نہیں فرمایا ہے کہ پس جس کا نام استعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو غریب اس سے ایک ہلکا حساب لیا جائے گا، اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ یہ تو حرف پیشی ہوگی، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن جس سے بھی حساب میں کوہو کرید کی گئی اس پر عذاب یقینی ہے۔

۱۲۵۹- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ سنا اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور مجھ محمد بن عمر نے حدیث بیان کی، انس ورج بن جہاد وخریث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے دن کافر کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر زمین بھر تمہارے پس سونا ہو تو کیا اس کو داپنی نجات کے لیے افریو دے؟ وہ کہے گا کہ ہاں۔ لیکن اس وقت اس سے کہا جائے گا کہ تم سے اس سے بہت معمولی چیز کا (دنیا میں) مطالبہ کیا گیا تھا اور تم نے اسے بھی پورا نہیں کیا یعنی ایمان عمل صالح)

۱۲۶۰- ہم سے عمون بن حصن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عائشہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے خیمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں ہر ہر فرد کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس طرح کلام کرے گا کہ اللہ کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمانی نہیں ہوگا۔ پھر وہ دیکھے گا تو اس کے آگے کوئی چیز نہیں نظر آئے گی، پھر وہ اپنے ساتھ دیکھے گا اور اس کے سامنے آگ ہوگی پس تم میں جو شخص بھی آگ سے بچنے کی داس دنیا میں عمل کرے (استطاعت رکھتا ہے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ) اسے آگ خدا میں خرچ کر کے ممکن ہو اسے بچنے کا سامان کر لیا جائے، عائشہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے خیمہ نے، ان سے عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم سے بچو، پھر آپ نے چہرہ پھر لیا۔ پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو اور پھر اس کے بعد آپ نے چہرہ مبارک پھر لیا۔ تین مرتبہ آپ نے ایسا کیا یہاں نے اس پر خیال کیا کہ آپ جہنم کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے اور جسے یہ بھیانکے تو اسے چھو بات کے ذریعہ (جہنم پہنچا جائے)

مَحَبَّةٌ خَدَّيْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يَحْسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ نَقَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَأَمَّا مَنْ أَدَّى كِتَابَهُ بِمِيزَانٍ فَسَوْفَ يَحْسَبُ يَحْسَابًا تَبِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ ذَالِكَ الْعَرَضِ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَنْقِشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَذَابٌ۔
۱۲۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بِجِأَتُمْ يَا كَا فَرَكُومَ الْقِيَامَةِ يَقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ تَوَكَّانَ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَبًا أَكُنْتَ تَقْتَضِي بِهِ يَقُولُ نَعَمْ يَقَالُ لَهُ قَدْ كُنْتَ مُثْلَتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ۔

۱۲۶۰ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَيْثَمَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيِّئَتُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَهُ شَرْحَمَانِ تَقَرَّبَ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قَدَّامَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَسْتَقْبِلُهُ اللَّهُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَى النَّارَ وَكَوَلَّ يَشْتَرِ تَمَرَةً۔ قَالَ أَبُو عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي عُثْمَرُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْمَوْا وَاسْأَلُوا شَاءَ شَاءَ حَتَّى ظَنَنْتُمْ أَنَّكُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ: أَلْقُوا النَّارَ وَكَوَلَّ يَشْتَرِ تَمَرَةً فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَيَكَلِّمَهُ طَائِفَةٌ۔

۸۵۶۔ جنت میں متر نزار بلا حساب داخل ہوں گے۔

۱۲۶۱ھ۔ ہم سے عمر بن میر نے حدیث بیان کی، ان سے ابی فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حمین نے حدیث بیان کی، اور مجھے اسید بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے شہم نے حدیث بیان کی، ان سے حمین نے بیان کیا کہ میں سعید بن جبیر کی خدمت میں موجود تھا، اس وقت آپ نے بیان کیا کہ مجھے ابی عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں کسی نبی کے ساتھ پوری امت گدھی کسی نبی کے ساتھ چند افراد گدھے کسی نبی کے ساتھ دس افراد گدھے کسی نبی کے ساتھ پانچ افراد گدھے (جو ان پر ایمان لائے تھے) اور کوئی نبی تنہا گدھے (کہ کوئی ان پر ایمان نہیں لایا) پھر میں نے دیکھا تو انسانوں کو بہت بڑی جماعت دور سے نظر آئی، میں نے جبریل سے پوچھا، کیا یہ میری امت ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ بلکہ ان کی طرف دیکھو تو بہت بڑی جماعت کی دھندل تھوڑا دکھائی دے رہی تھیں، فرمایا کہ یہ آپ کی امت ہے اور یہ ان کے کسے جو لوگ ہیں ان کی تعداد متر نزار ہے، نہ ان سے حساب لیا جائے گا اور نہ ان پر عذاب ہوگا، میں نے پوچھا ایسا کیوں ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ داغ نہیں نکالتے تھے۔ چوری نہیں کرتے تھے۔ تنگن نہیں لیتے تھے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے تھے۔ پھر آنحضرت کی طرف حکاشہ بن معن رضی اللہ عنہ اٹھ کر بڑے اور عرض کی کہ آنحضرت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں کر دے آنحضرت نے دعا کی کہ اے اللہ انہیں بھی ان لوگوں میں کر دے اس کے بعد ایک دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے، آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ حکاشہ تم سے سبقت لے جا چکا ہے۔

۱۲۶۲ھ۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ میری امت کی ایک جماعت (جنت میں) داخل ہوگی، جس کی تعداد متر نزار ہوگی، ان کے چہرے اس طرح روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات میں چاند روشن ہوتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر حکاشہ بن معن اسدی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اپنی چادر جو ان کے جسم پر تھی اٹھاتے ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے، آنحضرت نے دعا کی اے اللہ انہیں بھی ان میں سے کر دے اس کے بعد ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ

باب ۵۵۵۔ مَنْ خَلَّ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا غَيْرَ حِسَابٍ
۱۲۶۱ھ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَيْضِيلٍ حَدَّثَنَا حَصِينٌ وَحَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هَشِيمٌ عَنْ حَصِينٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَرَضْتُ عَلَى اللَّهِ أُمَّةً فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمْرَ مَعَهُ أَلَا مُمْرٌ وَالنَّبِيُّ يَمْرَ مَعَهُ الْفَسَقُ وَالنَّبِيُّ يَمْرَ مَعَهُ الْفُسْخَةُ وَالنَّبِيُّ يَمْرَ مَعَهُ الْخَنَسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمْرَ وَحْدَهُ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قُلْتُ يَا جَبْرِ بَلْ هُوَ لَأَمْرٌ أُمِّي قَالَ لَا وَلَكِنْ الْفَسَقُ لَأَمْرٌ أُمِّي فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ هُوَ لَأَمْرٌ أُمَّتِكَ وَهُوَ لَأَمْرٌ سَبْعُونَ أَلْفًا قَدْ أَمَّهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، قُلْتُ وَلَا؟ قَالَ كَانُوا لَا يَكْتُمُونَ وَلَا يَشْتَرُونَ وَلَا يَتَطَلَّعُونَ وَعَلَى رِجْلِهِمْ يَسْوَكُونَ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَهُمْ قَالَ اللَّهُ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرٌ قَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَهُمْ قَالَ سَبْعُونَ أَلْفًا غَيْرَ حِسَابٍ۔

۱۲۶۲ھ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي دُورَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا غَيْرَ حِسَابٍ وَجُودُهُمْ رِضَاءَةً الْقَمَلِ لِيَكَلِّهَ الْبَدْرُ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ أَلَا سَبْعُونَ نِسْرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَهُمْ قَالَ اللَّهُ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ۔

۱۔ متر نزار کی تعداد میں عموماً کثرت اور سبائے اظہار کے لیے استعمال کی جاتی ہے اور ان احادیث میں بھی اس معنی میں استعمال ہوئی ہے، طبعی معنی مراد نہیں ہیں۔

أَهْلُهَا الْفُقَرَاءُ وَاطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ -

۱۴۶۷۔ أَحَدُنَا مُسَدَّدٌ خَلَعَ ثَوْبًا إِسْمَاعِيلَ أَحَبُّنَا سَيِّمَاتُ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَسَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتِبَتْ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مَنَافِقُ عَامَّةٍ مِنْ دَخَلَهَا الْمُسَاكِينُ وَأَصْحَابُ الْحَيَاةِ مُجْتَبُونَ فَمِنْ أَتَى أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ آمَسَ مِنْهُمْ إِلَى النَّارِ وَتَمَتَّ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةٌ مِنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ -

۱۴۶۸۔ أَحَدُنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَحَبُّنَا عَبْدُ اللَّهِ أَحَبُّنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَسَدٌ حَدَّثَنَا عَنْ يُونُسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَالْأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ رَجَعُوا يَأْتُونَ حَتَّى يَجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ شَرْبِيذٌ مِمَّا يَدْرِي مَنَافِقُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَمِنْ أَتَى أَهْلَ الْجَنَّةِ فَرَجَحَا إِلَى حُجْرِهِمْ وَبَرَّزَ دَادَ أَهْلُ النَّارِ حُرْزًا إِلَى حُجْرِهِمْ -

۱۴۶۹۔ أَحَدُنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَحَبُّنَا عَبْدُ اللَّهِ أَحَبُّنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَبِي اسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَبْعَةَ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ يَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَايْكَ، يَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَبِّ مَا هِيَ شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ أَجَلٌ عَلَيْكُمْ بِرَمُؤَانِي فَلَا أَسْخَطَ عَلَيْكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا -

۱۴۷۰۔ أَحَدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حَمِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ يَقُولُ: أُمِيبٌ حَادِثَةٌ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ

میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا رشبِ حرا ج میں تو وہاں کے اکثر رہنے والے عورتیں تھیں۔

۱۴۶۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں سلمان تیمی نے خبر دی، انھیں ابو عثمان نے، انھیں اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو وہاں اکثر داخل ہونے والے محتاج اور محنت مزدوری کرنے والے لوگ تھے، اہل جہنم کے سوا جنھیں جہنم میں لے جانے کا حکم دیا گیا تھا اور میں نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔

۱۴۶۸۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں عمر بن محمد بن زید نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل جنت بخت میں چلے جائیں گے اور اہل دوزخ دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت دوزخ کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ اے اہل جنت تمہیں موت نہیں آئے گی، اے اہل دوزخ تمہیں موت نہیں آئے گی۔ اس وقت جنتی اور زیادہ خوش ہو جائیں گے اور دوزخی اور زیادہ غمگین ہو جائیں گے۔

۱۴۶۹۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں مالک بن انس نے خبر دی، انھیں زید بن اسلم نے، انھیں عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرلے گا، اے اہل جنت جنتی کہیں گے ہم حاضر ہیں اے ہمارے رب اتیری فرمانبرداری کے لیے، اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کیا اب تم لوگ خوش ہو؟ وہ کہیں گے اب بھی بے لگام خوش نہیں ہوں گے، اب تو تو نے ہمیں وہ سب کچھ دیا ہے جو اپنی مخلوق کے کسی فرد کو بھی نہیں دیا ہے، اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز دوں گا، جنتی کہیں گے اے رب، اس سے بہتر اور کیا چیز ہوگی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب میں تمہارے لیے اپنے رضوان و خوشنودی کو عام کر دوں گا اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہیں ہوں گا۔

۱۴۷۰۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ عاتقہ رضی اللہ عنہا بدر کی

تَجَاءَتْ أُمَّتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَزَمْتُ مِثْرَةَ خَادَتِهِ مَعِيَ فَإِنْ تِلْكَ فِي الْجَنَّةِ أَهْبِدْ وَأَحْسِبْ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى سَرَى مَا آمَنْتُمْ، فَقَالَ وَبِحَبْلِكَ أَذْهَبْتُ أَذْهَبْتُ وَأَجِدُكَ هَاهُنَا إِنْهَا جَنَّاتُ كُنُوزٍ لَا تُنْزَلُ عَلَيْهَا النَّجَسُ الْفُجْرَةُ دُونَ -

طرائق میں شہید ہوئے وہ اس وقت زمر تھے تو ان کی والدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ عارفانہ سے مجھے کتنی محبت تھی اگر وہ جنت میں ہے تو میں ممبر کروں گی اور صبر پر اجر کی امید وار ہوں گی اور اگر کوئی اور بات ہے تو آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں، آنحضرت نے فرمایا افسوس کیا پاگل ہو گئی ہو، جنتیں بہت سی ہیں اور وہ عارفانہ رضی اللہ عنہ جنت الفردوس میں ہے۔

۱۴۷۱۔ اَحَدُ ثَنَا مَعَاذُ بَنٍ اَسْمَا اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ ابْنِ حَارِثٍ عَنْ ابْنِ مَرْثِدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكَبِي الْكَافِرِ مَسِيرَةً ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لِلزَّكَاكِ الْمَشْرُوعِ - وَ قَالَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمُعِزُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ ابْنِ حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً لَيْسَ لَهَا اِلَّا زَكَاكٌ فِي ظِلِّهَا مِائَةٌ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ ابُو حَارِثٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النَّعْمَانَ ابْنَ ابْنِ عِيَّاشٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً لَيْسَ لَهَا اِلَّا زَكَاكٌ الْمَشْرُوعِ مِائَةٌ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا -

۱۴۷۱۔ ہم سے معاذ بن اسلم نے حدیث بیان کی، انھیں فضل بن موسیٰ نے خبر دی انھیں فضیل نے خبر دی، انھیں ابو حارث نے، انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرسے و فیل خانوں کے درمیان تیز چلنے والے کے لیے تین دن کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انھیں مغیرہ بن سلمہ نے خبر دی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حارث نے ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سورسوسال تک چلنے کے بعد بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔ ابو حارث نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے ابو سعید نے حدیث بیان کی، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک درخت ہوگا جس کے سایہ میں عمرہ اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سوسال تک چلتا رہے گا اور پھر بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔

۱۴۷۲۔ اَحَدُ ثَنَا تَيْيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ ابْنِ حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْدُ خُلِ الْجَنَّةُ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَوْ سَبْعٌ مِائَةً الْف - لَا يَدْخُلُ ابْنُ حَارِثٍ أَيْمَعًا قَالَ مَتَمَّا سَكُونُ أَخِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَقْلَهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ الْاُخْرَهُمْ وَجَوْهُهُمْ عَلَى مَوْزِدَةٍ الْقَسْرِ لَيْلَةٍ الْبَدْر -

۱۴۷۲۔ ہم سے تیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حارث نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار یا ستر لاکھ افراد جنت میں جائیں گے ابو حارث کو یقین نہیں تھا کہ روایت میں کونسی عدد بیان ہوئی تھی و ستر ہزار یا ستر لاکھ بیان کیا کہ وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کو کھیلے ہوں گے، بعض بعض دوسروں کو تھامے ہوگا ان میں کا پہلا ابھی اندر داخل نہ ہونے پائے گا کہ آخری بھی داخل ہو جائے گا، ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

۱۴۷۳۔ اَحَدُ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَسْتَرِآءُونَ

۱۴۷۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان کے والد نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل جنت! اپنے اوپر کے درجوں کے۔

خدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اہل حنیت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں داخل ہو چکیں گے، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ بڑا بھی ایمان ہو تو اسے دوزخ سے نکال لو اس وقت لیے لوگ نکالے جائیں گے اور وہ اس وقت جل کر مکے کی طرح ہو گئے ہوں گے اس کے بعد انھیں ”نہر حیاۃ“ (زندگی کے دریا) میں ڈالا جائے گا اس وقت وہ تروتازہ ہو جائیں گے جس طرح سیلاب کے ساتھ آنے والے کوڑا کرکٹ کا دانہ آگ آتا ہے یا رومی نے ”حیۃ السبیل“ کہا جمیل السبل کے (جملے) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اس دانہ سے زرد رنگ کا پیٹا پیٹا یا پودہ اگتا ہے۔

۱۴۷۸۔ مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو اسحاق سے سنا، کہا کہ میں نے نعمان رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن عذاب کے اعتبار سے سب سے کم وہ شخص ہوگا جس کے دونوں تدموں کے نیچے آگ کا انگارہ رکھا جائے گا اور اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

۱۴۷۹۔ ہم سے عبد اللہ بن رجام نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے نعمان بن بشر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ قیامت کے دن دوزخیوں میں عذاب کے اعتبار سے سب سے کم عذاب پانے والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں پیروں کے نیچے دو انگارے رکھ دیئے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا جس طرح ہانڈی یا دیگ جوش کھاتی ہے، ۱۴۸۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عروصہ، ان سے خثیمہ نے اور ان سے عری بن قاتم رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا اور روئے مبارک پھیر لیا پھر اس سے پناہ مانگی اس کے بعد فرمایا کہ دوزخ سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے جسے یہ بھی نسلے اسے چاہیے کہ اچھی بات کے ذریعہ۔ دوزخ سے اپنے کو بچائیے۔

۱۴۸۱۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم اور دارودری نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عبد اللہ بن خباب نے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةُ الْجَنَّةُ وَالْأَهْلُ النَّارَ يَقُولُ اللَّهُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَيْرٍ مِنْ خَيْرٍ قَدْ أَتَى حَتَّى إِذَا دَخَلْنَا فَيَقُولُونَ فِي كَهْمِ الْحَيَاةِ فَيَنْبَسِثُونَ كَمَا تَنْبِثُ الْجَنَّةُ فِي حِمِيلِ السَّيْلِ أَوْ كَمَا تَنْبِثُ السَّيْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمَا تَنْبِثُ مَفْرَأَ مَلْتَوْنِيَّةٍ -

۱۴۷۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَرَجُلٍ تَوَسَّعَ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةً يُغْلَى مِنْهَا دِمَاعُهُ -

۱۴۷۹۔ أَحَدُ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَرَجُلٍ عَلَى أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يُغْلَى مِنْهُمَا دِمَاعُهُ كَمَا يُغْلَى الْبُزْجَلُ وَالْقُشْمُ -

۱۴۸۰۔ أَحَدُ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَنَعَوْ دِمْعًا. ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَنَعَوْ دِمْعًا. ثُمَّ قَالَ أَلْقُوا النَّارَ وَتَوَلَّوْا بَشِيرًا ثُمَّ ذَكَرَ كَفَّ يَجِدُ كَيْفَ يَكْتُمُ طَبِيبًا -

۱۴۸۱۔ أَحَدُ ثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ هَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ وَالْأَدْرَدِيِّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

خَبَّابٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
 سَيِّدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ عِندَهُ
 عَنْهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ نَفَلَتْ تَفْعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 فَيَجْعَلُ فِي صَفْحَتِي مِنَ النَّارِ يَنْبَغُ لَكَ فِيهِ نَفْلٌ مِنْهُ أَمْ وَمَا
 ۱۲۸۲ أَحَدًا كُنَّا مُسَدِّدًا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
 قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ تَوَنُّوا أَسْتَشْفَعُنَا عَلَى رَبِّنَا
 حَتَّى يَرْجِعَنَا مِنْ مَكَانِنَا نَيَّا تَوَنُّوا أَدَمَ فَيَقُولُ تَوَنُّوا
 أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ سَيِّدًا فَتَعَرَّيْتَ مِنْ
 رُذُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لِلَّهِ فَاشْفَعُوا
 أَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبَيِّنُكُمْ
 خَطِيئَتَكُمْ وَيَقُولُ أَسْتَوْأْوِجُكُمْ أَقَلَّ رَسُولٍ لَبَّيْتُهُ
 اللَّهُ نَيَّا تَوَنُّوا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبَيِّنُكُمْ
 خَطِيئَتَكُمْ أَسْتَوْأْوِجُكُمْ أَسْتَوْأْوِجُكُمْ أَسْتَوْأْوِجُكُمْ
 فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غَفِرَ لَكُمْ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكُمْ
 وَمَا تَأَخَّرَ نَيَّا تَوَنُّوا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ
 وَتَقَعَتْ سَاجِدًا فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَقُولُ إِذْ قُمَ
 ذَاكَ سَلِّ تَعَطَّلْ وَقُلْ لِيَسْمَعْ وَأَسْمَعُ تَسْمَعُ
 فَأَذْ قَرَأْتَنِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدِي يَعْزِمُ ثُمَّ
 أَسْمَعُ فَيَحْدِثُ فِي حَدِّ شَعْرٍ أَخْرِجَهُ مِنَ النَّارِ
 أَوْ خَلِّهِمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ مَا قَرَأَ سَاجِدًا أَوْ شَكَهُ
 فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ الثَّوَابِ رُبْعَهُ حَتَّى مَا لَقِيَ فِي النَّارِ
 إِلَهًا مِنْ حَبْسِهِ أَلْقُوا أَلْقُوا وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ
 عِنْدَ هَذَا آخِي وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ۔

اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سنا، آنحضرت کے سامنے آپ کے چچا جناب ابوطالب کا ذکر کیا گیا تھا، آنحضرت
 نے فرمایا، ممکن ہے قیامت کے دن میری شفاعت ان کے کام آجائے اور انھیں
 جہنم میں ٹھونک کر رکھا جائے جس سے ان کا بھیجا کھو جاتا رہے۔

۱۲۸۲۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی
 اس سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا، اس
 وقت لوگ کہیں گے کہ اگر ہم اپنے رب کے حضور میں کسی کی شفاعت لے
 جائیں تو سود مند ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے ہم اپنی اس حالت سے نجات پا جائیں
 چنانچہ لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے آپ ہی وہ
 نہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کا اندر اپنی روح
 پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ ہمارے ہمارے
 رب کے حضور میں شفاعت کر دیں، وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، پھر
 وہ اپنی نفرت کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ تو مجھ کے پاس جاؤ، وہ سب سے
 پہلے رسول میں جنھیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا، لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے
 لیکن وہ بھی یہی جواب دیں گے میں اس قابل نہیں ہوں وہ اپنی نفرت کا ذکر
 کریں گے اور کہیں گے کہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جنھیں اللہ تعالیٰ نے حبیل
 بنایا تھا، لوگ ان کے پاس آئیں گے لیکن یہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں
 ہوں اپنی نفرت کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ
 جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے لیکن
 یہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، اپنی نفرت کا ذکر کریں گے اور
 کہیں گے کہ عیسیٰ کے پاس جاؤ، لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے لیکن یہ بھی
 کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیونکہ ان کے
 تمام لگے پھیلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے
 اس وقت میں اپنے رب سے اجازت و شفاعت کی، چاہوں گا اور سجدہ میں گر
 جاؤں گا، اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا۔ پھر
 کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھا لو، مانگو، دیا جائے گا کہ سنا جائے گا، شفاعت کرو
 شفاعت قبول کی جائے گی میں اپنے رب کی اس وقت حد بیان کر دوں گا، ایسی
 حد جو مجھے اللہ تعالیٰ سکھائے گا۔ پھر شفاعت کر دوں گا اور میرے لیے حد مقرر

کر دی جائے گی، اور میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر میں آؤں گا اور اس طرح سجدہ میں گر جاؤں گا تیسری یا چوتھی مرتبہ۔ اور اب شفاعت کے قبول کیے جانے اور جہنم سے نکال کر جنت میں لے جانے کے بعد جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے رد کا (یعنی مشرکین، جن کے جہنم میں ہمیشہ رہنے کا ذکر قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ ہے) قتادہ اس موقع پر کہا کرتے تھے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جن پر جہنم میں ہمیشگی ضروری ہو گئی ہے۔

۱۲۸۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن ذکوان نے، ان سے ابورحمان نے حدیث بیان کی، ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جماعت جہنم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے نکلے گی اور جنت میں داخل ہو گی، جن کا نام ”جہنمیہ“ رکھا جائے گا۔

۱۲۸۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ حارثہ رضی اللہ عنہ کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں ایک نامعلوم تیرکب جانے کی وجہ سے شہید ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے کہا، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ سے مجھے کتنا دلی تعلق تھا اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں گی ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا۔ جو قوف ہوتی ہو کیا کوئی جنت ایک ہی ہے جنتیں تو بہت سی ہیں اور حارثہ ”الفرودس الاعلیٰ“ جنت کے اونچے درجے میں ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام دنیا ما فیہا سے بڑھ کر ہے۔ اور جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ یا ایک قدم کے فاصلہ کے برابر جگہ دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت رے زمین کی طرف چھانک کے دیکھے تو تمام فضا کو منور کرے اور تمام فضا کو خوشبو سے بھرے اور اس کا دوپٹہ دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے؛

۱۲۸۵۔ ہم سے ابوالیاء نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے ضروری، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج اور ان سے ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں جو بھی داخل ہوگا اسے اس کے جہنم کا ٹھکانا بھی دکھایا جائے گا کہ اگر نافرمانی کی ہوتی تو وہاں اسے جگہ ملتی، تاکہ وہ اور زیادہ شکر کرے اور جو بھی جہنم میں داخل ہوگا اسے اس کا جنت کا

۱۲۸۳ حَدَّثَنَا سَدِّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَجَّازٍ حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ تَوْمًا مِنَ النَّارِ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَسْتَوُونَ الْجَهَنَّمِيِّينَ ۖ

۱۲۸۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أُمٍّ حَارِثَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ صَاحِبُ عَذَابٍ سَهُمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكُ وَإِلَّا سَوَّوْتُ تَوَلَّى مَا أَصْعَمَ، فَقَالَ لَهَا. هَبْنِي أَبْجَنَّةَ أَجِدَاؤُهَا؟ لَمْ تَهَاجَنَّا كَثِيرًا، وَإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى قَالَ غَدَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَذْرُوهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَتَلَقَّابْتُ قَوْمٍ أَحَدُكُمْ أَذْمُوعُهُ قَدَامَ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَتَوَلَّيْتُ أُمَّكَ مِنَ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَوْ صَاحَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَكَلَمَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَمْ يَصِفْهَا لِيَذْنِي الْجَنَّةَ دَخِلْتُ مِنَ الْمَنَاسِكِ وَمَا فِيهَا۔

۱۲۸۵ حَدَّثَنَا أَبُو آيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّكَاةِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا أَرِيحَى مَعْقِدًا مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيْزِدَاكَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ إِلَّا أَرِيحَى مَعْقِدًا مِنَ الْجَنَّةِ

لَوْ أَحْسَنَ لَيْكُنْ عَلَيْهِ حَسْرَةٌ -

ٹھکانا بھی رکھا یا جانے لگا کہ اگر مجھے عمل کیے ہوتے تو وہاں مجھ کو ملتی ہوتا کہ اس کے لیے حسرت و افسوس کا باعث ہو۔

۱۴۸۶ م سے فقہ بن سعید سے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے مروی، ان سے سعید بن ابی سعید المقبری نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کون حاصل کرے گا؟ انھوں نے فرمایا کہ ابو ہریرہ، میرا بھی خیال تھا کہ یہ حدیث تم سے پہلے اور کوئی تم سے نہیں پوچھے گا۔ کیونکہ حدیث کے متعلق تمہاری بہت زیادہ دلچسپی میں دیکھا کرتا تھا۔ قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ اسے حاصل ہوگی جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ خلوص دل سے کہا ہوگا۔

۱۴۸۷ م سے عثمان بن ابی شیبہ سے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ اہل جہنم میں سے کون سب سے آخر میں وہاں سے نکلے گا۔ اور اہل جنت میں کون سب سے آخر میں اس میں داخل ہوگا۔ ایک شخص جہنم سے اوپر کے منہ نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ جنت کے پاس آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس آئے گا۔ اور عرض کرے گا اے میرے رب میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ پھر اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ پھر آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا۔ اے رب میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ تمہیں دنیا اور اس سے دس گنا دیا جائے یا اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا کہ تمہیں دنیا کے دس گنا دیا جاتا ہے وہ شخص کہے گا تو میرا مذاق بناتا ہے۔ تو تو شہنشاہ ہے میں نے دیکھا کہ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس بیٹھے اور آپ کے آگے کے امت ظاہر ہو گئے اور کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کا سب سے کم تر درجہ ہے۔

۱۴۸۸ م سے سعد بنے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے عبد اللہ بن الحارث بن نوفل نے اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کیا آپ نے ابوطالب کو کوئی نفع پہنچایا؟

۱۴۸۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَشْعَدَ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ لَكَ يَنَافَعِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدًا أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا آتَتْ مِنْ جُودِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَشْعَدَ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِعًا مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ -

۱۴۸۷ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَكُمُ عَلَمٌ أَخَذَ أَهْلَ النَّارِ حَزْوَةً جَانِبَهَا أَخِي أَهْلَ الْجَنَّةِ دُخُولٌ، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبُورًا فَيَقُولُ اللَّهُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ يَا رَبِّهِمَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِمَا أَنَّهُمَا مَلَأُهَا فَيَسْرِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدَ تَعَالَى أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهَا أَوَّانَ لَكَ مِثْلَ عَشْرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ تَسَحَّرَ مِنِّي أَوْ تَصَحَّحَ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحِجَّكَ حَتَّى بَدَأَتْ كَوَاجِدُهُ وَكَانَ يَقُولُ ذَلِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنَزِلَةً -

۱۴۸۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْأَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعْتُ أَبَا طَالِبٍ شَيْئًا؟

باب ۵۵۸ اَلْقِرَامُ جَسَرُ جَعْمَرٍ

۸۵۸- مراد، جہنم کا پل ہے۔

۱۲۸۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
 الثَّوْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ
 أَبَاهُمَا أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّ شُعْبًا مَحْمُودًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
 عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَدَى
 رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: هَلْ تَصَافَرُونَ
 فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونََهَا سَحَابٌ! قَالُوا يَا رَسُولَ
 اللَّهِ تَالِ هَلْ تَصَافَرُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةً الْبَدَأُ لَيْسَ
 دُونِهِمْ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ
 تَصَرُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَا لَكَ يَجْمَعُ النَّاسُ
 فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يُعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعْ
 مَنْ كَانَ يُعْبُدُ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعْ مَنْ كَانَ يُعْبُدُ
 الْقَمَرَ وَيَتَّبِعْ مَنْ كَانَ يُعْبُدُ الْكَلْبَ وَغَيْرَ ذَلِكَ
 هَذِهِ الْأُمَمُ فِيهَا مَنَافِقُونَ مَا يَفْعَلُ مَا يَتَّبِعُهُمُ اللَّهُ فِي
 غَيْرِ الْقَوَدِ الَّذِينَ يَعْرِضُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ
 فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ هَذَا مَا نَخَافُ يَا بَنِي
 آدَمَ إِذَا كَانَ رَبَّنَا عَوْنَنَا يَا بَنِي آدَمَ اللَّهُ فِي
 الْقَوَدِ الَّذِينَ يَعْرِضُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ
 فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبَّنَا فَيَتَّبِعُونَ وَيُعْرَبُ جَسَرُ
 جَعْمَرٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَوْ
 أَقْبَلَ مِنْ يَجْبُزُ دَعَاءُ الْمُرْسَلِ يَوْمَئِذٍ ...
 اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ دِيهَ كَلَامِ رَبِّ مِثْلَ شَوْلِ
 السَّعْدَانِ أَمَّا رَبُّكُمْ شَوْلُ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا
 بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْلِ السَّعْدَانِ
 غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا يَحْكُمُ تَدَارِعُهَا إِلَّا اللَّهُ تَنْصَلِفُ
 النَّاسُ يَا عَمَلِيَهُمْ مِنْهُمْ أَلَمْ تَرَ بَيْنَ بَعْلِهِ وَمِنْهُمْ
 أَلَمْ تَرَ لَوْ تَجْعَلُ حَتَّى إِذَا فَرَعَ اللَّهُ مِنْ

۱۲۸۹- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں
 زہری نے، انھیں سعید اور عطایہ یزید نے خبر دی اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ
 عنہ نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مجھ سے محمد بن حنفیہ
 بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں
 زہری نے، انھیں عطایہ یزید لثی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے
 بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے عرض کی، یا رسول
 اللہ کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے۔ آنحضرت نے فرمایا کیا
 سورج کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے جب کہ اس پر کوئی بادل نہ
 ہو۔ صحابہ نے عرض کی نہیں، یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا۔ کیا
 چپ کوئی بادل نہ ہو تو تمہیں چوہوں رات میں چاند دیکھنے میں کوئی دشواری
 ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر تم
 اللہ تعالیٰ کو اس طرح قیامت کے دن دیکھو گے، اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع
 کرے گا اور کہے گا کہ تم میں جو شخص جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے
 جائے، چنانچہ جو لوگ سورج کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے جائیں گے
 جو چاند کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے جائیں گے اور آخر میں یہ امت باقی رہ جائے گی
 اس میں منافقین کی جماعت بھی ہوگی، اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے پاس
 اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے نہ ہوں گے۔ اور اللہ کہے گا میں تمہارا
 رب ہوں، لوگ کہیں گے تجھ سے اللہ کی پناہ، ہم یہیں ہیں، اور ہمارا رب ہمارا
 پاس آئے گا جب ہمارا رب ہمارا پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے
 چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچان لیں گے
 اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، لوگ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے اور پھر
 اس کے پیچھے چلیں گے اور جہنم کا پل بنا دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس پل کو پار کرے گا۔ اور
 اس دن رسولوں کی دعا یہ ہوگی کہ اے اللہ سلامتی رکھ، سلامتی رکھ، اور
 وہاں سعدان کے کانٹوں کی طرح کانٹے ہوں گے، تم نے سعدان کے کانٹے
 دیکھے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، کیوں نہیں، یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے فرمایا کہ
 پھر وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ اس کی لمبائی چوڑائی

اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق ایک لیں گے اور اس طرح ان میں سے بعض تو اپنے عمل کی وجہ سے ہلکے ہو جائیں گے اور بعض کا عمل رائی کے دلنے کے برابر ہوگا۔ پھر وہ نجات پائیں گے۔ آخر جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور جہنم سے انھیں نکالنا چاہے گا، جنھیں نکالنے کی انھیں مشیت ہوگی۔ یعنی وہ جنھوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دی ہوگی اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ایسے افراد کو جہنم سے نکال لیں، فرشتے انھیں سجدے کے نشانات سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام قرار دیا ہے کہ ابن آدم کے جسم میں سجدے کے نشان کی جگہوں کو کھائے، چنانچہ فرشتے ان لوگوں کو نکالیں گے۔ یہ جگہ کو کھلے ہو چکے ہوں گے پھر ان پر ربانی چھڑکا جائے گا جسے ہمارا ایمانہ (زندگی کا پانی) کہتے ہیں اس وقت وہ تروتازہ ہو جائیں گے، جیسے سیلاب کے ساتھ بہہ کر آنے والی آلائشوں میں سے دلنے کا کوئل نکل آتا ہے ایک شخص ایسا باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا اور وہ کہے گا اے میرے رب اس کی لپٹ لے مجھے جہنم دیا ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا ہے میرا چہرہ آگ کی طرف سے کسی دوسری طرف کر دے وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا آخر اللہ تعالیٰ فرمایا اگر میں تمھاری یہ مطالبہ پورا کر دوں تو پھر تم دوسری چیز مانگی شروع کر دو گے وہ شخص عرض کرے گا نہیں تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا چنانچہ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے دوسری طرف پھیر دیا جائے گا۔ اب اس کے بعد وہ کہے گا اے میرے رب اب مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے ابھی یقین نہیں دلایا تھا کہ اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگے گا۔ انیسویں، ابن آدم، تو کتنی وعدہ خلافی کرتا رہتا ہے پھر وہ برابر اس طرح دعا کرتا رہے گا اور آخر اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اگر میں تمھاری یہ دعا قبول کر لوں تو تم پھر اس کے علاوہ اور چیز مانگو گے۔ وہ شخص کہے گا کہ نہیں تیری عزت کی قسم میں اس کے سوا اور کوئی چیز تمھارے نہیں مانگوں گا اور وہ اللہ سے عہد و پیمان کرے گا کہ اس کے سوا اب کوئی اور چیز نہیں مانگے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے سے قریب کر دے گا۔ جب وہ جنت کے اندر کی نعمتوں کو دیکھے گا تو جہنمی دیر تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ شخص بھی خاموش رہے گا پھر کہے گا میرے رب اب مجھے جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے یقین نہیں دلایا تھا کہ اس کے سوا کوئی چیز نہیں مانگوں گے،

الْفَقْمَ بَعِثَ عِبَادًا أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنْ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا الْبَدَايَةُ أَنَّ يُخْرِجَهُمْ فَيُغَيِّرُ دِينَهُمْ بَعْدَ مَا أَثَارَ السُّجُودَ وَحَدَّثَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ تَأْمُلُ مِنْ ابْنِ آدَمَ أَثَرُ السُّجُودِ فَيُخْرِجُهُمْ قَدْ امْتَحَنُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْجَنَّةِ فِي جَبَلِ السَّعِيلِ وَيَتَّبِعُ رَجُلٌ مُقِيلٌ يُوْجِبُهُ عَلَى النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ قَسَمْتُ بِمِثْلِي وَآخِرَتِي دَكَوْ مَا صَافٍ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَلَا يَدَالُ مِيْدَ عُوَالِهِ فَيَقُولُ لَقُلْ إِنْ أَعْطَيْتَكَ أَنْ تَسْأَلَنِي عَيْدَكَ فَيَقُولُ لَا وَعَيْدُكَ لَا أَسْأَلُكَ عَيْدَكَ فَيُفَرِّقُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَيَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ يَا رَبِّ قَرِّبْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَلَيْسَ قَدْ رَعِمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي عَيْدَكَ؟ دَمِيلُكَ ابْنُ آدَمَ مَا أَعْدَدْتُكَ فَلَا يَبْرَأُ مِيْدَ عُوَالِهِ لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتَكَ ذَلِكَ تَسْأَلَنِي عَيْدَكَ فَيَقُولُ لَا وَعَيْدُكَ لَا أَسْأَلُكَ عَيْدَكَ، فَيُعْطِي اللَّهُ مِنْ عَمُودٍ وَمَوَائِقٍ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ عَيْدَكَ فَيُعْتَرِبُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَلَا رَأْيَ مَا زِيْنَهَا مَسَكَتْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكَتَ، ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ثُمَّ يَقُولُ أَوَلَيْسَ قَدْ رَعِمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي عَيْدَكَ؟ وَبَيْتُكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعْدَدْتُكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَبْرَأُ يَدْعُو حَتَّى يَتَّحِدَ، فَاذْهَبْ وَمَنْهُ أَذْنٌ لَهُ يَأْتِيهِ عُولِي فِيهَا فَاذْهَبْ فَدَخَلَ فِيهَا فَبِيلَ تَمَّتْ مِنْ كَذَا فَيَتَهَمَّى، ثُمَّ يَقَالُ لَهُ سَمِعْتُ مِنْ كَذَا فَيَتَهَمَّى حَتَّى تَنْقَطِعَ رِيْمُ الْأَمَانَةِ فَيَقُولُ لَهُ هَذَا أَلَاكَ وَمِنْهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ أَخْرَجَ أَهْلَ الْجَنَّةِ دَخُلُوا قَالُوا وَ

أَبُو سَعِيدٍ أَخَذَ بِي جَانِبِ مَنْ أَيْ هَوْبِيَّةَ لَا يَفْتَرُ
عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِمْ حَتَّى اِنْطَهَى إِلَى قَوْلِهِ هَذَا الْكَ
وَمِثْلُهُ مَعَهُ ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا الْكَ وَعَسْكَرَةُ أَشْأَلِهِ
قَالَ أَبُو هَوْبِيَّةَ حَفِظْتُ مِثْلَهُ مَعَهُ -

انسوس، ابن آدم تم کتنے عزیز تھیں ہو، وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! مجھے اپنی مخلوق کا سب سے پر محبت فرد نہ بنا وہ برابر دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نہس دے گا جب اللہ نہس دیگا تو اسے جنت میں بھی داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ جب وہ اندر چلا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کرو۔ چنانچہ وہ اس کی خواہش کرے گا اس کے بعد پھر کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کرو و چنانچہ وہ پھر اس کی خواہش کرے گا۔ یہاں تک کہ اس کی خواہشات ختم ہو جائیں گی اور اس کے بعد اس سے کہا جائے گا کہ تمہاری بی۔ اوبریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ شخص جنت میں سب سے آخری داخل ہونے والا ہے اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور انھوں نے آپ کی حدیث میں کسی طرح کی پہنچ کر تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نعمتیں دی یہ وسلم سے سنا تھا کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہے مجھے اتنی ہی مزید یاد ہے۔

باب ٥٩ فِي الْحُومِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّا أَنْعَمْنَاكَ
الْكُوفَةَ. وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ تَلْعَنُوا عَلَى الْحُومِ -

٢٩٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَةَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا فَدَرْتُكُمْ عَلَى الْخَوْضِ: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا فَدَرْتُكُمْ عَلَى الْخَوْضِ وَلَيْزَ فَعَتَ رِجَالُكُمْ لِيُخْتَلَجَتَ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي قِيَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخْدَشُوا بَعْدَكَ - تَابِعَهُ عَامِرٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ: وَقَالَ حَصِينٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ حَدِيثِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

٤٩١ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ

۸۵۹۔ حوض پر، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بلاشبہ ہم نے آپ کو کوشہ دیا، اور عبداللہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز وہ یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر ملو گے۔

۱۴۹۰۔ مجھ سے یحییٰ بن حاد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم سے پہلے سے ہی حوض پر موجود ہوں گا اور مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یغزہ نے، انھوں نے ابو داؤد سے سنا اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر تم سے پہلے ہی موجود ہوں گا۔ اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے پھر انھیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب! میرے ساتھی ہیں۔ لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی ہیں، اس روایت کی متابعت، عاصم نے ابو داؤد کے واسطے سے کی اور حسین نے ابو داؤد کے واسطے سے کی ان سے خدیفہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۱۴۹۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جبریل اللہ نے، ان سے ناخن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۹۰ | مجھ سے سید بنی بن حاد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سیمان نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم سے پہلے سے ہی حوض پر موجود ہوں گا اور مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے میسر نے، انھوں نے ابو داؤد سے سنا اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر تم سے پہلے ہی موجود ہوں گا۔ اہم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے پھر انھیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب! میرے ساتھی ہیں۔ لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں، اس روایت کی متابعت، عامر نے ابو داؤد کے واسطے سے کی اور حسین نے ابو داؤد کے واسطے سے کی ان سے خدیفہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۱۴۹۱ | ہم سے صدو نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حیدر اللہ نے، ان سے ناخن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۹۱۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے یکمیلی نے حدیث بیان کی، ان سے جید اللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سامنے ہی حوض ہے داتے ہی ماملہ پر جتنا جبراء اور اذرح کے درمیان ہے۔

۱۴۹۲۔ مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشتم نے حدیث بیان کی انھیں ابوشرعطا بن سائب نے خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ: الکوفہ سے مراد بہت زیادہ بھلائی و خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو دی ہے۔ ابوہریرہ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ”کوثر“ جنت میں ایک حوض ہے تو انھوں نے کہا کہ جو نہر جنت میں ہے وہ بھی اس خیر (بھلائی) کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو دی ہے۔

۱۴۹۳۔ م سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیک نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک مہینے کی مسافت پر پھیلا ہوگا اس کا پانی دو دھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہوگی، اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

۱۴۹۴۔ م سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کی لمبائی اتنی ہوگی جتنی ایلہ اور یمن کے شہر صنعاء کے درمیان کی مسافت ہے اور وہاں اتنی بڑی تعداد میں پیائے ہوں گے جتنے آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔

۱۴۹۵۔ م سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور ان سے ہریرہ بن خالد نے حدیث بیان کی اور ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں ایک نہر پہنچا اس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے گنبد جیسے چھتے تھے میں نے پوچھا، جبریل یہ کیا ہے انھوں نے کہا کہ شر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو دیا ہے میں نے دیکھا کہ اسکی مٹی یا اسکی خوشبو مشک جیسی تھی برابر کو فک تھا کہ مٹی کہا تھا یا خوشبو۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَمَّا مَكَّةُ حَذْوُ مِنْ كَمَا بَيْنَ جَبْرَاءَ وَادْرَحَ۔

۱۴۹۲ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: الْكَوْثَرُ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ: قَالَ أَبُو بَشِيرٍ: قُلْتُ سَعِيدُ بْنُ أَنَسٍ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدُ: النَّهْرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ۔

۱۴۹۳ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذْوُ مِنْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ مَاءٌ ذُو أَجْبِيفٍ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْبُسْبُكِ وَكَيْفَ أَنَّهُ كَالْمَجْدُومِ السَّمَاءُ مِنْ شَرِّبِ مِثْمَا فَذَ يَطْلُغُ آبِدًا۔

۱۴۹۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مَاءَ حَذْوِ مِثْمَا بَيْنَ أَيْكَةِ وَمَنْعَاةٍ مِنَ الْيَمَنِ وَارْتِ فِيهِ مِنَ الْوَدَّ يَارِئِ كَعَدَدِ مَجْدُومِ السَّمَاءِ۔

۱۴۹۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَنَا أَنَا وَمِيْرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِشَهْرٍ فَتَاةٌ قَبَابُ السَّدِّ الْمَجُوفِ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جَبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ قَادًا وَلِيْلَهُ أَوْ طَيْبُهُ مِنْكَ أَوْ حَرُّ شَلِّ هَذَا بَعْدُ۔

قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ الْحَمَّادِ عَنْ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلَسٍ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ نَفْسٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَلْيُجِبْهُ فَإِنَّهُ يَكُونُ لَهُ أَجْرُ ذَلِكَ الْيَوْمِ

۱۴۹۹ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ الْحَمَّادِ عَنْ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلَسٍ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ نَفْسٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَلْيُجِبْهُ فَإِنَّهُ يَكُونُ لَهُ أَجْرُ ذَلِكَ الْيَوْمِ

۱۵۰۰ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ الْحَمَّادِ عَنْ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلَسٍ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ نَفْسٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَلْيُجِبْهُ فَإِنَّهُ يَكُونُ لَهُ أَجْرُ ذَلِكَ الْيَوْمِ

۱۵۰۱ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ الْحَمَّادِ عَنْ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلَسٍ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ نَفْسٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَلْيُجِبْهُ فَإِنَّهُ يَكُونُ لَهُ أَجْرُ ذَلِكَ الْيَوْمِ

۱۵۰۲ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ الْحَمَّادِ عَنْ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلَسٍ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ نَفْسٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَلْيُجِبْهُ فَإِنَّهُ يَكُونُ لَهُ أَجْرُ ذَلِكَ الْيَوْمِ

بیان کی، کہا کہ مجھے یونس بن خردی، انیس بن شہاب نے، انیس بن السیب نے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حوض پر میرے صحابہ کی ایک جماعت لائی جائے گی پھر انیس اس سے دور کر دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا میرے رب! یہ تو میرے صحابہ ہیں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ انھیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تیرے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ یہ لٹے پاؤں (اسلام سے) واپس لوٹ گئے تھے اور شیبہ نے بیان کیا ان سے زہری نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے "نہجولون" (دہائے فیصلوں) کے بیان کرتے تھے۔ اور عقیل نے مدینہ لوگوں "بیان کرتے تھے اور زبیدی نے بیان کیا ان سے زہری نے، ان سے محمد بن علی نے، ان سے عبید اللہ بن رافع نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۴۹۹۔ مجھ سے ابو ہریرہ بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ہال نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر کھڑا ہوں گا کہ ایک جماعت سامنے آئے گی اور جب میں انھیں پہچان لوں گا تو ایک شخص میرے اور ان کے درمیان میں سے نکلے گا اور کہے گا کہ ادھر آؤ اور میں کہوں گا کہ ادھر آؤ؟ وہ کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد لٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے پھر ایک اور گروہ میرے سامنے آئے گا اور جب میں انھیں بھی پہچان لوں گا تو ایک شخص میرے اور ان کے درمیان میں سے نکلے گا اور ان سے کہے گا کہ ادھر آؤ۔ میں پوچھوں گا کہ کدھر؟ وہ کہے گا کہ جہنم کی طرف، نبی! میں پوچھوں گا کہ ان کے احوال کیا ہے؟ کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد لٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے۔ میں نہیں سمجھا کہ ان میں سے ایک معمولی تعداد کے سوا باقی نجات پا سکیں گے۔

۱۵۰۰۔ مجھ سے ابو ہریرہ بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے شیبہ نے، ان سے حنظل بن عامر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور میرے درمیان خیت کے باغوں میں سے ایک باغ اور میرا ممبر میرے حوض پر ہے۔

۱۵۰۱۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انیس بن ان کے والد نے خردی، انیس شیبہ نے، ان سے عبد الملک نے بیان کیا۔ انھوں نے جناب نبی اللہ عنہ سے سنا،

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا كَرُمْتُكَ عَلَى الْخَوَاضِ.

کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے سے موجود ہوں گا۔

۵۰۲ | حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يَزِيدَ عَنْ ابْنِ الْخُبَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ
أَحْمَدَ صَلَاتَهُ عَلَى النَّبِيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْوُسْبَرِ فَقَالَ:
إِنِّي فَزَعْتُكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا
نُظَمُ إِلَى حَوْضِي إِلَّا ذَنْ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ
خَوَاضِ الْأَرْضِ أَذْ مَفَاتِيحِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا
أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَشْرِكُوا بَعْدِي وَالْكَرْنُ أَخَافُ
عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَاقِضُوا بَيْنَهُمَا.

۱۵۰۲۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور شہزادہ صمد کے لیے اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر نماز پڑھی جاتی ہے پھر آپ ممبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں تم سے آگے جاؤں گا اور تم پر گواہ رہوں گا اور میں، واللہ اپنے حوض کی طرف اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں، اور مجھے زمین کے خزانوں کی کی کہنیاں دی گئی ہیں۔ یا (فرمایا کہ) زمین کی کہنیاں دی گئی ہیں۔ واللہ تمہارے بارے میں اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، البتہ اسی سے ڈرتا ہوں کہ تم دنیا کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔

۵۰۳ | حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ
عَمَّارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ
سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهَبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْخَوَاضَ فَقَالَ: كَمَا
سَيُنَ الْبَدِيَّةِ وَصَنْعَاءَ وَذَادَاتِ ابْنِ حَبِطٍ
شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ حَوْضُهُ مَا
بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْبَدِيَّةِ، فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْدِدُ
أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ أَلَا مَا نِي؟ قَالَ لَهُ: قَالَ الْمُسْتَوْدِدُ
سُورِي فِيهِ إِلَّا رِيَّةً مِثْلَ الْكَوَاكِبِ.

۱۵۰۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی بن عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معبد بن خالد نے حدیث بیان کی، انھوں نے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرتؐ نے حوض کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ اتنا بڑا ہوگا جتنی مدینہ اور صنعاء کے درمیان مسافت ہے اور ابن ابی عدی نے یہ اضافہ کیا، شعبہ کے واسطے۔ ان سے معبد بن خالد نے اور ان سے حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا یہ ارشاد سنا کہ آپ کا حوض اتنا لمبا ہوگا جتنی صنعاء اور مدینہ کے درمیان مسافت ہے اس پر ان سے مستورد نے کہا کہ کیا آپ نے الامانی کی روایت نہیں سنی؟ انھوں نے کہا کہ نہیں مستورد نے کہا کہ ”اس میں برتن (پینے کے) اس طرح نظر آئیں گے جس طرح آسمان میں ستارے نظر آتے ہیں۔“

۵۰۴ | حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَوْسَى عَنْ نَافِعِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ أَشْأَمِ بْنِ
أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي عَلَى الْخَوَاضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَخْرُجُ
عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ
مَتَى دِينِ أُمَّتِي، قِيَالَ: هَلْ شَعَرَتْ مَا عَمِلُوا ابْتِغَاءَ
وَاللَّهِ مَا بَرَّخَوْ يَزُجُّونَ عَلَى أَغْفَا بَعْدَهُ كَمَا كَانَ ابْنُ

۱۵۰۴۔ ہم سے سعید بن ابی مویس نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ان سے اشعث بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر موجود رہوں گا اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون کون میرے پاس آتا ہے صبح کچھ لوگوں کو مجھ سے الگ کر دیا جائے گا، میں عرض کروں گا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ہی آدمی ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں مجھ سے کہا جائے گا کہ تمہیں معلوم بھی ہے انھوں نے تمہارے بعد کیا کام کیے تھے۔ واللہ یہ مسلسل الخ پاؤں لوٹتے رہتے تھے

(دین اسلام سے)، ابن ابی ملیکہ کہہ کرتے تھے کہ اے اللہ! ہم تیری پناہ اس سے مانگتے ہیں کہ اسٹے پاؤں لوٹ جائیں گے یا اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں ڈال دیئے جائیں۔ «اعقابکم تنکصون» «تراجعون علی العقب»
۸۶۰۔ تقدیر کے سلسلہ میں۔

۱۵۰۵۔ ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی ان سے تشبیہ نے حدیث بیان کی، انھیں سلیمان اعش نے خبر دی کہہ کہ میں نے زید بن وہب سے سنا، ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ارشاد فرمائی اور آپ صادق و مصدوق ہیں، فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص پہلے اپنی ان کے پیٹ میں چالیس دن تک ابتدائی حالت میں رکھا جاتا ہے اور پھر اتنے ہی عرصہ میں «علقہ»، «لبتہ خون» بنتا ہے۔ پھرتے ہی عرصہ میں «منغصہ»، «گوشت کا قطر» پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اس کے بارے میں دماں کے پیٹ ہی میں، چار باتوں کو فیصلہ کیا جاتا ہے اس کی روزی کا، اس کی موت کا، اس کا کہ وہ بدبخت ہے یا نیک بخت، پس اللہ تم میں سے ایک شخص جو دوزخ والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک بالشت یا ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ

جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ خبت والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور خبت کے درمیان ایک دو ہاتھ کا ہی فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ دوزخ والوں کے سے کام کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے آدم نے «الا ذراع»، بیان کیا۔

۱۵۰۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حادثے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے اور وہ کہتا رہتا ہے کہ اے رب! اب نطفہ ہے، اے رب! اب علقہ ہے، اے رب! اب منغصہ ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی پیدائش کا فیصلہ کرے تو وہ پوچھتا ہے اے رب! رط کا یا لڑکی؟ بدبخت یا نیک بخت، اس کی روزی کیا ہوگی؟ اس کی موت کب ہوگی؟ چنانچہ اسی طرح ساری تفصیلات اسی وقت لکھ لی جاتی ہیں جب وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔

۸۶۱۔ اللہ کے علم تقدیر کے مطابق قلم خشک ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ «واضلہ اللہ علی علمہ» اور ابو ہریرہ

آفِ مَلَيْكَةٍ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ رَتَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ تَرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ تُفَنِّنَ عَلَيْنَا اَوْ تَعْقِبَكُمُ تَنْكِصُوْنَ تَرْجِعُوْنَ عَلَي الْعَقِبِ۔

باب ۸۶۱ فی القدر

۱۵۰۵۔ اَحَدُنَا اَبُو الْوَلَيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنْبَا فِيْ سُلَيْمَانَ الْاَقْمَشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْقَادِقُ الْمَضْذِقُ قَالَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ يَجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا مَّا تَمَّ عِلْقَةً مِّثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُنْغَصًّ مِّثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤَمِّرُ بِاَرْبَعِ سُوْرَةٍ مَّا جَلِمَ وَشَقِيْءٌ اَوْ سَعِيْدٌ فَيَقُولُ اللَّهُ اِنَّ اَحَدًا كَرَّمَ اَوَّلَ الرَّجُلِ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا عِيْرٌ بَايَ اَوْ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا عِيْرٌ بَايَ اَوْ ذِرَاعٍ اَعْيَنَ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا قَالَ اِدْمُ الرِّدْ اِدْمُ الرِّدْ۔

۱۵۰۶۔ اَحَدُنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكَلَّ اللَّهُ بِالرَّجُلِ مَلَكًا يَقُولُ اَمَى رَبِّ نَظْفَةٌ اَمْى رَبِّ عِلْقَةٌ اَمْى رَبِّ مُنْغَصَّةٌ فَاِذَا ارَادَ اللَّهُ اَنْ يَقْنِىَ خَلْقَهَا قَالَ اَمَى رَبِّ دَكْرٌ اَمْ اُنْثَى اَشَقِيْءٌ اَمْ سَعِيْدٌ فَمَا اَلْوَرْدُ فَمَا اَلْاَجَلُ فَيَكْتُبُ كَذَا لِكُرْفِ بَطْنِ اُمِّهِ۔

باب ۸۶۲ جَبَّ اَقْلَمَ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ وَاصْلَوُ
اللَّهُ عَلَى عِلْمِهِ۔ وَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جو کچھ تمہارے ساتھ ہوئے واللہ! اس پر قلم خشک ہو چکا ہے (یعنی وہ کچھ جابجا ہے) اسی جاس رضی اللہ عنہ نے لہذا سابقین کا تفسیر میں فرمایا کہ نیک بخیتی پہلے ہی ان کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔

۱۵۰۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ابن یزید رشک نے بیان کیا، انھوں نے مطرف بن عبد اللہ بن شیبہ سے سنا، وہ عمران بن حصین کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے انھوں نے کہا کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا رسول اللہ کیا جنت کے لوگ جہنم کے لوگوں سے ممتاز ہوں گے! آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، انھوں نے کہا کہ پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کریں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہر شخص وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے یا جس کے لیے اسے سہولت دی گئی ہے۔

۸۶۲۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرتے۔

۱۵۰۸۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہؓ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مفرکین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کو خوب معلوم ہے کہ وہ (بڑے ہو کر) کیا عمل کرتے۔

۱۵۰۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عطاء بن یدرین نے خبر دی، انھوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مفرکین کی اولاد کے متعلق اور بھی پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا کرتے۔

۱۵۱۰۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی انھیں معمر بن خدیج نے، انھیں جاس نے اور ان سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بچہ ایسا نہیں جو فطرت پر نہ پیدا ہوتا ہو لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی بنادیتے ہیں جیسا کہ تمہارے جانوروں کے بچے پیدا ہوتے ہیں کیا ان میں کوئی کن گٹا پیدا ہوتا ہے؟ وہ تو تم ہی اس کا کان کاٹ دیتے ہو، صحابہ نے عرض کی پھر یا رسول اللہ! یہی کے متعلق کیا خیال ہے جو بچیں ہی میں مر گیا ہو؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا کرے گا کہ کیا عمل کرتا

قَالَ لِيَ الْكَفَى مَكَالَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَقَّقْتُ أَنْفُسَهُمَا أَنْتَ لَا يَ . قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ لَهَا سَابِقُونَ - سَبَقَتْ
لَهُمُ السَّعَادَةُ .

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا إِدْمَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
الرَّشَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مَطْرَفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الشَّيْبَانِيِّ يَحْيَى عَنْ عَمْرِو بْنِ حَصِينٍ قَالَ قَالَ
رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْفَرَّتْ أَهْلُ الْجَنَّةِ
مِنْ أَهْلِ النَّارِ ؟ قَالَ لَعَنَهُ ، قَالَ كَلِمَةً يُفَسِّلُ
أَعْمَالَهُمْ ؟ قَالَ كُلٌّ يَقْعَلُ بِمَا خُلِقَ لَهُ
أَوْ بِمَا يُتَرَكُ .

بَابُ ۸۶۲ . اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

۱۵۰۸ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ
بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي يَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سُمِلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِ الْمَشْرِكِينَ
فَقَالَ : اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

۱۵۰۹ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يُونُسَ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ وَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ سَبِيحَةَ
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سُمِلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذُرَارِيِّ الْمَشْرِكِينَ فَقَالَ
اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

۱۵۱۰ . حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى
الْفِطْرَةِ فَآبَاؤُهُ يَهُودِيَّةً وَيَنْصَرِيَّةً كَمَا يَنْبَغُونَ
الْبُهْمِيَّةَ هَلْ يَجْعَلُونَ فِيهَا مِنْ جَدٍّ عَرَّ حَتَّى تَكُونُوا
أَشْتَهُ جَعْدًا عَوْنَهَا تَأْتُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ آتَيْتَ مِنْ
يَبُوتَ وَهُوَ صَغِيرٌ ؟ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

باب ۸۶۳ - وَكَانَ امْرَاؤُهُ قَدَرًا مَقْدُودًا -

۱۵۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي السَّرْدَاءِ عَنِ ابْنِ عَدْرِجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْءَ عَنْ مَلَائِكَةِ أَخِيهِمْ لَتَسْتَفْزِعَ مَخَفَتَهُمْ وَتَكْتُمُهُمْ فَإِنَّ لَهَا مَا قَدَرَكُمَا -

۸۶۳ - اور اللہ کا حکم متعین تقدیر کے مطابق ہے۔

۱۵۱۱ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو الزناد نے، انھیں اعرج نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کوئی عورت اپنی کسی دینی بہن کی طلاق کا مطالبہ (شوہر سے) نہ کرے کہ اس کے گھر کو لپٹے، ہی لیے مخصوص کرے بلکہ اسے نکاح (دوسری عورت کی موجودگی میں) بھی کر لینا چاہیے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے تقدیر میں ہوگا۔

۱۵۱۲ - ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرئیل نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ آنحضرت کی حاضرا دیوں میں سے ایک کا بیٹا مبرا آیا، آنحضرت کی خدمت میں سعد بن ابی کعب اور معاذ رضی اللہ عنہم موجود تھے، بیٹا مبرا نے آکر کہا کہ ان کا بچہ..... نزع کی حالت میں ہے، انھوں نے کہا بھیجا کہ اللہ ہی کا وہ ہے جو وہ لیتے اس لیے وہ میری اور اللہ سے اچھری امید رکھیں۔

۱۵۱۳ - ہم سے جان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عبد اللہ بن خریزجی نے خبر دی، انھیں سعید خدری نے خبر دی، کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم کیزوں سے ہم بستری کرتے ہیں اور مال سے محبت رکھتے ہیں، آپ کا قول کے بارے میں کیا خیال ہے آنحضرت نے فرمایا، اچھا تم ایسا کرتے ہیں، اچھا کہ لیے ضروری نہیں ہے کہ تم ایسا نہ کرو کیونکہ جس روح کی بھی پیدائش اللہ تعالیٰ نے لکھ دی ہے وہ جزو و پیرا ہو کر رہے گی۔

۱۵۱۴ - ہم سے موسیٰ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے سیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعشش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک خطبہ دیا اور قیامت تک کی کوئی قدری اعتبار سے اہم چیز ایسی نہیں چھوڑی جس کا ذکر نہ کیا ہو۔ بیٹے یاد رکھنا مٹھالے یاد رکھنا اور جیسے بھولنا قاعدہ بھول گیا جب میں ان میں کی کوئی چیز دیکھتا ہوں جسے میں بھول چکا ہوں تو اس طرح اسے پہچان لیتا ہوں جس طرح وہ شخص جی کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو کہ جب وہ اسے دیکھتے تو پہچان لیتا ہے۔

۱۵۱۵ - ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعشش

۱۵۱۲ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولٌ إِحْدَى بَنَاتِهِمْ وَمِنْهُمَا سَعْدُ بْنُ أَبِي النَّظْرِ كَتَبَ وَمَعَادُ أَتَا بَيْنَهُمَا يَجْعُدُ بِنَفْسِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهَا لَهَا مَا أَخَذَ لِلَّهِ مَا أَعْطَى، كُلُّ يَأْجِلٍ فَلْتَصْبِرْ وَلِتَحْتَسِبْ -

۱۵۱۳ - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْجُمُعِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَهُمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَمُوتُ سَبَابًا وَنَحِبُ الْكُلَّ كَيْفَ تَرَى فِي الْقَبْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَدْرَأْسُكُمْ تَعْمَلُونَ ذَلِكَ؟ لَا مَلِكُكُمْ أَنْ لَا تَعْمَلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُمْ

۱۵۱۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي مُسْعُودٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْثُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ خُطْبَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً تَأْتِي فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرْتُهُ وَلَمْ أَذْكُرْهُ مِنْ جَهْلٍ إِنَّ كُنْتُ لَا رَدِّي الشَّيْءَ قَدْ لَيْسَتْ تَأْخُذُ مَا يَصِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَكَرَاهُ كَعْرُكُهُ -

۱۵۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَمَزَةَ عَنْ أَبِي مَرْثُ

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّيِّدِيِّ عَنْ
بُخَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ حُوْدُ يَنْفُكُ فِي الْإِذْنِ
وَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُكَ مِنَ
النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا نَشِئِلَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ لَا عَمَلُوا كُلُّ مَيْسَرٍ شَرٌّ
كَرِهًا مَا مِنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ.

ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن السیّدی نے اور ان سے علی رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، آنحضرت
کے پاس ایک کھڑکی تھی جس سے آپ زمین کو کرید رہے تھے اور آپ نے اسی
دوران میں پایا کہ ہم میں سے ہر شخص کا جہنم کا یا جنت کا ٹھکانا لکھا جا چکا ہے
ایک مسلمان نے اس پر عرض کی پھر یا رسول اللہ! پھر کیوں دویم اس پر تنبیہ کر لیں
آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں۔ کرو کیونکہ ہر شخص کو اپنی تقدیر کے مطابق عمل
کی سہولت پاتا ہے پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی: مَا مِنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ

واتقوا، الآیہ

۸۶۴۔ عمل خاتمہ پر موقوف ہے۔

باب ۸۶۴۔ الْقَعْلُ بِالْحَوْشِ

۵۱۶۔ أَحَدٌ ثَنَا حَبَابُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَ نَاعِبًا أَنَّ اللَّهَ
أَخْبَرَ نَاعِبًا مَعْمُورًا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُبِهُدَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبِيرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَقْرَنٍ مَعَهُ يَتَدَبَّعُ الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ
أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا خَفَرْنَا فَقَالَ قَاتِلِ التَّوَجِّلَ مِنْ أَهْلِ الْإِقْبَالِ وَ
وَكُنْتُ بِهِ الْجُرْحُ فَأَتَيْتُهُ نَجَاءً رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَدُنِّي
تَحَدَّثُ أَهْلُ النَّارِ قَدْ قَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ
أَهْلِ الْإِقْبَالِ فَكُنْتُ بِهِ الْجُرْحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَادَ لِقَبْلِ الْمُسْلِمِينَ
يُقَاتِلُ قَبِيلًا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذَا وَجَدَ التَّوَجِّلَ أَلَمَ الْجُرْحُ

۱۵۱۶۔ ہم سے حباب بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی،
انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر
کی لڑائی میں موجود تھے، آنحضرت نے ایک شخص کے متعلق، جو آپ کے ساتھ تھا
اور اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا کہ یہ جہنمی ہے۔ جب جنگ ہوئے لگی تو اس شخص
نے بہت جگہ لڑائی میں حصہ لیا اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا۔ پھر بھی وہ
نجات نہ پا سکا۔ آنحضرت نے اس کو معلوم ہے جس کے متعلق ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ وہ
جہنمی ہے۔ وہ تو اللہ کے راستہ میں بہت جگہ لڑا ہے اور بہت زیادہ زخمی ہو
گیا آنحضرت نے اب بھی یہی فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ ممکن تھا کہ بعض مسلمان شبہ
میں مبتلا ہو جاتے۔ لیکن اس فرض میں اس شخص نے زخموں کی تاب نہ لا کر اپنا
ترکش کھولا اور اس سے ایک نیر نکال کر اپنے آپ کو ذبح کر لیا۔ پھر بہت

مسلمان حضور اکرم کی خدمت میں دوڑے ہوئے پہنچے اور عرض کی، یا رسول اللہ
اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات سچی کر دکھائی۔ اس شخص نے اپنی گردن کاٹ کر
اپنی جان خود ہی ختم کر ڈالی، آنحضرت نے اس موقع پر فرمایا کہ اے بلال،
اٹھو اور لوگوں میں اعلان کرو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے
اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید و توثیق دے دین شخص سے بھی کراتا ہے۔

فَأَهْوَى بِسَيْدِهِ إِلَى كُنَائِهِمْ فَأَنْفَرَعُ مِنْهَا سَحَابًا فَأَنْتَحَرَجَ بِهَا
فَأَسْتَدْرَجَ بِهَا بَنِي الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَدَقَ اللَّهُ حَدِيثُكَ قَدْ لَمْ نَحْوَ فَلَا نَقْتُلُ
فَنَسَبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ
فَاقْدِرْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَوْمِنٌ وَإِنَّ اللَّهَ كَيُؤَيِّدُ هَذَا

۵۱۷۔ أَحَدٌ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَاةَ
حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْمٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمُسْلِمِينَ
كُنَّا مَعَهُ عَنِ الْمُسْلِمِينَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

۱۵۱۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عسان نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل رضی
اللہ عنہ نے کہ ایک شخص جو مسلمانوں کی طرف سے بڑی شدت کے ساتھ لڑائی

میں حضورؐ رہا تھا اور اس غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے آنحضرتؐ نے دیکھا اور فرمایا کہ جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے چنانچہ وہ شخص جب اسی طرح لڑنے میں مصروف تھا اور مشرکین کو اپنی بہادری کی وجہ سے سخت دشواریوں میں مبتلا کر رہا تھا، تو ایک مسلمان اس کے پیچھے پیچھے چلا آخر وہ شخص زخمی ہو گیا اور جلدی سے مر جانا چاہا، اس لیے اس نے اپنی تلوار کی دھار اپنے سینے پر لگائی اور اپنے آپ کو اس پر گرالیا جس کی وجہ سے تلوار اس کے خانوں کو پار کرتی ہوئی نکل گئی، اس کے بعد نہ بچھا کرنے والا شخص آنحضرتؐ کی خدمت میں جلدی سے حاضر ہوا اور عرض کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرتؐ اللہ کے رسول ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا بات کیا ہے! ان صاحب نے کہا کہ آپ نے فلاں شخص کے متعلق فرمایا تھا کہ جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھے۔ حالانکہ وہ شخص مسلمانوں کی طرف سے بڑی بہادری کے ساتھ لڑ رہا تھا۔ میں سمجھا کہ وہ اس حالت میں نہیں مرے گا لیکن جب وہ زخمی ہو گیا تو جلدی سے مرجانے کی خواہش میں اس نے خودکشی کر لی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بندہ دو زخموں جیسے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے دوسرا طرح دوسرا بندہ جہنمیوں کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے بلاشبہ عمل کا دار و مدار خاتمہ پر ہے۔

۸۶۵۔ بندہ نذر کو تقدیر کے حوالہ کر دے۔

۱۵۱۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے عبد اللہ بن مرہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ نذر کسی چیز کی نہیں لڑا قی صرف اس کے ذریعہ نخل کا مال نکالا جاتا ہے۔

۱۵۱۹۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں ہمام بن قتبہ نے، انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر (منت)، انسان کو کوئی چیز نہیں دیتی جو میں نے (اللہ تعالیٰ) انھیں کی تقدیر میں نہ رکھی ہو۔ بلکہ وہ تقدیر دیتی ہے جو میں نے اس کے لیے مقرر کر دی ہے، البتہ اس کے ذریعہ میں نخل کا مال نکال لیتا ہوں۔

۸۶۶۔ طاقت و قوت صرف اللہ ہی کہے

۱۵۲۰۔ محمد سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے

اللہ علیہ وسلم فَخَطَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا، فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ الْحَالِ مِنْ أَهْلِ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ حَتَّى جَرَحَهُ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ فَجَعَلَ ذِكَابَةً سَيْفِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ رِجْلَيْهِ نَأْبَلُ الرَّجُلِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ قُلْتُ يَلَاوِي مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْكَ وَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ بَنَاتِ عَنَاءٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَعَصَا قَتْلِهِ لَا يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ فَكَلَّمَ جَرَحَهُ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: إِنْ الْعَبْدَ لَيَعْمَلَ عَمَلًا أَهْلُ النَّارِ وَرَأَتْهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَعْمَلَ عَمَلًا أَهْلُ الْجَنَّةِ وَرَأَتْهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَرَأَتْهُ الْأَعْمَالُ يَا الْمُخَوَّاتِيهِمْ۔

باب ۸۶۵۔ النَّارُ وَالْعَبْدُ إِلَى الْعَبْدِ۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّارِ وَقَالَ: رَأَيْتُ لَوْ يَدُ وَشَيْئًا وَإِنَّمَا يَسْتَحْرِجُ بِهِ مِنَ الْخَيْلِ۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ هَتَامِ بْنِ مَثْبُوحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِ ابْنُ آدَمَ الْقَدَرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدَرًا وَكَانَ وَلَكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدَرًا قَدَرًا لَهُ اسْتَحْرِجُ بِهِ مِنَ الْخَيْلِ۔

باب ۸۶۶۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

خبروی، انھیں خالد خدا نے خبر دی، انھیں ابوعثمان خبر دی تے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے اور جب بھی ہم کسی بلندی پر چڑھتے یا کسی نشیبی علاقہ میں اترتے تو تکبیر بلند آواز سے کہتے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرتؐ ہمارے قریب آئے اور فرمایا: اے لوگو! اپنے آپ پر رحم کرو، کیونکہ تم کسی بہرے یا غیر موجود کو نہیں پکارتے بلکہ تم اس ذات کو پکارتے ہو، جو بہت زیادہ سننے والا بڑا دیکھنے والا ہے۔ پھر فرمایا عبد اللہ بن قیسؓ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کیا میں تمہیں ایک کلمہ نہ سکھا دوں جو خیت کے خزانوں میں سے ہے (وہ کلمہ یہ ہے) لا حول ولا قوۃ الا باللہ (طاقت و قوت اللہ کے سوا اور کسی کے پاس نہیں)۔

۸۶۷۔ معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔ عام ”معنی مانع“ مجاہد نے کہا کہ ”سدا عن الحق“ کا معصوم ہے کہ وہ گمراہی میں سرگرداں پھرتے نہیں گئے۔ ”وساھا، اغواھا“۔

۱۵۲۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی کوئی شخص کسی معاملہ پر مقرر کیا جاتا ہے تو اس کے اندر دو طاقتیں کام کرتی ہیں، ایک طاقت اسے بھلائی کا حکم دیتی ہے اور اس پر ابھرتی ہے اور دوسری طاقت بلی کا اسے حکم دیتی ہے اور اس پر اسے ابھارتی ہے اور معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔

۸۶۸۔ اور اس جتنی پرہیزگاری کر دیا ہے جسے ہم نے ہلاک کرنے کا ارادہ کر لیا بلاشبہ وہ لوٹ نہیں سکیں گے اور یہ کہ وہ مکرر دلوں کے سوا اور کسی کو نہیں جینیں گے اور منصور بن نعمان نے مکر مکر کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ حبشی زبان میں ”حرم“ جب کے معنی میں ہے۔

۵۲۲۔ مجھے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، انھیں مسعر بن خدیج، انھیں ابن طاووس نے انھیں ان کے والدین نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے خیال میں ”لحم“ و ”محمی“ گناہ سے سب سے زیادہ مشابہ

أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي مُؤْمِنٍ قَالَ: لَمَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَجَعَلْنَا لَا نَصْعَدُ شَرًّا وَلَا نَنْحَلُّ شَرًّا وَلَا نَهْبِطُ فِي وَادٍ إِلَّا دَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا بِالتَّكْبِيرِ، قَالَ كَذَبًا وَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَالَ إِنَّا بَيْنَهُمَا النَّاسُ إِذْ يَصُوتُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ عَنْ أَصْوَدٍ وَلَا عَنْ بَنَاتٍ إِنَّمَا تَدْرُونَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا، ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ قَيْسٍ أَلَا عَلَيْكَ سَكْمَةٌ هِيَ مِثْرُ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

باب ۸۶۷ المَعْمُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ عَامِدًا مَانِعًا۔ قَالَ مجاهد: سَدًا عَنِ الْحَقِّ يَكُونُ دُونَ فِي الْفَلَاةِ وَنَاسًا۔ اغْوَاهَا۔

۱۵۲۱ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَذَّاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اسْتَخْلِفْتُ خَلِيفَةً إِلَّا لَكَ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُكَ بِالْخَيْرِ وَتَحْضُرُكَ عَلَيْهِ وَيَكُنَّ تَأْمُرُكَ بِالشَّرِّ وَتَحْضُرُكَ عَلَيْهِ وَالْمَعْمُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ۔

باب ۸۶۸ وَحَرَامٌ عَلَى قَرْبَةٍ أَهْلُكُنَّهَا أَنْتُمْ تَبْرَحُونَ، أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ۔ وَلَا يَلِدُ إِلَّا فَا جَوْ كَفَاؤًا۔ وَقَالَ مُصَوِّرُ بَنِي النُّعْمَانِ مَنْ يَكْرِهْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَجُودٌ بِالْحَبَشِيَّةِ: وَجَبَ۔

۵۲۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَىٰ إِبْنِ آدَمَ حَقَّهُ مِنَ الذَّنَا أَوْ ذَكَ ذَٰلِكَ
لَا مَحَالَةَ فَبَدَّ النَّاسُ الْفُكْرَ، وَذَنَّا الْإِنْسَانَ الْمُسْطَوِّ
وَالنَّفْسُ تَمْتَلِي وَتَشْفِي، وَالْفُكْرُ يَصْدُقُ ذَٰلِكَ
وَيَكُونُ بِهِ. وَقَالَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَذُ قَائِدُ
عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

باب ۸۶۹ وَمَا جَعَلْنَا الشُّرُوكَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ

۱۵۲۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
عَمْرُو عَنْ يَكْرِيمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
وَمَا جَعَلْنَا الشُّرُوكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ
خَالَ هُوَ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ كَالْأَنْجَلِ
وَالشَّجَرَةِ الْمُتَعَوِّثَةِ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ
الزُّقْمِ

باب ۸۷۰ تَحْتَاجُ آدَمُ مُوسَى عِنْدَ اللَّهِ

۱۵۲۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ عَمْرُو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَحْتَجُّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى يَا آدَمُ
أَنْتَ أَبُو نَاحٍ بَيْنَنَا وَآخُو جَنَّاتٍ مِنَ الْجَنَّةِ
قَالَ لَهُ آدَمُ يَا مُوسَى أَمَطَ لَكَ اللَّهُ بِكَ وَه
وَحَطَّ لَكَ بِسَبِّهِ أَتَسْأَلُونِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ رَأَى اللَّهُ
عَلَى تَبَلٍ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَخَجَرُ
آدَمُ مُوسَى فَخَجَرُ آدَمُ مُوسَى كَلَامًا - قَالَ
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيِّدِ وَأَمْرُو بْنُ الْوَعْدِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حوالہ سے بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے زنا کا کوئی نہ کوئی
حقہ رکھ دیا ہے جس سے اسے لا محالہ گزنا ہے پس آنکھ کا زنا، دیکھنا
وغیر محرم کو ہے زبان کی زنا گفتگو ہے، دل کی زنا خواہش اور شہوت ہے
اور شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا اسے جھٹلاتی ہے اور شہابیہ نے
بیان کیا، ان سے دو بار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے
ان سے ان کے والد نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۸۶۹۔ اور وہ خواب جو ہم نے تمہیں دکھایا ہے اسے ہم نے
مرف لوگوں کے لیے آزمائش بنایا ہے۔

۱۵۲۳۔ ہم سے حمید بن حذیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے مکرمہ نے اور ان سے ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے "آیت" اور وہ خواب جو ہم نے تمہیں دکھایا ہے
اسے ہم نے مرف لوگوں کے لیے آزمائش بنایا ہے کے متعلق فرمایا کہ اس سے
مر لو آنکھ کا دیکھنا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھایا
گیا تھا جب آپ کو بیت المقدس تک رات کو لے جایا گیا تھا کہا کہ قرآن
مجید میں الشجرة الملعونة سے مراد زقوم، کا درخت ہے۔

۸۷۰۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آدم موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا۔

۱۵۲۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے عمرو سے یہ حدیث یاد کی، ان سے طاووس
نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا۔ آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا، موسیٰ علیہ السلام
نے آدم علیہ السلام سے کہا آدم، آپ ہمارے جد امجد ہیں آپ ہی نے ہمیں محروم
کیا اور رنجستے نکالا، آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا، موسیٰ
آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہم کلامی کے لیے منتخب کیا اور اپنے ہاتھ سے آپ کے لیے لکھا
کیا آپ مجھے ایک ایسی بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا
کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں رکھ دیا تھا۔ چنانچہ آدم علیہ
السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو قائل کر لیا۔ آدم علیہ السلام نے موسیٰ
کو قائل کر لیا تین مرتبہ (آنھوں نے یہ جملہ فرمایا) سفیان نے بیان کیا،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اسرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے، اسی طرح۔

۸۶۱۔ جسے اللہ دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں۔

۱۵۲۵۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث

بیان کی، ان سے عہدہ بن ابی لبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن

شعبہ کے مولا دراد نے حدیث بیان کی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن

شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا لکھ کر

بھیجو جو تم نے آنکھوں کو نماز کے بعد کرتے تھے چنانچہ مغیرہ رضی اللہ عنہ

نے مجھ سے لکھوایا۔ انھوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سند سے

آنکھوں کو نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے

اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ جو تو دنیا چاہے اسے کوئی روکنے والا نہیں

اور جو تو روکنا چاہے کوئی اُسے دینے والا نہیں۔ اس میں کسی کوشش کرنے

والے کی کوشش کامیاب نہیں ہوئی، ابی جریج نے بیان کیا انھیں عہدہ نے

خبر دی۔ اس کو درانے خبر دی، پھر اس نے کہا کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ

عنہ کے یہاں گیا، میں نے دیکھا کہ آپ لوگوں کو اس دعا کا کلمہ دے رہے تھے۔

۸۶۲۔ برکتی کے گڑھے اور برائی کے خاتمہ سے پناہ مانگے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ، کہہ دیجئے اس صبح کی روشنی کے رب کی

پناہ مانگتا ہوں ہر مخلوق سے۔

۱۵۲۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان

کی، ان سے سمی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ سے پناہ مانگا کرو آزمائش کی

مشقت، بد بختی کی پستی، برے حالتے اور دشمن کے ہنسنے سے۔

۸۶۳۔ وہ انسان اور اس کے دل کے درمیان میں حامل ہے۔

۱۵۲۷۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن قتائل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ

نے خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں سالم نے اور ان سے عبد اللہ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھایا کرتے تھے

کہ وہ نہیں دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

۱۵۲۸۔ ہم سے علی بن حفص اور یزید بن محمد نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ میں

عبد اللہ نے خبر دی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے،

بَابُ لَا مَا نِعَ رِمَا أَعْطَى اللَّهُ۔

۱۵۲۵ أَحَدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فَيْهَمُ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي كَبَابَةَ عَنْ دَرَادٍ مَوْلَى

الْمُعِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُعِيرَةِ

أَكْتُبُ رَأَى مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ: فَأَمَّا عَلَى الْمُعِيرَةِ قَالَ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ

الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

اللَّهُ لَا مَا نِعَ رِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مَعْطَى لِمَا مَنَعْتَ

وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَنَّةُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ

أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ دَرَادَ أَخْبَرَهُ: بِهَذَا الشَّعْرِ

وَكُنْتُ بَعْدَ رَأَى مُعَاوِيَةَ فَيَسْمَعُهُ يَا مَرْءَ

النَّاسِ بِذَاكَ الْقَوْلِ۔

بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ

الشَّفَاءِ وَسَوْيَرِ الْقَفَّارِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

۱۵۲۶ أَحَدُنَا شَا مَسَدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ

أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ تَعَوَّذْ ذَا بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَذُرْكَ الشَّفَاءِ

وَسَوْيَرِ الْقَفَّارِ وَشَمَاتِهِ الْأَعْدَاءِ۔

بَابُ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ۔

۱۵۲۷ أَحَدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَتَائِلَ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَوْسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَثِيرًا وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُحَالِفُ وَلَا دُمُ قَلْبٍ الْقَلْبُ۔

۱۵۲۸ أَحَدُنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَكَثِيرُ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

اور ان سے ابی عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن میاد سے فرمایا کہ میں نے تیرے لیے ایک بات دل میں چھپا رکھی ہے (تباؤ وہ کیا ہے) اس نے کہا کہ ”دھواں“، آنحضرتؐ نے فرمایا، بد نیت، اپنی حقیقت سے آگے نہ بڑھ، عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردن مار دوں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ اگر یہی ردِ حال، ہوا تو تم اس پر قابو نہیں پاسکتے اور اگر یہ وہ نہ ہوا تو اسے قتل کرنے میں تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں۔

۸۷۲۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہیں صرف وہی پہنچ سکتا ہے جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے۔ کتب، یعنی تقضی، بغاوتیں اور عقیلین، (الا من هو حال الجحیم کا مفہوم ہے کہ) سوا اس کے جس کے لیے اللہ نے کچھ دیا ہے کہ اسے جہنم کا اندھن بنا ہے۔ ”تدا، تہدی، یعنی بدبختی اور خوش بختی تقدیر کی، اور جانور و کوان کی چراگاہوں تک پہنچایا۔

۱۵۲۹۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، ان کو نضر بن خردی، ان سے داؤد بن ابی الفرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن برید نے، ان سے یحییٰ بن یعرب نے اور ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ عذاب تھا اور اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے تو مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا، کوئی بھی زندہ اگر کسی ایسے شہر میں ہے جس میں طاعون کی وبا پھوٹ رہی ہے اور وہ اس میں ٹھہرا رہا ہے اور اس شہر سے نکلتا نہیں، مہر کیے ہوئے ہے اور اس پر اجر کا امبار وار ہے اور یقین رکھتے کہ اس تک صرف وہی چیز پہنچ سکتی جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں لکھ دی ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

۸۷۵۔ اور ہم ہر ایت پاتے ولے نہیں تھے اگر اللہ نے ہمیں

ہر ایت نہ کی ہوتی، اگر اللہ نے مجھے ہر ایت کی ہوتی تو میں متیقن ہو گیا ہوتا

۱۵۳۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر دی، یہ جریر بن حازم ہیں، انھیں ابو اسحاق نے، انھیں ابوہریرہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے غزوہ حندق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہمارے ساتھ مٹی متقل کر رہے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے واللہ اگر

سایہ عن ابی عمر رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن مباد، احبات لك خبیثا قال النبی قال احسان ملکن ثقتہ قد راک قال عمر اشدت لی فاصوب ثقتہ قال دعه ان یتکون هو فلا خیر لك فی تسلیمہ۔

باب ۱۵۲۹ قُلْ لَنْ يُؤْمِنَ اِرَادَ مَا كَتَبَ

اللہ لَنَا تَقَضًی۔ قَالَ مُجَاهِدٌ : رِفَاقَتِیْنِ بِمُضَلِّیْنِ اِرَادَ مَتَّ كَتَبَ اللہ اَنَّهُ یَقْضِی رُجَحِیْمَ۔ قَدْ رَفَعْنَاهُ۔ قَدْ رَ الشَّفَاءَ وَ الشَّعَادَةَ، وَ هَدَى الْاَنْعَامَ لِمَا رَیْبُهَا۔

۱۵۲۹۔ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ أَخْبَرَنَا النُّفَعَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِی الْقُتَيْبَةَ عَنْ عَیْبِ اللہ بْنِ سَدِیْدَةَ عَنْ یَحْیٰی بْنِ یَعْمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّاعُونِ فَقَالَ كَانَ عَذَابًا یَبْعَثُہُ اللہ عَلَى مَنْ یَشَاءُ فَیَجْعَلُہُ اللہ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ مَا مِنْ عَجَبٍ یُکَوِّنُ فِی بَلَدٍ یُکَوِّنُ فِیْہِ وَ یُکَوِّنُ فِیْہِ لَا یَخْرُجُ مِنَ الْمَلَدِ مَا یُرَا حَتَّی یَبْعَثُہُ اَنَّهُ لَا یُعِیْشُہُ اِلَّا مَا کَتَبَ اللہ لَہُ اِلَّا کَانَ لَہُ مِثْلُ الْخَرِیْ شَہِیْدٍ۔

باب ۱۵۲۹ وَمَا کُنَّا یَقْضِی لَوْ لَا اَنْ هَذَا اللہ

لَوْ اَنْ اللہ صَدَقَ لَکُنْتُ مِنَ الْمُتَمِیْنِ۔

۱۵۳۰۔ اَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ ہُوَ ابْنُ

حَازِمٍ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأِیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدُمُّ الْخُخْدَ فِی یَقْلٍ صَغَا الْعَرَابَ وَ هُوَ یَقُولُ وَاللہ لَوْ لَا اللہ مَا اَهْتَدِیْنَا

وَلَا مُنَافَاةَ وَلَا مَنَّاتٍ، فَمَا تُولِئْنَ سَكِينَةً وَّعَيْنًا ذَٰلِكَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ
وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ۖ إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا ۚ

کتاب الایمان النذیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِالْإِيمَانِ تَوَلَّى اللَّهُ تَعَالَى ۚ لَا يُؤْخِذُكُمْ اللَّهُ
بِالْعَهْدِ إِذْ أَنْتُمْ مَعَهُ وَلَا يُؤْخِذُكُمْ بِمَا عَقَدْتُمْ
اَلْإِيمَانَ لِكَقَدَّارَتِهِ أَطْعَامُ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ
أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْفُ الْمُجِمْ
وَقَبِيلِ قَوْمٍ لَمْ يَجِدْ فَوْسِيَّامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ طَالَتْ
كَقَدَّارَتِهِ أَنْتُمْ إِذَا خَلَقْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ
كَلَّا إِنَّ يَبْئِثُ اللَّهُ لَكُمْ أَجِيمَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۚ

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَخْشَى
فِي يَمِينٍ قَطًّا حَتَّى أَسْأَلَ اللَّهَ كَقَدَّارَتِهِ الْيَمِينِ، وَ
قَالَ لَا أُخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا مِنْهَا إِلَّا
أَيْتُ الْوَدْعَى هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي ۚ

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغَمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ
حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ
اَلْوَ مَارَةً فَإِنَّكَ إِنْ أَدَيْتَهُمَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكَلْتَ
أَلَيْمًا وَإِنْ أَدَيْتَهُمَا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أَمِنْتَ عَلَيْهِمَا
وَإِذَا خَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا
تُكْفِرُ عَنْ يَمِينِكَ وَآتِ الْوَدْعَى هُوَ خَيْرٌ ۚ

اقتداء ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ روزہ رکھتے اور نہ نماز پڑھتے ہیں ہم
پر سکینت نازل فرما اور جب تم بھڑبھڑاؤ تو ہمیں ثابت قدم رکھ، اور مشرکین
نے ہم پر زیادتی کی ہے جو وہ کسی عقیدہ کا راوہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں

قسموں اور نذروں کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۸۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، اللہ تعالیٰ نوقسموں پر تم سے
مواخذہ نہیں کرے گا۔ البتہ ان قسموں پر کرے گا جنہیں تم قصد کر کے
کھاؤ پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھانا ہے اس اوسط
کھانے کے مطابق جو تم اپنے گھروالوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑا
پہنانا یا ایک غلام کی آزادی، پس جو شخص یہ چیزیں نہ پائے تو
اس کے لیے تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے
جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ
اپنی نشانیوں کو کھول کر بیان کرتا ہے شاید کہ تم شکر کرو ۚ

۱۵۳۱۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ
نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور انھیں
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کبھی اپنی قسم نہیں توڑتے تھے
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارہ کے احکام نازل کیے اس وقت آپ
نے کہا کہ اب اگر میں کوئی قسم کھاؤں گا اور اس کے سوا کوئی اور چیز بھلائی کی
ہوگی تو میں وہی کام کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور اپنی قسم کا کفارہ
دے دوں گا۔

۱۵۳۲۔ ہم سے ابو الثمان محمد بن الفضل نے حدیث بیان کی، ان سے جریر
بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے حدیث بیان کی، ان کے عبد الرحمن
بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، عبد الرحمن بن سمرہ کبھی کسی حکومت کے عہدہ کا مطالبہ نہ کرنا کیونکہ اگر
تمہیں یہ مانگنے کے بعد ملے گا۔ تو اس کی ساری ذمہ داری تم پر ہوگی اور اگر وہ
عہدہ تمہیں بغیر مانگے مل گیا تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم
کوئی قسم کھاؤ اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ
دے دو اور وہ کام کرو جو بھلائی کا ہو۔

۱۵۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي مُبَرِّدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ :
 أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِمَّنْ
 الْأَشْهُوسِ يَمِينِ اسْتَحْبَلَهُ فَقَالَ : وَاللَّهِ لَا أَحْبَبْتُكُمْ ، وَمَا
 عَشِدُّ مَا أَحْبَبْتُكُمْ عَلَيْهِ . قَالَ ثُمَّ لَبَّيْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
 تَلَبَّثْتُ ثُمَّ أَوْفَى بِشَلَاتٍ وَدُوْدٍ حُرِّ الدَّارِ فَحَبَلْنَا عَلَيْهَا
 فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ بَعْضُنَا وَاللَّهِ لَا يَبَارِكُ لَنَا
 أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَتَّحِبُّهُ فَمَعَلَفَ
 أَنْ لَا يَجْعَلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَأَرْجِعُوا بِنَا إِلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَدَّ رِسْعَهُ فَأَتَيْنَاكَ فَقَالَ
 مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ وَفِي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ
 لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا رَأَى
 كَفَمْتُ عَنْ يَمِينِي وَآتَيْتُ الْيَدَى
 هُوَ خَيْرٌ أَوْ آتَيْتُ الْيَدَى
 هُوَ خَيْرٌ وَكَفَمْتُ
 عَنْ يَمِينِي .

۱۵۳۳۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث
 بیان کی ان سے یزید بن جریر نے ، ان سے ابو ہریرہ نے ، ان سے ان کے
 والد نے بیان کیا کہ میں اشغری قبیلہ کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سواری مانگی آنحضرت
 نے فرمایا کہ واللہ میں تمہارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکتا اور نہ میرے
 پاس کوئی سواری کے قابل جانور ہے۔ بیان کیا پھر مٹنے دنوں اللہ نے ہمارے
 یونہی ٹھہرے رہے ، اس کے بعد تین اچھی قسم کی اونٹنیاں لائی گئیں۔ اور
 آنحضرت نے انھیں ہمیں سواری کے لیے غایت فرمایا۔ جب ہم روانہ ہوئے
 تو ہم نے کہا یا ہم میں سے بعض نے کہا۔ واللہ ہمیں اس میں برکت نہیں
 حاصل ہوگی۔ ہم آنحضرت کی خدمت میں سواری مانگنے آئے تھے تو آپ نے
 قسم کھائی تھی کہ آپ ہمارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکتے اور اب
 آپ نے ہمیں سواری غایت فرمائی ہے ہمیں آنحضرت کے پاس جانا چاہیے
 اور آپ کو قسم یاد دلانی چاہیے۔ چنانچہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر
 ہوئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے تمہاری سواری کا انتظام نہیں کیا ہے
 بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کیا ہے۔ اور ہاں واللہ کوئی بھی اگر قسم کھاؤں
 گا اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھوں گا تو اپنی قسم کا کفارہ

وے دل کا اور وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی یا آنحضرت نے فرمایا کہ وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کروں گا۔
 ۱۵۳۴۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ، انھیں عبدالرزاق
 نے خبر دی ، انھیں معمر بن خدیج نے ، ان سے ہمام بن منبہ نے بیان کیا کہ یہ وہ
 حدیث ہے جو ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ ہم آخری امت ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔
 آنحضرت نے فرمایا کہ واللہ (بعض اوقات) اپنے گھروالوں کے معاملہ میں تمہارا
 اپنی تمہیں پر اہل رکتے رہنا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ کی بات ہوتی ہے
 کہ قسم ٹوڑ دے اور اس کا وہ کفارہ ادا کر دے جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔

۱۵۳۴ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
 عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ
 هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ نَحْنُ الْأَوَّلُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَنْ يَلْبِغَ أَحَدُكُمْ
 بِسَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ أَشْرَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطَى
 كَفَّارَةُ الْيَمَنِ رَفَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ .

۱۵۳۵۔ مجھ سے اسحاق یعنی ابراہیم نے حدیث بیان کی ، ان سے یحییٰ بن صالح
 نے حدیث بیان کی ، ان سے یحییٰ نے ، ان سے حکمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی
 اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو اپنے
 گھروالوں کے معاملہ میں قسم پر اہل رکتا رہتا ہے وہ اس سے بڑا گناہ کرتا ہے
 کہ اس قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

۱۵۳۵ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
 يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُرَيْمَةَ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَلَحَ فِي أَهْلِهِ سَمِينٍ فَمَوْ أَعْظَمَ ارْتِمًا
 لَيْسَ بِرِغْبَى الْكَفَّارَةِ .

۸۷۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وَاَیْمُ اللّٰہِ
(اللہ کی قسم)

۱۵۳۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم بھیجی اور اس کا امیر سامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ بعض لوگوں نے ان کے امیر بنائے جانے پر نکتہ چینی کی تو انھوں نے کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تم لوگ اس کا امیر بنائے جانے پر نکتہ چینی کرتے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے والد کے امیر بنائے جانے پر بھی تنقید کر چکے ہو، اور خدا کی قسم لوایم اللہ زید رضی اللہ عنہ امیر بنائے جانے کے قابل تھے اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز تھے اور یہ داسامہ رضی اللہ عنہ ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

۸۷۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قسم کس طرح کھاتے تھے اور سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کہا نہیں، واللہ اس لیے واللہ باللہ اور باللہ کی قسم کھاٹی جاسکتی ہے۔

۱۵۳۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے موسیٰ بن عقبہ نے اور ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم بس اتنی تھی کہ نہیں۔ دونوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

۱۵۳۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے جابر بن سمہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قبیر ہلاک ہو جائے گا تو پھر اس کے بعد کوئی قبیر نہیں پیدا ہوگا اور جب کسری ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں پیدا ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے رستہ میں خرچ کر دو گے۔

۱۵۳۹۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

بَابُ تَقْوِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَيْمُ اللَّهِ -

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا دَامَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي أَمْرِهِمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي أَمْرَاتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي أَمْرَاتِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ. وَأَيْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلَّهِ مَا دَرَاكَ لَنْ أَحِبَّ النَّاسَ إِلَيَّ وَرَأَى هَذَا لَنْ أَحِبَّ النَّاسَ إِلَيَّ بَعْدَكَ -

بَابُ كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي تَقْبِضُ بِهِ. وَ قَالَ أَبُو مَتَا دَعَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ وَاللَّهِ إِذَا يُقَالُ: وَاللَّهِ وَاللَّهِ وَاللَّهِ دَنَا لِلَّهِ -

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ وَمَقْلِبِ الْقُلُوبِ -

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا هَلَكَ قَبِيرٌ فَلَا يَقْبَرُ بَعْدَهُ وَلَا إِذَا هَلَكَ كَسْرِي فَلَا كَسْرِي بَعْدَهُ وَالَّذِي تَقْبِضُ بِهِ لَا تَنْفَقُ كَنُوزُ هَمَانٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ لَا إِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَا إِذَا هَلَكَ نَفْسٌ مُحْتَبَاةٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرٌ تَتَفَقَّتْ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

تے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسری (بادشاہ ایران) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر (بادشاہ روم) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں پیدا ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کر دو گے۔

۱۵۴۰ أَحَدُ ثَنِي مُحَكَّمٌ أَخْبَرَ نَاعِبَةً عَنْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ بَلَيْتُمْ كَيْدًا وَنَعَيْتُمْ قَلِيلًا -

۱۵۴۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبیدہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس امت محمد، واللہ اگر تم وہ جلتے جو میں جانتا ہوں تو زیادہ روئے اور کم ہنستے۔

۱۵۴۱ أَحَدُ ثَنِي أَخْبَرَنِي حَيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ لَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَخْبَرَنَا بِسَيِّئِ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سَيِّئِ شَيْئٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاللَّهِ نَفْسِي بِسَيِّئٍ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْإِنْسَانُ وَاللَّهُ لَا تَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنْسَانُ يَا عُمَرُ -

۱۵۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حیاہ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ عمن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سو میری اپنی جان کے آنحضرت نے فرمایا نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک میں تمہیں نکھاری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی پھر واللہ اب آپ مجھے میری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں آنحضرت نے فرمایا۔ ہاں، عمر اب بات ہوئی۔

۱۵۴۲ أَحَدُ ثَنِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ حَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: رَفِضَ بَيْنَنَا بَيْتَابُ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ: وَهُوَ أَفْضَلُهَا أَحَبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَافْضِنَ بَيْنَنَا بَيْتَابُ اللَّهِ وَآذَنَ لِي أَنْ أَتُكَلِّمَ، قَالَ أَتُكَلِّمُ، قَالَ رَأَيْتَ ابْنِي كَانَ عَيْتُفًا عَلَى هَذَا، قَالَ مَالِكٌ وَالْعَيْتُفُ: الْوَجْهُ زُفْنِي بِإِسْمَاتِهِمْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجُلِ - كَانَتْ يَتُّ مِنْهُ بِهَا شَاةٌ وَجَارِيَةٌ تَتِي - فَتَرَاتِي

۱۵۴۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبداللہ بن قتیبہ بن مسعود نے، انھیں ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اپنا جھگڑا پیش کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمارے درمیان آپ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں، دوسرے نے جو زیادہ سمجھدار تھا کہا کہ ٹھیک ہے یا رسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ اس معاملہ میں کچھ عرض کروں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ کرو۔ ان صاحب نے کہا کہ میرا لڑکا اس شخص کے یہاں ”عسيف“ تھا۔ عسيف خیر کہتے ہیں۔ اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا انھوں نے مجھ سے کہا کہ اب میرے لڑکے کو شکار کیا جائے گا۔ اس لیے اس سے

سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِ جُلْدَةَ
وَاسْتِوَاءَ تَغْيِيبِ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْعُ عَلَى إِمْرَأَتِهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا ذَلِكَ فَيَا
نَفْسِي بَيِّنِي لَا قَضِيَّتْ بَيْنَكُمَا بَيْكُنَا بَيْكُنَا بَيْكُنَا
وَحَارَ بَيْتُكَ كَرَمًا عَلَيْكَ وَحَلَدَ إِيَّيْكَ وَاسْتِوَاءَ
عَرَبِيَّةٍ عَامٌ وَآمَرَأَيْتِي أَلَا سَمِعْتِي أَنَّ يَأْتِي
إِسْرَافًا الْآخِرَ مِمَّنْ رَاغَبَتْ
رَجَعَهَا فَأَسْتَوَتْ
فَرَجَعَهَا

۱۵۴۳ احَدٌ ثَرِيٌّ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الشَّيْخِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَشْلَمُ
وَفَقَارٌ وَمُزَيْنَةٌ وَجَهَنَّةٌ خَيْرًا مِنْ تَيْمِيمٍ وَعَاوِرِ
ابْنِ مَعْصُومَةٍ وَكَلْبَاتٍ وَأَسْلَمًا خَبُودًا وَخَسْرًا
قَالُوا كَلَمْ نَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَتَهُمُ
خَيْرًا مِنْهُمْ

۱۵۴۴ احَدٌ ثَرِيٌّ أَبُو الْإِيمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الثَّوْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حَسِبٍ السَّاعِدِيِّ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَعْمَلَ عَامِلًا نَجَافًا الْعَامِلُ حِينَ كَرَعَ مِنْ عَمَلِهِ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كَلَمٌ وَهَذَا أَهْلِي يَ،
فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ لَعَدَتِي فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَتَنَظَرْتُ
أَيُّهُمَا لَكَ أَمْ لَا- ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَسَمِعْتُ وَأَتَى عَلَى
اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدَ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ
تَسْمِعُكَ يَا ابْنَتِي يَقُولُ هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا
أَهْلِي يَ إِلَى أَهْلِكَ فَعَدَّتِي بَيْتِ أَبِي وَ أُمِّهِ فَتَنَظَرْتُ

نجات دلانے کے لیے) میں نے سوچ لیوں اور ایک کیز کا انھیں نذیر دیا پھر میں
نے اہل علم سے اس سلسلے میں دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ میرے لڑکے
کی سزا یہ ہے کہ اسے سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے
شہر بدر کر دیا جائے گا۔ سنگساری کی سزا صرف اس عورت کو ہوگی۔ اس پر
آنحضرت نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا
فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا تمہاری بکریاں اور تمہاری کبیرتیں
واپس ہوگی اور پھر آپ نے اس کے لڑکے کو سو کوڑے مروائے اور ایک
سال کے لیے شہر بدر کر دیا پھر آپ نے انیس اسلمی سے فرمایا کہ مدعی کی بیوی
کو لائے اور اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دے اس عورت نے
زنا کا اقرار کر لیا اور سنگسار کر دی گئی۔

۱۵۴۳۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب سے
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی یعقوب
نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا کیا خیال ہے۔ قبائل اسلم، غفار، مزینہ
اور جہینہ قبائل تیمیم، عامر بن معصومہ غطفان اور اسد سے جو ناکام و نامراد
ہو گئے ہیں سے بہتر ہیں، صحابہ نے عرض کی، جی ہاں! آنحضرت نے اس پر
پھر فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ پہلے میں
قبائل کا ذکر ہوا، ان تیمیم وغیرہ سے بہتر ہے۔

۱۵۴۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی
انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی، انھیں ابو حیدر ساعدی رضی
اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عامل مقرر کیا۔
عامل اپنے کام پورے کر کے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض
کی یا رسول اللہ! یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے۔ ہر یہ دیا گیا ہے۔ آنحضرت
نے فرمایا کہ پھر کیوں نہ تم اپنے ماں باپ کے گھر ہی بیٹھے رہے اور پھر دیکھا
ہو تاکہ تمہیں کوئی ہریدہ و تیلہ سے یا نہیں۔ اس کے بعد آپ غلبہ کے لیے کھڑے
ہوئے، بات کی تازہ کے بعد اور کلمہ شہادت اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان
کے مطابق ثنا کے بعد فرمایا۔ اما بعد ایسے عامل کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم
اسے عامل بناتے ہیں۔ رجزیہ اور دوسرے ٹیکس وصول کرنے کے لیے اور
وہ پھر ہمارے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ تو آپ کا ٹیکس ہے اور یہ مجھے ہریدہ

هَلْ يَمْنَعُكَ لَمْ لَا ، وَذَلِكَ لِي نَفْسٍ مَّحْتَدٍ بَيِّدًا
لَا يَنْفَعُ أَحَدًا كَمَا تَمَنَّا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَجْعَلُهُ عَلَى عَنَقِهِمْ إِنَّكَ لَبَعِيدٌ جَاءَهُ لَهُ دُعَاءُ
وَأَنَّكَ لَكَاثٌ بَعْدَ جَاءَ بِهَا لَهَا خَوَارٌ ، وَإِنَّكَ لَكَاثٌ
شَاءَ جَاءَ بِهَا تَبَعُهُ فَقَدْ بَلَغْتُ . فَقَالَ أَبُو حَمِيْدٍ
شَرَفَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدًا
حَتَّى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عَفْوِهِ وَبَطْنِهِ . قَالَ أَبُو حَمِيْدٍ
وَقَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ أَبِي دُرَيْدٍ بَنِ ثَابِتٍ مَرَّةٍ
الْشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلُّوْهُ .

۵۴۵ احَدًا ثَنِي ابْنًا وَهَيْمًا ابْنًا مُؤَسَّسًا أَحَبُّنَا
هَيْثَامٌ هُوَ ابْنُ يُوسُفَ عَنْ مَحْمَدٍ عَنْ هَيْثَامٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ، وَالَّذِي نَفْسُ مَحْتَدٍ بَيِّدًا لَوْ تَعْلَمُونَ مَا
أَعْلَمُ لِيَكُنْتُمْ كَنِيْزًا وَ لَفَجَلْتُمْ مَلِيْلًا .

۵۴۶ احَدًا ثَنِي ابْنًا حَفْصُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَفْصَةَ ثَنَا
أَبُو عُمَرَ عَنْ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ لَأُحْمِيَّتُ
رَأْسِي . هُوَ يَقُولُ فِي ظِلِّ الْكَلْبَةِ هُمُ الْخَسِرُونَ
وَرَبِّ الْكَلْبَةِ قُلْتُ مَا شَأْنِي أَيْدِي فِي شَيْءٍ
مَا شَأْنِي فَجَلَسْتُ رَأْسِي وَهُوَ يَقُولُ مَا
اِسْتَلَمْتُ أَنْ أَسْكُتَ وَتَحْشَانِي مَا شَاءَ اللَّهُ
فَقُلْتُ مَنْ هَذَا يَأْتِي أُنْتُ وَ
أُرْحَمِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَكُونَنَّ
أَمْوَالًا إِلَّا مِنْ قَالٍ
هَكَذَا وَ هَكَذَا
و هَكَذَا

۵۴۷ احَدًا ثَنِي ابْنًا أَحَبُّنَا شُعَيْبُ بْنُ حَفْصَةَ ثَنَا
أَبُو الْوَلَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

کیا گیا ہے۔ پھر کہیں نہیں وہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا اور دیکھا کہ اسے
پر یہ کیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے
اگر تم میں سے کوئی بھی اس مال میں سے کچھ خیانت کرے گا تو قیامت کے
دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے آئے گا۔ اگر اونٹ کی اس نے خیانت کی ہو
گی تو اس حال میں لے کر آئے گا کہ اونٹ کی آواز نکل رہی ہوگی، اگر گائے
کی خیانت کی ہوگی تو اس حال میں لے کر جائے گا کہ گائے کی آواز
آ رہی ہوگی۔ اگر بکری کی خیانت کی ہوگی تو اس حال میں آئے گا کہ بکری
کی آواز آ رہی ہوگی۔ پس میں نے تم تک پہنچا دیا۔ ابو حمید نے بیان کیا کہ پھر
آنحضور نے اپنا ہاتھ اتنی اوپر اٹھا دیا کہ ہم آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھنے
لگے ابو حمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھ یہ حدیث زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ نے بھی آنحضور سے سنی تھی۔ تم لوگ ان سے بھی پوچھ لو۔

۵۴۵۔ مجھ سے ابوسعید بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے
خبر دی۔ یہ ابی یوسف ہیں۔ انھیں عمر نے انھیں ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات
کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم بھی وہ جانتے ہو میں جانتا ہوں
تو تم زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

۵۴۶۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے
حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان
سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں آنحضور تک پہنچا تو آپ کعبہ کے
سایہ میں بیٹھے ہوئے فرارہے تھے کعبہ کے رب کی قسم وہی سب سے زیادہ
نامرد ہیں۔ کعبہ کے رب کی قسم وہی سب زیادہ نامرد ہیں۔ میں نے کہا میری
حالت کیسی ہے؟ کیا مجھے کوئی بات نظر آئی ہے؟ میری حالت کیسی ہے؟ پھر میں
آنحضور کے پاس بیٹھ گیا اور آنحضور کہے جا رہے تھے، میں آپ کو خاموش
نہیں کر سکتا تھا اور اللہ کی خدایت کے مطابق مجھ پر عجیب کیفیت طاری ہو
گئی۔ پھر میں نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یا رسول اللہ
وہ کون لوگ ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ یہ لوگ ہیں جن کے پاس مال زیادہ ہے
لیکن اس سے وہ مستی میں جنھوں نے اس میں سے اس طرح خرچ کیا ہوگا۔

۵۴۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی
ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن اعرجی نے، اور ان

سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلیمان علیہ السلام نے ایک روز کہا، کہ آج میں رات میں اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک کے یہاں ایک گھوڑا سوار بچہ پیدا ہوگا۔ جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ اس پر ان کے معاصی نے کہا کہ انشاء اللہ لیکن سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ نہیں کہا۔ چنانچہ وہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک عورت کے سوا کسی کو حمل نہیں ہوا اور اس سے بھی ناتمام بچہ پیدا ہوا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ دیا ہوتا تو تمام بیویوں کے ہاں بچے پیدا ہوتے اور سب گھوڑا سوار اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے ہوتے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ سَلِيمَانُ لَا تَطْلُقُوا النِّسَاءَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كَلَّمْتُنَّ تَأْتِي بِغَارِبٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَكُنْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَفَّ عَنْكَ جَبِينًا فَكَمْ يَحْمِلُ مِنْهُمْ إِمْرَأَةً وَاحِدَةً جَاءَتْ بِشِقِ رَجُلٍ، وَآيَةُ الَّذِي لَفُسَ مُحَمَّدٌ بِبَيْدِهِ كَذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهِدًا وَآيَةَ سَبِيلِ اللَّهِ فَرَسًا نَا جَمْعُوتَ -

۵۴۸ احَدًا شَأْنًا مُحَمَّدًا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَهْلَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةٌ مِنْ حَرِيرٍ فَيَجْعَلُ الْكَاسُ يَشْدُو وَلَوْ سَهَا بَيْنَهُمْ وَيَجْجُبُونَ مِنْ حُسْنِهَا وَلِيْنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْتَجْبِبُونَ مِنْهَا كَالْوَأْنَعْمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَنْ يَمْلَأُ سَعْدًا فِي الْجَنَّةِ خَيْرًا مِنْهَا. لَمْ يَقُلْ شَعْبَةً وَاسْتَرْسِلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ -

۱۵۴۸۔ ہم سے محمد بن حذیفہ نے بیان کیا، ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے براء بن عازب نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہر کے طور پر آیا تو لوگ یکے بعد دیگرے اپنے ہاتھوں میں لینے لگے اور اس کی خوبصورتی اور ملائیت پر حیرت کرنے لگے۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا کہ تمہیں اس پر حیرت ہے، صحابہ نے عرض کی جی ہاں، یا رسول اللہ! آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے سعد رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے اچھے ہیں شعبہ اور اسرائیل نے ابواسحاق کے واسطے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کا ذکر نہیں کیا۔

۵۴۹ احَدًا شَأْنًا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ زُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ هَذَا رِيشٌ مَبْنِيَةٌ ابْنُ رَبِيعَةَ قَالَتْ - يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا سَأَلَ مِمَّا عَلَى ظَهْرِكَ رِيشٌ أَهْلُ أَجْبَاءٍ أَوْ أَجْبَاءُ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَزِلُّوا مِنْ أَهْلِ أَجْبَاءِكَ أَوْ أَجْبَاءِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَآيَةُ الَّذِي لَفُسَ مُحَمَّدٌ بِبَيْدِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَبَاسُفِيَانِ رَجُلٌ وَمِثْلُكَ فَمَلَّ عَلَى حَصْبٍ أَنْ أَطْعِمَهُ مِنْ الَّذِي لَهُ قَالَ لَا إِلَّا بِالْعَدْوِ -

۱۵۴۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند نبت عقبہ بن ربیعہ نے کہا یا رسول اللہ! روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں تھا جس کی ذلت کی میں اتنی خواہشمند ہوتی جتنی کہ آپ کے گھرانہ کی ذلت کی تھی۔ یہی کو شک تھا کہ اہل اخبار حدیث میں ہے یا اہل خباہ۔ یا پھر اب میرا حال یہ ہے کہ روئے زمین کے کسی گھرانہ کی عزت کی میں اتنی خواہشمند نہیں ہوں جتنی آپ کے گھرانہ کی عزت کی ہوں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں اس میں ابھی اور اضافہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ ہند نے کہا۔ یا رسول اللہ! ابوسفیان بنجیل آدمی ہیں کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا اگر میں ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر ان کے بال بچوں کو کھلاؤں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں، لیکن یہ دستور کے

مطابق ہونا چاہیے۔

۱۵۵۰۔ مجھ سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابواسحاق نے، انھوں نے عمرو بن میمون سے سنا، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نبی چڑھے کے نیمہ سے پشت لگائے ہوئے بیٹھے تھے تو آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم اہل جنت کے ایک چوقائی رہو؟ انھوں نے عرض کی کیوں نہیں۔ آنحضرتؐ نے پھر فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم اہل جنت کے ایک تہائی رہو؟ صحابہ نے عرض کی کیوں نہیں۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا، پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت میں آدمی تعدادِ تھاری ہوگی۔

۱۵۵۱۔ ہم سے عبداللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن نے ان سے ان کے والد نے، اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے سنا کہ ایک دوسرے صاحب سورۃ قل هو اللہ بار بار پڑھتے ہیں جب صبح ہوتی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرتؐ سے اس کا ذکر کیا، وہ صاحب اس صورت کو کم سمجھتے تھے لیکن آنحضرتؐ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ قرآن مجید کے ایک تہائی حصہ کے برابر ہے۔

۱۵۵۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں جان نے خبر دی، ان سے ہام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ رکوع اور سجدہ کو پوری طرح ادا کرو۔ جب تم رکوع کرتے ہو اور جب سجدہ کرتے ہو تو میں تمہیں اپنی پیٹھ کی طرف سے دیکھتا ہوں۔

۱۵۵۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن زید نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک انصاری خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے، آنحضرتؐ

۱۵۵۰۔ احَدٌ ثَمَانِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرًا وَبْنَ مَيْمُونٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَيْخُ عَبْدِ اللَّهِ مَشْعُورٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضِيفٌ ظَهَرَ لَهُ إِلَى قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ يَمَانٍ إِذْ قَالَ لَهُ صَحَابُهُ أَتَشْرَفُونَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا بَلَى، قَالَ أَفَلَمْ تَرْضَوْا أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا بَلَى، قَالَ هَوَالِي لِي لَفْسٍ مُحْتَمِلٍ بِسِيْدِهِ إِنْ رُجِّعُوا أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

۱۵۵۱۔ احَدٌ ثَمَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يَزِيدُ مَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ ذَلِكَ لَهُ ذَكَرَ الرَّجُلُ يَتَقَالَمًا۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ تَمَّا لَتَعْدِلَ ثُلُثُ أَنْصَارٍ۔

۱۵۵۲۔ احَدٌ ثَمَانِي إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ نَاحِبَانِ حَدَّثَنَا مَتَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَرَبُّوْا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَكُنَا الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَيْتَ لَكُمْ زَاكَةٌ مِنْ كِبْدٍ ظَهَرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ۔

۱۵۵۳۔ احَدٌ ثَمَانِي إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

نے ان سے کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگ بھی مجھے تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز ہو۔ یہ الفاظ آنحضرتؐ نے تین مرتبہ فرمائے۔

۸۷۹۔ اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۵۴۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس سے نافع نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عربی خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ سواروں کی ایک جماعت کے ساتھ چل رہے تھے اور اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ دادوں کی قسم کھانے سے منع کیا ہے جسے قسم کھانی ہی ہے اُسے چاہیے کہ اللہ کی قسم کھائے مدینہ خاموش ہے۔

۱۵۵۵۔ ہم سے سعید بن خیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے سالم نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ دادوں کی قسم کھانے سے منع کیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا واللہ پھر میں نے ان کی آنحضرتؐ سے ممانعت سننے کے بعد کبھی قسم نہیں کھائی نہ یاد کی حالت میں نہ بھول کی حالت میں اس روایت کی متابعت عقیل بن مریم اور اسحاق کلبی نے نہری کے واسطے سے کیا اور ابن عیینہ اور معمر نے نہری کے واسطے سے بیان کیا۔ ان سے سالم نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے سنا۔

۱۵۵۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۵۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو طلحہ نے اور قاسم بن جمیل نے اور ان سے زہر بن جرم اور اشعر کے درمیان محبت اور اخوت تھی ہم ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے تو آپ کے لیے کھانا لایا گیا اس میں مرغی بھی تھی۔ ان کے پاس بنی تیمم اللہ کا ایک مرغ

راشکھ لہ حب الشابس رانی
تاکما ثلاث

مکرایہ۔

باب ۱۷ لہ تحلیفوا یا بائیکم۔

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ قَالِهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ كَيْسِرٌ فِي رَكْبٍ يَخْلِفُ بِأَيْمِهِ فَقَالَ: لَا رَأَيْتَ اللَّهُ يَمَّا كُنْتُمْ أَنْ تَحْلِفُوا يَا بَائِيكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ يَا اللَّهُ أَوْ لَيْسَتْ۔

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَمَّا كُنْتُمْ أَنْ تَحْلِفُوا يَا بَائِيكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مَسْئَةً سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ رَأَوْنَاهُ إِشْرًا۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَوْ أَشْرَافٍ مِنْ عِلْمِنَا شَرَعْنَا بَعْدَهُ عَقِيلٌ وَالتَّوْبِيذِيُّ وَاسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ عِيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهْ تَحْلِفُوا يَا بَائِيكُمْ۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلْبَةَ وَالثَّقَفِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرَمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وَدَاخًا، فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَرَأَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمٌ وَجَاجٌ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ بَيْنَ

بَنِي تَبِعُوا اللَّهَ أَحْمَرُ سَكَتَهُ بَيْنَ الْمَوَالِي قَدْ عَاوَلِي
 اتْلَعَامُ فَقَالَ رَأَيْتُكَ يَا سَكَلُ شَيْئًا فَقَدْ رَشَهُ وَ
 حَلَفْتُ أَنْ لَا أَكَلَهُ ، فَقَالَ قُمْ فَلَا حَقَّ تَنَلُكَ عَنْ
 ذَلِكَ رَأَيْتُ آيَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي نَفْسِهِ مِنَ الْأَشْعَرِ يَبِينُ نَسْتَحِيلُكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا
 أَحْمِلُكُمْ وَ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأَرَى رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْبِ رِبِلَ فَسَالَ عَنَّا فَقَالَ
 أَرَأَيْتُمُ النَّفْسَ الْأَشْعَرِ يُؤْنُ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ دُرُودٍ
 عَزَّ الدُّرُودُ قَلَمًا اِطْلَعْنَا قَلَمًا مَا مَسْنَعْنَا حَلَفْتُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا مَا
 عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ، ثُمَّ حَلَفْنَا نَعْقِلُنَا وَرَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ وَاللَّهُ لَا تَقْلَحُوا أَبَدًا
 مَوْجَعُنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا أَتَيْنَاكَ لِنَحْمِلَنَا
 فَخَلَفْتُ أَنْ لَا تَحْمِلُنَا وَ مَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا
 فَقَالَ : رَأَيْتُ أَمَّا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ
 وَاللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَسْرَى عَيْنَهَا
 خَبِيرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ
 تَحَلَّلْتُمَا :

رنگ کا شخص بھی موجود تھا غالباً وہ موالی میں سے تھا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے
 اسے کھانے پر بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو کنگی کھاتے دیکھا تو مجھے گھن
 آئی اور پھر میں نے قسم کھائی کہ اب اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ نے
 فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تو میں تمہیں اس کے متعلق ایک حدیث سناؤں گا۔ میں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیۃ اشعر کے چند افراد کے ساتھ آیا۔ اور ہم نے
 آنحضرت سے سواری کا جانور مانگا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ واللہ میں تمہیں سواری
 نہیں دے سکتا اور نہ میرے پاس ایسا کوئی جانور ہے جو تمہیں سواری کے لیے دے
 سکوں، پھر آنحضرت کے پاس کچھ مال غنیمت کے اونٹ آئے تو آنحضرت نے ہمارے
 متعلق پوچھا اور فرمایا کہ اشعری جماعت کہاں ہے؟ پھر آپ نے ہمیں پانچ
 عمدہ قسم کے اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا۔ جب ہم نے کہہ پڑے تو ہم نے کہا کہ
 یہ ہم نے کیا کیا۔ آنحضرت نے قسم کھائی تھی کہ آپ ہمیں سواری نہیں دے سکتے
 اور نہ آپ کے پاس سواری کے لیے کوئی چیز ہے اور پھر آپ نے ہمیں سواری
 کے جانور عطا کیے۔ آنحضرت اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ واللہ ہم کبھی اس طرح
 سواری کے کہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ہم آنحضرت کے پاس آئے اور آپ
 سے عرض کی کہ ہم جب آپ کے پاس سواری کے لیے آئے تھے تو آپ نے قسم
 کھائی تھی کہ آپ ہمارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکیں گے اور نہ آپ کے
 پاس کوئی ایسی چیز ہے جسے ہمیں سواری کے لیے دے سکیں آنحضرت نے اس پر
 فرمایا کہ میں نے تمہیں سواری نہیں دی ہے یہ تو اللہ ہے جس نے یہ انتظام کر دیا
 ہے، واللہ میں جب بھی کوئی قسم کھاتا ہوں اور پھر دوسری چیز اس سے بہتر ہوتی ہے تو وہی کرتا ہوں جس میں بہتری ہوتی ہے اور قسم توڑ دیتا ہوں۔

۸۸۰۔ لات وعزلی اور تہول کی قسم نہ کھاؤ۔

بَابُ لَا يَحْلِفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ وَلَا بِالْقَوَائِمِ

۱۵۵۸ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهَّاشُ
 ابْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّهْمِيِّ عَنْ
 حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
 حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ ، وَمَنْ قَالَ لِيَصَاحِبِهِ تَعَالَى أَقَامَ مَرْكَزًا فَلْيَتَصَدَّقْ -

بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَ
 رَأَى أَنَّهُ يَحْلِفُ -

۱۵۵۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَارِجٍ

۱۵۵۸۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف
 نے حدیث بیان کی، انہیں عمر بن زبیر نے روای، انہیں زہری نے، انہیں حمید بن
 عبدالرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم کھائی اور کہا کہ لات وعزلی کی قسم، تو اسے کلمہ لا الہ
 الا اللہ کہہ لیا چاہیے اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جو اکیلیں تولے
 چلے گیے کہ (اس کے کفارہ میں) صدقہ کرے۔

۸۸۱۔ کسی نے اس وقت قسم کھائی جب اس سے قسم کھائی
 نہیں گئی تھی۔

۱۵۵۹۔ ہم قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان

سے نافع نے، ان سے ابی عمر رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آنحضرتؐ اسے پہنتے تھے، اس کا نگینہ متصل کے حصے کے اندر رکھتے۔ پھر لوگوں نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنوالیں۔ اس کے بعد ایک دن آنحضرتؐ ممبر پر بیٹھے اور اپنی انگوٹھی ۱۶ ماری اور فرمایا کہ میں اسے پہنتا تھا اور اس کا نگینہ اندر رکھتا تھا، اس نے بعد آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ واللہ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ دوسرے لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۸۸۲۔ جس نے مذہب اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لات و عزلی کی قسم کھائی ہو اسے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے آنحضرتؐ نے اس قسم کی سبب کفر کی طرف نہیں کی۔

۱۵۶۰۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو طلحہ نے ان سے ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا، فرمایا کہ جس نے کسی چیز سے اپنی خود جان لے لی۔ اسے جہنم کی آگ میں عذاب ہوگا اور کسی مومن پر لعنت، اس کے قتل جیسا ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی۔ وہ اس کے قتل جیسی ہے۔

۸۸۳۔ یہ نہ کہے کہ جو اللہ چاہے اور تم چاہو اور کیا یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اللہ کی مدد سے اور اس کے بعد تمہاری مدد سے زندہ وغیرہ ہوں اور عمرو بن عاصم نے بیان کیا، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ابی عمر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ نبی اسرائیل کے تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ نے آزمایا چاہا اور ان کے پاس فرشتہ کو بھیجا پہلے فرشتہ کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ میرے تمام وسائل و اسباب ختم ہو گئے، اب میری اللہ تعالیٰ اور اس کے بعد تمہارے سوا اور کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ پھر آپ نے پوری حدیث بیان کی۔

۸۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ پوری پگلی کے ساتھ انھوں نے اللہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْطَفَىٰ خَاتِمَاتِ ثَوْبٍ ذَهَبٍ وَكَانَ بِلَبْسِهِ يَجْعَلُ فَمَّهٗ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ، ثُمَّ رَأَتْهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَزَعَرَهُ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذِهِ الْخَاتِمَ وَاجْعَلْ فَمَّهٗ مِنْ دَخِلٍ كَرِهِي يَوْمَ، ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا۔ نَبَيْتُ النَّاسَ خَوَاتِيمَهُمْ۔

باب مَن حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ بِأَلَدَاتٍ وَالْعُدَايَ فَلَيْسَ بِدَالِئٍ إِلَّا اللَّهُ، وَلَمْ يَشِبْهُ إِلَّا الْكُفْرُ۔

۵۶۰۔ **اَحَدُنَا مَعْلَىٰ** بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَدَا بِيَمٍ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَكَعُتْ الْأُمُورِ مَن كَفْتَلِيمَ، وَ مَنْ كَرِهِي مُؤْ وَمَا يَكْمُو فَمُو كَفْتَلِيمَ۔

باب لَا يَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَنَبَتْ وَهَلْ يَقُولُ أَنَا يَا لِلَّهِ ثُمَّ يَكُ۔ وَقَالَ عُمَرُ وَبُنْ عَاصِمٌ حَدَّثَنَا عَنْ هَمَّادٍ عَنْ سَهَابِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَنَا هَزِيرَةُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ تَلْدَشَهُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْلِيَهُمْ فَبَعَثَ مَلَكًا فَأَتَى الْإِسْرَمَ فَقَالَ تَقَطَّعَتْ فِي الْجِبَالِ تِلْكَ بَلَا عَرِي إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ يَكُ فَنَا كَرِ الْحَدِيثِ۔

باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاقْتُمُوا يَا لِلَّهِ

کی قسمیں کھائیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، واللہ یا رسول اللہ خوب کسے سے میں جو میں نے عطیٰ کی ہے وہ مجھے تباد دیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۶۱۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے، ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور مجھ سے، محمد بن یسار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے، ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلنی قسم کو پوری کرنے کا حکم دیا تھا۔

۱۵۶۲۔ ہم سے حفص بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں عاصم احوط نے خبر دی انھوں نے ابوسفیان سے سنا، وہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آنحضرتؐ کو کہلا بھیجا۔ اس وقت آنحضرتؐ کے ساتھ اسامہ بن زید سعد اور ابی رضی اللہ عنہم تھے، کہ میرا لڑکا جاکنی کے عالم میں ہے اس لیے آنحضرتؐ تشریف لائیں، آنحضرتؐ نے انھیں سلام کہلوا یا اور فرمایا کہ اللہ ہی کا وہ سب ہے جو وہ لیتا اور جو وہ دیتا ہے اور ہر چیز اس کے یہاں متعین ہے اس لیے صبر کرو اور اس پر اجر کی امید رکھو، پھر صاحبزادی نے دوبارہ قسم دے کر بلا بھیجا تو آنحضرتؐ ان کے یہاں جانے کے لیے اٹھے اور ہم بھی آنحضرتؐ کے ساتھ اٹھے جب آپ ان کے یہاں پہنچ کر بیٹھے تو بچے کو آپ کے پاس لایا گیا، آنحضرتؐ نے اسے اپنی گود میں لے لیا بچے کی سانس اکھڑ رہی تھی، اسے دیکھ کر آنحضرتؐ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اس پر سعد رضی اللہ عنہ بوسے، یا رسول اللہ یہ کیلئے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ وہ رحم و شفقت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اس کے دل میں رکھتا ہے جس کے دل میں رکھنا چاہتا ہے اور اللہ خود بھی رحم اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی کرتا ہے۔

۱۵۶۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن السیب نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اور اسے جہنم میں جانا ہو تو آگ صرف قسم پوری کرنے

جَعَدًا آيَاتِنَاهُمْ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَحْبَبَ شَيْءٍ
يَا إِلَهِي أَحْطَأْتُ فِي الرَّؤْيَا، قَالَ لَا تَقْسِمُ۔

۱۵۶۱ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَقْرِنٍ عَنِ الْبَرَاءِ
عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ
ابْنُ كَيْسَارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَقْرِنٍ عَنِ الْبَرَاءِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِأَنْ نَبْذُرَ الْقَسِمَ۔

۱۵۶۲ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا
عَامِرُ الْأَحْوَلِ سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَحْدِثُ عَنْ
أَسَامَةَ أَنَّ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَدَّ سَلْتَ إِلَيْهِ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي الْأَرْبِ
فَدَا أَحْتَضِرُ فَاشْهَدْنَا فَأَدَّ سَلْتَ يَقُولُ السَّلَامُ
وَيَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ
عِنْدَ لَا مُسَمَّى فَلْتَقْبِضْ وَتَحْتَسِبْ: فَأَدَّ سَلْتَ
إِلَيْهِ تَقْبِضُ عَلَيْهِ تَقَامُ وَتَمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا تَعَدَّ
رُفِعَ إِلَيْهِ فَاتَّعَدَّ لِي فِي حُجْرِهِ وَنَفْسُ النَّبِيِّ
تَقَعَّقُ فَلَمَّا سَمِعْتُ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ هَذَا الرَّحْمَةُ يَتَقَعَّقُهَا اللَّهُ فِي
فِي قُلُوبٍ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَرَأَيْنَا يَرْحَمُ اللَّهُ
مَنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءُ۔

۱۵۶۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
أَبِي شَمَابَةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مِنْ الْمُسْلِمِينَ شَلَاةً مِنْ

أَمْ كَلِمَاتٍ تَمْلِكُنَّ النَّارَ إِلَّا بِخَلْقَةِ النَّسَمِ -

۱۵۶۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِبٍ سَمِعْتُ حَارِثَةَ
بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّيْءَ مَكَى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ
كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَفَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرُهُ
وَأَهْلُ النَّارِ كُلِّ جَوَّازٍ عُتِلَ مُسْتَكْبِرٍ -

باب ۸۵ اِذَا قَالَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ أَذْ

شَهِدْتُ بِاللَّهِ -

۱۵۶۵ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ مَنْصُورٍ رَعَى ابْنَاهُ هَيْمٌ عَنْ عَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ سَمِعْتُ الشَّيْءَ مَكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَى
النَّاسِ حَيْوً؟ قَالَ قَدْرِي ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نَحْمُ
ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نَحْمُ ثُمَّ يَجْعَلُ عَزْمُ تَشْيِئُ
شَهَادَةً أَحَدُهُمْ يَمِينُهُ شَهَادَةٌ قَالَ ابْنُ هَيْمٍ
وَكَانَ أَهْمًا بَنًا يَجْعَلُونَ وَنَحْنُ غُلَمَاءُ أَنْ تَخْلُفَ
بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ -

باب ۸۶ عَمَّا رَوَى عَنْ رَجُلٍ -

۱۵۶۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَدَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي
وَأَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الشَّيْءِ مَكَى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبٌ
يَقْتُلُهُ بِمَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ قَالَ آخِرُهُ لَقِيَ
اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ عَقَبَاتٌ فَأَشْرَكَ اللَّهُ تَصْدِيقَهُ
إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ قَالِ سُلَيْمَانُ
فِي حَدِيثِهِمْ كَمَا أَلَا شَعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا
يُحَدِّثُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالُوا أَلَا تَقَالُ أَلَا شَعَثُ
نَزَلَتْ فِي فِي مَا حَيْبُ فِي فِي يَشْرُكَ كَانَتْ
بَيْنَنَا -

کے لیے اسے چھوٹی ہے۔

۱۵۶۴۔ ہم سے محمد بن المثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی ان سے معبد بن الخالد نے، انھوں نے حارثہ بن وہب سے سنا، کہا کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کیا میں تمھارے لیے اہل
جنت کی نشاندہی نہ کر دوں؟ ہرگز اور جسے لوگ بھی کمزور سمجھتے ہوں لیکن اللہ
کے یہاں اس کا مرتبہ ایسا ہو کہ اگر اللہ کی کسی بات پر قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اسے
پورا کرے اور اہل دوزخ ہر وہ شخص ہے جو مغرور ہو، برکش و متکبر ہو۔

۸۵۔ جب کسی نے کہا کہ اللہ کی گواہی دیتا ہوں یا میں نے اللہ

کی گواہی دی۔

۱۵۶۵۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث
بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ نے اور ان سے
عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون
لوگ اچھے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرا زمانہ، پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں
پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں گے اس کے بعد ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جس کی
گواہی قسم سے پہلے زبان پر آجایا کرے گی اور قسم گواہی سے پہلے دینی بات
پر قسم کھائیں گے، ابراہیم نے کہا کہ ہمارے ساتھ جب ہم کم عمر تھے تو ہمیں قسم کھانے
سے منع کیا کرتے تھے کہ ہم گواہی اور عہد میں قسم کھائیں۔

۸۶۔ اللہ عز وجل کا عہد

۱۵۶۶۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان و منصور نے، ان سے ابو داؤد
اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
نے چھوٹی قسم اس مقصد سے کھائی کہ کسی مسلمان کا مال اس کے ذریعہ ناجائز طریقہ
پر حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا
پھر اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق نازل کرے اور ان عہد میں کہ بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ
کے عہد کے ذریعہ خریدتے ہیں۔ ”آلایہ سلیمان نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ پھر
اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ وہاں سے گذرے اور پوچھا کہ عبداللہ تم سے کیا
بیان کر رہے تھے ہم نے ان سے حدیث بیان کی، تو اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ
یہ آیت دومے اور میرے ایک ساتھی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ایک کنویں
کے سلسلے میں جو ہمارے درمیان مشترک تھا۔

۸۸۷۔ اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے دے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حوالہ سے بیان کیا کہ ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا۔ اور عرض کرے گا، اے میرے رب، میرا چہرہ دوزخ سے دوسری طرف پھیر دے، ہرگز نہیں، تیری عزت کی قسم، میں کچھ اور تجھ سے نہیں مانگوں گا! ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہلے کہ تیرے لیے ہے اور اس کے دس گنا۔ ابوب نے بیان کیا کہ۔ اور تیری عزت کی قسم، تیری برکت سے میں بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

۱۵۶۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم مسلسل کہتی رہے گی کہ کیا اور کچھ ہے؟ آخر اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر رکھ دے گا تو وہ کہہ اٹھے گی بس، بس، تیری عزت کی قسم! اور اس کا بعض حصہ بعض کو کھانے لگے گا۔ اس کی روایت شعبہ نے قتادہ کے واسطے سے کی۔

۸۸۸۔ کوئی شخص کہے کہ "لعمرك" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "لعمرك" لعیشک کہا۔

۱۵۶۸۔ ہم سے اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ح، اور ہم سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، طاہر بن قافس اور عبد اللہ بن عبد اللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے تعلق سنا، کہ جب تہمت لگاتے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بری قرار دیا تھا۔ اور ہر شخص نے مجھ سے پوری حدیث کا کوئی ایک حصہ ہی بیان کیا۔ پھر آنحضرت کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی کے بارے میں مدد چاہی۔ پھر اسید بن حفیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خدا کی قسم! دھمرا اللہ! ہم اسے قتل کر دیں گے۔

باب اَلْعَلْفُ يَعِزُّهُ اللّٰهُ وَمَقَاتِمُ وَكَلَامِهِمْ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: اَعُوذُ بِعِزِّكَ - وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعِي رَجُلًا بَيْنَ الْخَيْلِ
وَالنَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ كَجِيعِي عَنِ النَّارِ
لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَشْتَكُكَ عِزُّهَا - وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذَلِكَ وَ
عَنْكَ اَمْنَالِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَعُوذُ بِكَ لَا غِنَى لِي عَنْكَ

کہلے کہ تیرے لیے ہے اور اس کے دس گنا۔ ابوب نے بیان کیا کہ۔ اور تیری عزت کی قسم، تیری برکت سے میں بے نیاز نہیں ہو سکتا۔
۱۵۶۷۔ اَدُمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
عَنِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ
حَتَّى يَقُمَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَامَهُ فَيَقُولُ قَطُّ
قَطُّ وَعِزَّتِكَ وَتُؤَدَّى بِغُفْهَا إِلَى بَعْضِ رَوَاةِ
شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ -

باب قَوْلُ الرَّجُلِ لَعَنَهُ اللّٰهُ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرُكَ، لَعَيْشَكَ -

۱۵۶۸۔ اَدُمُ وَلَيْسِي حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو النَّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ
الرَّهْزِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرَّةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ
بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعَبِيدَ اللّٰهِ بْنَ
عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاَثَرِ
مَا قَالُوا اَنْتَ اَهْلُ اللّٰهِ وَكُلُّ حَدَّثٍ طَائِفَةٌ
مِّنَ الْحَيَاتِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَسْتَعَاذَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيٍّ فَقَامَ اَسِيدُ
ابْنُ حَفِيرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عِبَادَةَ، لَعَنَهُ اللّٰهُ
لَعَنْتُكَ -

بِالْبَيِّنَاتِ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ
أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ
وَأَلَّهُ غَوْرٌ حَلِيمٌ ۝

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخَذَ فِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَا يُؤَاخِذُكُمْ اللَّهُ بِاللَّغْوِ
قَالَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي قَوْلِهِ لَا وَاللَّهِ
وَسَبِيلِي وَاللَّهُ ۝

بِالْبَيِّنَاتِ ۝ إِذَا أَخَذْتَ نَاسِيًا فِي الْإِيمَانِ وَقَالَ
اللَّهُ تَعَالَى وَلَكِنَّ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِي أَخْطَاؤِكُمْ
وَقَالَ لَا تُؤَاخِذُكُمْ فِي بَيِّنَاتٍ ۝

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا زُرَّارَةُ بْنُ أَوْفٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُهُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
لَا يُؤَسِّئُ عَمَّا دَسَّوَسَتْ أَوْ حَدَّثَ تَيْنِيهِ أَنْفُسُهُمَا
مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِمْ أَوْ تَكَلَّمَا ۝

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عُمَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ
عَنْهُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ
يَقُولُ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عُمَرَ وَبْنَ لُحَايَ حَدَّثَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ
الْمُحَرِّ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : كُنْتُ
أَحْسَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذًّا أَوْ كَسًا تَكْبَلُ
كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
كُنْتُ أَحْسَبُ كَذًّا أَوْ كَذًّا لِمَوْلَايَ أَشْلَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلُ وَلَا حَرَجَ لَكُمَنْ كُلُّهُنَّ يَوْمَئِذٍ كَمَا سَأَلَ
يَوْمَئِذٍ عَنْ نَفْسِي إِذَا قَالَ أَفْعَلُ . وَلَا حَرَجَ ۝

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
أَبُو مَبْكُورٍ عَنْ عَبْدِ الْمُعِزِّ بْنِ رُقَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ

۸۸۹۔ اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کے بارے میں تم سے مواخذہ
نہیں کرے گا بلکہ ان قسموں کے بارے میں کرے گا جن کا تمہارے دلوں نے
ارادہ کیا ہو گا اور اللہ بڑا ہی مغفرت کرنے والا نہایت بردبار ہے

۱۵۶۹۔ مجھ سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی
ان سے ہشام نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے ہندی انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ
آیت ”اللہ تعالیٰ تم سے لغو قسموں کے بارے میں مواخذہ نہیں کرے گا“ بیان کیا کہ انہوں نے
نے کہا کہ یہ ”لا واللہ، بلی، واللہ“ کی کلام کے طور پر ہے ساختہ جو قصیں زبان سے
نکل جاتی ہیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۸۹۰۔ جب بھول کو کوئی شخص قسم کے خلاف کرے؛ اور اللہ عزوجل کا
ارشاد کہ ”متم پر اس کے بارے کوئی گناہ نہیں ہے جو غلطی سے تم سے سرزد
ہو جائے“ اور کہا کہ ”جو میں بھول گیا ہوں اس پر مجھ سے مواخذہ نہ کر“

۱۵۷۰۔ ہم سے خالد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی
ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے زرارہ بن اوفیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت
کی ان غلطیوں سے درگزر کیا ہے جن کا معرفت دل میں دوسرے گزرے یا دلی میں ان کے
کرنا کی خواہش ہو بشرطیکہ اس کے مطابق عمل نہ کیا ہو، اور بات کی ہو۔

۱۵۷۱۔ ہم سے عثمان بن الہیثم نے حدیث بیان کی، یہاں سے محمد بن عثمان
بن الہیثم کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے کہا کہ میں نے ابن شہاب
سے سنا، کہا کہ مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن عمرو بن العاص
نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (حجۃ الوداع میں) قربانی کے دن غلبہ فرما رہا
تھے کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں فلاں فلاں ارکان کر
فلاں فلاں ارکان سے پہلے خیال کرتا تھا (اس لیے اسی طرح ان کی ادائیگی کر لی)،
اس کے بعد دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور کہا، یا رسول اللہ! میں فلاں فلاں ارکان
کے متعلق یہ بھی خیال کرتا تھا ان کا اشارہ ان تین ارکان حج (ملی، رمی اور حراہ)
طرف تھا، آنحضرت نے فرمایا، یہ بھی کہ لو کوئی حرج نہیں (ان میں سے کسی بات میں کوئی
حرج نہیں) چنانچہ اس دن آپ جسے جسے شکیں بھی پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کر لو
کوئی حرج نہیں۔

۱۵۷۲۔ (ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر بن عبد اللہ بن یونس
کی، ان سے عبد العزیز بن رفیع نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمَى قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ أَخْرَجْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ أَخْرَجْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمَى قَالَ لَا حَرَجَ ۝

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَا عَلِمْتُ، قَالَ إِذَا أَفُتُّ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغْ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ مَا تَشَاءُ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئَنَ رَاكِعًا ثُمَّ ارْقَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَقْدُلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئَنَ سَاجِدًا ثُمَّ ارْقَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمِئَنَ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئَنَ سَاجِدًا ثُمَّ ارْقَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَذَا مِنَ الْمُسْرُكُونَ يَوْمَ أُحُسِّ هَزْنِيمَةُ تَعْرِفُ فِيهِمْ مَصْرَحَ الْهَلِينِ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَخْرَجَكَ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ مَا جُعِلَتْ هِيَ دَاخِرُهُمْ فَتَنْظَرُ حَتَّى يَفِةَ رُؤُوسُ الْإِيمَانِ فَإِذَا هُمْ بِأَبِيهِ فَقَالَ أَيْهَ إِيهَ، قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا أَخْتَجِرُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حَتَّى يَفِةَ غُفِيرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حَتَّى يَفِةَ

نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف زیارت کر لیا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، دوسرے صاحب نے کہا کہ میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر نہ لایا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں تیسرے نے کہا کہ میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی ذبح کر لیا، آنحضرتؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۱۵۷۳۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابومریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لیے آئے۔ آنحضرتؐ کے ایک کنارے تشریف رکھتے تھے پھر وہ صاحب آئے اور سلام کیا کہ آپؐ نے فرمایا کہ مجھ سے نماز پڑھو، اس لیے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے وہ صاحب واپس گئے اور پھر نماز پڑھ کر آئے اور سلام کیا کہ آپؐ نے اس مرتبہ ہی ان سے فرمایا کہ واپس جاؤ اور نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے آخر ہماری مرتبہ ان صاحب نے عرض کیا کہ مجھ سے نماز پڑھو، مگر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو کر دو تو پہلے پوری طرح وضو کر لیا کرو پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہو اور جو کچھ قرآن مجید میں یاد ہے اور تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اسے پڑھا کر واپس رکوع کرو اور رکوع کے ساتھ رکوع کو مچھو تو اپنا سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر رکوع کرو جب سجدہ کی حالت میں اچھی طرح ہو جاؤ تو سجدہ سے سر اٹھاؤ اور خوب سیدھے ہو جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر دوسرا سجدہ کرو اور جب اطمینان سے سجدہ کرو تو سر اٹھاؤ وہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، یہ عمل تم اپنی پوری نماز کی (ہر رکعت میں) کرو۔

۱۵۷۴۔ مجھ سے فروہ بن ابی المعز نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب اُحد کی لڑائی میں مشرکین شکست کھا گئے اور اپنی شکست کا احساس انہیں بھی ہو گیا تو ابلیس نے جیج کہہا (مسلمانوں سے) کہ اے اللہ کے بندو! پیچھے ڈھسے چنچر اٹگے کے لوگ پیچھے کی طرف پل پر سے اور پیچھے والے (مسلمانوں سے) لڑ پڑے اس حالت میں حدیث میں ایمان رہنے دیکھا کہ لوگ ان کے والد کو (مسلمان تھے) مار رہے ہیں تو انہوں نے مسلمانوں سے کہا کہ یہ قویمر سے والدیں، میرے والد۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ والد لوگ باز نہیں آئے اور آخر انہیں قتل ہی کر ڈالا، حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے عروہ نے بیان کیا کہ حدیث میں کو اپنے والد کی اس طرح شہادت کا

آخر وقت تک صدمہ رہا، یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملے۔

۱۵۷۵۔ مجھ سے یوسف بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے عباس اور محمد نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ رکھا ہوا اور بھول کر کھایا مہر تو اسے اپنا روزہ پورا کر لینا چاہیے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا ملایا ہے۔

۱۵۷۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذہب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے اعرج نے اور ان سے عبد اللہ بن بکیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے (قدہ اولیٰ) سے پہلے ہی اٹھ گئے اور نماز پوری کر لی جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں نے آپ کے سلام کا انتظار کیا۔ پھر آپ نے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کیا پھر سجدہ سے سر اٹھایا اور دوبارہ تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، پھر سجدہ سے سر اٹھایا اور سلام پھیرا۔

۱۵۷۷۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد العزیز بن عبد الصمد سے سنا، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ظہر کی نماز پڑھائی اور نمازیں کوئی چیز کم یا زیادہ کر دی، منصور نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ابراہیم کو شہر بواٹھایا علقمہ کو بیان کیا کہ جب آغوشوں سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ نمازیں کچھ کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ بیان کیا کہ جب آغوشوں نے ان کے ساتھ دو سجدے (مہر کے) کئے اور فرمایا، یہ دو سجدے اس شخص کے لیے ہیں جسے یقین نہ ہو کہ اس نے اپنی نمازیں ادا کر دی ہیں یا نہیں کی ہے اسے چاہیے کہ صحیح بات تک پہنچنے کے لیے ذہن پر زور ڈالے اور جو باقی رہ گیا ہو اسے پورا کرے پھر دو سجدے (مہر کے) کرے۔

۱۵۷۸۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عروبن دینار نے حدیث بیان کی، انھیں سعید بن جبیر نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا، کہ ہم سے ابی

مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ ۚ

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنِي يُوْسُفُ بْنُ يَزِيْدٍ عَنْ عُوْفٍ عَنْ عَبَّاسٍ وَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيُتِمِّمْ صَوْمَهُ فَلَنْ تَأْطِعَهُ اللَّهُ وَتُسْقَا ۚ

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا اَدْرُبُ بْنُ اَيَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذُهَبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي عَرَجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكِيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِمَا نَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ اَمْتَرَأَلْنَا مَنْ تَسْلِيْمُهُ فَحَبَّرَ وَ سَجَدَ قَبْلَ اَنْ يُكْمِلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمَ ۚ

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِنَّ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَرَادَ اَوْ نَقَصَ مِنْهَا قَالَ قِيْلُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ اَقْصَرْتَ الصَّلَاةَ اَمْ تَسَيِّتَ ۚ قَالَ وَمَا ذَاكَ ۚ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَسَجَدَ بِهِنَّ سَجْدَةً تَيْنِ، ثُمَّ قَالَ هَا تَاَنَ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ تَزِيْدُ رَأَى رَأَى فِي صَلَاتِهِ اَمْ نَقَصَ نَيْتَ حَرَّى لِمَوَابٍ وَيُتَوَّعُ مَا بَقِيَ ثُمَّ لِيُجِدَ سَجْدَتَيْنِ ۚ

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا الْحَمِيْدُ حَدَّثَنَا سَفِيَانٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ

کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آیت "لا تَوَاحِدُنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تَوَهِّقُنِي مِنْ أَمْرِي عَسَا" کے متعلق کہ پہلی مرتبہ اعتراف منی علیہ السلام سے بھول کر ہوا تھا۔ ابو عبد اللہ امام بخاری نے کہا کہ محمد بن بشار نے مجھے لکھا کہ ہم سے معاذ بن معاذ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عرون نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے بیان کیا کہ برادر بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ ان کے یہاں کچھ ان کے یہاں ٹھہرے ہوئے تھے تو انھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ان کے واپس آنے سے پہلے جانور ذبح کر لیں تاکہ ان کے یہاں کھائیں۔ چنانچہ انھوں نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا پھر آنحضرتؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے حکم دیا کہ دوبارہ ذبح کر لیں برادر نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس ایک سال سے زیادہ کی دودھ والی بکری ہے جو دو بکریوں کے گوشت سے بڑھ کر ہے ابن عوف شیبی کی حدیث کے اس مقام پر ٹھہر جاتے تھے اور محمد بن سیرین کے واسطے سے اسی حدیث کی طرح حدیث بیان کرتے تھے اور اس مقام پر روک کر کہتے تھے کہ مجھے معلوم نہیں یہ نعمت دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے یا صرف برادر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے اس کی روایت ایوب نے ابن سیرین کے واسطے سے کی، ان سے انس نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔

۱۵۷۹۔ ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے کہا کہ میں نے کعب رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں اس وقت موجود تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا خطبہ میں فرمایا کہ جس نے ذبح کر لیا ہو اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی ذبح نہ کیا ہو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر جانور ذبح کرے۔

۸۹۱۔ یحییٰ بن عیسیٰ اور اپنی قوموں کو آپس میں خیانت کی بنیاد نہ بناؤ کہ تمہارے قدم ثابت ہونے کے بعد انھیں دعائیں اور پھر تعین ناگوار چیز کا مزہ اس لیے چکھنا پڑے کہ تم نے اللہ کے راستے میں رکاوٹ ڈالی اور تمہیں بہت بڑا عذاب پہنکا۔ دھلا سے مراد مکر و خیانت ہے

۱۵۸۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں نضر نے خبر دی انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے فراس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے شعیب سے سنا انھوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر گناہ

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَاحِدُنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تَوَهِّقُنِي مِنْ أَمْرِي عَسَا. قَالَ كَاتِبُ الْأَوَّلِيَّاتِ مِنْ مُوسَى بْنِ سَبَّاحٍ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْمُبْدَأُ بْنُ عَمْرِوٍ وَصَحَّاحٌ عَنْهُمْ ضَعِيفٌ لَمْ يَأْمُرْ أَهْلَهُ أَنْ يَذْبَحُوا كَبَلًا أَنْ يَذْبَحَ لَنَا كُلَّ صَبِيحَةٍ لَهُمْ فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ ثُمَّ كَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ يُبَيَّنَ الدَّلِيلُ. فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ مَنِيَّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَنَّا فِي كَبَلٍ حَيٍّ مِمَّنْ شَافِيَ لَحْمٍ تَكَانَ بَنُ عَدُوٍّ يَقَعُ فِي هَذَا الْمَكَانِ عَنْ حَبِيشِ الشَّعْبِيِّ وَيَحْدِثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ يَسْغُلُ هَذَا الْحَدِيثُ وَيَقَعُ فِي هَذَا الْمَكَانِ وَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَلْبَلَّغْتُ الرُّحْمَةَ عَنْكَ أَمْ لَا. رَوَاهُ أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدًّا بَا قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِيَّ يَوْمَ عِيدِهِ ثُمَّ خَلَبَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ فَلْيَبْدِلْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ فَلْيَبْدِلْ بِهَا بِأَسْمَاءِ اللَّهِ :

باب التَّيْمِينِ الْقَوْمِ وَلَا تَخْفَؤْ وَآمِنًا كُنْ دَخَلَا تَبَيَّنَكُمْ فَتَزَلَّ قَدَا مَرَبَعًا ثَبُوتُهَا وَتَدُوُّهَا السُّوءَ وَصَدَّ ذَمُّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُلُّكُمْ عَدَاؤُ عَيْنِي. دَخَلَا مَكْرًا وَخِيَانَةً :

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَرْأَسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

میں، اللہ کے ساتھ شریک، والدین کی نافرمانی، کسی کی جان لینا، مین غموس
رقصد، جھولی قم کانا، شامل ہیں۔

۸۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ کے عہد اور
انہی قسموں کے بدلے معمولی پونجی (دنیاوی منفعت) خریدی ہے یہی وہ
لوگ ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا اور اللہ ان سے بات بھی نہیں
کرے گا اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ انہیں پاک
کرے گا اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ اور
اللہ کو اپنی قسموں کے لیے دھوکا دینا اور تقویٰ اختیار کرنا اور لوگوں
کے درمیان صلح کرنا اور اللہ پر اسنے والا جاننے والا ہے۔ اور اللہ
تعالیٰ کا ارشاد۔ اور اللہ کے عہد کے بدلے معمولی پونجی نہ خریدو،
بلاشبہ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو
اور اللہ کے عہد کو بدرا کر دو جب تم تمہارے عہد کو ترک کر لینے کے بعد اپنی
قسموں کو ترک کر لو ورنہ تمہارا حصہ اللہ تعالیٰ کو لینے اور کھلنا بنایا
ہے۔

۵۸۱۔ ہم سے محمد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حواری نے
حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عہد کی قسم
اس ارادے سے کھائی کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال ناجائز طریقہ سے حاصل
کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا پھر
اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق وحی کے ذریعہ کی کہ "بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عہد
اور انہی قسموں کے بدلے معمولی پونجی خریدتے ہیں۔ آخرت تک۔ اس کے بدلے
اشعث بن قیس رحمہ اللہ اور پوچھا کہ ابو عبد الرحمن نے تم لوگوں سے کیا حدیث بیان
کی ہے؟ لوگوں نے کہا اس اس مضمون کی، انھوں نے فرمایا کہ یہ آیت میرے ہی
بارے میں نازل ہوئی تھی، میرے ایک چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کڑاں تھا
(اس کے ٹھکانے میں ہم آٹھ سو روپے کے پاس حاضر ہوئے) تو آنحضرت نے فرمایا کہ تم اپنے
گواہ لاؤ ورنہ فریق مخالف کی قسم پر عمل ہوگا میں نے عرض کی یا رسول اللہ پھر تو قسم کھا لیا
(جھولی) آٹھ سو روپے فرمایا کہ جس نے عہد کی قسم نہ پائی کے ساتھ اس لیے کھائی کہ اس کے ذریعہ
کسی مسلمان کا مال ہارپ کر جائے تو قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ
اس پر غضبناک ہوگا۔

وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ يَأْتِ الْخُرُوفَ بِاللَّهِ وَمَعُونُ الْمَوَالِدِينَ
وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَسِينُ الْقَمُوسُ ۝

۸۹۲۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى. إِنَّ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيَّمَا يَحِفُّ تَمَنَّا قَلِيلًا. أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ
لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَكْفُرُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ عَذَابُ الْيُسُفَةِ
وَقَوْلُهُمْ جَلَّ ذِكْرُهُ. وَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ
إِنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُضَاهُوا أَيْمَانَ النَّاسِ وَاللَّهُ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ. وَقَوْلُهُمْ جَلَّ ذِكْرُهُ. وَلَا تَشْتَرُوا
بِعَهْدِ اللَّهِ تَمَنَّا قَلِيلًا. إِنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ. وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ
إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ
بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ
كَفِيلًا ۝

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو مَرْوَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ. مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ يَتَّقِعُ بِهَا مَالَ
أَمْرِي مُسْلِمٍ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَاتٌ
فَأَنزَلَ اللَّهُ نُصْرَهُ يَوْمَ ذَلِكَ إِنَّ السَّيِّئِينَ كَانُوا
بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيَّمَا يَحِفُّ تَمَنَّا قَلِيلًا إِلَى الْخُرُوفِ
فَسَدَّ حَلَّ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمُ
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالُوا كَذًا وَكَذًا أَقَالَ
فِي الْأَنْزَلَتْ كَانَتْ لِي يَبْرُ فِي الْأَرْضِ ابْنِ عِمِّي لِي
فَأَمَيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْتَكَ أَوْ
يَسْبُغُهُ قُلْتُ إِذَا تَخَلَّيْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ
صَبْرٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَتَّقِعُ بِهَا مَالَ أَمْرِي مُسْلِمٍ
لِقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَاتٌ ۝

۸۹۲۔ اس چیز کی قسم کھا تا جس کا مالک نہ ہو اور گناہ کے لیے یا غصہ کی حالت میں قسم کھانا۔

۱۵۸۲۔ مجھ سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھیوں نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری کے جانور مانگنے کے لیے بھیجا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ ان میں سے لیے کوئی سواری کا جانور مہیا نہیں کر سکتا۔ جبیں آپ کے ساتھ آیا تھا تو آپ غصہ میں تھے جب دوبارہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ساتھیوں کے پاس جاؤ اور کہو کہ اللہ تعالیٰ نے یا ربکہا کہ رسول اللہؐ نے تمہارے لیے سواری کا انتظام کر دیا ہے۔

بَابُ الثَّيْسَيْنِ فَيَسْأَلُكَ فِي
الْمَعْصِيَةِ وَفِي الْغَضَبِ

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَسَاكِرِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أَرْسَلَنِي أَهْلُ بَيْتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْخُيْلَ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَحْبَبْتُكُمْ عَلَى الْكُفَى بِمِثْلِ دَوَائِقِ غَضَبِي، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: انْطَلِقْ إِلَى أَهْلِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُكُمْ.

۱۵۸۳۔ ہم سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے ح اور ہم سے عجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید اہلی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن المسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقیقہ سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے متعلق جب آپ پر تہمت لگانے والوں نے تہمت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس تہمت سے بری قرار دیا تھا، ان سب حضرات نے مجھ سے حدیث کا کوئی ایک حصہ بیان کیا (اس حدیث میں ہے کہ) پھر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ بلا جھجھکوں نے جھوٹی تہمت لگائی ہے (دوس آیتوں تک) جو سب کی سب میری برأت کے لیے نازل ہوئی تھیں۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو سطح رم کے ساتھ قرابت کی وجہ سے ان کا خرچ برداشت کرتے تھے کہا کہ وہ اللہ اب کبھی سطح پر کوئی چیز اپنی خرچ نہیں کروں گا اس کے بعد کہ اس نے عائشہؓ پر اس طرح کی جھوٹی تہمت لگائی ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی دلائل اولوا الفضل والسعة ان یوتوا اولی العزب الخ ابو بکرؓ نے اس پر کہا کہ میں نہیں واللہ میں تو یہی پسند کرتا ہوں کہ اللہ میری حضرت کر دے چنانچہ آپ نے پھر وہ خرچ سطح کو دینا شروع کر دیا جو اس سے پہلے انھیں دیا کرتے تھے اور کہا کہ واللہ میں اب اسے کبھی نہیں روکوں گا۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ حَدَّثَنَا ابْنُ اِهْلِيمَ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمرِ السَّيْرِي حَدَّثَنَا يونسُ بْنُ سَازِيْدَ الْاَمِيْنِي قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ ابْنَ وَقَاصٍ وَعَبِيْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عُثْبَةَ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيْنٌ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاَوْفَلِكِ مَا قَالُوا قَبْرًا هَا اللَّهُ مُسْتَا قَالُوا كُلُّ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِّنَ الْاَحْدَ ثِيْثِ قَالَتْ نَزَلَ اللَّهُ اِنَّ السَّيِّئِيْنَ جَاءُوْا بِالْاِفْكِ الْعَشْرِ الْاَوَّلِيْنَ كُلُّهَا فِيْ بَرَاءَتِيْ فَقَالَ ابُو بَكْرٍ الصِّدِيْقُ وَكَانَ يَنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ بِرَاقَتِهِ مِنْهُ وَاللَّهِ لَا اَنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا اَبَدًا لَعَنَ الْاَنْبِيَا قَالَ يَعْزِيْزَةُ فَ نَزَلَ اللَّهُ وَلَئِيْكَ اُولُو الْاَفْضَلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّوْتُوْا اُولَى الْقُرْبَى الْاَلِيَةِ، قَالَ ابُو بَكْرٍ سَلَى وَاللَّهِ اِنِّيْ لَرَجِيْبٌ اَنْ يَنْفِقَ اللَّهُ لِيْ فَرَجَعَ اِلَى مِسْطَحٍ الْمُنْفَقَةَ اَلَّتِيْ كَانَتْ يَنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا اَنْزَعُهَا عَنْهُ اَبَدًا

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا ابُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

۱۵۸۴۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَنَسٍ سَمِعَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَغْرِيْمٍ الْأَشْعَوِيْنِ كَوَافَتُهُ وَهُوَ عَضْبَانٌ قَا سَتَحْمِلُنَا هُ خَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلُنَا شَرَّ قَالَ وَ اللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَهْلِيَتْ عَلَى يَمِينٍ فَارَى غَيْرَهَا خَيْرًا تَمَهُمَا إِنْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَ تَحَلَّتْهُمَا ۝

۱۵۸۳۔ اِذَا قَالَ وَاللَّهِ لَا أَتُكَلِّمُ الْيَوْمَ فُقُلِي أَوْ قَدَّ أَوْ سَبَّحَ أَوْ كَبَّرَ أَوْ حَمِدَ أَوْ هَلَّلَ فَمَوْ عَلَى نَيْتِهِ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ أَكْلَامٍ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ. قَالَ أَبُو سَمِيَّانَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ نَحْنُ لَوْ إِلَى كَلِمَةٍ سَوَّاءٍ بَيْنُنَا وَبَيْنَكُمْ وَقَالَ مَجَاهِدٌ كَلِمَةُ السُّمُوَّى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۝

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَةَ ابْنَةَ أَبِي الْوَكَّافِ عَجَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةٌ أَحَابَّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ ۝

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقُعْقُعَارِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ جَبِيَّتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ۝

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے ہند نے بیان کیا کہ ہم ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں قبیلہ اشعر کے چند ماقبیلوں کے ساتھ آنکھنور کی خدمت میں حاضر ہوا، جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: تم میرے آپ سے سواری کا ہافور مانگا تو آپ نے قسم کھالی کہ آپ ہمارے لیے اس کا انتظام نہیں کر سکتے، اس کے بعد فرمایا واللہ، اللہ نے چاہا تو میں کبھی بھی اگر قسم کھاؤں گا اور اس کے سوا اور کسی چیز میں بھلائی دیکھوں گا تو وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور قسم تو رندوں کا۔

۱۵۸۳۔ جب کسی نے کہا کہ واللہ میں آج کلام نہیں کروں گا، پھر اس نے نماز پڑھی، قرآن مجید کی تلاوت کی، تسبیح کی، حمد یا لا الہ الا اللہ کہا تو اس کا کم اس کی نیت کے مطابق ہوگا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل کلام چار ہیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔ اور ابوسمیان نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قبل کو لکھا تھا۔ آج اس کو لکھی کہ حق جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ مجاہد نے کہا کہ کلمہ السموئی لا الہ الا اللہ ہے۔

۱۵۸۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سعید بن المسیب نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ جب جناب ابوالباب کی موت کا وقت قریب ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کہہ دیجئے کہ لا الہ الا اللہ تو میں اللہ کے دربار میں آپ کی طرف سے گفتگو کروں گا۔

۱۵۸۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن قنصل نے روایت بیان کی، ان سے ابو زہرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے جو زبان پر رکھے ہیں لیکن راز پر اجرت میں بجا رہیں اور اللہ رحمان کے یہاں پسندیدہ ہیں، وہ کلمے یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم۔

۱۵۸۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے محمد الواحد نے

نے مینی اگرچہ یہ بھی کلام کے حکم میں آتے ہیں لیکن بول چال میں ان چیزوں پر کلام کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس لیے اگر قسم کلمتہ وقت ان کو بھی شامل رکھنے کی نیت کی ہوگی تو ان کے کہنے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی ورنہ نہیں۔ (یہ حاشیہ صوفیوں کے مشہور ہے)

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَمِيَّ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى مِنْ مَاتَ يَجْعَلُ اللَّهُ بَيْنَهُمَا أَدْخِلَ الْبَارَ وَقُلْتُ أُخْرَى أَمَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ اللَّهُ بَيْنَهُمَا أَدْخِلَ الْجَنَّةَ ۝

بربر بربر

باب ۵۹۴ مَنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا وَكَانَ الشَّهْرَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۝

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تِسْعَةٍ وَكَانَتْ رَفَعْتُ رَجُلَهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرَبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ سَيَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۝

باب ۵۹۵ إِنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَشْرَبَ يَبْنِدًا فَشَرِبَ فَلَا عَ أَوْ سَحَرًا أَوْ مَصِيرًا لَمْ يَحْتِ فِي قَوْلِي بَعْضُ النَّاسِ وَلَكِنَّ هَذِهِ بِأَنْبِدَةٍ عِنْدَهُ ۝

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَيْدٍ صَاحِبَ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَسَ فَدَعَا إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَسِهِ فَكَانَتْ الْعُرُوسُ حَادٍ مُهْمَرٌ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْعَوْمِ هَلْ تَدْرُونَ مَا سَقْتُمْ؟ قَالَ انْقَعَتْ لَهُ تَمْرًا فِي كُوسٍ مِثْلِ اللَّيْلِ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَيْهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ ۝

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ السَّعْنِيِّ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ سَوْدَةَ ۝

حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے ادراس سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میں نے (اس پر قیاس کرتے ہوئے) دوسرا کہہ کر کہا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مر جائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرا ہوگا تو وہ جہنم میں جائے گا۔ وہ جس نے دوسری بات کہی کہ جو شخص اس حالت میں مر جائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔

۸۹۴۔ جس نے قسم کھائی کہ اپنی بیوی کے یہاں ایک مہینہ تک نہیں جائے گا اور مہینہ انتیس دن کا ہوا۔

۱۵۸۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اندولج کے ساتھ ایلام کیا کہ ان کے یہاں ایک مہینہ تک نہیں جائیں گے اور آنحضرت کے پاؤں میں مویج آگئی تھی، چنانچہ آنحضرت اپنے بالاخانہ میں انتیس دن تک قیام پذیر رہے پھر وہاں سے اترے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے ایلام ایک مہینہ کے لیے کیا تھا؟ آنحضرت نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

۸۹۵۔ اگر قسم کھائی کہ نمید (کھجور کا میٹھا پانی) نہیں پیے گا پھر اس نے انگور کا پکا ہوا پانی یا کوئی نشہ اور شراب یا انگور سے بنوڑا ہوا پانی پیا تو بعض کے قول کے مطابق اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی، کیونکہ یہ چیزیں ان کے نزدیک نمید نہیں ہیں۔

۱۵۸۹۔ مجھ سے علی نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد العزیز بن ابی حاتم سے سنا، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھیں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو اسید رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا اور آنحضرت کو اپنی شادی کے موقع پر بلایا، ان کی بیوی ہی ان کی میہانت کا انتظام کر رہی تھیں پھر سہل رہنے والوں سے پوچھا انھیں معلوم ہے، میں نے آنحضرت کو کیا بلایا تھا پھر کہا کہ رات میں آنحضرت کے لیے میں نے کھجور ایک برتن پیالہ میں عجب گودی اور صبح کے وقت اس کا پانی آنحضرت کو پلایا۔

۱۵۹۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں اسمعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انھیں شعیب نے، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت سودة ۝

نے بیان کیا کہ ان کی ایک بکری مرگئی تھی تو اس کے چمڑے کو ہم نے دباغت دیا پھر ہم اس میں ہمیز بناتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی ہو گئی۔

۸۹۶۔ کسی نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھائے گا، پھر اس نے روٹی کھر کے ساتھ کھائی یا کسی اور سالن کے طور پر استعمال ہو گئے والی چیز کھائی

۱۵۹۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عابس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی متواتر تین دن تک سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی نہیں کھا سکے یہاں تک کہ آنحضرت اللہ سے جا ملے اور ابن کثیر نے بیان کیا انھیں سفیان نے خبر دی ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہی حدیث بیان کی۔

۱۵۹۲۔ (۱) ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن ابی عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں سن کر آ رہا ہوں کہ آنحضرت کی آواز افاقوں کی ویسے، کمزور ہو گئی ہے اور میں نے آواز سے فاقہ کا اندازہ بھی لگا لیا ہے کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے کہا ہاں ہے چنانچہ انھوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں اور ایک اور مٹی سے کر دوئی کو اس کے ایک حصہ میں پیٹ دیا اور اسے آنحضرت کی خدمت میں بھجوا دیا، میں نے لے کر گیا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت مجھ میں تشریف رکھتے ہیں اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ ہیں۔ میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو آنحضرت نے پوچھا کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کی جی ہاں، پھر آنحضرت نے ان لوگوں سے کہا جو ساتھ تھے کہ اٹھو اور چلو، میں ان کے آگے اگلے چل رہا تھا آخر میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور آپ کو اطلاع دی، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور ہمارے پاس تو کوئی ایسا کھانا نہیں ہے جو سب کو پیش کیا جاسکے؟ انھوں نے کہا اللہ اور رسول کو زیادہ علم ہے پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور آپ سے ملے۔ اس کے بعد آنحضرت گھر کی طرف بڑھے اور اندر آ گئے آنحضرت نے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پاس ہے میرے پاس سے آؤ۔ وہ یہی روٹیاں لائیں بیان کیا کہ پھر آنحضرت کے حکم سے ان روٹیوں کو چوراکر دیا گیا۔ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہ اپنی ایک (گھمکی) کپڑی کو چوڑا اور اس میں ملا دیا

رَوَى النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَتَيْتُ نِسَاءً قَطُّ قَدَ بَغَتْ مَسْكِرًا قَطُّ مَا وَلَّتْ تَبْدِيدُ فِيهِ حَقًّا صَدَقَتْ شَتَابَهُ بِأَلْبَابِهِ إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْتِيَ تِلْكَ فَكُلُّ تَمَرٍ يَخْبُرُ وَمَا يَكُونُ مِنَ الْأُدْمِ :

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سَفْيَانَ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ بِرَّ مَا دُوِيَ شَرَاكَةً إِلَّا مِرَحًى حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سَلَمَةَ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرَفُ فِيهِ الْجُوعَ فَمَلَ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ إِفْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَطَفَّتِ الْخُبْزَ بِمَعْظَمِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُلْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ أَبُو طَلْحَةَ ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قَوْمًا قَاتِلُوا وَانْفَلَقَتْ بَنِينَ أَيْدِيَهُمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمِّ سَلَمَةَ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ عَيْنَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نَطْعُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَأَنْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ حَتَّى دَخَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هَلَسِي يَا اَمْسَلِي مَا عِنْدَكَ قَاتَتْ يَدُكَ الْحَبْرُ قَالَ قَامَرُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُكَ الْحَبْرُ فَفَتَتْ وَغِيَرَتْ
اَمْسَلِي عَمَلَهُ لَهَا فَادَمَّتَهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ اَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ اَشَدُّنَ لِعَشْرَةِ قَادَتٍ
لَهُمْ قَا كَلُوا اَحْقَى شَبَعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ اَشَدُّنَ لِعَشْرَةِ
قَادَتٍ لَهُمْ قَا كَلُوا الْعَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبَعُوا وَالْعَوْمُ سَبْعُونَ
اَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا ۝

یا مکیبۃ التیمیۃ فی الایمان ۝

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عِدُّ الْأَوْهَابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ
عَلْقَمَةَ ابْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ
وَلَا مَنَاسِكَ إِلَّا مَرِيءٌ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ
وَرَسُولِهِ فَهُوَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ
إِلَى دُنْيَا يَصْنِفُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ أَوْ إِلَى بَنِيهَا فَهُوَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ۝

باب ۱۵۹۸۔ إِذَا أَهْدَى مَالَهُ وَحَجَرَ الذَّنْدِرَ وَالْمَوْتَةَ
۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدًا
كَعْبٌ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
فِي حَدِيثِهِ إِتَى مِنْ تَوْبَتِي أَتَى أَهْلَهُ مِنْ تَأْوِيلِ
مَسَدَّةٍ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ السَّبْتُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِدُ عَلَيْكَ يَفْعَلُ
مَالِكٌ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ ۝

بزمیر بہرہ

باب ۱۵۹۹۔ إِذَا أَحْرَقَ طَعَامَهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا
النَّبِيُّ لَا تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتِ

اس کے بعد اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا
وہا پر وحی اور فرمایا کہ :

دس افراد کو اندر بلاؤ ، انھیں اندر بلا یا گیا اور اس طرح سب لوگوں
نے کھایا اور شکم سیر ہو گئے ۔

حاضرین کی تعداد ستر یا اسی افراد پر مشتمل تھی ۔

بزمیر بہرہ

۝

۸۹۷۔ قسموں میں نیت

۱۵۹۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ، ان سے عبد الوہاب
نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا ، کہا کہ مجھ سے محمد بن
ابراہیم نے حدیث بیان کی ، انھوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے سنا ، کہا کہ
میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ بلاشبہ عمل کا وارد و ادویت پر ہے اور انسان کو
وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا ۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے
لیے ہوگی تو واقعی وہ انھیں کے لیے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے
یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ کے لیے ہوگی جس
کے لیے اس نے ہجرت کی ۔

۸۹۸۔ جب اپنا مال نذر یا قہر کے طور پر صدقہ کرے

۱۵۹۴۔ ہم سے احمد بن مالک نے حدیث بیان کی ، ان سے ابن دہب نے حدیث
بیان کی ، انھیں یونس نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے انھیں عبد الرحمن بن عبد اللہ
بن کعب بن مالک نے خبر دی ، جب کعب نابینا ہو گئے تھے تو ان کی اولاد میں ایک
لڑکے آنے جانے میں ان کے ساتھ رہتے تھے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے
کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے واقرا اور آیت و علی الثلاثة الذین
خلفوا کے سلسلہ میں سنا ، انھوں نے اپنی حدیث کے آخر میں کہا کہ میں نے آنحضرت
کے سامنے یہ پیش کش کی کہ ، اچی قہر کی خوشی میں ہی اپنا مال اللہ اور اس کے رسول
کے راستہ میں صدقہ کر دوں ، آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ اپنا کچھ مال اپنے پاس ہی
رکھو ، یہ تمہارے لیے بہتر ہے ۔

۸۹۹۔ جب کوئی اپنا کھانا اپنے اوپر حرام کرے اور اللہ تعالیٰ

کا ارشاد لے لے گی : آپ کیوں وہ چیز حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ

کے لیے حلال کی ہے، آپ اپنی بیویوں کی خرقہ پہنتے ہیں اور اللہ بڑا ہی
معفرت کرنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے
اپنی قسموں کا کھولنا مقرر کر دیا ہے اور یہ ارشاد ذکر و امان پاکیزہ
چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں۔

۱۵۹۵۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطاء کہتے تھے کہ انھوں نے عاتشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ام المؤمنین) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں رکستے تھے اور شہد (کا مشروب) پیتے تھے پھر میں نے اور (ام المؤمنین) حفصہؓ نے عہد کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آنکھنور آئیں تو وہ کہے کہ آنکھنور کے مزے معاف فر کی ہو آئی ہے آپ نے معاف فر تو نہیں کھائی ہے؟ چنانچہ آنکھنور حب ایک کے ہاں آئے تو انھوں نے یہی بات آپ سے پوچھی، آنکھنور نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے یہاں اور اب کبھی نہیں پیوں گا کیونکہ آپ کو یقین ہو گیا کہ واقعی اس میں سے معاف فر کی ہو آئی ہوگی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے نبی! آپ کی یہی چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کی ہے۔ "ان تنوبوا باللہ" میں عاتشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ ہے اور "اذا امر البیئ الی البیض" ازواجہ "اشارہ آپ کے اس ارشاد کی طرف ہے کہ میں نے شہد پیا ہے اور مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا کہ آنکھنور نے فرمایا تھا کہ اب کبھی میں شہد نہیں پیوں گا میں نے قسم کھالی ہے، تم اس کی کسی کو خبر نہ کرنا۔

۹۰۔ نذر پوری کرنا، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ تجوز پوری کرتے ہیں۔

۱۵۹۶۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن الحارث نے حدیث بیان کی انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ نے فرمایا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو نہ آگے کر سکتی ہے نہ پیچھے الیبتہ اس کے ذریعہ بخیل کا مال نکالا جاسکتا ہے۔

۱۵۹۷۔ ہم سے غلام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے انھیں عبد اللہ بن جعفر نے فرمادی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا تھا اور فرمایا

أَذْوَاجُکُمْ وَاللّٰهُ عَفْوٌ رَّحِیمٌ۔ قَدْ فَرَمَنِ اللّٰهُ لَكُمْ نَحْلَةً أَمَّا نَکُمْ دَقُولِهِ لَا تُحَرِّمُوا طَیِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَکُمْ ۝

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبِيدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَاتِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُتُكَ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَبْتَنَّا دَخَلْ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحٌ مَغْفِرَةً أَكَلْتُ مَغْفِرَةً؟ فَدَخَلَ عَلَى أَحَدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا يَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُوذَ لَهُ فَتَزَلَّتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِنِّي تَوَبَّا إِلَى اللَّهِ لِعَاتِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذَا أَسْرَأَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَرْوَاحِهِمْ حَدِيثًا۔ يَقُولُهُ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا وَقَالَ لِي أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ۔ وَلَنْ أَعُوذَ لَهُ وَقَدْ خَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرُنِي بِذَلِكَ أَحَدًا ۝

بَابُ الْوَقَائِ بِالسُّدْرِ۔ وَقُولُهُ يُؤْمُونَ بِالسُّدْرِ ۝

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُهُ أَوْ كَرُمَ يُنْهَوْنَ عَنِ الْمَذَرِ؟ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَذَرَ لَا يَقْدُمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُ وَإِنَّمَا يُسْتَمْرَحُ بِالْمَذَرِ مِنَ الْخَلِّ ۝ ۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ شخص اپنی جان کو عذاب میں ڈالے آنحضرتؐ نے اسے دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا اور فرازی نے بیان کیا، ان سے حیدر نے، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے

۱۶۰۶۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے ان سے سلیمان احمول نے، ان سے طاؤس نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کعبہ کا طواف لگام یا اس کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ کر رہا تھا تو آنحضرتؐ نے اسے کاٹ دیا۔

۱۶۰۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انھیں ہشام نے خیر دی انھیں ابن جریر نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو ایک شخص کعبہ کا طواف اس طرح کر رہا تھا کہ دوسرا شخص اس کی ناک میں رسی باندھ کر اس کے آگے سے اس کی رہنمائی کر رہا تھا آپؐ نے وہ رسی اپنے ہاتھ سے کاٹ دی، پھر حکم دیا کہ ہاتھ سے اس کی رہنمائی کرے (غالباً وہ شخص نابینا یا بولہا ہوگا)

۱۶۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عمر مرثیہ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا دیکھا آپؐ نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابوامریل ہیں انھوں نے نذر مانی ہے کہ کھڑے دیں گے بیٹھیں گے نہیں، ان کی چیرہ کامیاب لیں گے اور نذر بات چیت کریں گے اور روزہ رکھیں گے، آپؐ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ بات کریں، سایہ کے نیچے بیٹھیں اٹھیں اور اپنا روزہ پورا کر لیں عبدالوہاب نے بیان کیا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عمر مرثیہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۹۰۶۔ جس نے کچھ مخصوص دنوں میں روزہ رکھنے کی نذر مانی ہو

پھر اتفاق سے وہ بقرعید یا عید کا دن نکلے

۱۶۰۹۔ ہم سے محمد بن ابی بکر المقدسی نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقیقہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکیم بن ابی حوہ اسلمی نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے نذر مانی ہو کہ کچھ مخصوص دنوں

اللہ تعالیٰ عن تعصیب هذا نفسه وراه
يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ النَّوَارِزِيُّ عَنْ
حَمِيدٍ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

عن ابن جرير

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْرٍ عَنْ
سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُطَوِّفُ بِالْكَعْبَةِ
بِرَمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَنَطَعَهُ ۝

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ
هِشَامٍ أَنَّ ابْنَ جُرَيْرٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ
الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُمْ يُكُونُونَ
بِالْكَعْبَةِ بِأَنْشَاءٍ يَقُولُونَ إِنَّا نَجْعِزُ أَمَةً فِي أَنْفُسِهِمْ
فَنَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَعْوَةٍ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ قَالَ
بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِحُجَلٍ
فَأَتَاهُمْ فَسَأَلَ عَنْهُمْ فَقَالُوا أَبُو سَرَاتٍ أَيْلَ مَنْذَرٍ أَنْ
يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَقِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَعْتُمُومُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَكَلِمَتُكُمْ
وَلَيْسَتْ قِلَّةٌ وَلَا يَنْقُصُ وَلَا يَسْتَقِلُّ وَلَا يَسْتَقْدُ وَلَا يَسْتَقْدُ وَلَا يَسْتَقْدُ
عَنْهُ أَلَوْ هَآبٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ الشَّيْبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بَابُ مَنْ مَنْذَرٍ أَنْ يَتَّصِفَ بِأَيِّ مَا وَاقَى

الْمَخَدَّ وَالْفَطْرَ ۝

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّسِيُّ
حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ
حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حَوَّازَةَ الْأَسْلَمِيُّ أَنََّّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعَ مِنْ رَجُلٍ مَنْذَرٍ أَنْ لَا يَأْتِيَ

میں روزے رکھے گا، پھر اتفاق سے انہیں دنوں میں بقرعید یا عید الفطر کے دن پڑ گئے ہوں؟ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین اسوہ ہے، آنحضرت بقرعید اور عید الفطر کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ان دنوں میں روزے کو درست سمجھتے تھے۔

۱۶۱۰۔ ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی لیلیہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے زیاد بن جبیر نے بیان کیا کہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ تھا ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ میں نے نذرانی ہے کہ ہر سال یا بدھ کے دن روزہ رکھوں گا اتفاق سے اسی دن کو بقرعید پڑ گئی ہے؟ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور ہمیں عید کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کی گئی ہے اس شخص نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا تو آپ نے پھر اس سے صرف اتنی ہی بات کہی اس پر کوئی زیادتی نہیں کی۔

۹۰۷۔ کیا قسموں اور نذرانوں میں زمین، بکریاں، بھیتیں اور سامان بھی آتے ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے ایسی زمین مل گئی ہے کہ کبھی اس سے عمرہ مال نہیں ملتا تھا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو اصل زمین اپنے پاس رکھو اور اس کی پیداوار ہر دو دو، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، میرا مجھے اپنے تمام اموال میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے ایک بارش تھا۔

۱۶۱۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید دہلی نے، ان سے ابن میثم کے مولا ابو الخیث نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ خیبر کی روانی کے لیے نکلے۔ اس روانی میں ہمیں سونا چاندی، غنیمت میں نہیں ملتا تھا بلکہ دوسرے اموال، کپڑے اور سامان ملتا تھا، پھر نبی حبیب کے ایک شخص دفاع بن زید نامی نے اس حضورؐ کو ایک غلام بہہ میں دیا، غلام کا نام بدم تھا۔ پھر آنحضرتؐ ولوی القری کی طرف متوجہ ہوئے اور جب آپ وادی القری میں پہنچ گئے تو دم کو جب کہ وہ آپ کا کجاوہ درست کر رہا تھا ایک انجان تیرا کر نکلا اور اس کی موت کا سبب بنا۔ لوگوں نے کہا کہ جنت اسے مبارک ہو لیکن آپؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ شہد جو اس نے تقسیم سے پہلے خیبر کے مال غنیمت میں سے چر لیا تھا وہ اس پر آگ کا انگارہ بن کر بھڑک رہی ہے جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک صاحب چلے آیا کہ ایک قسم یا دو قسم لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے

عَلَيْهِ يَوْمَ الْأَصَا مَ فَوَاقَتْ يَوْمَ أَهْلَى الْأَفْطَرِ
فَقَالَ لَقَدْ كَانَتْ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ لِمَنْ كُنْتُمْ يَصُومُونَ يَوْمَ الْأَهْلَى وَالْأَفْطَرِ
وَلَا يَوْمِي صِيَا مَهُمَا ۖ

۱۶۱۰۔ احَدًا ثَمَّ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ
قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ تَذَرْتُ
أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا مَا عِشْتُ
مَنْوَاقَشْتُ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ الْتَحْوِ فَقَالَ أَمَرَ
اللَّهُ بِوَقَائِ الْمَنَازِرِ وَتُعِينَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ الْفِطْرِ
فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ مِثْلَهُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ ۖ

يَا بَحۡۤۥ هَلْ يَدْخُلُ فِي الْإِنْيَانِ وَالْمَنَازِرِ
الْأَرْزَقِ وَالْفَتَحِ وَالزَّرْعِ وَالْمَنْعَةِ وَ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَبْتُ أَرْضًا لَمْ أَصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسُ مِنْهُ قَالَ
إِنْ شِئْتَ حَبَسْتُ أَصْلَهَا وَقَصَدْتُ بِهَا وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَى يَدِّي حَاجِي لِحَاجَتِي
۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا رَسْمِيلٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِي الْفَيْثِ مَوْلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرٍ فَلَمْ نَقْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً إِلَّا الْأَمْوَالَ
وَالنِّيَابَ وَالْمَتَاعَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِّنْ بَنِي النَّضْبِ
يُقَالُ لَهُ دَعَاةٌ بَنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عُلَا مَا يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
إِلَى وَادِي الْقُرَى إِذَا كَانَتْ يَوَادِي الْقُرَى بَيْنَا مِدْعَمَ
يَحْطُ رَجُلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ عَارِسَ
فَعَنَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّلَّةَ الَّتِي أَخَذَ
يَوْمَ خَيْبَرٍ مِنَ الْمُقَاتِلَةِ لَمِنْ قَبِيلِهِ الْمُقَاتِلَةِ لَتَسْتَبِيلَ عَلَيْهِ نَارًا ۖ

فرمایا کہ یہ آگ کا قسم ہے یا دو قسمے آگ کے ہیں۔
مؤید بن جندب

قَلَمًا سَمِعَ ذِيكَ النَّاسُ جَاءَ وَجْهٌ بِشِرَاكِ أَوْ شِرَاكِ كُنِينَ إِلَى
الْبَيْتِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكِ مِنْ ثَابِرٍ أَوْ شِرَاكِ كُنِينَ ثَابِرٍ

باب ۹۰ کفارات الیمات

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قَلَمًا رَتَهُ إِيَّاهُمْ عَشْرَةَ
مَسَاكِينَ وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ تَوَلَّى قَبْدَةَ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ
نُسْكَ وَيَذْكُرُونَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٌ وَعِكْرَمَةُ
مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ أَوْ، أَوْ قَصَا حَبَّةً بِالْخِيَارِ
وَقَدْ خُفِّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا

فِي الْقَبْدَةِ

۱۶۱۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
أَبُو شَيْهَابٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَبْدَةَ بْنِ
بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي كَعْبٍ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَمِيتُ نِعْمَتِي
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَدْنُ قَدْ تَوَلَّى
فَقَالَ: أَيُّكَ هُوَ أَمْلَكُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
مِنْ ذِيكَ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَ. وَخَبَرَنِي
ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي يُونُسَ قَالَ صِيَامٌ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٍ وَنُسْكَ
شَاةٌ وَالْمَسَاكِينُ سِتَّةٌ

باب ۹۱ تَوَلَّى تَعَالَى قَدْ قَرَعَ اللَّهُ

لَكُمْ تَحِلَّةً أَيْسَارَكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَ
هُوَ لَعَلَّكُمْ أَتَّخِذُوا مَتَى تَجِبُوا الْكُفَّارَةَ عَلَى النَّبِيِّ
وَالنَّبِيِّ

۱۶۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ قَالٍ سَمِعْتُهُ مِنْ فِيهِ عَنْ
حُمَيْدِ بْنِ قَبْدَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ
مَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَةٍ فِي رَمَضَانَ
قَالَ سَتُغْفِرَ لَكَ رَبُّكَ؟ قَالَ لَا قَالَ:

۹۰۸ - قسموں کے کفارے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا،
کھانا ہے“ اور یہ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے حکم دیا کہ پھر روزے یا صدقہ یا قربانی کا ذبیہ دینا ہے
اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عطاء و عکرمہ سے منقول ہے کہ
قرآن مجید میں جہاں ’او‘ (یعنی یا) کا لفظ آتا ہے تو اس میں اختیار
بتانا مقصود ہوتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب رضی اللہ
عنه کو ذبیہ کے معاملہ میں اختیار دیا تھا۔

۱۶۱۲ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبد الرحمن
بن ابی لیلیٰ نے، ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرتؐ فرمایا کہ قریب ہو یا دس قریب ہو
تو آپؐ نے پوچھا کیا تمہارے کپڑے تکلیف دہ ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں،
آنحضرتؐ فرمایا پھر روزے، صدقہ یا قربانی کا ذبیہ دے دو اور مجھے ابن
نے خبر دی، ان سے ابوبکر نے بیان کیا کہ روزے تین دن کے ہوں گے اور قربانی
ایک بکری کی اور کھانے کے لیے چھ مسکین ہوں گے۔

۹۰۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اللہ سے تمہاری قسموں کو کھانا

مقرر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور وہ بڑا جلتے والا، بڑا
حکمت والا ہے اور مال دار اور محتاج پر کفارہ کب واجب ہوتا
ہے۔

۱۶۱۳ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ان کی زبان سے
ساتھ حمید بن عبد الرحمن کے واسطے سے بیان کرتے تھے ان سے ابومریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور عرض کی، میں تو تباہ ہو گیا، آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کیا بات
ہے؟ عرض کی کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے آنحضرتؐ نے

دریافت فرمایا کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں، آنحضرتؐ نے پوچھا کیا دو مہینے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں، آنحضرتؐ نے پوچھا کیا ساٹھ مسکینوں کو تم کھانا کھلا سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں اس پر آپؐ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ وہ صاحب بیٹھ گئے پھر آپؐ کے پاس "عرق" لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں (عرق ایک بڑا پیا تر ہے) آپؐ نے فرمایا کہ اسے پر امصدقہ کرو انھوں نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر امصدقہ کروں؟ (یعنی مجھ سے زیادہ کوئی ضرورت مند ہے ہی نہیں) اس پر آپؐ نہیں دیکھے اور آپؐ کے سامنے کے دست دکھائی دیتے گئے اور پھر آپؐ نے فرمایا کہ اپنے بچوں ہی کو کھلا دینا۔

۱۰۹۔ جس نے کفارہ کی ادائیگی کے لیے کسی تنگ دست کی مدد کی۔

فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مَسْكِينًا؟ قَالَ لَا، قَالَ: اجْلِسْ نَجَسَ قَائِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْرُقُ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الْمَضْغَمُ، قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ أَعْلَى أَفْقَرُ مِنَّا؟ فَضَجَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ قَالَ: أَطْعِمُهُ عِيَالَكَ +

باب ۹۱۰ مَنَ اعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكِفَارَةِ

بہ ہند ہند ہند

۱۶۱۴۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی میں توبہا ہو گیا! آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے؟ انھوں نے کہا کہ رمضان میں اپنی بیوی سے محبت کر لی ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کوئی غلام ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں، دریافت فرمایا متواتر دو مہینے روزے رکھ سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں، بیان کیا کہ پھر ایک انصاری صحابی "عرق" لے کر حاضر ہوئے عرق ایک پیادہ ہے اس میں کھجوریں تھیں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے جاؤ اور صدقہ کرو۔ انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر صدقہ کروں؟ اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ان دونوں میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ ضرورت مند نہیں ہے، پھر آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكَتُ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَقَاتٍ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مَسْكِينًا؟ قَالَ لَا، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَبْرُقُ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ إِذْ هَبْ بِحِذِّكَ فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ عَلَى أَخَوَجٍّ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَالسِّدِّيُّ بَعَثَكَ بِالْحَوْجِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَخَوَجٍّ مِنَّا شَرَّ قَالَ إِذْ هَبْ فَا طَعِمَهُ أَهْلَكَ؟

باب ۹۱۱ يَعْطَى فِي الْكِفَارَةِ عَشْرَةَ

مَسْكِينِينَ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا +

۹۱۱۔ کفارہ میں دس مسکینوں کو کھانا دیا جائے خواہ وہ قریب کے ہوں یا دور کے۔

۱۶۱۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے حمید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی میں توبہا ہو گیا! آپؐ نے فرمایا کیا

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكَتُ قَالَ: وَمَا شَأْنُكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ

مَنْ أَمَرَ فِي رَمَضَانَ، قَالَ، هَلْ تَجِدُ مَا
تُسْتَوِي رَقَبَةً، قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ
أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ
فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَطْعَمَ سِتِّينَ مِنْكِينَا؟
قَالَ لَا أَحَدٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعَزْقٍ فِيهِ شَهْرٌ فَقَالَ خُذْ هَذَا
فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ أَعْلَى أَفْقَرُ مِنَّا؟ بَيْنَ
لَا بَيْنَهُمَا أَفْقَرُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ خُذْ مَا طَعِمْتَهُ
أَهْلَكَ

بِالسَّابِقِ صَاعِ الْمِدِينَةِ وَمِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَكَتِهِ وَمَا تَوَارَتْ أَهْلُ
الْمِدِينَةِ مِنْ ذَلِكَ مَدَنًا بَعْدَ قَرْنٍ

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا الْجُعَيْنِيُّ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ
الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُدًّا وَثَلَاثًا مَوْلُومًا يَوْمَ فَيْدٍ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا مُنِيرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُخَارِيُّ
حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ وَهُوَ سَلَّمَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ
قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي زَكَاةَ رَمَضَانَ بِمُدِّ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَّ الْأَوَّلَ دَقِيقًا وَالثَّانِي
الْبَيْتَيْنِ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو قَتَيْبَةَ قَالَ
لَنَا مَا لَكَ مُدًّا مَا أَعْظَمَ مِنْ مُدِّ كُمْ وَلَا تَرَوْنَ الْفَضْلَ
الَّذِي مُدُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ مَالِكٍ، لَوْ
جَاءَ كُمْ أَمِيرٌ فَضَرَبَ مُدًّا أَصْعَقَ مِنْ مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ بِأَيِّ عَمَلٍ لَكُمْ سَعُونَ؟ قُلْتُ مَا لَعْنِي بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَلَا تَرَوْنَ أَنَّ الْقَرَارَ مَا يَبُودُ إِلَى مِدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

بات ہے؟ کہا کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے آنحضرت نے
فرمایا کیا تھا اسے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کر سکے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں
دریاقت فرمایا، کیا متواتر دو مہینے تم روزے رکھ سکتے ہو؟ کہا کہ نہیں،
دریانت فرمایا، کیا ساڑھے مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کیا کہ اس
کے لیے بھی میرے پاس نہیں ہے۔ اس کے بعد آنحضرت کے پاس ایک
عرق (لو کر) لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آنحضرت نے فرمایا اسے لے لو
اور صدقہ کر دو، اس نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ ان دونوں میدلوں
کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ آخر آنحضرت نے فرمایا کہ
اسے لے جاؤ اور اپنے گھروالوں کو کھلا دو۔

۹۱۲۔ مدینہ منورہ کا صاع (ایک پیانہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا مدر (ایک پیانہ) اور اس میں برکت ۱۰ در جو بعد میں بھی اہل مدینہ کو
نسلاً بد نسل حاصل رہی۔

۱۶۱۶۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن
مالک مزی نے حدیث بیان کی، ان سے جعید بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی
ان سے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
میں ایک صاع تمھارے زمانہ کے مد سے ایک مدر تھا یعنی برابر ہوتا تھا بعد
میں عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں اس میں زیادتی کی گئی۔

۱۶۱۷۔ ہم سے منذر بن الولید البخاری نے حدیث بیان کی، ان
سے ابو قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت
نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رمضان کی زکوٰۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے
مدر کے حساب سے دیتے تھے اور قمر کا کفارہ بھی آنحضرت کے مدر سے دیتے تھے
ابو قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے مالک نے بیان کیا کہ ہمارا مدر قمر سے بڑا ہے
اور ہمارے نزدیک ترجیح صرف آنحضرت کے مدر کو ہے اور مجھ سے مالک نے بیان
کیا کہ اگر ایسا کوئی مالک آیا جو آنحضرت کے مدر سے چھوٹا مدر مقرر کر دے تو تم کس کے
حساب سے (صدقہ وغیرہ) نکالو گے؟ میں نے عرض کیا کہ ایسی صورت میں ہم آنحضرت
ہی کے مدر کے حساب سے نکال کریں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ اسلام
ہمیشہ آنحضرت ہی کے مدر کی طرف لوٹتا ہے۔

۱۶۱۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے
بخاری، انہیں اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ

نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ! ان کے کیل دہیلے ہمیں ان کے صانع اور مژدیں برکت فرما۔

۹۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور ایک غلام کی آزادی ۴ اور کس طرح کے غلام کی آزادی زیادہ بہتر ہے۔

۹۱۴۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن رشید نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان محمد بن مطرف نے، ان سے زید بن کلم نے ان سے علی بن حسین نے ان سے سعید بن مرجانہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں کہ کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا ایک ایک عضو جہنم سے آزاد کر دے گا یہاں تک کہ غلام کی شرمگاہ کے بدلے آزاد کرنے والے کی شرمگاہ۔

۹۱۴۔ کفارہ میں مدبر، ام الولد اور مکاتب کی آزادی اور ولد الزنا کی آزادی اور طاؤس نے کہا کہ مدبر اور ام الولد بھی کافی ہے۔

۹۱۵۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، انھیں حماد بن زید نے خبر دی، انھیں عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب نے اپنے غلام کو مدبر بنالیا اور ان کے پاس اس غلام کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا جب اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ مجھ سے اس غلام کو کون خریدتا ہے نسیم بن سہام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں آنحضرت سے خرید لیا۔ میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ وہ ایک قبلی غلام تھا اور بچے ہی سال مر گیا۔

۹۱۵۔ جب کفارہ میں غلام آزاد کرے گا تو اس کی ولادہ کے حامل ہوگی؟

سَالِیْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِثْلَيْهِمْ وَمَصَائِعِهِمْ وَمُؤَدِّهِمْ ۖ

باب ۹۱۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: أَوْ تُخْرِجُوا رَقَبَةً ۖ وَ أَوْ آتَى الرِّقَابِ أَذَى ۖ

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَصْفٍ مِنْهُ عَصْفًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يَرَجَّحَهُ بِرَجْهِ ۖ

باب ۹۱۴ عَنِ الْمَدْبَرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ وَ الْمَكَاتِبِ فِي الْكُفَّارَةِ وَ عِتْقِ وَلَدِ الزَّانَا . وَقَالَ طَاؤُسٌ يَخْرُجُ الْمَدْبَرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ ۖ

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ رَمَاهُ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ الْأَنْصَارُ دَبِيرًا مُسْلِمًا لَهُ وَلَعَمْرِيكَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَبْلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرَاهُ تُعَلِّمُهُ بِنْتَانِ يَأْتِيَهُمَا فَتُسَبِّحُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَتَوَلَّى عَبْدًا ارْتَضَاهُ مَاتَ غَامَةً أَوَّلًا ۖ

باب ۹۱۵ إِذَا أَعْتَقَ فِي الْكُفَّارَةِ يَمَنْ تَكُونُ وَلَاؤُهُ ۖ

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۹۱۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

کہ یہاں غلام کی ایسی تین قسمیں بیان ہوئی ہیں جو مکمل غلام کو مکمل غلام کے زمرہ سے نکالتی ہیں۔ مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس کے مالک نے یہ کہہ دیا ہو کہ میری موت کے بعد غلام آزاد ہے۔ ام الولد: وہ کنیز ہے جس کے پیٹ سے مالک کا کوئی بچہ ہو ایسی کنیز مالک کی موت کے بعد خیریت کی نظر میں خود بخود آزاد ہے۔ مکاتب: وہ غلام ہے جس نے اپنے مالک سے کسی مقررہ مدت میں ایک خاص رقم کی ادائیگی کا معاہدہ کیا ہو کہ اس مدت میں اگر وہ رقم ادا کر دے گا تو آزاد ہو جائے گا۔ ان تمام صورتوں میں غلام مکمل غلام نہیں ہے اور نہ اسے آزاد ہی کہا جاسکتا ہے۔ بیصفت نے بحث یہ کی ہے کہ کیا اس صورت میں بھی کفارہ میں ان کی آزادی ایک غلام کی آزادی کے حکم میں آتی ہے؟

حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا (آزاد کرنے کے لیے) تو ان کے پیچھے، لاکھوں نے اپنے لیے ولاد کی شرط لگائی ہیں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا غریب ولد ولاد تو کسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے۔

۹۱۶۔ قسم میں استثناء

۱۶۲۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے غیلان بن جریر نے، ان سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ اشعر کے چند افراد کے ساتھ حاضر ہوا اور آپ سے سواری کے لیے جانور مانگے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ وہ اشعر میں تھیں سواری کے جانور نہیں دے سکتا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے اور جب کچھ اونٹ لگے تو تین اونٹ ہیں دیئے جانے کا حکم دیا۔ جب ہم انھیں لے کر چلے تو ہم میں سے بعض نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہمیں اللہ اس میں برکت نہیں دے گا ہم آنحضرت کے پاس جانور سواری کے لیے مانگے اسے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ میں سواری کے جانور نہیں دے سکتا اور اب آپ نے عنایت فرمائی ہیں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ہم آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لیے جانور کا انتظام نہیں کیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے واللہ اگر اللہ نے چاہا تو جب بھی میں قسم کھاؤں گا اور پھر اس کے سوا کسی اور چیز میں اچھائی ہوگی تو میں اپنی قسم کا کفارہ دیدوں گا۔ اور وہی کام کروں گا جس میں اچھائی ہوگی۔

۱۶۲۳۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی انھوں نے (اس روایت میں یہ ترتیبی طرح ایمان کی کہ میں قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا اور وہ کام کروں گا جس میں اچھائی ہوگی) دیا اس طرح آنحضرت نے فرمایا کہ میں کام وہ کروں گا جس میں اچھائی ہوگی اور کفارہ ادا کر دوں گا۔

۱۶۲۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن جریج نے، ان سے طاؤس نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا تھا کہ آج رات میں اپنی قومے بیرون کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک بچہ جنے گی جو اللہ

شُعْبَةُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ اَنَّ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْنِيهَا اَنْتَ الْوَلَدُ يَمَنْ اَعْتَقَ ۝

۹۱۶۔ اب الاستثناء في الزيمات ۝

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيَّةِ اسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ لَمْ يَشَأْ اللَّهُ فَأُتِيَ بِأَمِلٍ فَأَمَرَ كُنَّا بِشَرِّ ذُو دُفْلَمَا انْطَلَعْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يَبَارِكُ اللَّهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَحْمِلُهُ فَخَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا هَلَلْنَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ إِيَّيْ وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْمِلُ عَلَى بَيْنَيْنِ فَأَرَى غَيْرَ هَآخِيَرٍ وَنَهْآ إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ تَيْمِيْنِي وَأَكَيْتُ التَّرَفَ هُوَ خَيْرٌ ۝

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ وَقَالَ إِلَّا كَفَرْتُ تَيْمِيْنِي وَأَكَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَكَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ ۝

میرزا عزیز مبینہ

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيْنٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَجْرٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَلِيْمَانُ لَا هُوَ فِي النَّسْكَ عَلَى تَمْنِيْنِ أَمْرًا كُلِّ تِلْكَ عَلَامَاتُ تِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا فَحَدَّثَنَا نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَتَهُ وَاللَّهُ لَكُنْ تَعَقَّلْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَتَهُ لَا تَقْلِحُ أَبَدًا أَرْجِعُوا إِلَيْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَنْ كَرِهَ بَيِّنَتَهُ فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا إِنَّمَا لَكَ نَسْتَهْذِئُكَ فَهَلْفَتَ أَنْ لَا تَهْلِكَ ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَفَعَلْنَا أَوْ قَعَرْنَا إِنَّكَ بَيِّنَتُكَ قَالَ إِنَّمَا نَطْلُقُهَا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمْ اللَّهُ إِلَيْنَا وَإِنَّهُ إِشَاءُ اللَّهِ لَا أَهْلَيْتُ عَلَى يَمِينِي قَارِي فَيَذَرُهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَنِّي الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا تَابِعَهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَدَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ قَامِيمٍ الْكَلْبِيِّ

۱۶۲۶ - حَدَّثَنَا ثَنَا ثَنَا ثَنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَدَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ قَامِيمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ

۱۶۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَوَّلِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ

۱۶۲۸ - حَدَّثَنَا ثَنَا ثَنَا ثَنَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

حَدَّثَنَا ثَنَا ثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ قَارِسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَزَبٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا الدِّمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنِ اعْطَيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيَتْكَ عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكَلْتَ إِلَيْهَا وَإِذَا أَهْلَمْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأَبِيتَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتَ عَنْ يَمِينِكَ تَابِعَهُ أَشْعَلُ بْنُ أَبِي عَوْنٍ وَقَابِقَةُ بْنُ يُونُسَ وَسَيَّاحُ بْنُ عَطِيَّةٍ وَبِكَاتُ بْنُ حَرْبٍ وَحَمِيدُ بْنُ قَتَادَةَ وَمَنْصُورُ بْنُ هِشَامٍ وَالدَّيْمِيُّ

پاس سواری کے لیے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ سواری کا انتظام نہیں کر سکتے پھر میں بلا بھیجا اور سواری کے جانور رعنائ فرمائے آنحضرت اپنی قسم قبول کر گئے ہوں گے، واللہ اگر ہم نے آپ کو آپ کی قسم کے بارے میں غفلت میں رکھا تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے، چلو ہم سب آنحضرت کے پاس واپس چلیں اور آپ کو آپ کی قسم یاد دلائیں، چنانچہ ہم واپس آئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! ہم پہلے لائے تھے اور آپ سے سواری کے جانور کا مطالبہ کیا تھا تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ اس کا انتظام نہیں کر سکتے ہم نے سمجھا کہ آپ اپنی قسم قبول کر گئے ہوں گے، آنحضرت نے فرمایا کہ جاؤ تمہیں اللہ تعالیٰ نے سواری دی ہے۔ واللہ اگر اللہ نے چاہا تو میں جب بھی کوئی قسم کھا لوں گا اور پھر دوسری چیز کو اس کے مقابل بہتر سمجھوں گا تو وہی کروں گا جو بہتر ہوگا اور اپنی قسم توڑ دوں گا۔ اس روایت کی متابعت حماد بن زید نے ایوب کے واسطے سے کی، ان سے ابو قتادہ اور قاسم بن عامر کلبن نے ۱۶۲۶ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قتادہ اور قاسم تمیمی نے اور ان سے زہد نے یہی حدیث بیان کی۔

۱۶۲۷ - ہم سے ابو مسمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے قاسم نے اور ان سے زہد نے یہی حدیث (بیان کی)۔

۱۶۲۸ - مجھ سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر بن فارس نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عون نے خبر دی انھیں حسن نے، ان سے عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی حکومت کا عہدہ نہ طلب کرنا کیونکہ اگر بلا مانگے تمہیں دیل جائے گا تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی، لیکن اگر مانگنے پر ملا تو سارا بار تمہیں پر ڈال دیا جائے گا۔ اور اگر تم کوئی قسم کھا لو اور اس کے سوا کوئی اور بات بہتر نظر آئے تو وہی کرو جو بہتر ہو، اور قسم کا کفارہ ادا کرو۔ اس روایت کی متابعت اشہل نے ابن عون کے واسطے سے کی، اور اس کی متابعت یونس، سماک بن عطیہ، سماک بن حرب، حمید، قتادہ، منصور، ہشام اور ربیع نے کی۔

بزمہ بمنزہ

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہزار تفسیریں مزاراتِ حبیبیت ۱ جلد	مولانا ابوالوفاء "امام عثمانی" صاحب مکتبہ دارالافتاء
تفسیر مجتہدی اردو ۱۲ جلدیں	قاضی محمد شمس الدین علی نقی
قصص القرآن ۴ حصے دار ۲ جلدیں	مولانا صفوان الرحمن سیوریہ
تاریخ و فن القرآن	مدرسہ سید سلمان ندوی
قرآن اور تاجوت	ابو نعیم شریف میر دلشاد
قرآن تائیسرے ترجمہ و تفسیر	ڈاکٹر مفتاح الدین قادیانی
نفاذ القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن	قاضی امین الدین علی نقی
قاموس الفاظ القرآن الکرم (عربی و انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرشید عباس ندوی
مکتبہ الیقین فی مناقب القرآن (عربی و انگریزی)	حبیب الدین
اعمال قرآنی	مولانا اشرف علی محمد نقوی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد	مولانا محمد امجد الدین علی نقی فاضل دیوبند
تفسیر بیہدائم ۱۰ جلد	مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی
ہاشم ترمذی ۱۰ جلد	مولانا غفر علی صاحب
سنن ابوداؤد شریف ۱۰ جلد	مولانا سراج الدین صاحب دیوبند و دیوبند عالمی کونسل فاضل دیوبند
سنن نسائی ۱۰ جلد	مولانا افضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح ۱۲ جلد ۱۲ حصے	مولانا محمد تقی عثمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات ۳ جلد	مولانا مہدی الدین کابیر سنی، مولانا محمد عبدالغفور صاحب
ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد	مولانا اعلیٰ الرحمن صاحب فی نظام الدینی
الادب المفرد کلام ترمذی و شرح	ڈاکٹر امام حسین ندوی
مناہج فرقہ بدیع شریعت مشکوٰۃ شریف و دیگر کلام	مولانا عبدالرشید ندوی فاضل دیوبند
تقریر بخاری شریف ۳ حصے مکمل	سید محمد حسین الدین مولانا محمد زکریا صاحب
تجوید بخاری شریف ۱ جلد	مولانا حسین بن مبارک ندوی
تفہیم اللغات ۳ جلد	مولانا ابو الحسن صاحب
شرح البیہودہ نووی ترجمہ و شرح	مولانا مفتاح الدین علی نقی

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور
کراچی، پاکستان، فون: ۳۷۱۱۱۱۱ (۱۱۱۱۱۱۱)
دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں لیکن ان کے کتب خانے میں ان کی کتب دستیاب نہیں ہیں۔